

بتائید خلاق از و سما ضیاء بخشنید خورشید و ماه و ستار

این بنویسرا با فصاحت حال آنکه هم در شوق و حال بادشاهان هنرستان سما



الحسبکم بشرف و خند و بنیاد اکب آباد با تمام محمد قادر علی خان صفوی

مطبع و مکتب اگر در بزرگ و سلف با آراستہ و گویہ

بتایه خلاق ارض و سما ضیا بخش خوشید ماه و سما

این مثنوی سرای فصاحت و محالاسم و مروت و اجابت بادشاهان هندستان سنی



حسب الحکم شہ فرخندہ بنیاد اکبر آباد و بہ تمام محمد قادر علی خان تصوفی

مطبع مہیلام اگر برنگ قرص نو بہا اگر ستر دیر

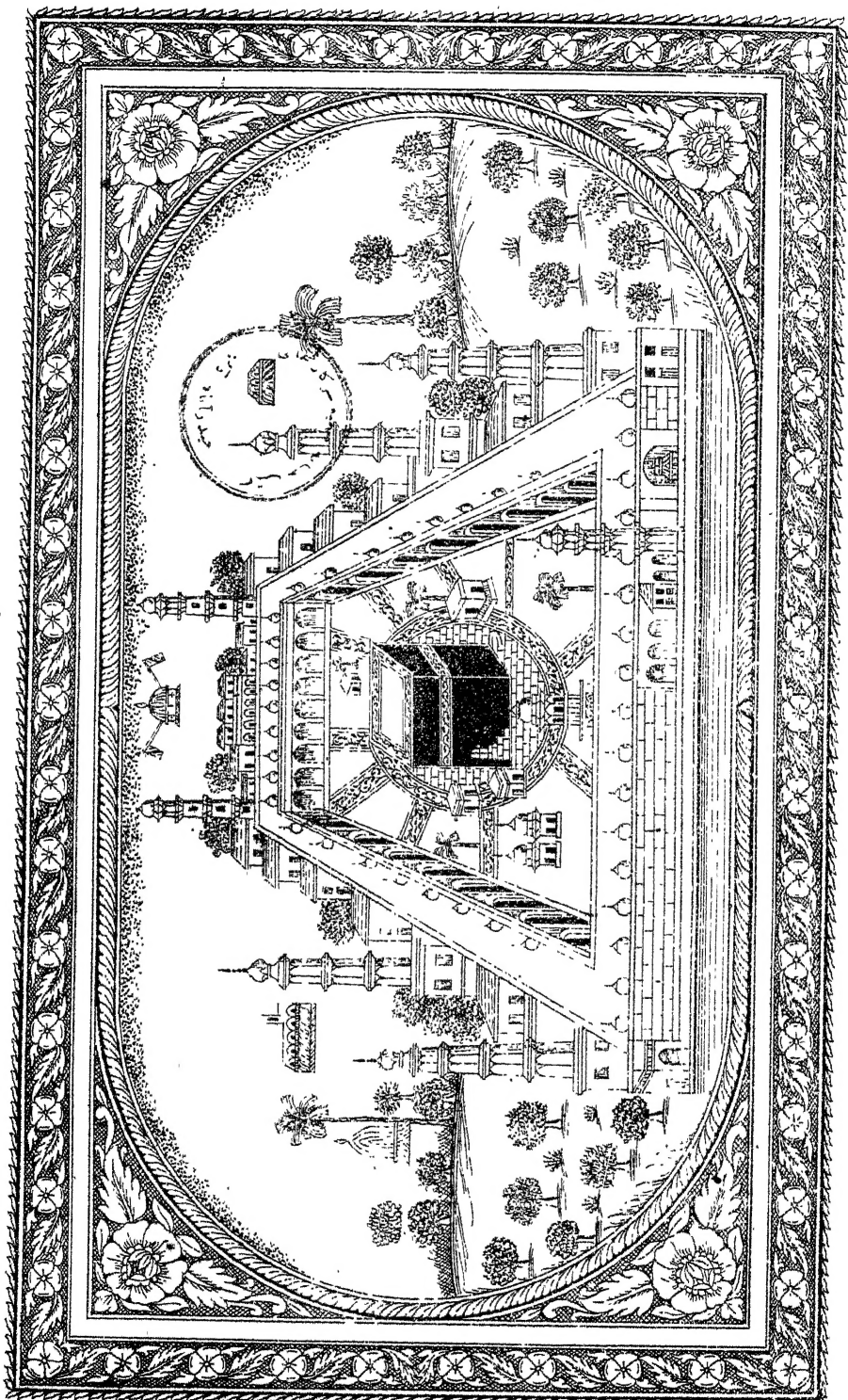


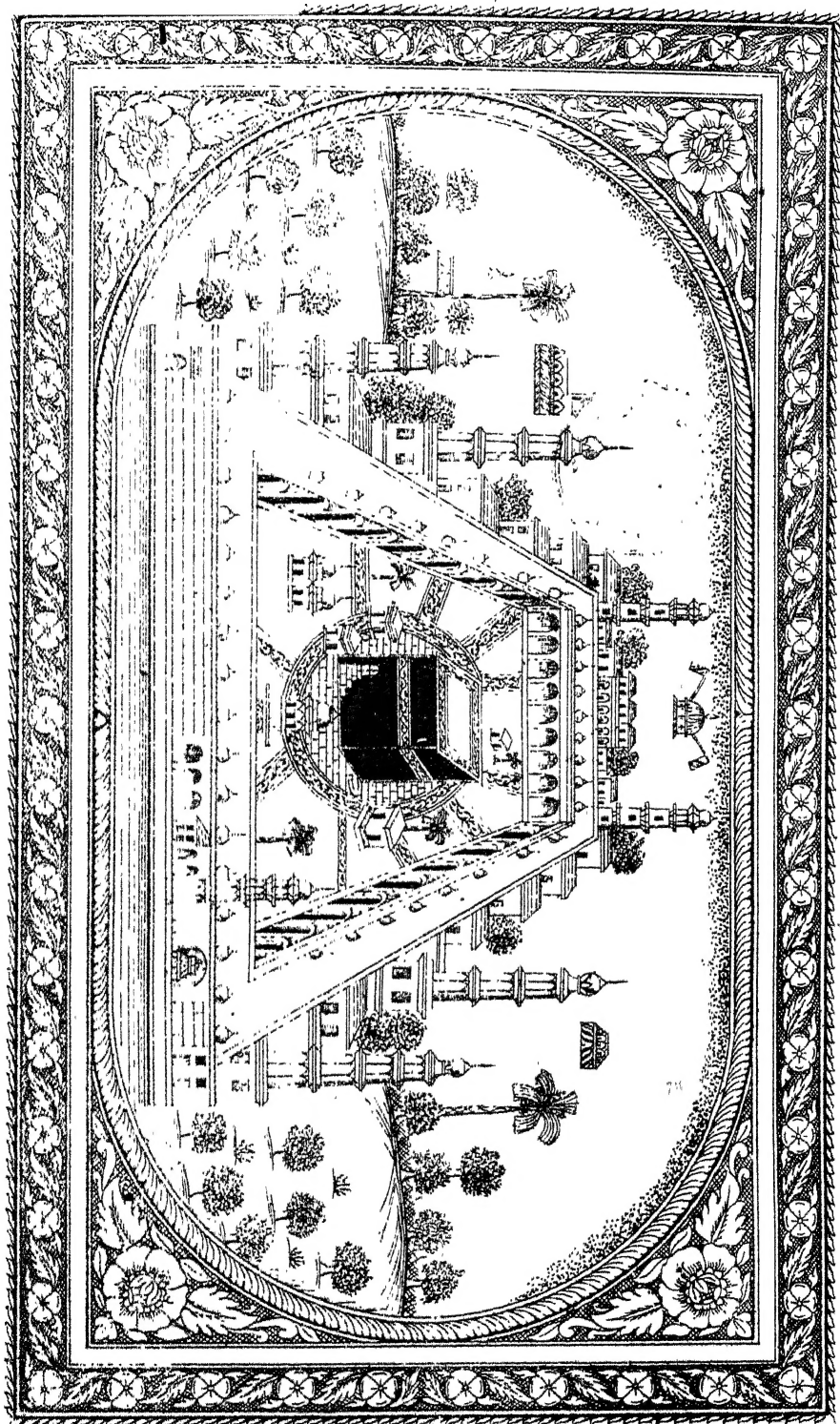
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حمداً لله

وہی مالک الملک شاہ شہان	لکھون پہلی حمد خدائی جہان
اگرچہ ہے قاصد تسلیم تازیان	کرون او سکی توحید کا کچھ نہ بیان
وہ لاریب ہے وحدہ لا شریک	وہ قادر ہی اور مقتدر اور ملک
صفت او سکی وحدت کی کرب تم	بیان شنائین اوٹھ کر قلم
نہ مادر برادر نہ خواہ کوئی	نہ او سکا پس ہے نہ خست کوئی





آئی تو بے مثل و مانند ہے

پدر ہے کسی کا نہ غر ز ند ہے

تو ہی خالقِ خلق ربِّ کریم

بلاشبہ تو ہے غفور الرحیم

تو معبود ہی اور بندی ہیں سب

جو دارین میں مردی زندگی ہیں سب

یہ سب جن و انس اور ارض و سما

لئی ربِّ فی اک کن سی ہیں بڑا

نئی شکل و صورت سی ہیں آشکا

یہ عالم جو ہیں تیری ہترہ ہزار

دیا مہر اور مہ کو تو نے وہ نور

لہ ہی روز و شب کا انہیں سی ظو

نمایان ہی صنعت تری کہ ہیں

بنائی ہیں تو نے زمان و زمین

تری ابر فیضان سی دہرین

گل و برگ یکسر تر و تازہ ہیں

گوئی خلق تیری نہیجان ہی

ہر اک شئی میں اک طرح کی جان ہی

نہیں کچھ چھپا تجھے معبود ہی

تری علم میں جملہ وجود ہی

جو حور و ملک جن و انسان ہیں

تری شانِ عظمت میں حیران ہیں

تری دستِ برت میں ہی سب کا تان

تری مہربانی سی کل مہربان

تری آفریدہ ہیں سب نیک نشت

بنائی ہیں تو فی ہی دوزخ بہشت

تسی کو دیا تو فی جنت میں گھر

تسی کو رکھا درمیانِ سقر

نہیں ہی کسی سمت رفت گذشت

ہی بی شہرہ تیری طرف باز گشت

تو معبود و خالق ہے پروردگار

تو روزی رسان اور آمرزگار

بشر کو کیا پاک سے خاک سے

مشرف کیا عقل و ادراک سے

ہر اک عقد شکل کو تجھی کشود

تری فضل سی ہی عدم کو وجود

تجی فوق سب پر ہی رب انام تری ذات کو ہی ہمیشہ قیام

سلا توئی کی ہی ہمیں چشم دید دئی توئی ہی ہمیں یہ گوش شنید

ہوئی حکم سی تیرے گویا زبان پئی دست صنعت عطا کی توان

دئی پانون توئی برای خرام سراپا میں بہری ہی قدرت کام

عجب آب سی تاب کو ہر کوئی چمک اور دمک خوب جو ہر کوئی

دئی سنگ میں نقش لاکھوں نکال سفید اور سیہ زرد و سبز اور لعل

بنائی ہے کوئی نہ بیکار شی رکھی صنعت اپنی ہر اک شی میں ہے

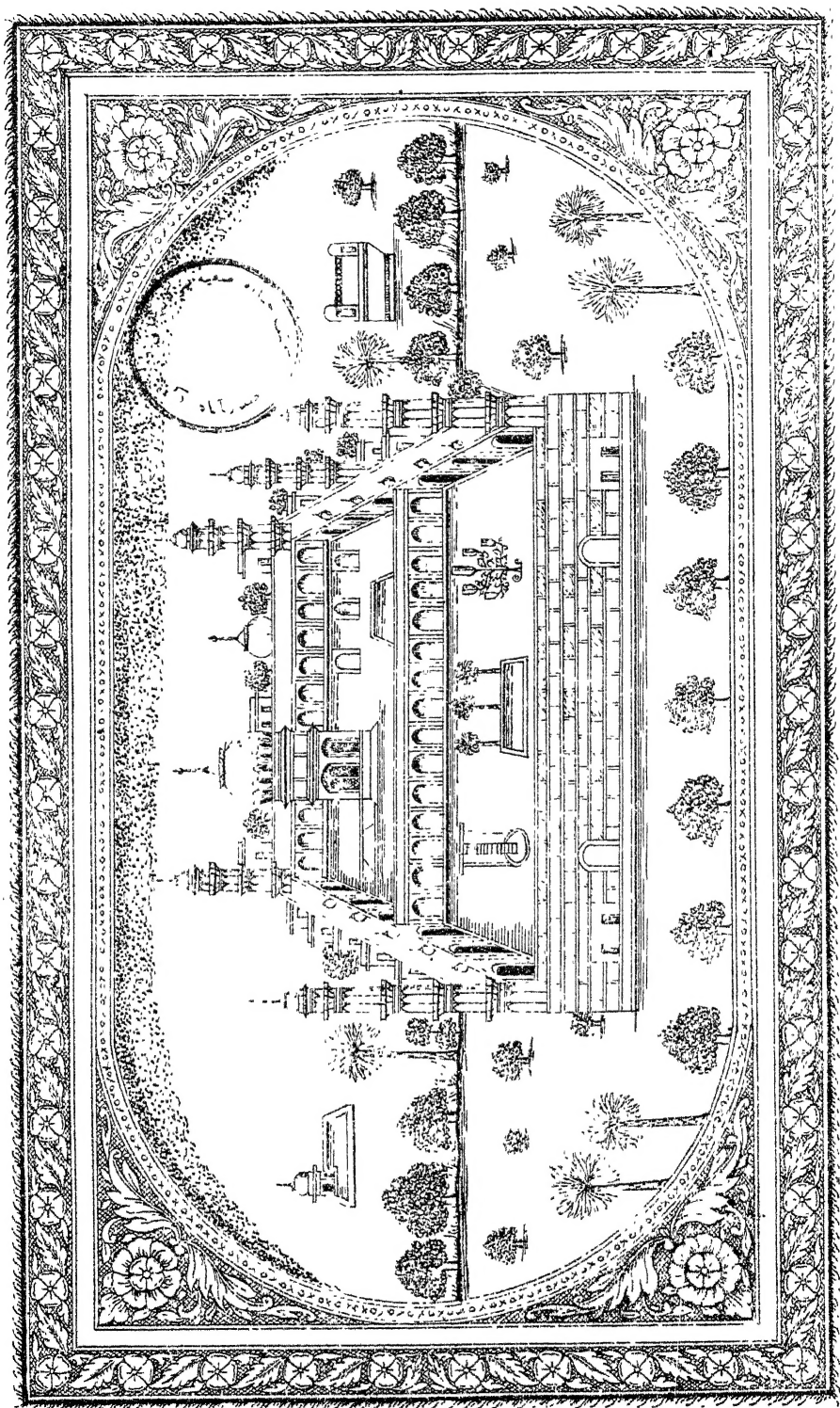
نہیں تیری قدرت کی ہی انتہا قلم سرنگون ہو کی یان رگ گیا

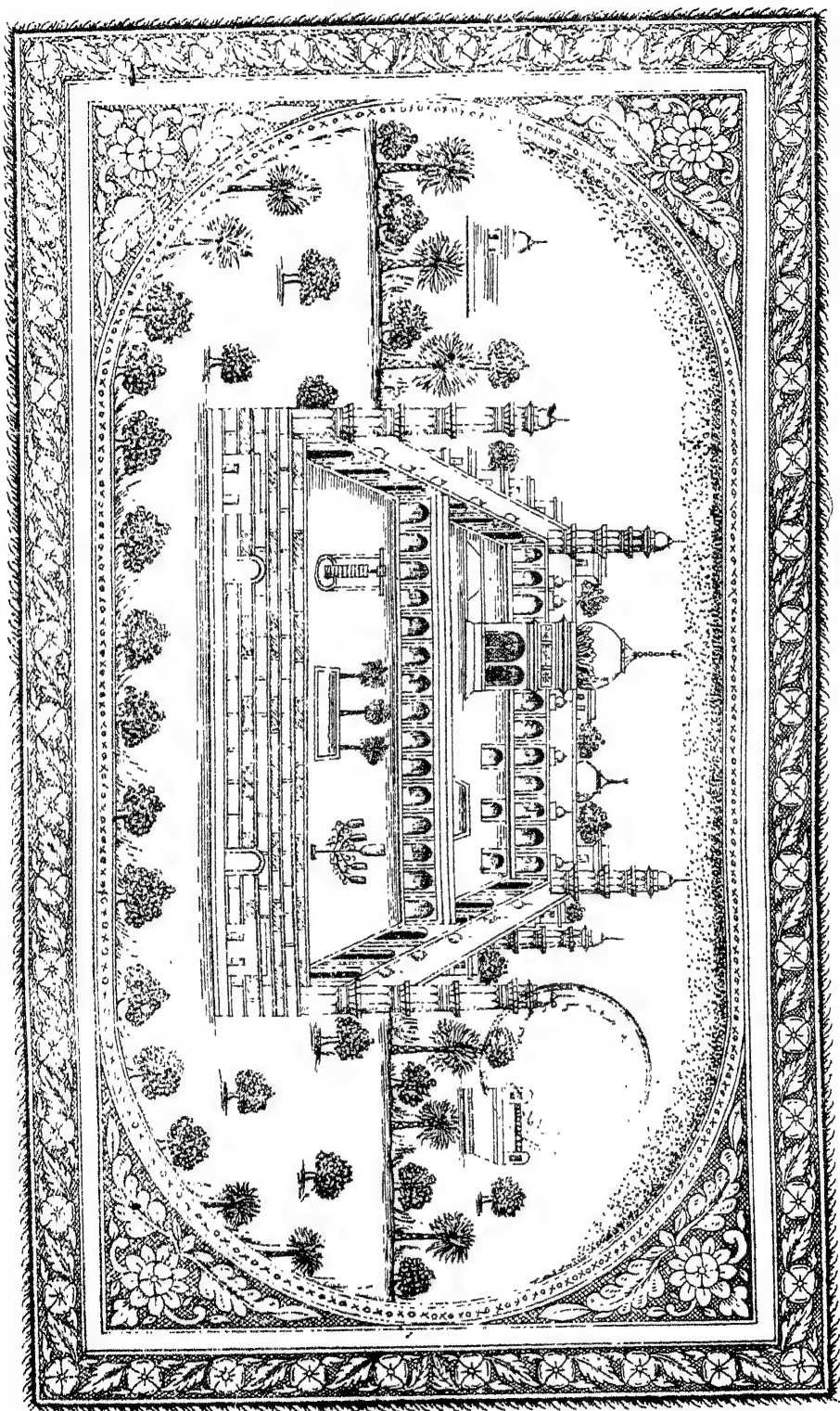
نبی جیب ہوں علیٰ جز ثنائیں تری تو پہر کیوں نہ قاصر زبان ہو

یہاں دم زدن کی نہیں جاسی	بجز عاجزی کچھ نہ بنائی ہی
ہدایت کو بھیجی ہے سے رسول	لکھا یوں فی پایا ہی اونپر نزول
یہ تیری عنایت سے رب کریم	لہ ہمو دکھائی رہ مستقیم
ملی راہ جو اہل سنت کو ہی	گئی صاف وہ سید ہی جنت کو ہی
یہاں جتنے آئی پیمتِ بسلام	رسالت میں اونکی نہیں کچ کلام
میں اب بھیج کر اونپہ اپنا سلام	اُرون حمد کو تیری میں اختتام

نعت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم

سُنین عام و خاص اسکو ہو کر رجوع	لہ ہوتی ہی نعت نبی اب شروع
صفت اوس نبی کی ہی لکھنا ضرور	ہو انور خالق کا جس سی ظہور





زبان سی سنین ناعم احمد کا جب

وہ ہیں فخر عالم محمد ہی نام

لقب حق سی پایا ہی خیر الانام

وہ معراج میں لامکان پر گئے

جو آدم سی عیسیٰ تلک ہیں نبی

نہیں کوئی کھتا پیسہ یہ جاہ

بند ہی حشر میں جب صف مرسلان

ہوا انکار ارج جو میں تہ سین

جہان کفر سی جملہ ایک تھا

صلوٰۃ و سلام اون پر پوچھائیں

درود اون پر پڑھ کر میں بھجوں سلام

ہوئی ہی نبوت اون میں پر تمام

وہاں کام امت کی سب سے کمی

وہ اس مرتبہ کو نہ پہونچے کبھی

کہ جنت میں قبل آئی پانی راہ

تو ہونگی مام اون کی حضرت وہاں

ہوئی ساری فسخ نسب پہلی دین

ہو شمع اسلام سی پر ضیا

اور اعجاز و اوصاف اکثر وہ تھی
 سر پامین اونکی بھرا تھا وہ نور
 وجہ ہم مبارک جو تھا جملہ نور
 جو سینہ مبارک تھا اکرا و سکو چاک
 بہت آپکی معجزی ہیں عیان
 پڑھی تھی نہ اک حرف بھی وہ ولی
 اشاری سہی انگلی کی شوق القمر
 تھا فارس میں آنشکہ جو بڑا
 گری اوندر ہی منہ بہت جہان کی تمام
 جو مخصوص تھی آپ کی ذات سی
 کہ چچائیں سی بھی سیاہی تھی دو
 اسی وجہ سی تھا وہ سایہ سی دو
 بھرا اوسمین جبریل فی نور پاک
 ولی مختصر بیان ہی انکابیان
 تھی چودہ طبق لوح دل کھلی
 بہت صاف دکھلا دیا چرخ پر
 وہ حضرت کی روز تو لکھ بھجا
 جہان میں جیب آئی ذوالاخرام

نہیں نفست احمد کی ہی استہا
یہ کچھ ہی نہیں ہی چہ پیے کما
ہی ہوش جبکہ مرعی جان میں
ورود آپ پر چین ہر آن میں

منقبت اصحاب کبار رضی اللہ عنہم

وہ مقبول ہیں ایزد پاک کے	صحابہ جو ہیں شاہِ لولاک کے
ہو او ان پر سدا رحمت کر دگا	وہ تھی سب کے سب اہلِ عز و وقار
صحابہ میں افزون ہی او کا وقار	جو عالی مراتب ہیں یہ چار
امام و جبری باجی اسخی	ابو بکر و فاروق و عثمان علی
مطیع او نکاسب مومنوں کو کیا	ہوا او کو تاج خلافت عطا
وہ مشہور عالم میں ہیں نیک نام	ابو بکر اول ہو سہ ہیں امام

ہوا فضل رب انکی شان میں	کہ فرمائی توصیف قرآن میں
تنا اونکی کیونکر ہو جسے بیان	رسول خدا خود ہوئی مدح خوان
امام دویم ہیں جنابِ عمر	فتوحات انسے ہوئی بیشتر
بڑا کر شجاعت کی شمشیر تیز	ہزاروں کئی قتل وقت ستیز
مسخر کیا روم و ایران و شام	ڈرا اونکی مہیب سے عالم تمام
ہوئی عہد میں اونکی کیسی یکام	بڑی ہی شان اسلام کی لاکلام
خلیفہ سوم ہیں چو عثمان غنی	ثنا و صفت اونکی یہ ہی سنی
اونہیں فی کیا جمع قرآن پاک	ہی جس طرح دلوح رحمان پاک
حیا و فضیلت میں ہیں انتخاب	عبادات و تقویٰ میں ہیں لاجواب

کے بیاہین اونہیں اپنی دو نورین	ملی اونکو حضرت سی یزید ترین
سہری خلافت کے ہین تاجدار	چھسارم علی مرتضیٰ نامدار
لقب اونکا ہی شاہ خیش کن	شجاع و سرداران ہن
ہوی آپ سی دوہری رشتہ ہم	وہ حضرت کی ہین خویش و فرزند ہم
وہ سردار امت کی ہین ورام	کسی ہی فضیلت مین اونکی کلام
کرو پیر وی اونکی وراقت را	یہ چارون خلیفہ ہین او پیشوا
بحق محمد علیہ السلام	ہو ان سب پر حمت خدای مہم

مناجات پد رگاہ قاضی الحاجات

طویل جناب مجہد	الہی تو عرض میری قبول
----------------	-----------------------

سوا تیری میرا نہیں کوئی ہی

یہاں اور وہاں تو ہی ہی ہی

مری جتنی ہیں کار دنیا و دین

سنواری گا تو ہی انہیں بالیقین

مری حاجتیں جملہ برا خدا

کروں غیر سی کچھ نہ میں التجا

میں اسل رفانی میں جب تک جیوں

اطاعت میں تیری میں یارب ہوں

گناہوں میں آلودہ ہوں ای کریم

معاف اونکو کرا می غفور الرحیم

تو کہ مغفرت میری پروردگار

نہ عقبی میں کہ جو مجھی شہ مسار

بہوں یاں میں دنیا میں عزت کی گستا

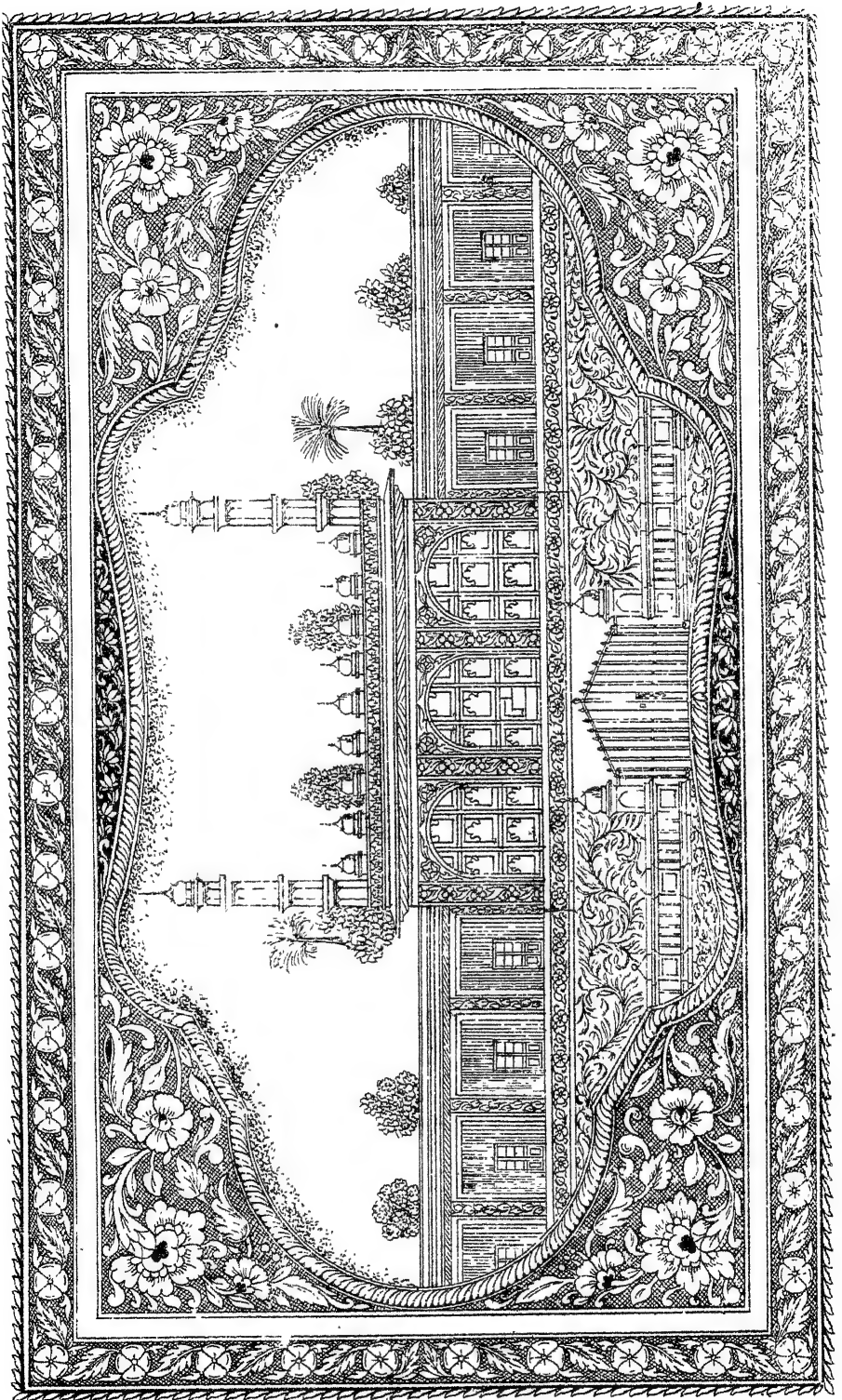
اچھوں آخرت میں بھی عزت کی گستا

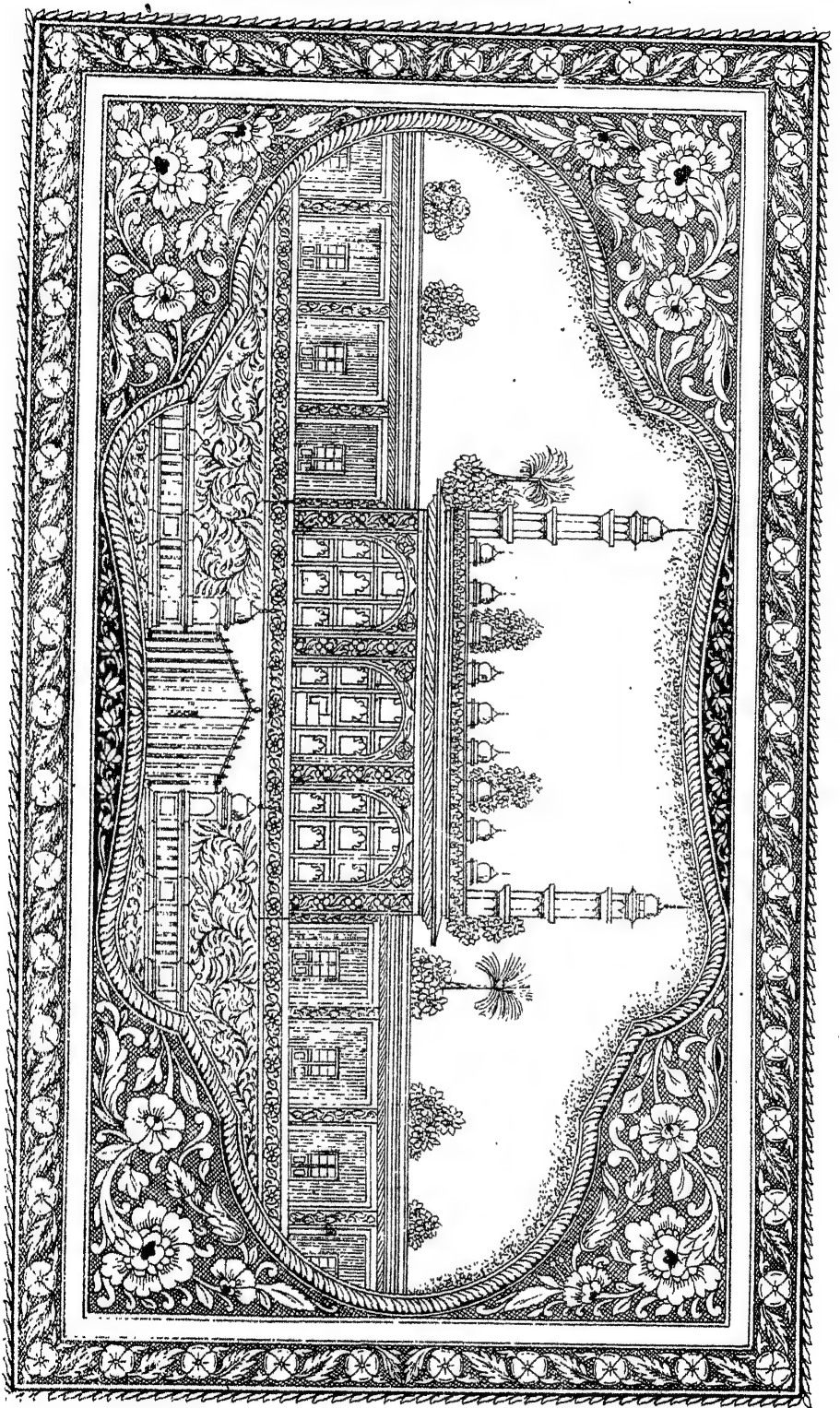
ترقی فضل سی پائی جو راہ راست

ہو میری اسی میں حیات و ممات

پرستش میں تیری خداوند پاک

رہی سر پہ سجد میری مشیت خاک



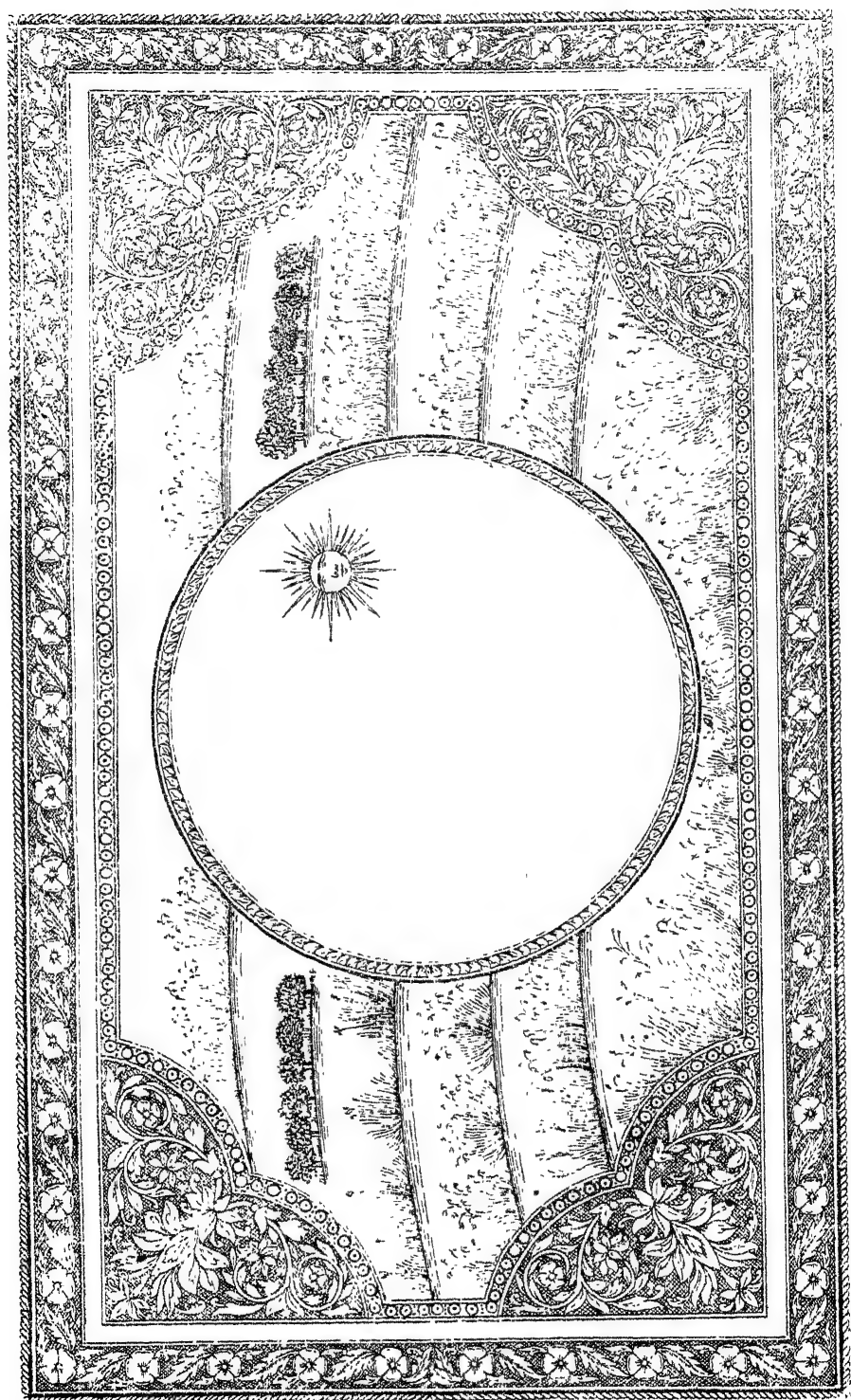


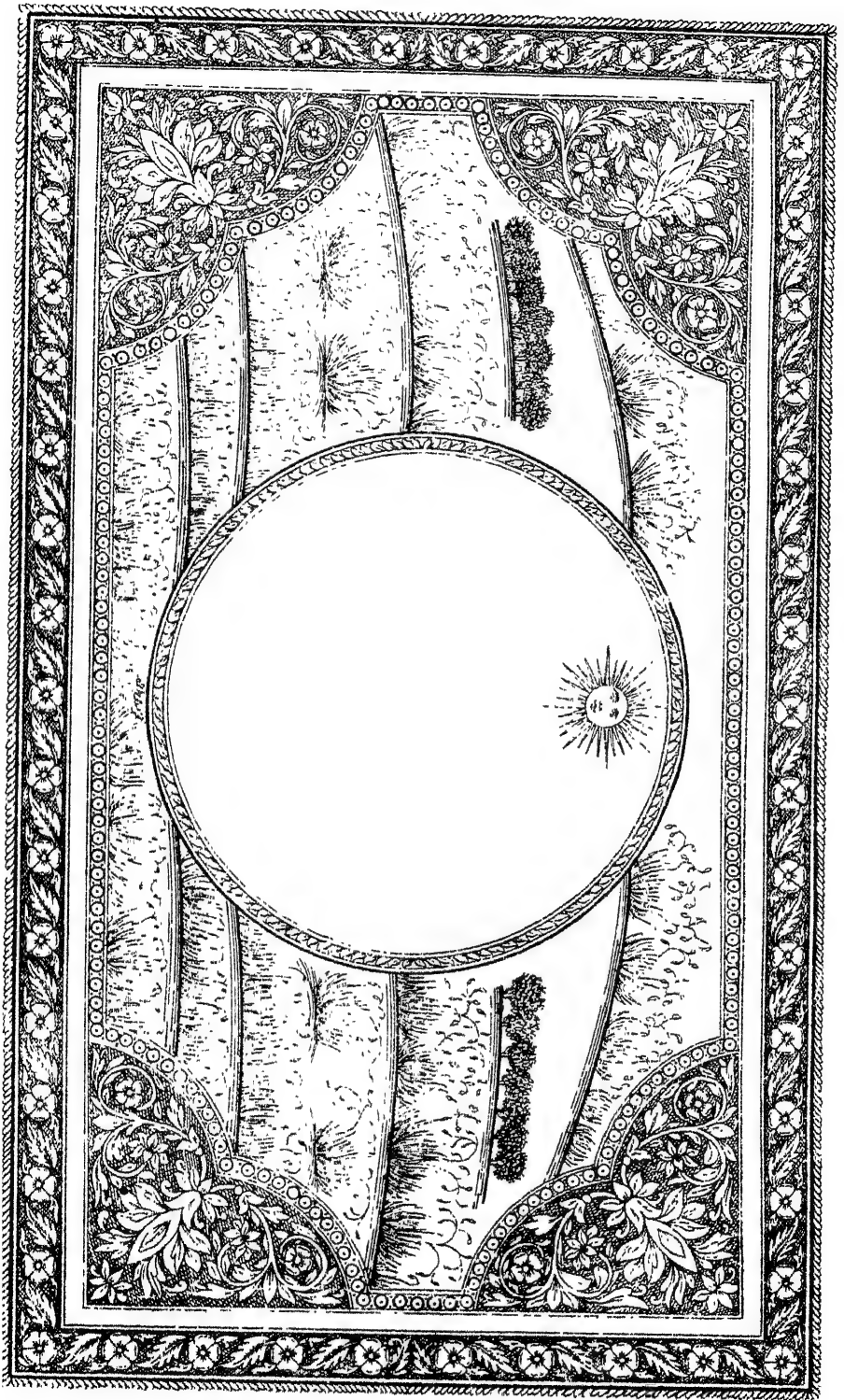
مٹا کر میرا غم مجھی شاہ کر
 مے دشمنوں کو تو برباد کر
 بر آوین مری آرزو میں تمام
 اور احباب میری رہیں شاہ کام
 ہر جہت سے تب بھی میں لون تیرا نام
 بجز اسکی منہ سے نہ نکلے کلام
 چلون فضل سی تیری راہ صوب
 تری دید سی کل کو ہوں کامیاب
 شفاعت کریں میری حضرت سول
 دعا یہ مری کر لی اسی سب قبول
 جو حضرت کی آل اور اصحاب ہیں
 تو رکھ مستقیم اونکی اخلاص میں
 مناجات یہی بصد در دوسم
 نہو مجھ کو کونین میں کچھ الم

کروں اس سخن پر میں خستہ کام
 کہ پہونچی محمدا پیہ سلام

اوصاف راستی کے

کشاوہ ہو سچ کا خدا مجھ سی باب	لکھون سچی حالات میں مین کتاب
نہایت مجھی راستی ہی پسند	سر راستی ہی جہان میں بلند
دل جانکو ہی راستی سی فروغ	نہیں ایک ذوق ہی اس میں فروغ
کہہ راستی داخل ایمان میں	صفت اسکی آئی ہی قرآن میں
بڑھاتا ہی سچ دو جہان میں وقار	مجھی سچ کی توفیق دی کردگار
ہی ہر ایک باصدق سی افتخار	خردمند کرتی ہیں سچ اختیار
ہمیشہ ہی سچ سی نیکون میں نام	سنو جاتی ہیں سچ سی سب کا کام
خدا سچ سی راضی نچیش میں رسول	بہت سچی سچی ہی ہر ایک جاقبول





لکھی تھنوی ہی یہ سچی بذوق

ہوا قصہ صدق کا مجھ کو شوق

خدایا رہے افتخار انام

سد اسچ کی جلوئی سی میرا کلام

کیفیت گردون کی

گرون سا قیام کہ سیر فلک

وہی نہی کہ دی مجھ کو بال ملک

گہ دکھلاؤں میں تیج کو تازہ بہار

بیانی پلا جام دو تین چار

گہ افلاک کا کچھ لکھوں اب میں حال

بند رہی یہ اس وقت مجھ کو خیال

لکھوں اوسکی میں مختصر داستان

گہا بوں میں جو کچھ ہی اسکی بیان

گہ جبر عرش و کرسی میں افلاک شام

لکھی اہل تحقیق فی ہی یہ بات

مدور بنی شکل رنگت کہ بود

ہو انجب کہ عالم میں انکا وجود

طویل و سحرین و رفیع استدر
کہ گرجائیں ان جن تو بجا مین پر

وسیع ایسا ہر ایک سعت مین ہی
ہو اندیشہ سی ایک گوشہ نہ طی

جو ہی ایک سی ایک کا فاصلہ
مسافت مین ہی پانسو سال کا

عجیب آسمان کو حیرت لہو دیا
کو اکب سی اسکو چرخان کیا

تہ و بالا ہفت آسمان جہینے
توان مین ستاری چمکنے لگے

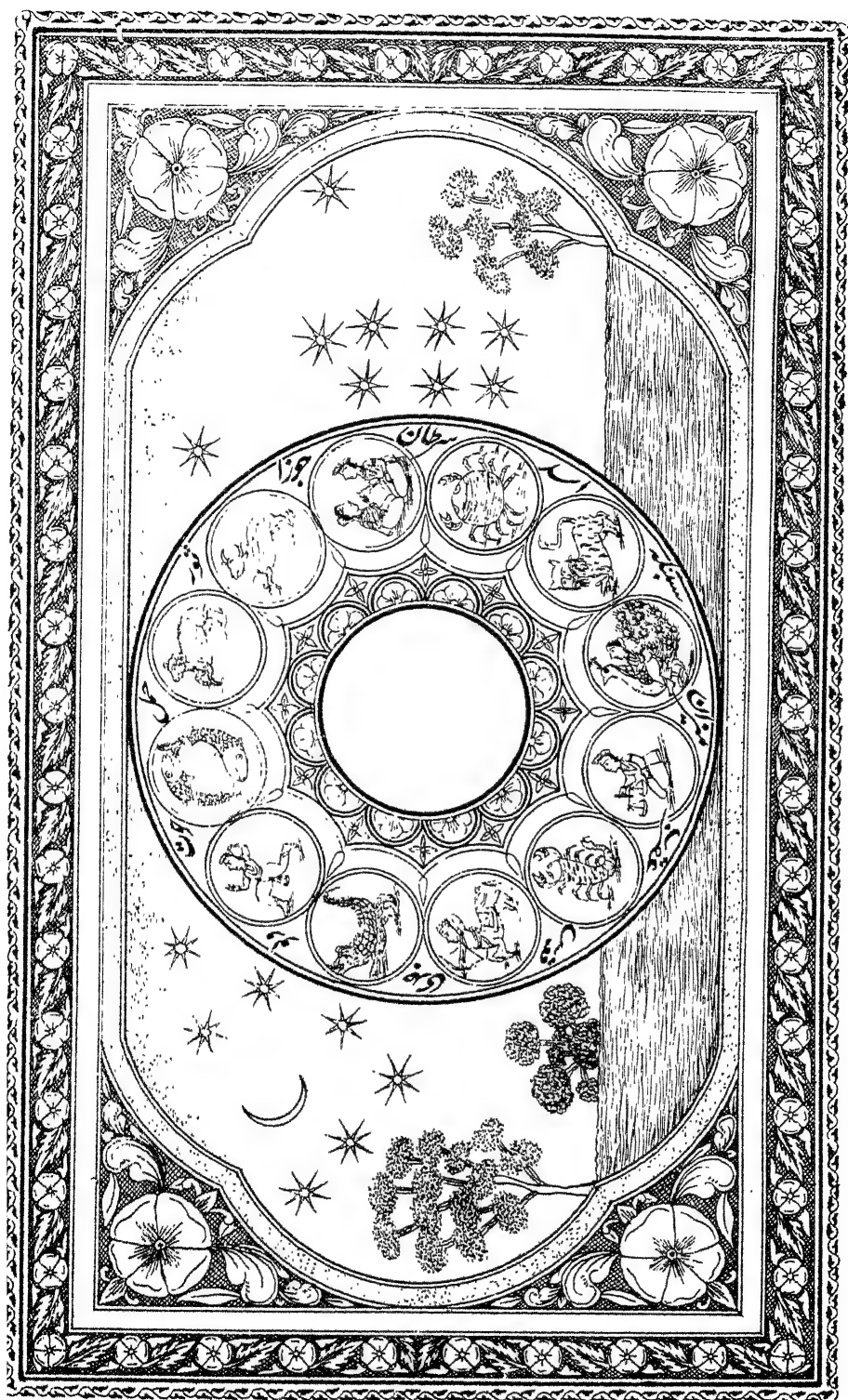
درخشان جب انجم فلک پر ہوئی
زمین و زمان سپہ نور ہوئی

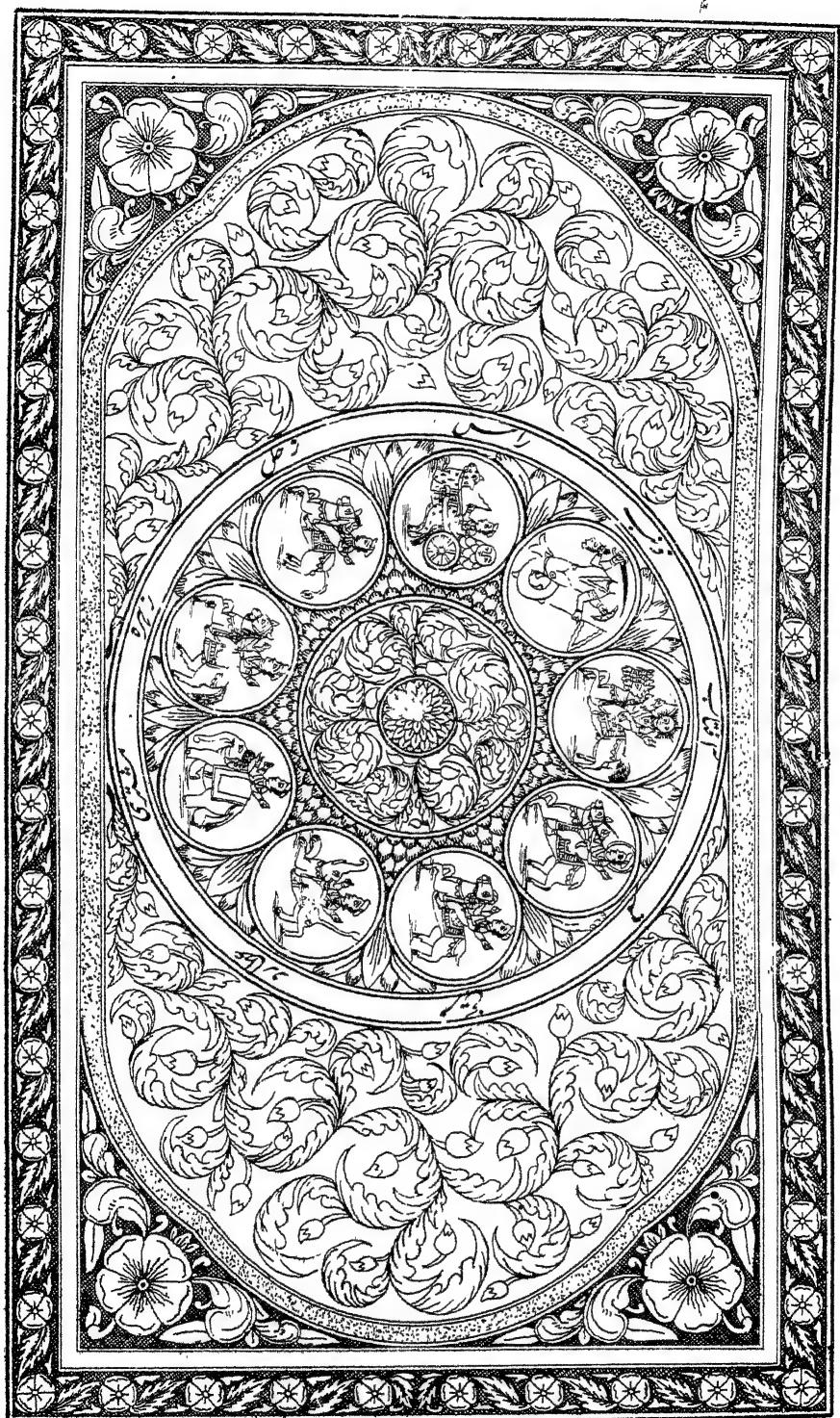
بروج ان پہ قائم کئی جا بجا
ملا ایک سی آباد انگویا

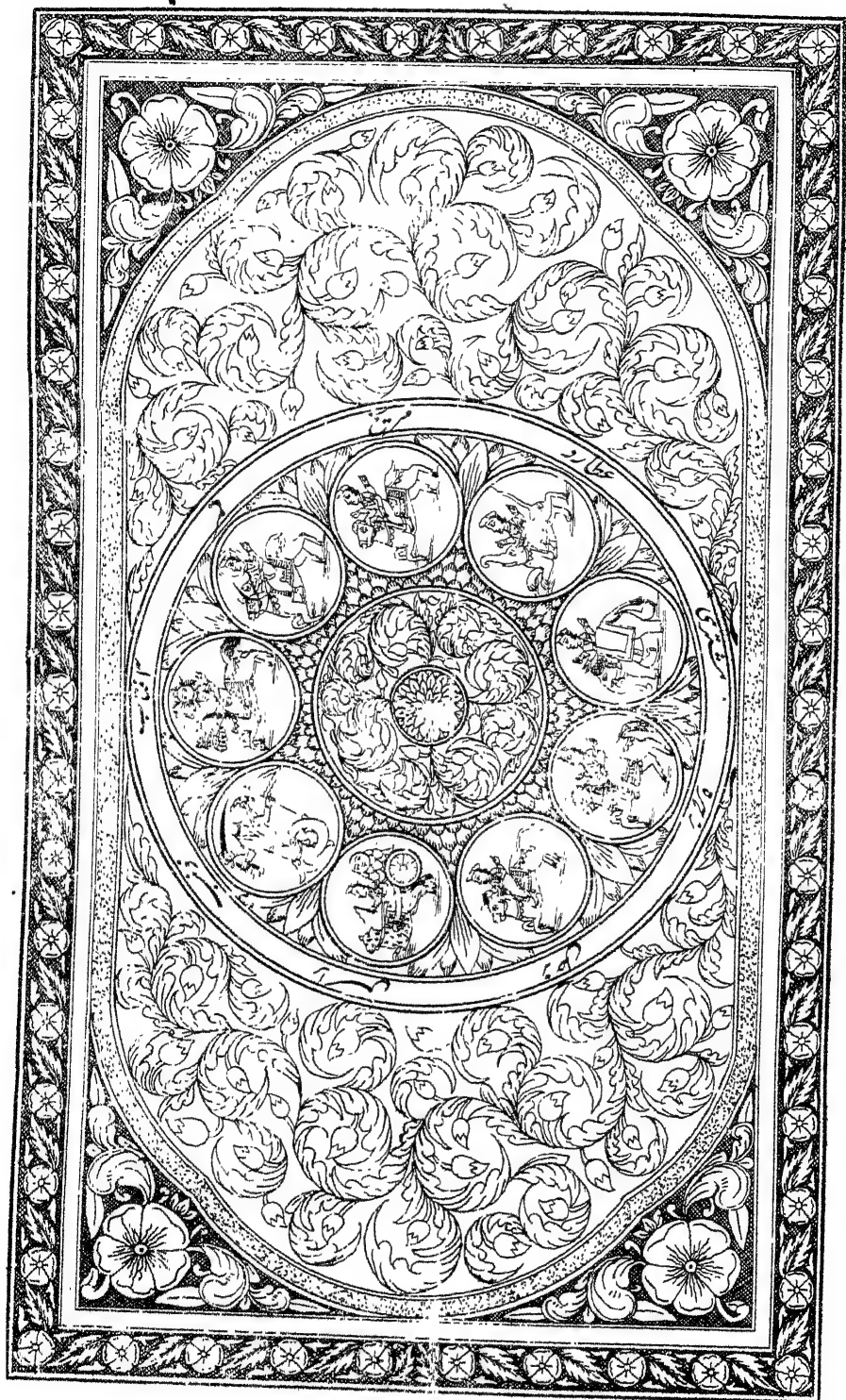
جو کرتی ہین یہ رات دن گشت دو
حقیقت پہ او سکی بھی کر لی تو غور

بنی چرخ سب مثل گولی کی ہین
سدا رہتی ہین سب کے گشت مین









یہ چکر میں رہتی ہیں سرمہ دم

یہ عالم اثر گاہ اون کا ہوا

نہیں کا وہ گردی سی ان کو قرار

نہیں انکی چکر سی چکر او تم

اٹھاؤ لطف برباب آسمان

حقیقت یہاں چرخ کی چھوڑ کر

کوئی ساعت انکو نہیں ہی قیام

وہ پھرتی ہیں گرد او کی جون آسیا

ٹھہرتی نہیں ایک جہان نہما

ذرا اور آگاہ ہو جاؤ تم

دکھاؤں تمہیں دوسرا بسمان

ہی ریون کی حالات پر اب نظر

بیان برج آسمان

وہ ساغر پلا صاف ہو جب کا کا بج

جوبارہ بنی برج افلاک پر

نیزنی میں کر ساقیاسات پانچ

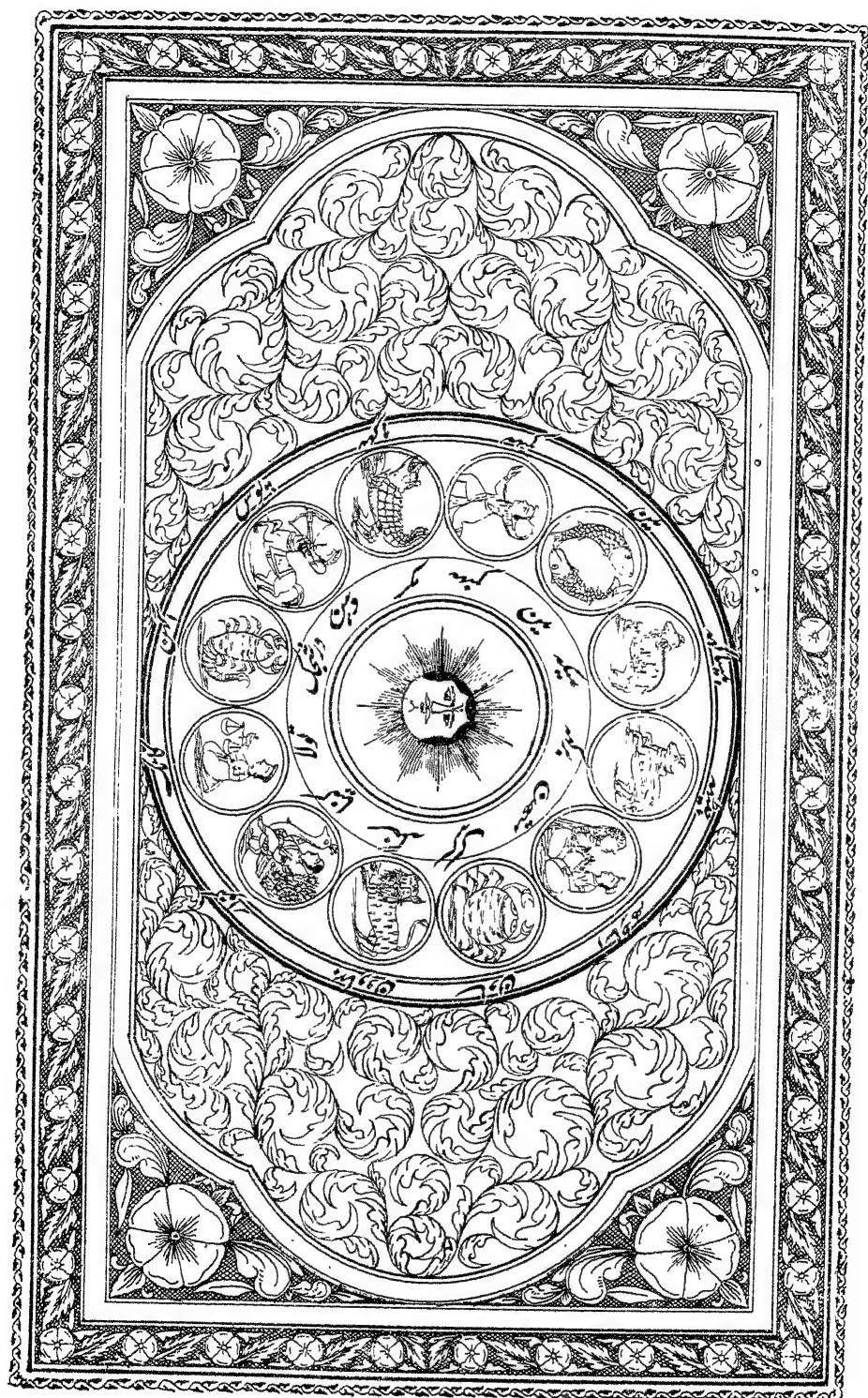
میں احوال او کا کہوں سب

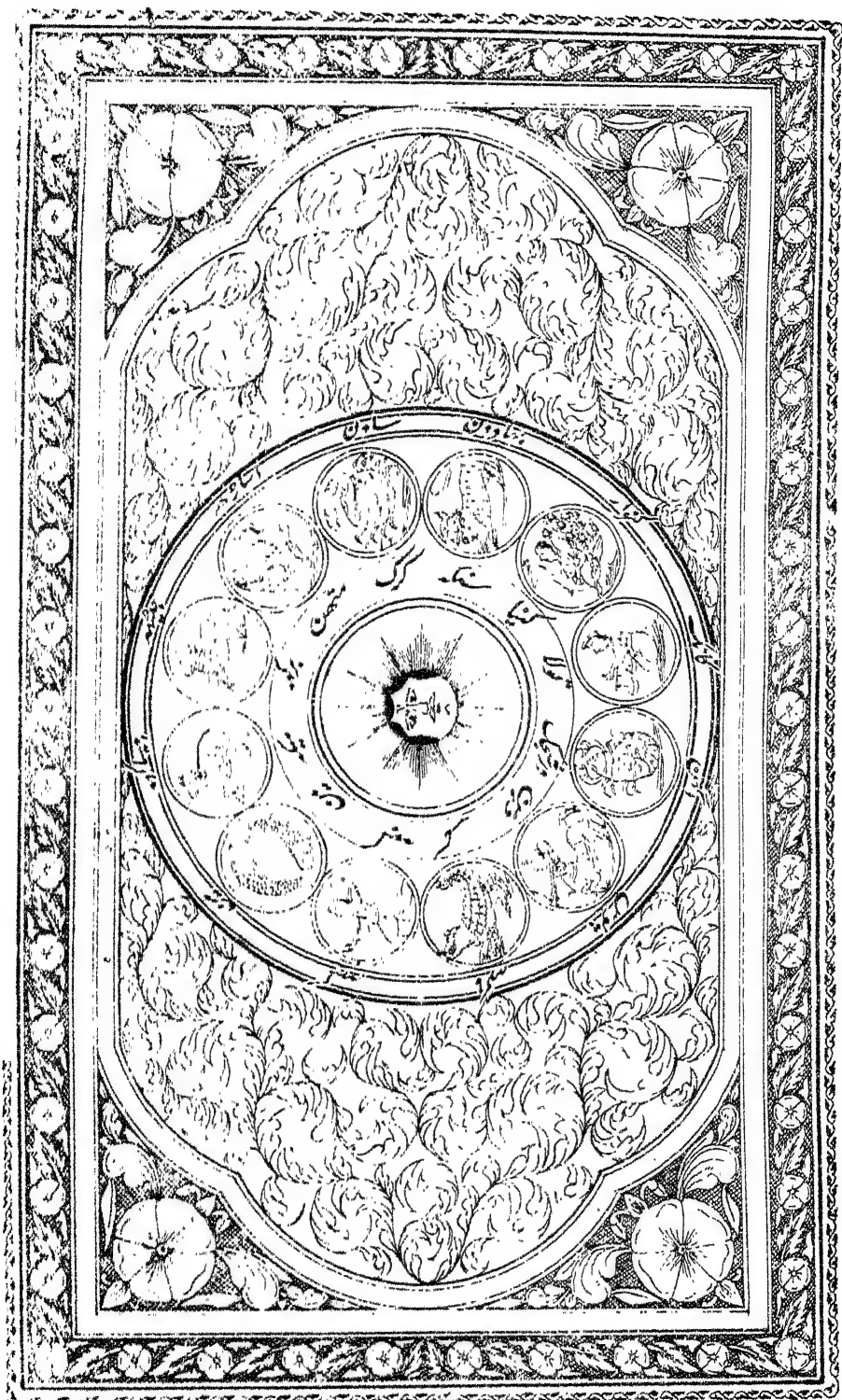
ہو اہی فلک کا ریب و عروج
 اور او عین ستاروں کی گہرین بروج
 یہ قائم ہوئی جب ہر ایک چرخ پر
 ہوئی مختلف شکل سی جلوہ گر
 بنی برج جب ساری یہ جا بجا
 میقیم اپنی منزل پہ ہر اک ہوا
 نہیں کرتی از خود مین گشت چرخ
 سدا و کرتی مین ہمراہ چرخ
 ہی ہر برج کی شان و ہیئت جدا
 مفصل سنو ان کا نام اور پتا
 ستارہ شناسوں ہی سنتی مین ہم
 وہ گنتی مین یون بارہ برجین ہم
 حمل ثور جوزا و سرطان
 مین ہر عقرب و سنبلہ مستند
 ہی ہر جدی اور دلو و میزان و حوت
 ہوئی ختم بس بارہ برجوں کی نام
 مین اب انکی شکلین بتاؤں تمام
 ہی ہر قوس با قدرت الایموت

اشکال بروج آسمان

سبحہ جوت کو مثل ماہی کی تو	حمل مینڈہی کی شکل ہی ہو ہو
کہ کہتی ہرین ہرین سب اُسکو ڈول	پتہ دلو کا دون مین سب تجھ کھپول
لو اب دلو کا حال پورا ہوا	کہڑا اوسکی اندر ہی ایک مردوا
کہرو اوسکی نقشہ پیچھی خوب غوا	جدی اسکی آگی جو ہی برج اور
ملکی ہی سب اوس سی شکل آشکار	جوا نجم کی ہین اوسین نقش و نگار
کہ نکلا تن اسپ ہی اک جوان	تن قوس پر ہی ہر اک کا گمان
شکوہ و شجاعت ہی دس ہی عیا ^ن	لئی ہاتھ مین ہی وہ تیر و کمان
بعینہ وہ بچھو کی تمثال ہی	سنو برج عقرب کا یہ حال ہی

خیالِ اسکی تفتیش کا کردی زار	کری نیشِ اندیشہ دل کو فگار
رہو چپ کرو خوفِ ابدان کا	سنو بعد ازین حالِ مینان کا
سبجہ شکل کا اسکی یہ حال ہی	ترازولمئی بیٹھا بقال ہی
لکھون سنبلا کاینِ باگی حال	تو جانِ اسکی کو کب گنم کی بال
ہی طاؤس پر ایک عورت سوا	جمال اپنا دکھلاتی ہی وہ گاہ
اسد کو جو چوچی تو ہو جا دیس	چراگوں بجتا آتا ہی آگی شیر
کری سمتِ سرطان کوئی اگر نظر	گمان کینکڑی کا ہو اوس شکل پر
یہی قول جو زالی ہئیت میں سن	ملی میٹھین میں شکلِ دو بی سخن
اگر جانبِ ثور دیکھے گا تو	اوسی صورتِ گاد سمجھی گا تو





ہوا ختم بر جون کا پورا یہ دور
بس اب کر قسم غامہ چہ حال او

بیان سبع سیاہ

پلا مجھ کو ساقی شراب کس
کہ جہتی ہی انجسم کی بے نجن
لکھون سبع سیاہ کا حال میں
بیان ہی یہ اب اونکی احوال میں
جو ہی اہل تنجیم کی گفتگو
سنواؤ سکو تم مجھ سی سب ہو جو
ہوا منکشف و نکو جس طرح ہی
حساب شمار اون کا اس طرح ہی
کہ مہین گرچہ اختر ہر سپہ منج
ولی ان میں یہ سات مہین نامو
ہی خورشید شاہ اور قمر وزیر
عطار دہی گردون پہ نامی دبیر
دیا مشتری کو قضا کا وقار
ہی مریخ تر کف لک نامدار

ہی زہرہ کا پیشہ تو قص و غنا	زحل بانی کارِ رزوی ہوا
ہوئی ہفت کوکب کی پوری ینام	لکھی خدمت و عہدی منصب نام
ہو بیاہ رخ و آنجم کا جو ختم حال	بند پا اور مجھ کو یہ نازک خیال
کہ ہوتا ترزلزل ہے دنیا میں جو	تفصیل وجہ اس کی معلوم ہو

کیفیتِ پیل زمانہ

دوبارہ چلی ساقی دورِ شراب	کہ ہی ابتدا دورہ آفتاب
تبدل زمانی کا جو ہی سبب	حقیقت ہوئی اس کی یوں منتخب
جو کامل نجومی ہیں اور برہمن	انہیں عالمِ ہریت سی ہی حسن ظن
وہ اسپید کن تی ہین یون قیل قال	زمانی کی ایسی بتاتی ہین چال

کمین پو تہیون سی وہ کر کی بچا
ہی سورج کے چکر پہ اسکا شوا

ہو جب دورہ مہر آسمان
تو فصلوں کا حال اُس سی ہوئی عیا

بدلتا جو ہر بار یہ ڈھنگ ہی
وہ سب گردش ہر کا رنگ ہی

طلوع و غروب اوس سی ہوا شکار
عیان جس سی ہوتی ہیں لین نہا

ہی اوسکی ہی گردش سی شام و بچا
اوس کی ہی جلوئی سی روشن رہا

پیش میں ہی اوسکی یہ رنگ اثر
کہ ہوتی ہیں سب پختہ کشت ثمر

لکھا ہی ہی چال کا اوسکی طور
گہ پوری برس میں وہ کرتا ہی دو

مینے میں ہر برج کرتا ہی طی
قرسی ہی یہ بیشتر سپے

ہی ہندی میں جو ماہ یون کا حنا
ہو اگر گردش شمس سی انتخاب

رہے و خریف و خزان و بھار	اسی کی بہن سب دوسری آشکار
گدڑ مہر کا جب حمل میں ہوا	وہ ہندی مہینہ ہے بیسیا کہہ کا
پہنچتا ہی یہ جا کی جب ثور میں	تو اوس ماہ کو چٹہ سہ کتے بہن
کری جب یہ چوزا میں اپنا مقام	اساڑھ اسکو کہتی بہن سب لاکھار
اور آوی یہ سرطان میں جب تیر کر	مہینہ ہوساون کا بس جلوہ گر
اسد میں یہ دی بھینٹ جب آنکر	اوس ماہ بہادوں کا بس دھیان کر
کری جانب سنبھلہ کوچ جب	تو کہتی بہن اوس ماہ کو کنوارا سب
وہ میزان میں آ کی لی جب قرار	مہینہ ہو کا تاک کا بس آشکار
وہ عقرب میں جس وقت ہو جا گرین	مہینہ ہو آگن کا ظاہر بہن

سپر لکی جب قوس میں آئی ہی	تو وہ پوس کا ماگو سلائی ہی
وہ کرتا ہی جب جدی میں پائز آ	گمین ماگھ ماس اوسکو کہ کی حساب
گڑی ہی قیام کی جب دلو میں	تو پیاگن کا اوسکو مہینہ کہیں
سینپستا ہی جب حوت کی حال میں	مہینہ اوسی چیت کا سب کہیں
ہوا شمس کا دور بھی اوتسام	مہینوں کی ہی کندئی سانی نام
سماوات و برج اور ستاری تمام	مفصل بیان کر دئی لاکلام

کیفیت زمین

مجھی ساقیادی وہ اجام مل	گملاؤن زمین میں نئی اوس سی گل
ہو واجب کہ پیدا زمین کا وجود	ہوئیں اس سی اشیای عمدہ نمود

نباتاتِ غلہ ٹٹرا اور گل

اسی خاک سی سب مہیا ہوا

خزینہ دینہ کی ہے یہ امین

دلی جس سی گردون کی شان شکوہ

جو ہر سمت آتی ہیں اسپہ نظر

نکلتی ہی چوباس سی ہر کم کی

بنی سب اسی گل سی ہیں کلام

پر اسمین ہیں جو ہر ہری بی شمار

برآمد اسی سی ہیں سب لاکلام

اسی سی ہون روئید ہر جزو گل

جو سماں ہی ذی روح کی زلیٹ کا

جمادات کی ہی ہی ماخذ زمین

ہوئی اسپہ قایم رفیع اسی کود

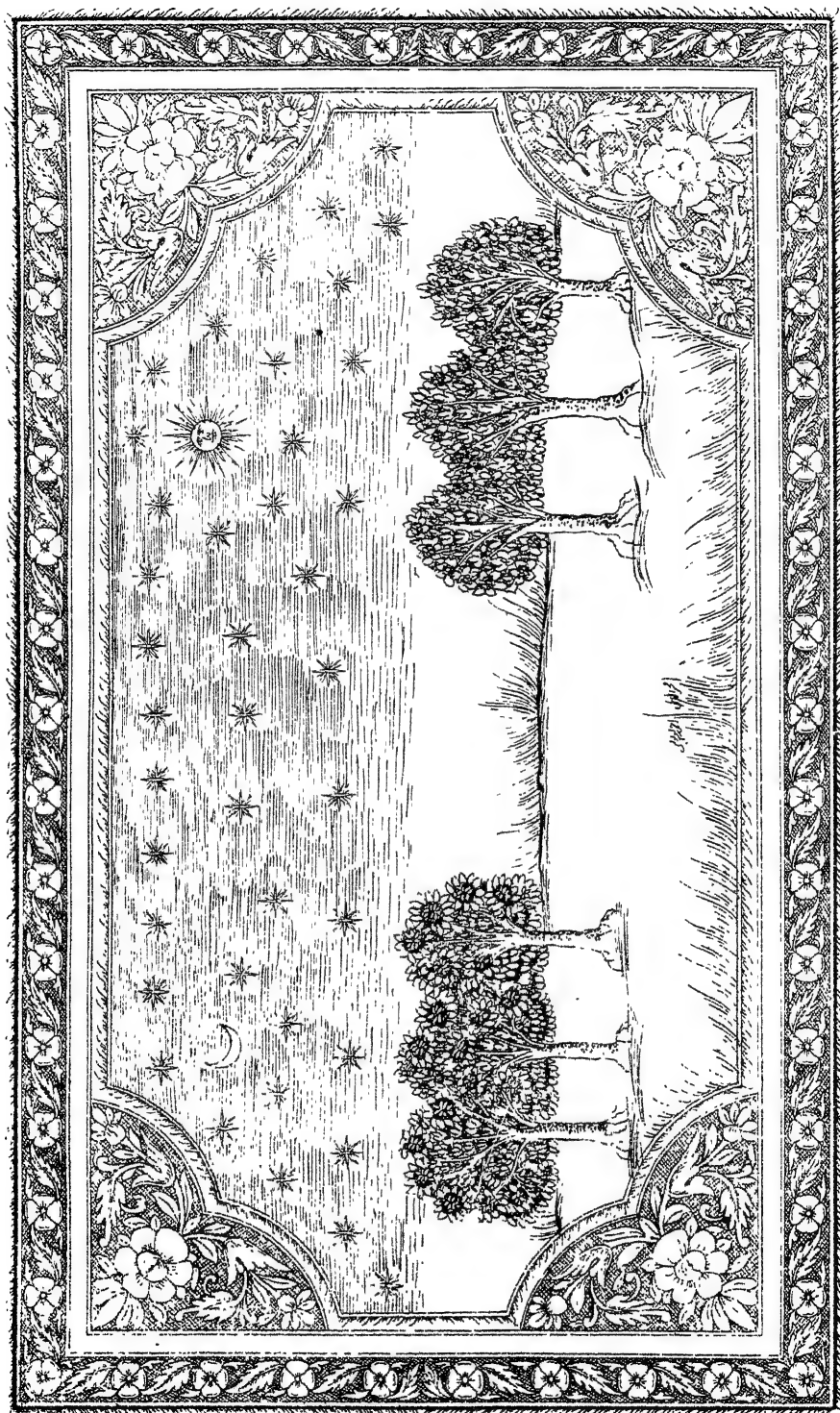
اسی سی ہیں پیدا ہزاران شجر

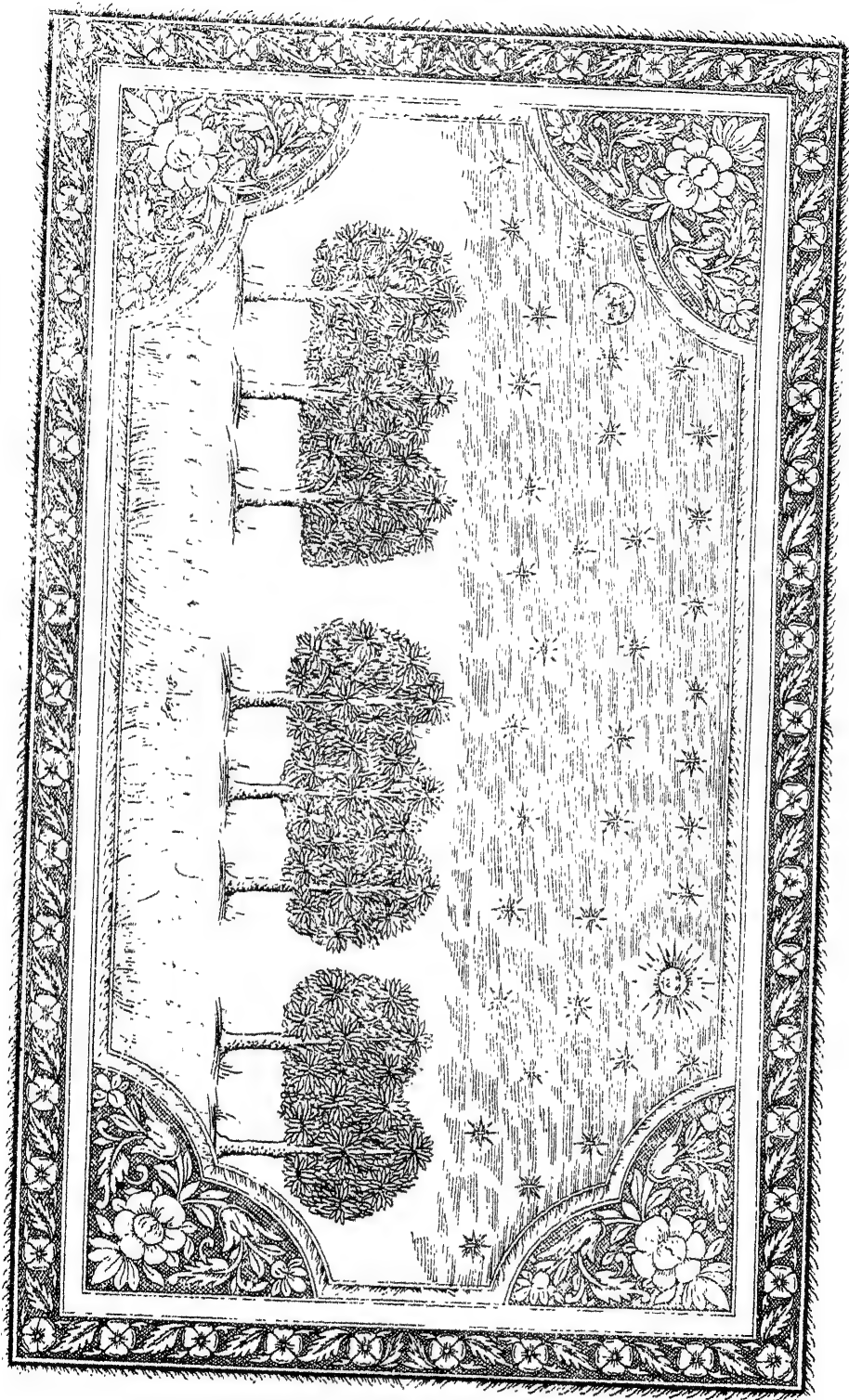
ہر اک قسم کی اور ہر اک نام کی

چرند و پرند اور درندی تمام

اگرچہ بنی ہے زمین خاکسار

عقیق اور کپہراج نویں تمام





زمرہ اور الماس و یاقوت ہی
رکھی ہی یہ دج شکم میں سہی

جواہر میں جو نعل ہین بی بجا
وجود اسکا ہی اس زمین ہی ہوا

فقط نور تن اس سی پیدا نہیں
بہت رنگ کی جو ہر گلی زمین

اسی تو ملا ہی شرف بیشتر
ہوا اور آتش پہ اور آب پر

ہی انسان کی حاجی سکن ہی
اسی میں بسی مرد و زن ہیں سہی

اسی سی ہوا ہی بشکر کا خمیر
ہی ماوا و ماخذ یہ اول خیر

معین ہیں موسم جو بہر زمان
اسی پر وہ ہوتی ہیں پیہم عیان

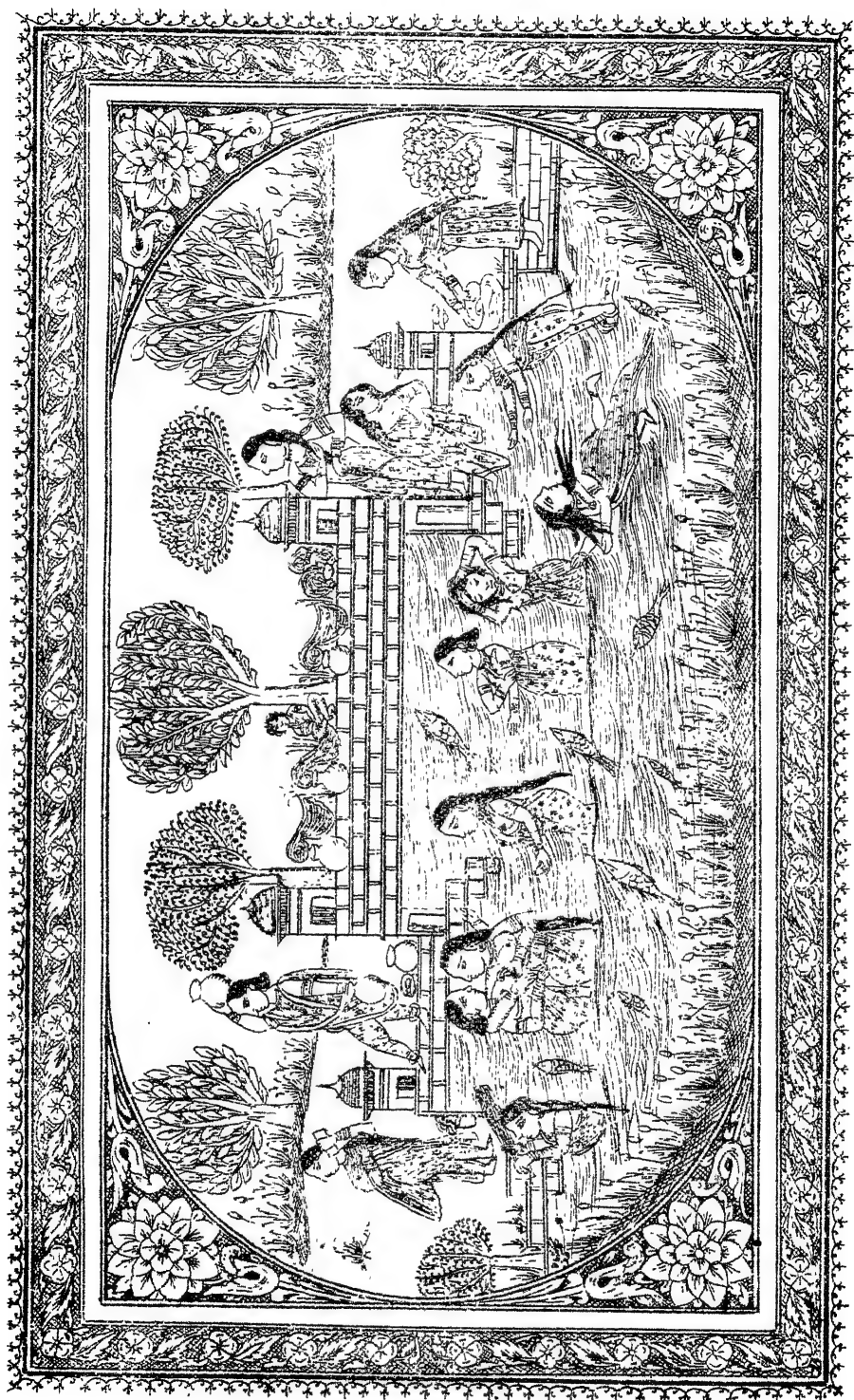
ہر اک فصل کی آتی ہی جب بہار
اثر اسکا ہوتا ہی یان آشکار

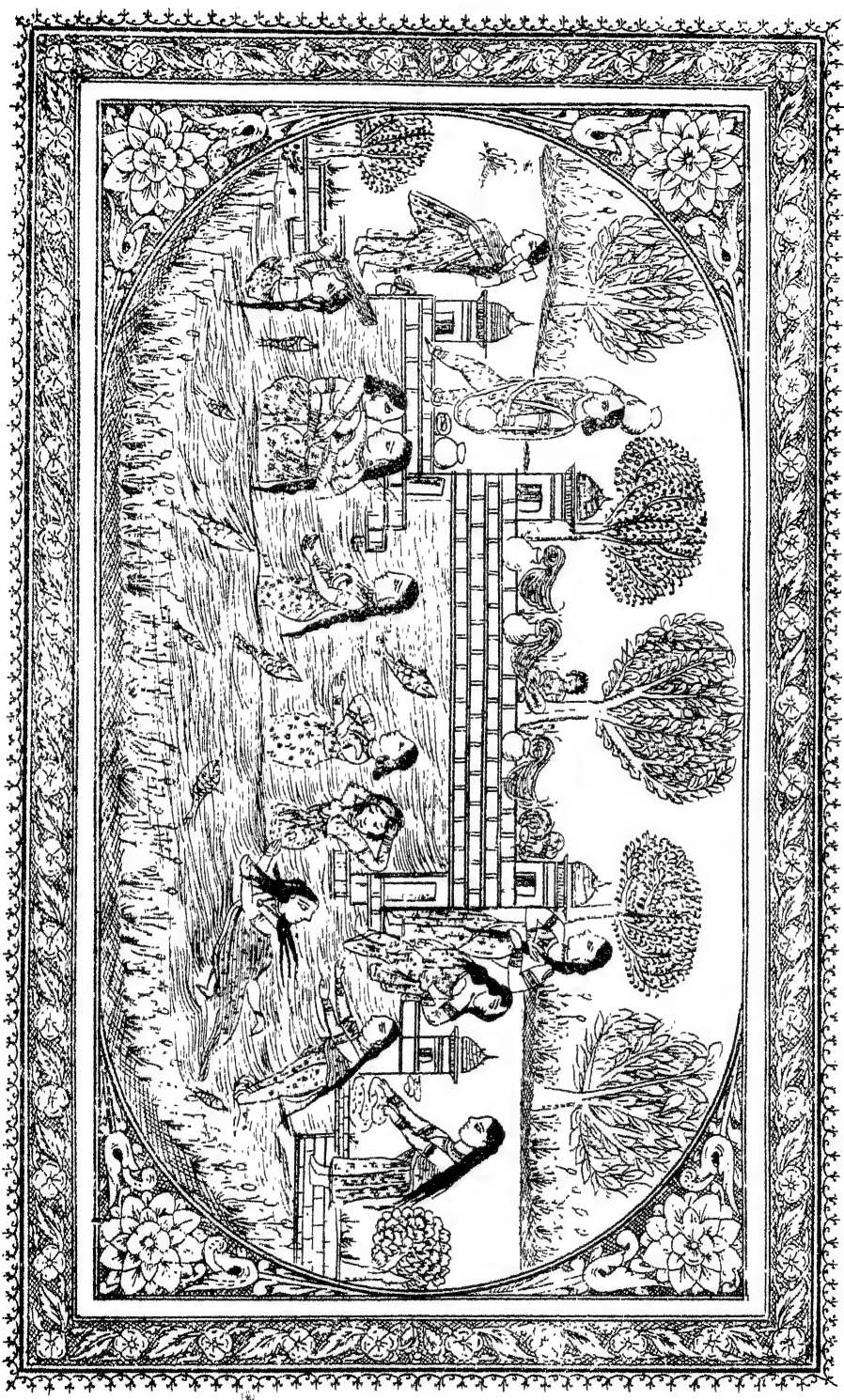
غرض کار خانی ہین جتنی یہاں
اسی سبز زمین سی ہین جلوہ کنان

لکھی وصف اسکی کہانتک قلم
ثرون حال فصلوں کا بین رقم

کیفیت فصل ہای سال تمام

چھپا سا قیامت مئی خوش گوار	ترتین ہوتی مین سال کی شکا
مشرح یہ فصلوں کا سن اوحساب	ہو مین اسطر حسی مین ۱۰ انتخاب
محاسب ہندی کی کتھی مین یہ	گھر ہر سال مین ہوتی فصلیں مین چھ
گنبد جس طرح حسی وہ چھرت کوہن	بتاؤن مین تفصیل اونکی تمہین
جنہین علم ہیئت مین ہی دستگاہ	بتاتی مین ہر فصل کے دو دو ماہ
ہی جس پر گملا ہیئت ہند سا	جوان دونوں علموں کو نہی جانتا
یہ کتا ہی ہر ایک ہی فصلی سن	مشرع اسکا ہی کنواری بی سخن





بس آتی ہی جو کنو کا تک میں فصل

چلی ٹھنڈی ٹھنڈی ہی اسمین ہوا

ہو جنسِ ربیع اسمین پیدا تمام

مہمنت رکھا ہی اک رت کا نام

مہینی یہ دوست سہری کی ہین

سنگھاڑی شیرنی گنار اور ہی

جو ماگھ اوچھا گن کی رت آتی ہی

یہ ہوتی ہی سرما کی فصل خیر

ہو تلی میل کی کا اسمین بڑھاؤ

ہو اسد رت نام مہندی سی نقل

سمجھ لی اوسی جاڑی کی ابتدا

کٹی چو ارونک اور اوڑولا کلام

کری اکمن اور پوس میں اختتام

سمجھتی ہین جاڑی کا چالہ نہیں

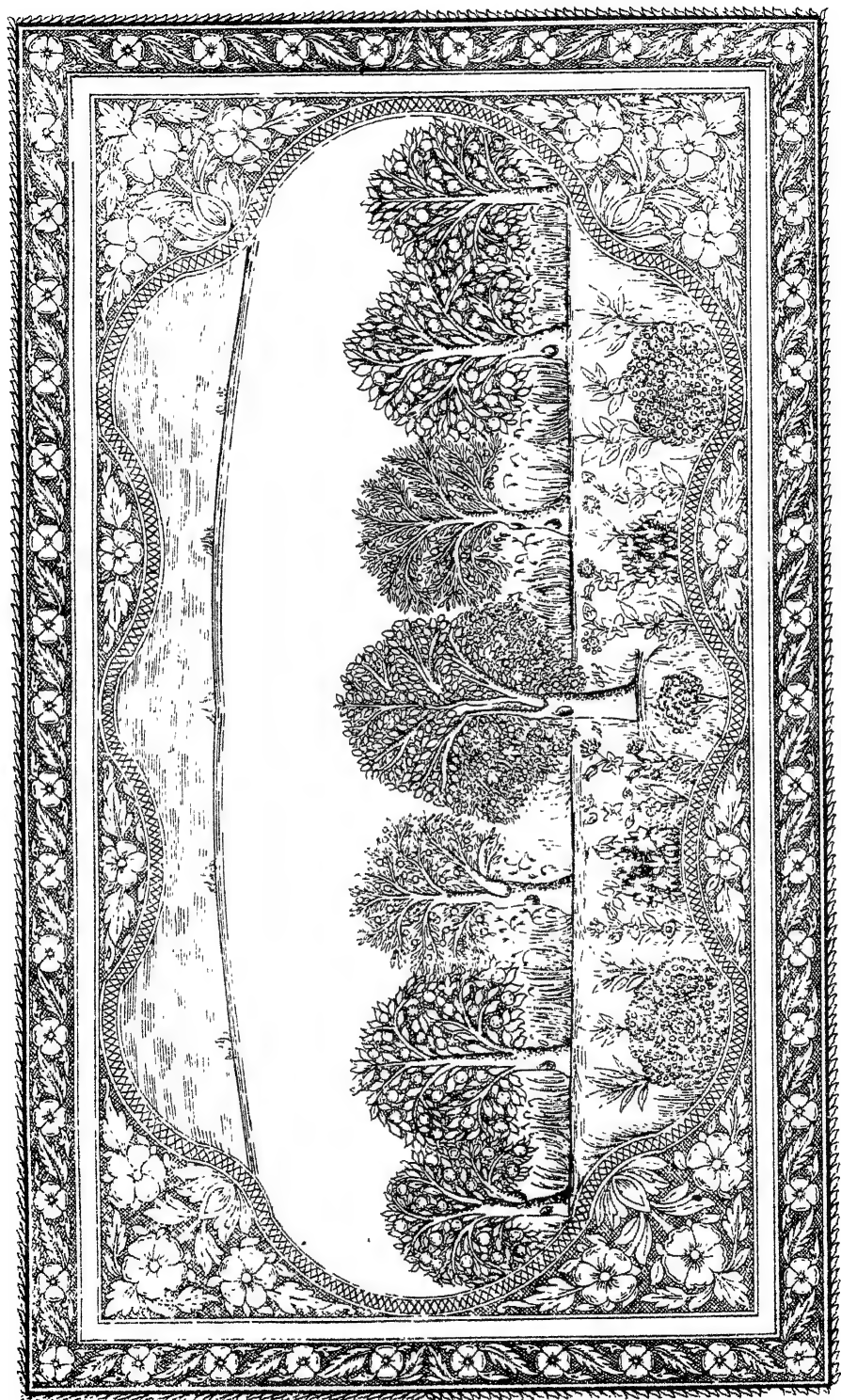
بکثرت کرین اسمین جلوہ گری

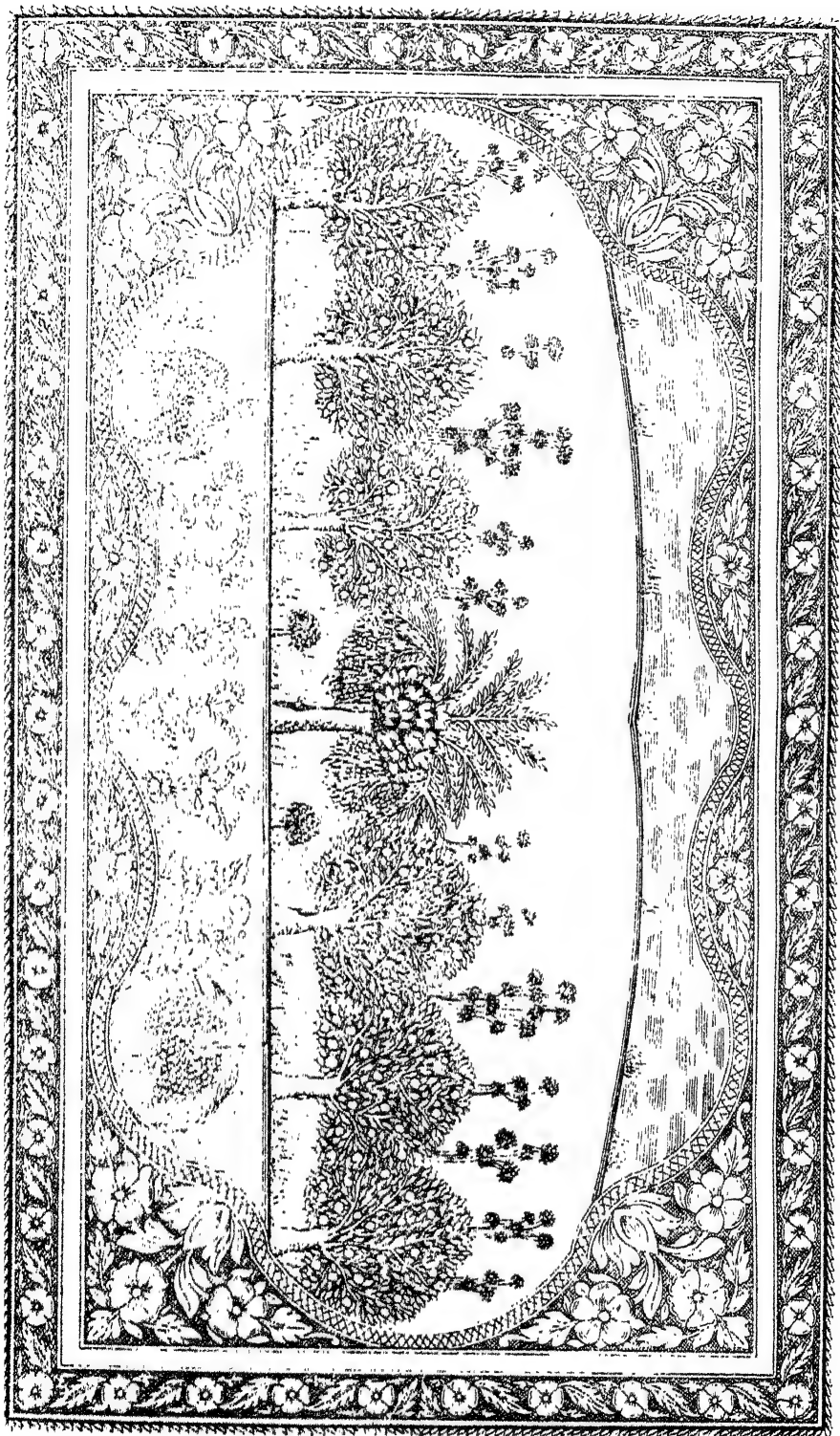
تو پیر وہ شش رت گنی جاتی ہی

چلی تیز تیز اسمین صحر کثیر

چڑھین اس میں قند سیہ کی کرٹھاؤ

لو آمد ہی اب چیت پیسا کہ کی	کہ جسکی صفت ہمنی یہ ہی سنی
انہیں سی تو آغاز گریا کا جان	ہی بڑھتی تیش تاب خور کی ہر آن
کہ نام اس رت کا سب نے بست	ہیں اٹھتی مسیت اسیمینت
چنی اور کیوں ہوں اسیمین نصیب	شکم سیر ہوں تا امیر و غریب
بہت انہیں گرمی ہو ہنگامہ ز ا	پسینی کے دریا بہین بر ملا
گرمی جیڑا ساڑا اکی جب ہوم دہام	ہو برسات کا اسیمین سب اڑو ہام
چلی خوب آندی گھا آتی ہے	گرج کر وہ دل سبک دہلاتی ہی
گر کہیم کی رت اسکو کتنی ہرین سب	خواص اسکی ہی سون توڑی سی اب
جو اس رت کی مری ہرین سن او نکلی نام	اسی مین ہوں فالینرین خچہ تمام

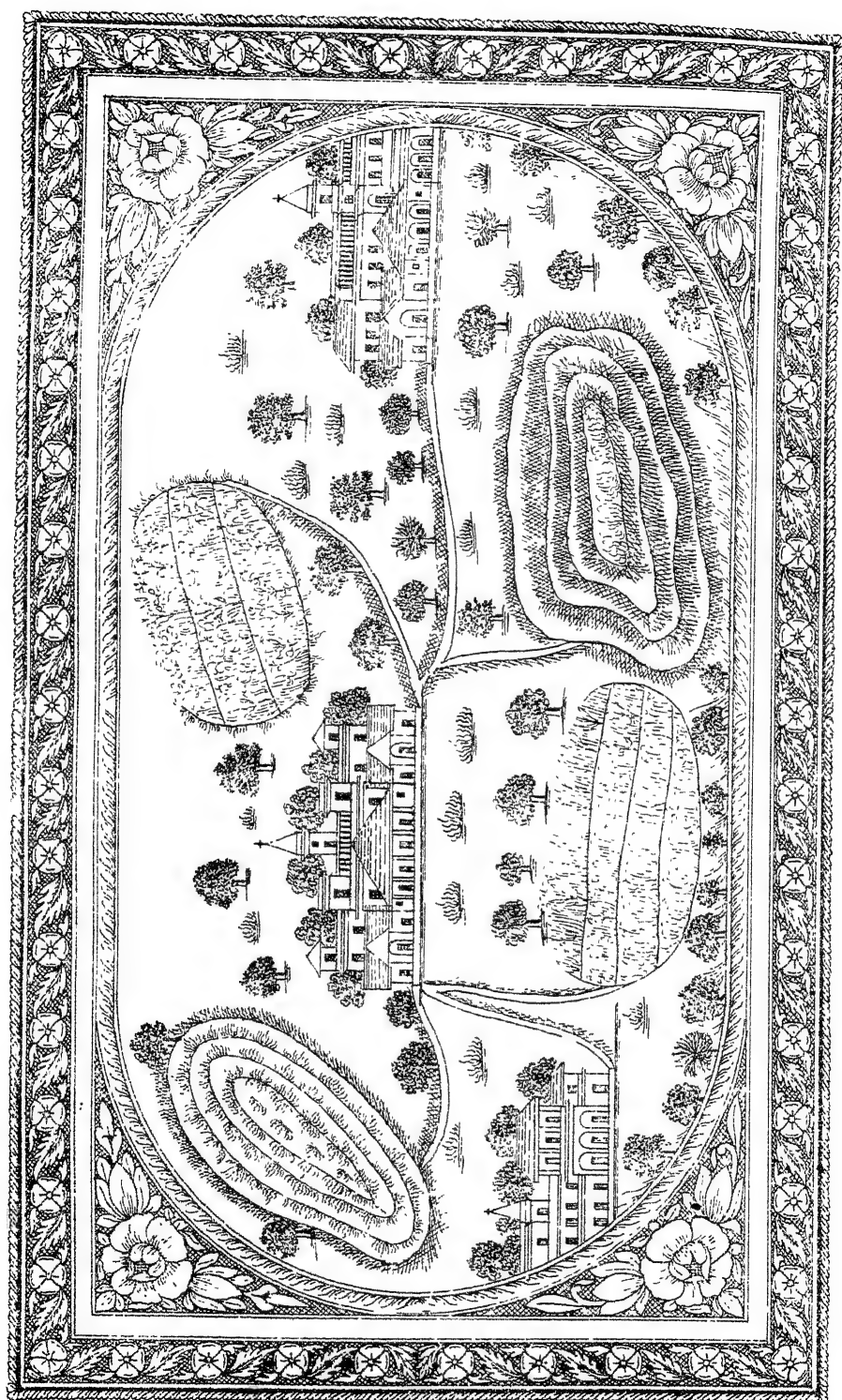


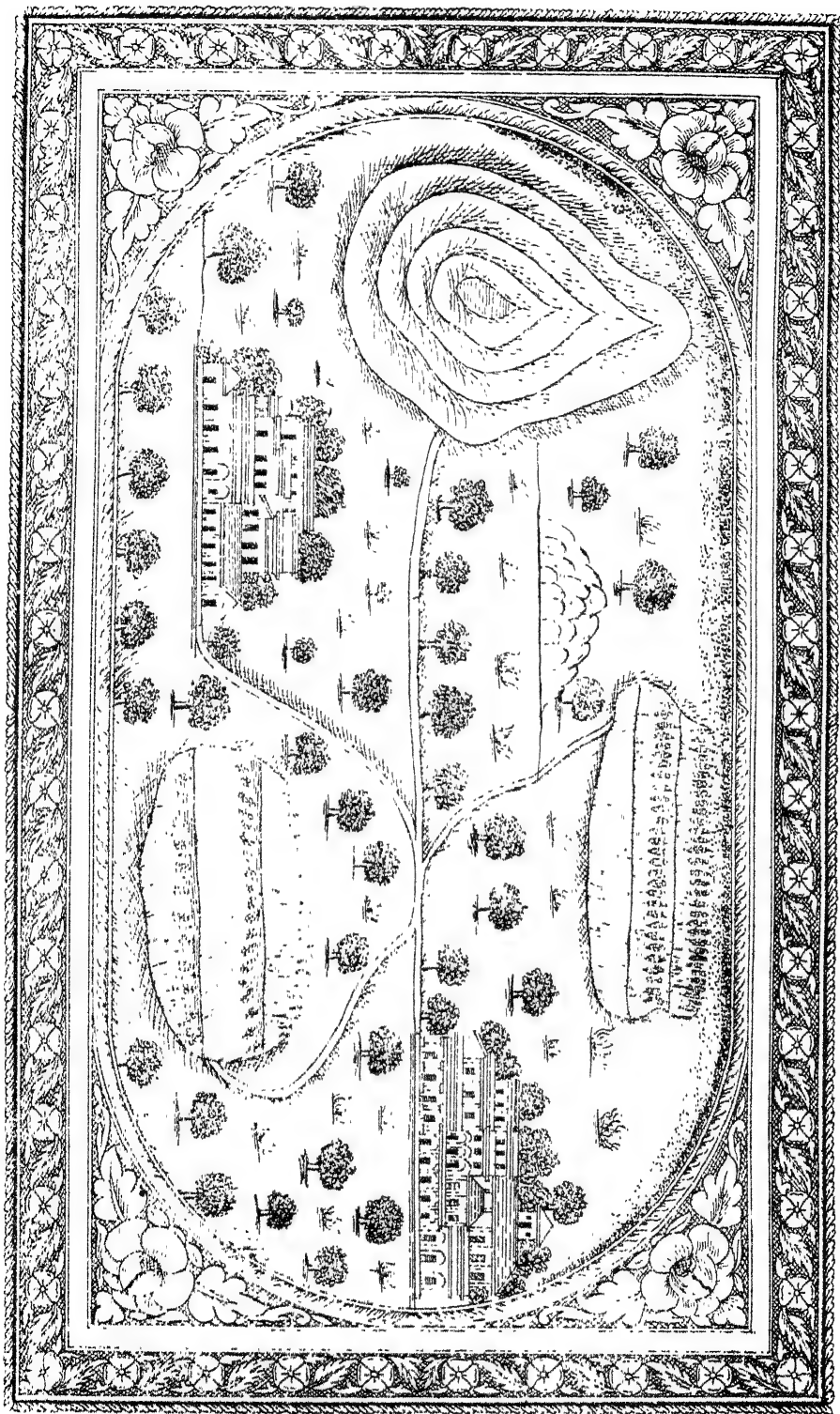


یہ تر بو زوخر بو زہین الیسی پسینہ	کہ شیرینی انکی ہی ہر ذل عزیز
گرین شاخیں جہاڑوں سی و کیریاں	اور آسون کی ہر جا لگین ڈھیریاں
نواب آئی بارش کی اچھی گھڑی	لگی بہادون سانوں کی اسمین چڑی
اسی کہتی ہین یہ کہہ رت سب ہنود	ہو بھیری کا ہر جای اسمین وجود
اسی مین ہو گھڑی اسمین ہو پوٹ	اٹھو چوکی باڑی مین مجھٹی لوٹ
فیصلین جواب تہنی مجھسی سیند	انہین طرہ ہندی سی مینی گنین
کری سیر چہ رت کی توجہوم جہوم	چلو اور آگے چاؤن مین دہوم
کیا ہی رقم یہ تو حال جہان	سنو خطہ خاص کا اب بیان
ہی کیا خوب اقلیم ہندوستان	کہ ہی فی اسحقیت مہ جنت نشان

صفت سرزمین ہندوستان

منازل کروں ہند کی جس سی طی	مجھ سی ساقیادی وان ایسی می
ہزاروں ہین شہر اوسین لگھون محل	کہ ہی کشور ہین چو بی مثال
اور آب ہوا ہی بہت خوشترین	ہی سبز شاداب ساری زمین
چھما سبز مغل ہی میدان مین	ہری کھیت ہین وہ بیابان مین
شگفتہ کہین اونین ہوتی ہین گل	ہر اک سمت سبز نہرین شگل
ہی سرسوں رسی کی کہین جو ہری	زراعت سی ہر قسم کی وہ ہری
کہ ہوجس سی سنبل کو بس انفعال	ترو تازہ شاداب گت رم کی بال
کہ گویا ز مرد کے آدیزی ہون	نخود سبز شاخون مین لٹکی ہین یون





عیان جواڑ مکایون ہی کسیت مین کتوشہ لکی مشل دردانہ مین

لچکتی ہی کیا کیا ہوا سے مسو و دہانوں کی کسیت اوچو مٹو

عجب لطف ہو ڈالی جب عکس مہوپ نگاہن مین کہیتا ہی دہانی وروپ

ہی کنگنی کی بالونپہ لالو نکا غول لڑین دانہ دانہ منپتار کھول

کھین مونگ تلی اور ہر کی جھاڑ کٹری یہی ہن پانوں یک لیک لگا

کسی جا کٹری نیشکر کی ہی باڑ بلند اسقہ رہی کہ چوبیسی تا

وہ شیرنی اونین کہ لب ہوئین بند خجل اون سی ہون مصری شہ قند

کھین ہولی السی کسی جا کپاس کھین ماش ہی حلقہ بند کس پاس

پہلی ہولی خشخاش کی ہرنال سفید اورودی ہین اولال ل

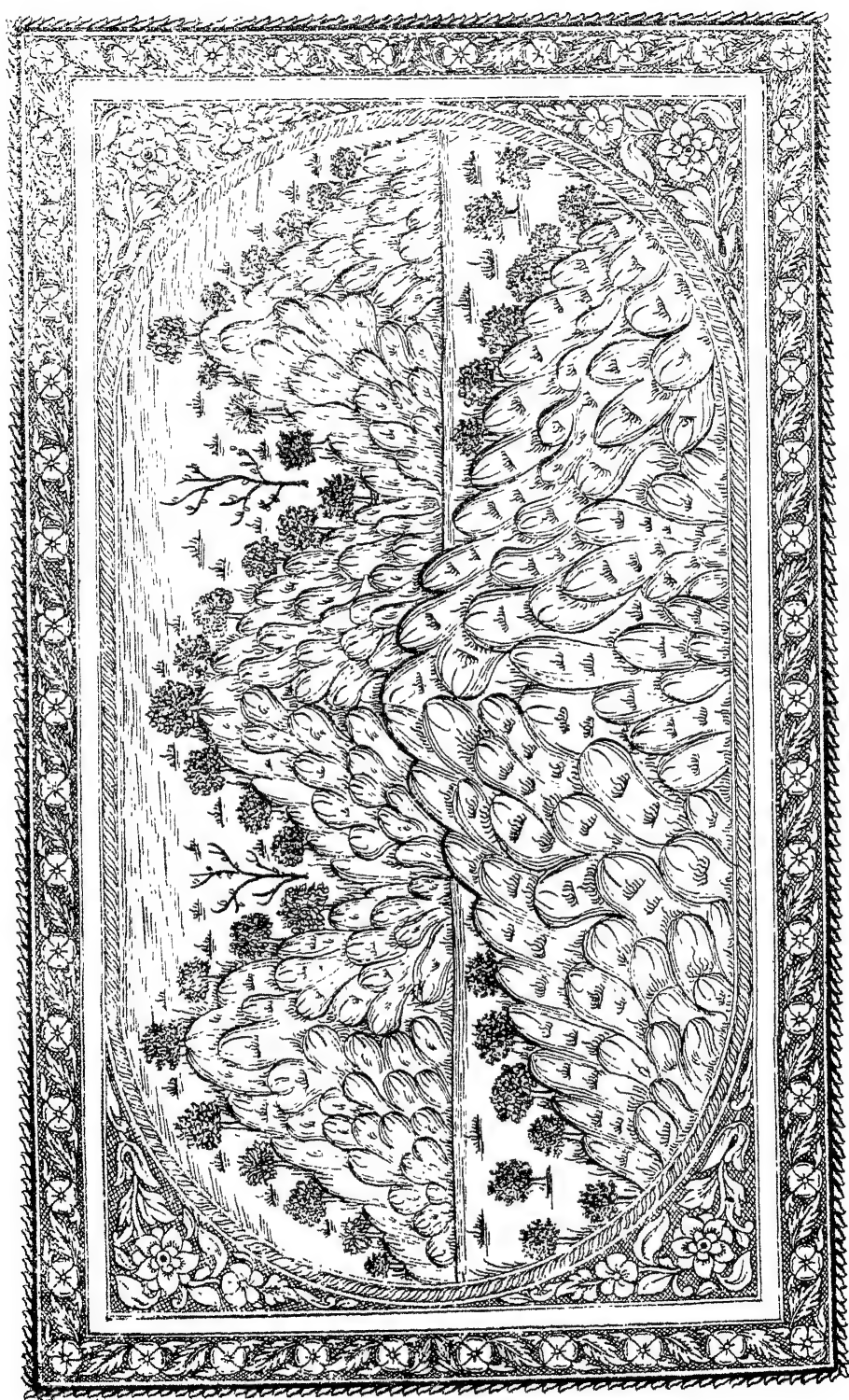
کمی تختی سر سون کی بہن تر دوز	بہار و فضا میں بہن سب اپنی فز
کری قص کسں جدی بن میں بن	چہنا چہن سی او کی ہوز لیل حزن
مطر کی کہیں بیل آنی نکل	نکل آل میں آنی پھر پو پھل
کہیں چٹکی چٹکی ہی رائی کہلی	کہیں اوگی ہی کو دون کٹکی ملی
بہری باجری کی ہر اک ایسی ہال	کہہ ہی موتیوں کا بندہ گویا جال
کہلی ہی کُسم جس جگہ اور جہان	تو وان زعفران زار کا ہو گمان
عجب آن بان اونٹنی شان کی	برجی لگی بہن کہیں پان کی
چڑھیں بلیں پانوں کی نہر بہن جب	و کہیں سرد و سبز اور شاداب
ہری پٹی گدی لگی پان بہن	بہرین بلیں البی انجیان بہن

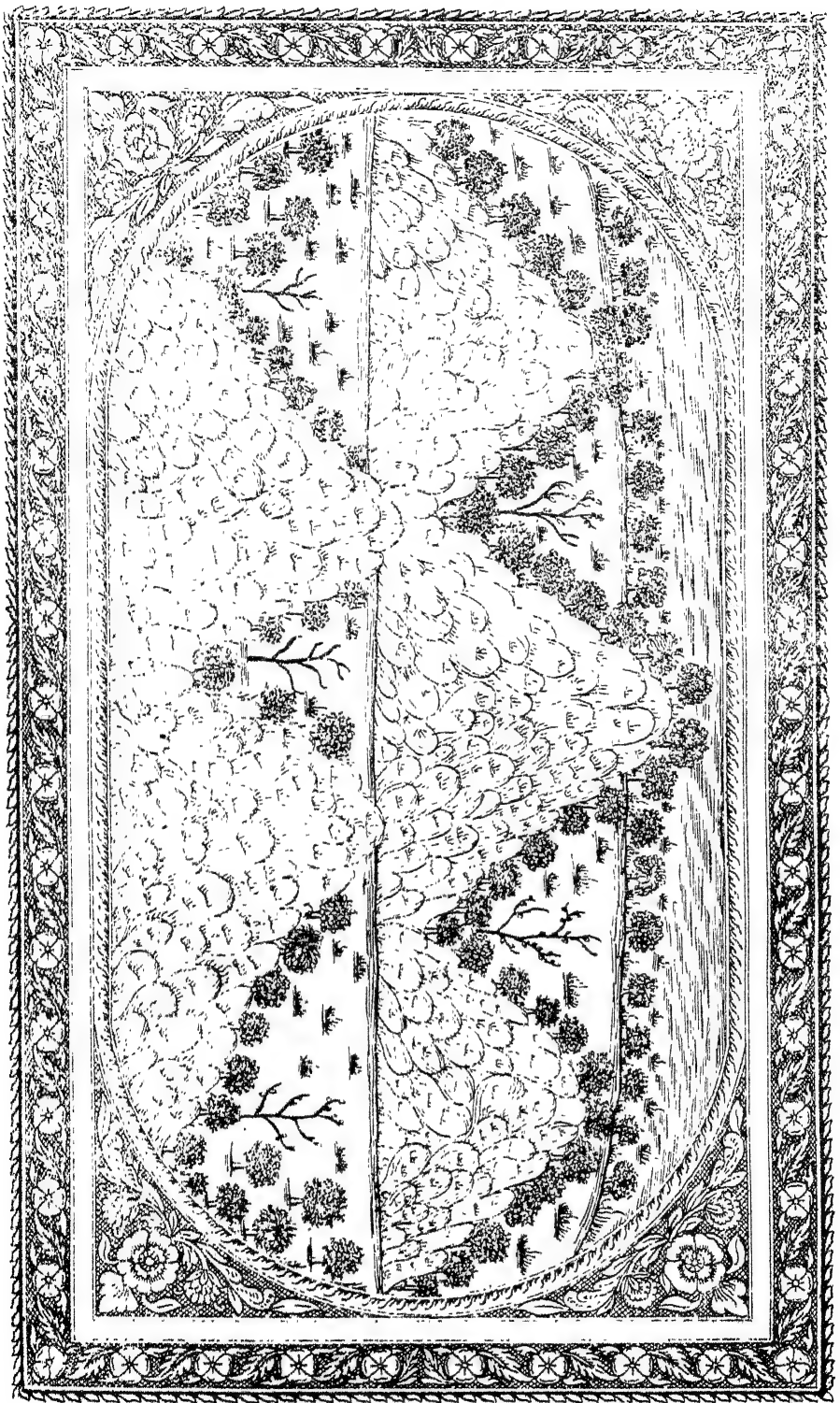
خریدی انہیں جو وہ ہوسخرد	یہ رنگینی میں اون کی ہی گفتگو
بہری ہین ہر ایک شئی سی میدان تما	تر و تازہ ہر کھیت سے ہا کلام
عجب و صفت کی یہ زمین ہی بنی	نہیں کوئی شئی کی بیان ہی کی
کہ ملک بدیشان کولین باج میں	جواہر کی وہ وہ بیان معدن میں
نقطے ہر مری جان بکھو اب	زمین کی تو کی خوب ہی سیر ب

صفت کوہ و صحرا

کہ سیر جبل سی نہو دل بہ رنگ	پلا دی وہ می ساقیا بید رنگ
ہر اک شئی ہی انہیں بہت دل کشا	بس اب دیکھو شہت جبل کی فضا
جو صحرا ہی لطف و مین ہی باغ کا	ہیان کا ہی ہر کوہ عشرت فزا

ہی کتر پہاڑی بلند است در
 کہ دیکھی سی کرتی ہی دستار سر
 سر پاد ختون سی ایسی چب سر
 کہ دکھائی دیتی ہی ہر شو سر
 نغمہ کارز جس طرف ہو گیا
 وہیں نظر آئے رسا گھنسا
 جہان جس جگہ نہیں میدان ہی
 ہر اک جہاڑوان خوب گنجان ہی
 لکین او کھلین انہیں جھیل پھل
 دو چپ دان کا آتا ہی جوین نکل
 وہ سرزیتی دوش رنگتھل
 خنخار بھی مین نوا اور اصول
 شے شجر جب کہ ہون باور
 عجب لطف جنگل مین آئی نظر
 بیابان مین جھیلین صحرائی گل
 مسک جاسی خوشبو ہی بسنت گل
 عجب صنعت حق دکھائی ہی میل
 نکالی ہی تہ مین بھولون کنیل





ترو تازہ خوش رنگ ایسی وہ پھول

کہ سیر حرم بلبلیں جائیں بھول

مصفا چٹانیں ہریت سہری صبیح

بہت خوش نما اور نہایت رفیع

وہ شفاف تابان پیار و نین سنگ

بکچی ہین بہر نوع و ہر قسم رنگ

مجاہد چمکتی ہوئی نقش دار

کہ قالین بھی جن سی ہو شرمسار

کہیں سنگِ سرخ اپنا دکھلائی رخ

کہیں سنگِ مرمر بھی چمکائی رخ

کہیں سرمہ سان سنگِ سیاہ

بڑبڑی جھکی دیکھی سی نوزنگاہ

مہ جہر کا عکس پڑتا ہی جب

ہر اک سنگِ یتا ہی جلوہ عجب

او گین دشتِ مین وہ وہ مین بوٹیاں

کہ شیدائوں دیکھیں جو یونانیان

خوضِ ونکی جگہ لکھون گزمین اب

تو صرف اونکی لکھنی مین ہوئے سب

کوئی حار و یا بس کوئی سرد تر	ماطفِ شرحِ قوسی الاثر
جڑی بعض رکھتی وہ تاثیر ہی	کہ ہو جاتی خاک او کی کسیری
خدائی وہ کھی ہی ان میں شفا	بجز موت کی مین سب کی دوا
نئی قسم کی ایسی پیدا ہوں قند	کری ہی زبان لذت ان کی سپند
بجای غذا اونکو کھاوین وہ لوگ	بیابان میں بیٹھی مین لیکر جوگ
نکلتا ہی ابرک کسی کوہ مین	اوڑی خوب ہولی کی نبوہ مین
وہ آرائش اسکی بنی پر چہار	کہ دیکھی سی ہسکی ہول بی قرار
برنج اور کانسی کا گر خوشال	اونہین ان پہاڑوں سی تم لونگال
نکلتا ہی یان آہن موس کثیر	برآمد ہو فو لا د بھی بی نظیر

عقیق وز بر جد ہر اک سنگ جان	بکثرت یہاں سیم وزر کی ہی کان
طلار یک مین اسکی آمیٹے نہ	غرض ملک ہند ایسا زخیر ہے
ملی قیمتی شئی ہی ہر کان سی	جبل اور صحرا اسی میدان سے
طلبگار اسکی ہین سب بالیقین	فرنگ اور روس اور خاقان چین
سوئی صید حرفون کا بچتا ہنام	ہوا قصہ کوہ صحرا تمام

صفت صیہر و شکار

کہ دی ذالیقہ او سپنگین کباب	شستابی و دی محکاوشین شراب
کہ ہر صید کا اوسمین ہو وی بیان	کہ ہونین تہی لطف کی داستان
طیور و چرند و درند اوسمین ہین	عجب صید گاہین ہین اس ملک مین

جنین صید کرنیکا ہی ذوق شوق

جہان کوہ و صحرا میں ہی سبزہ زار

پر بانڈ ہی آہو ہر اک جا پہرین

پہرین کھاڑو کھاڑو وہ ساحر وہاں

کہیں لوٹیں سبزی میں ارنی وہ مست

کسی جا گینڈی لڑائی کرین

کہیں غول کی غول ہاتی قوسی

زانی ہی مثل شتر بی مہار

کہیں گاوہ گرد ایسی بہن جتلیں

شکار اس جگہ کہیلین اگر بدوق

چکارونکی ہی چوڑی کی بہار

کہیں کودیں اچیلین کہیں چہرین

کہیں گاندونکی بہن سرسبزہ سار

جنین دیکھ کر شیر گردون ہو پست

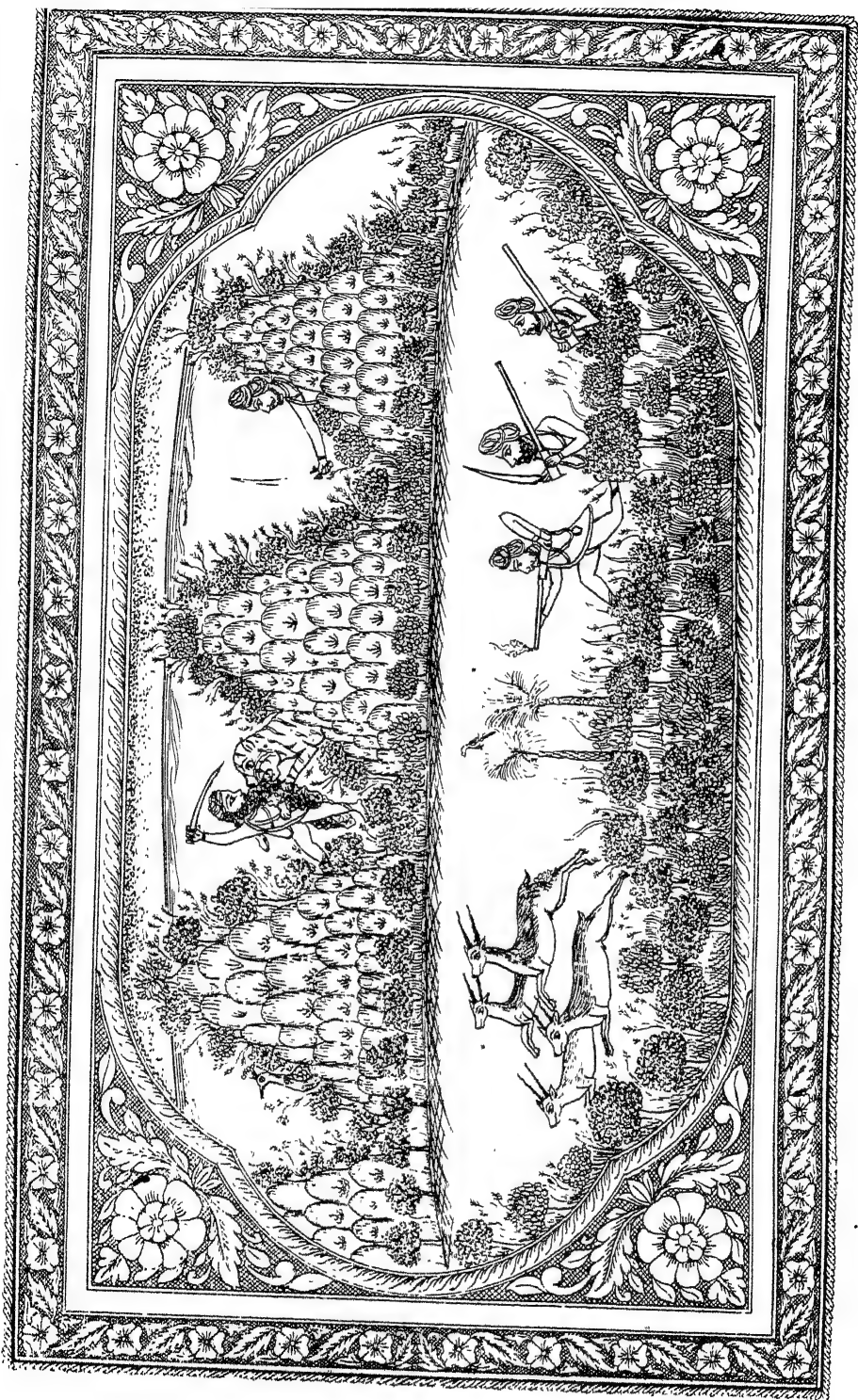
سپر چار چار اپنی تن پر کہیں

چلین چال بٹھی جگہاڑین کہیں

پہرین دشت میں بانڈ ہی اپنی قسطا

کہ کل جکی صیاد کو داغ دین





کھین بہیڑ کی اوکھین نیل گاؤ	یہاں جانو جو نہ دیکھے وہ پاؤ
پرنڈون کی کرتے ہو گر جستجو	عجیب و غریب اسین ہی گفتگو
بیابان پرنڈون سی خالی نہیں	ہر ایک صید موجود ہی کہن

تعریف طائران

کھین بازو جبری اوڑین چارو	کہ مارین غزال و طائوس
خرامان پہری ایسی کبک دری	اد اچال کی اوس سی سیکھی پری
جو جبری کو لے دیکھ بہر شکار	کرے کو کلا کو کو بادل نکلا
کھین شکری کرتی ہین چڑیونپہ آ	کبو تر کو لیتا ہے باشاد با
بٹیر اور تیر لوے کلچے ٹر	ہر اک جھاڑیونین پہری وڑوی

کرین طوطی مینا بہ گفت گو
اور اڑتی پھیرے فاختہ چارسو

کسی شاخ پر بیٹھ کر بلبلین
گلون کی بیان بیوفانی کریں

بلند اور اونچی شجر ہین جہان
لگی آشیانی بیون کے دہان

دکھاتا ہی مہتاب جسم جھلک
تو اڑتی چاکورین ہین سوی فلک

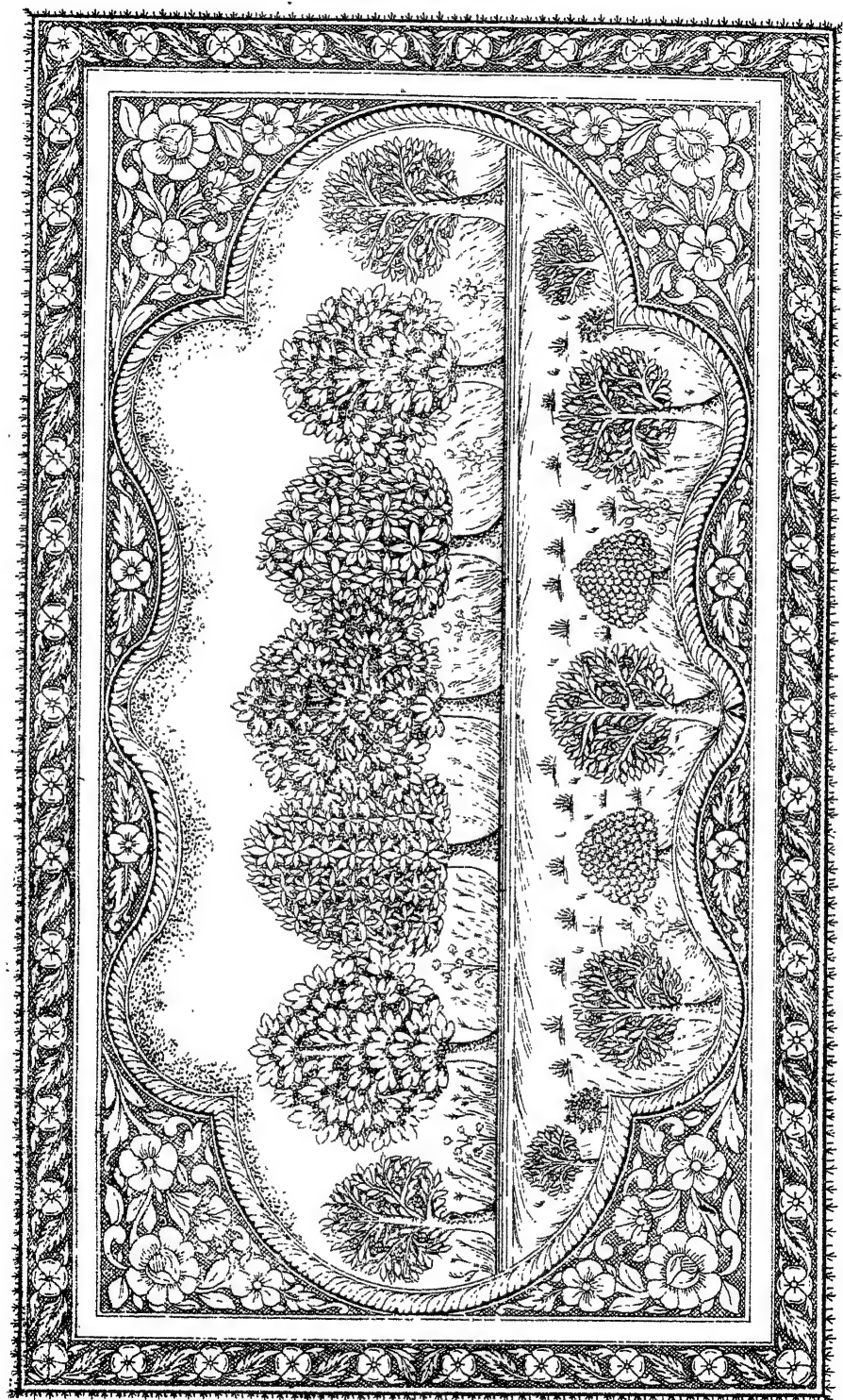
اڑین اس طرح جانب آسمان
کہ ہرگز نہیں اونکو کچھ خوف جان

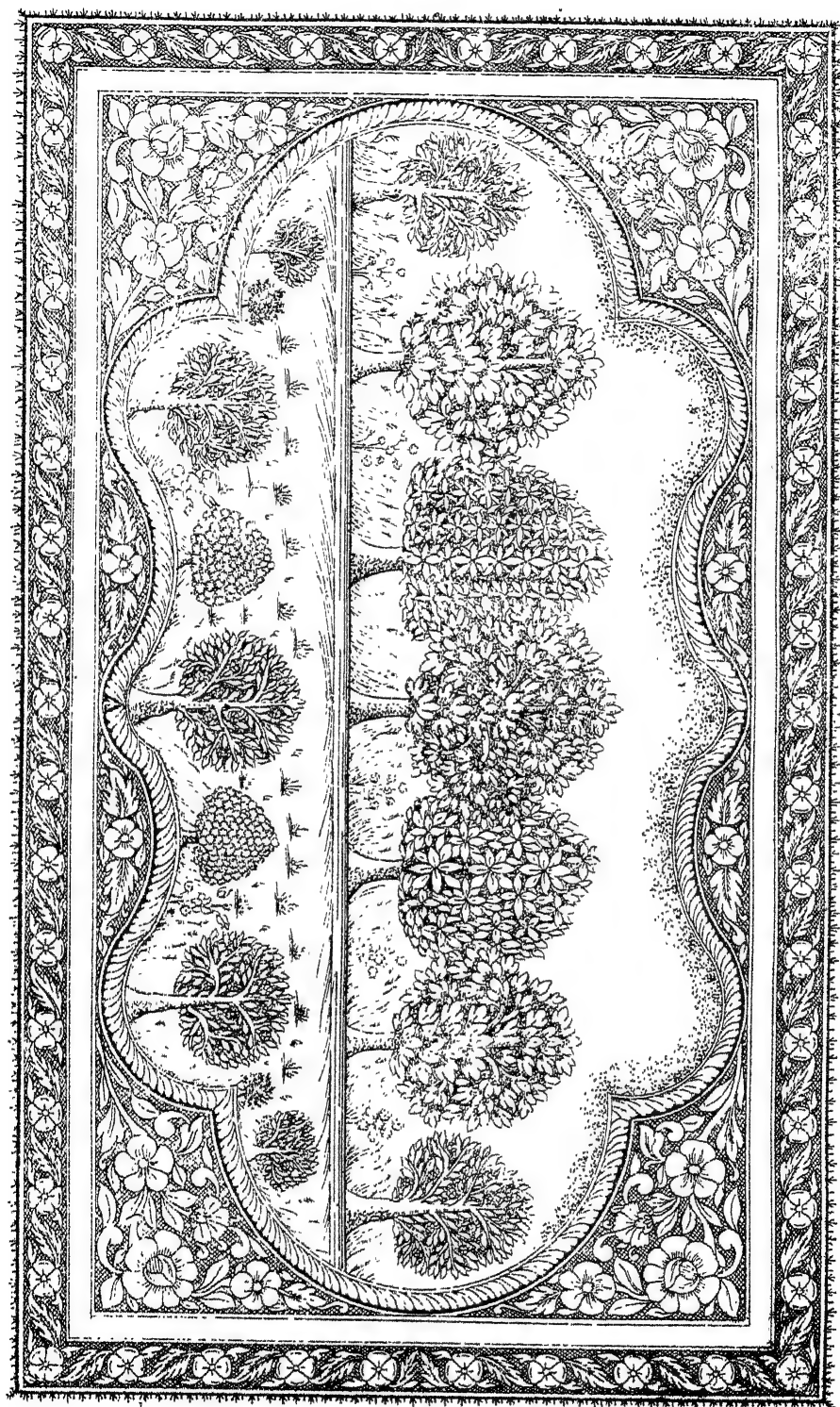
اڑین نیل کنڈھ اور ہریل کہیں
ہما کا ہی ملجائی ہی پر پھیریں

درختوں پہ غوغائیوں کا ہی شو
خوش آہنگ صحرائین ملی ہین ہو

اڑین ہین وہ طایر بروی زمین
حساب اونکی ناموں کا محکم نہیں

بکثرت ہین طایر ہین آتش کا
تو انگشت خامہ سی کہ بے شمار





قدم اب درندون کا پیا ہوا پیرندون کا مذکور عتقا ہوا

صفت درندگان

کٹیوانگو گرد ہونڈے کوئی بشر تو غار حبس میں وہ ائیں نظر

کھین شیر و شیر و نمین ہوتی ہر جنگ کھین صید کرتی ہین چیتی پلنگ

کھین غل کرین ہوری پچھاوسیا دکھائیں ہر ایک کو غضب کی نگاہ

بو شیر و کی گونج و نسی گونجی ہین کوہ تو جاتی ہی کو سون صدی شکوہ

کھین گشت میں ہین زرخ و شت میں کھین جست کرتی سیاہ گوش ہین

دکھائی ہے روباہ عیار یان چرندون کی دیتی ہی سنگھیا یان

کری رات کو باگسیری پکا خبر دی درندون کی وہ بار بار

چرندی سسید گشت مین

خطا ہونہ بندوق ونیزہ کاوار

اوٹھای سمن قلم یان سی پیر

وہ ہیبت درندون کی ہی شہت مین

ہر اک کوہ و صحر اوہ ہی پر شکا

بس اب ہو چکی کوہ صحر کی سیر

کیفیت دریا کی

بہت جلد بہر کر مچھی اب پلا

روانی بحر سخن کا ہی طور

ہزاروں بہن نالی ہر اک طابھی

ہر اک رنگ کی در ہر اک سم کی

سنول اور یہو پتولہ بہن نام

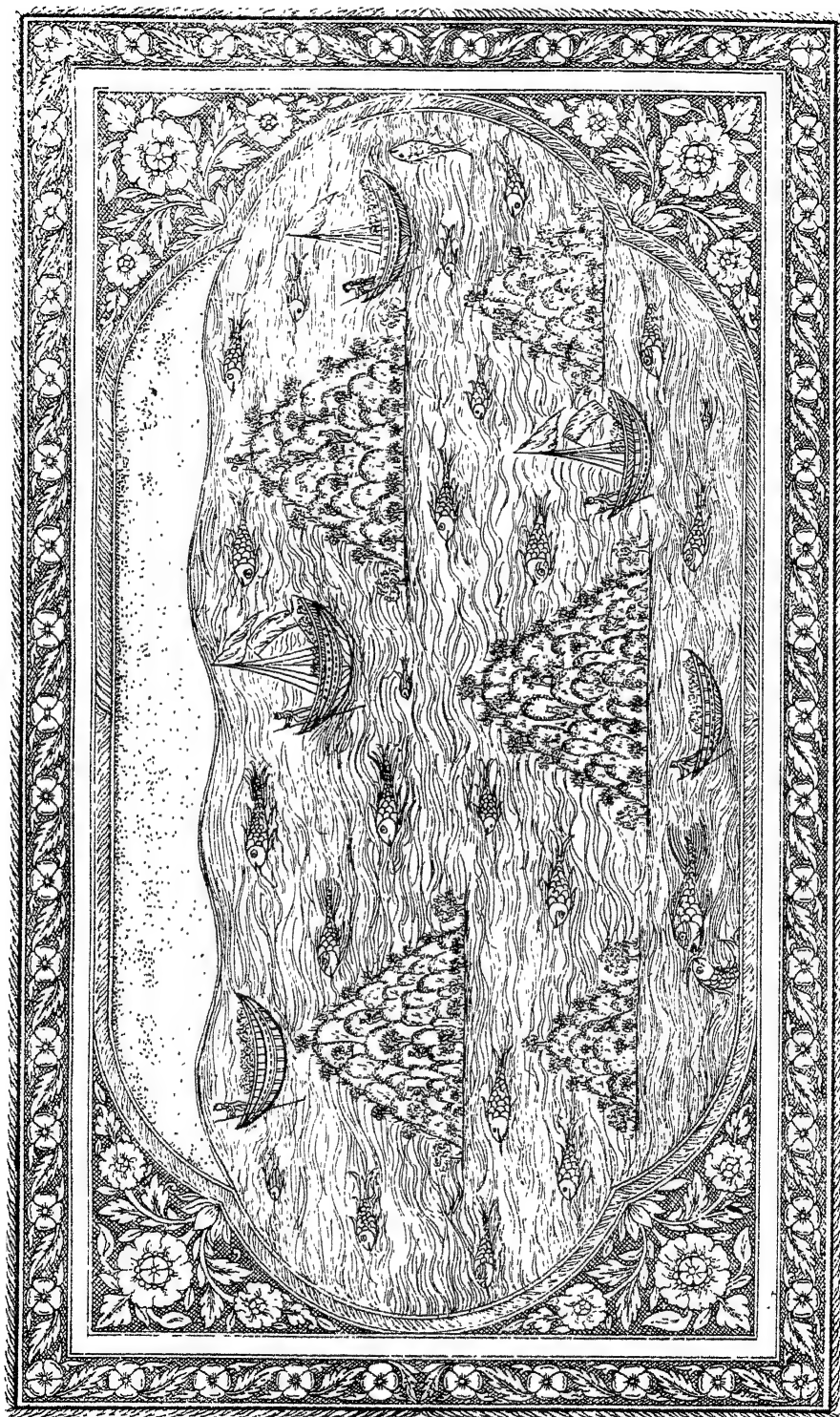
حبابی تو ساغ سین می ساقیا

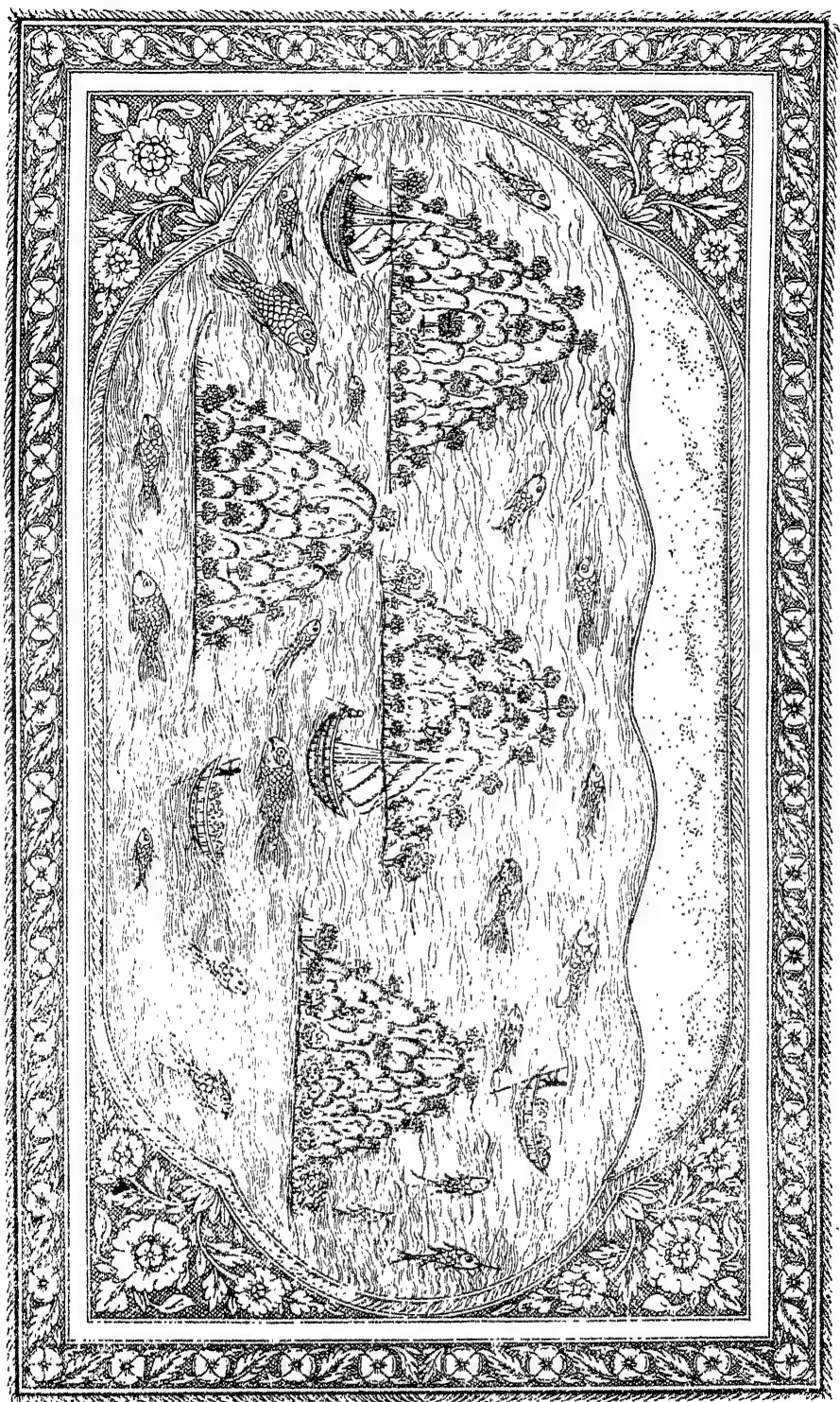
طبیعت مین یہ لہرائی ہی اور

روان ندیان دامن کوہ سی

پہرین مچھلیاں انہن ہر قسم کی

ہی کالونٹ باؤس پڑین اور بام





ہی کہر پٹ چمرائیا گیگرا بمیل اوکڑوا سوا انجرا

سنو ریاسنگ کاڑ اور سنگن سنگن یہ دریا میں مارین اوچلکڑ سنگ

جو ہین ریگ میں ریگ ٹاہی روان کہی وہ نہان ہون کہی ہون عیان

بھی ہی رقیق آب جس جای پر وہاں تیرتی چالین آونیں سر

سفتقور کی جستجو ہو اگر اسی جسم میں وہ ملی بیشتر

اور التمل حسب اگر لایانی جان پڑی اندھ رتھی ہین تہین ہان

کہیں ہون جزن ہین جو دریاعیان چپی رتھی ہین سوس اونہین کلان

جو تالاب زیبا ہین گھرے بنی کنول کی ہین تختی وہاں پگہلی

جو بیتین نظر آتی ہین آب پر گون ہی بہری ہین وہ سنج تبت

شگفتہ ہوں جب انکی غنچوں کی گل

بہین جس جگہ نالہ اوزن دیان

کہیں آب جاری مصفا قیق

کہیں لہڑتی کسی جا بہ نور

نکل تہ سی پانی کی کچھوی مگر

جہان ریت پاتی بہن وہ نرم نرم

جہان جس جگہ گوند لائے لگا

جہان مچلیوں کی بہنوں ہجوم

پکڑ کر تہ آب سے مچلیاں

نظر آئیں تالاب گلزار کھل

نظر آتا ہی وان عجائب سمان

بہرا ہی کہیں پرسوں پانی عمیق

کہیں اٹھتی ہی موج ہی موج پر

کناروں پہ لوٹی بہن آن آن کر

وہاں ہو پکڑا کہاں کی ہوتی بہن گرم

وہاں کہاتی بہن جا کی ٹہنڈی ہوا

مچاتی بہن جلا نسل اس جا پر ہوم

لگاتی کناروں پہ بہن ڈھیر بٹان

اکٹھی یہ پہر ہو کی بیڑی بہن جب

گری پانی جس کو ہسی غار میں

بلندی سی جب پانی نیچی گری

روانی ہو پانی کی اس شور سی

جہاں صاف پانی کی جوہر وان

لب جوہی گسترہ شفاف ریت

جو تابان بہن کنکر ٹپری ریگ میں

ہی اونین عیان آفتاب سقد

لبالب ہی پانی جہاں چربا

تو مل بانٹ کر اونکو کماتی بہن

اوسی بہر بہدہ لوگ سب کتے بہن

اوچلکر عجب لطف پیہا کری

صد اکو سون پہونچی بہت زوری

چمکتی بہن سنکڑہ اونین اوسیان

کنارون پہ رویڈ جھاؤ کی کیت

نہایت سفید او شفاف بہن

کہ بہن نہس چکتی سمجھ کر گھر

وہاں قازین اوڑتی بہن بانڈ ہی پرا

کوئیں وہ سرخاٹ مرغابیان کوئی غوطہ زن کوئی پُرنِ جوان

کناروں پہ سارس پیریں جوڑی تھیں گرین کلکلی اوڑ کے ماہی بیوڑ

اوڑیں گاہی بگی گئی توڑے شناور بطنیں ٹیکلون کی پری

گل نیلو فر کی کین ہی بھار ڈھیون پر کھڑی جھاڑ ہین سایہ دار

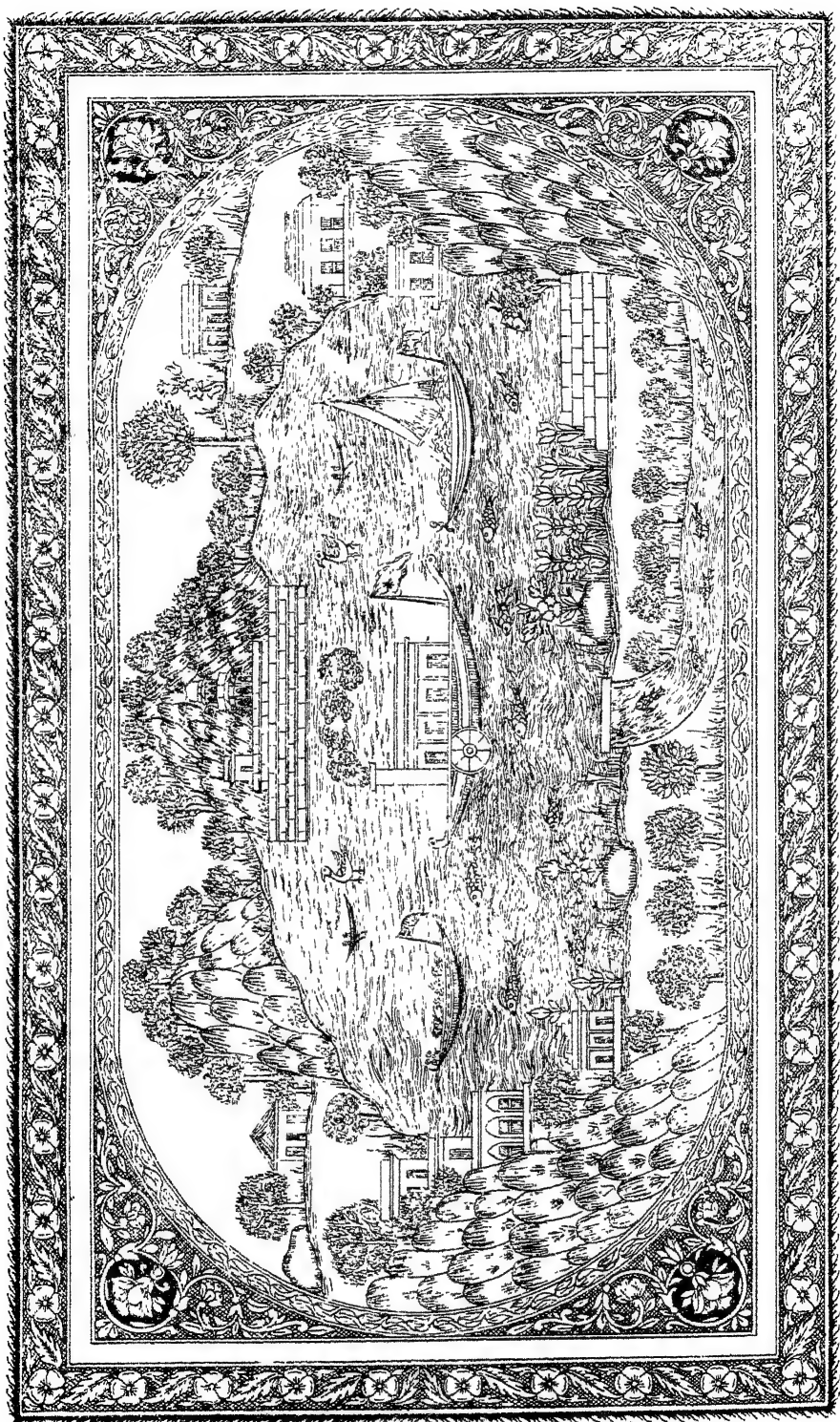
گہنی اوگنجان اورخت لخت لگی ہر طرح کی ہین ہر جا درخت

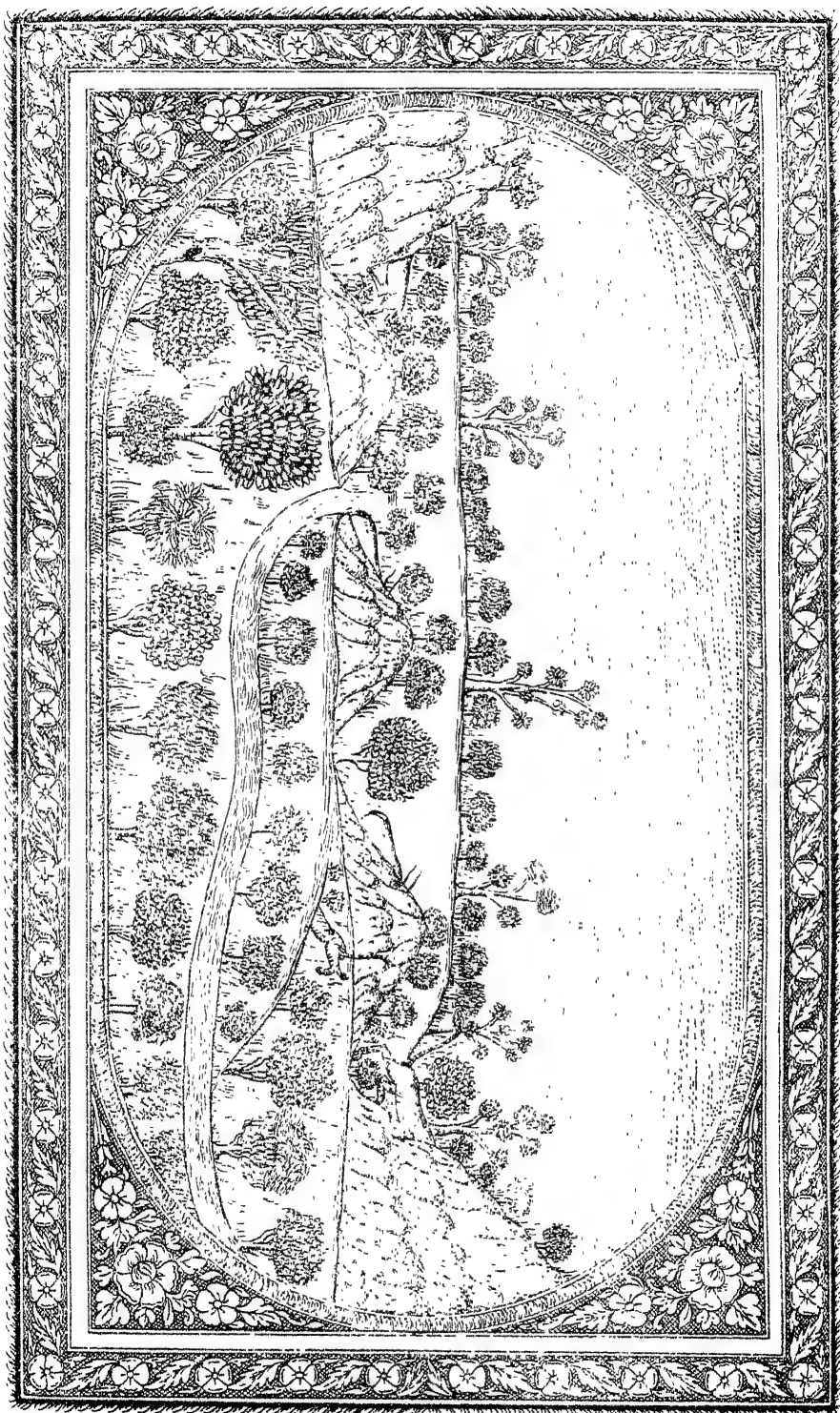
ہو جب باوصہ سر کی مد کی نہ ہو درختوں کی شاخیں جب کین جوہر ہم

کناروں ٹپٹپ ہل کی سایہ گری صبا لطف سی وجد آ کر کری

پڑی نہرومہ کا جو عکس آب میں تو غلطان ستاری نظر آتی ہین

جہاں جسطرف نہ ہوپ کا رخ پہرا چمکتا ہی ذرہ ہر اک ریت کا





وہ پانی کی سیرابی ٹھنڈی ہوا
 جہان بیٹھ جاؤ وہین دل لگا
 کھان جوہین تالاب اور ندیان
 پہرین لیکے طاح واکن شتیان
 کہین چوٹی چوٹی ہین ڈونگی پری
 گسی جاگن بوٹ ہی ہین کٹری
 غرض سیر طرفہ ترجہ کی
 نظر سیر ہووی نہ جس سے کہی
 عجیب لطف اس سیرین آئی ہی
 کہ ہر لہر پر دل تولہ لڑی ہی
 کمانتک بڑیاؤنہین دریا کا حال
 پچما ہی تلاطم کا ہر سمت جال
 سبھی سکے جل تھل سٹی انگین پناہ
 نہین ملتی غواص خامہ کو تھاہ
 ہوا ذکر دریا بہت اب طویل
 کردن دوسری سیر کی سین بیل
 ہوئی تہر زمین ہند کی جملہ طے
 کئی دشت و بحر و جبل زیر پے

فجوصلمین ہین یان ہندین شہرہ
کچھ اون سی ہی کرون تھین باہر
جو چوڑت کی لکھی تھی پہلی بہار
تھا ہندی حسابون سی دسکاشا
اب ہوتی ہین اسمین وہ موسم رقم
کہ ہرین خاص عام اسمین سب ہی ہم

بیان فصل ہا

پلاسا قیاسم دو تین چار
کہ دکھلاؤ نہیں تج کو تازہ بہار
یہ اقلیم ہی جو کہ ہندوستان
بہت لطف کی موسم ہوتی ہین یان
تو تقسیم فصلوں کی ہے چار پر
ہر اک فصل ہوتی ہی یان خوب تر
ہی گرمی و سردی کا یان اعتدال
دکھاتی عجب لطف ہی ہر شگال
جب آتی بیان پر ہی فصل بہار
تو گلزار ہو جاتا ہی مخرنزار

عجب عیش کی روز و شب ہوتی ہیں ہی آرام و آسائش ہر ایک میں

نکلتی زمستان میں ہی دھوپ مٹی کی پچی جسم کی اوس ہی تب

رگ پی میں جب پہنچی گرمی تمام کس دو طبع کا ہوا کلام

ہی گرمی میں کیا چاندنی کی بہار شب ماہ پر اوسکی جی ہوشدار

قمر کی وہ خنک و ٹنڈی ہوا کری سرد اعضا کو ہی جا بجا

چلی صبح کو ہی وہ باد نسیم فرخ بخش عالم ہی اوسکی شمیم

اور آتی ہی برسات کی فصل جب تروتازہ ہو جاتی ہر شئی ہی تب

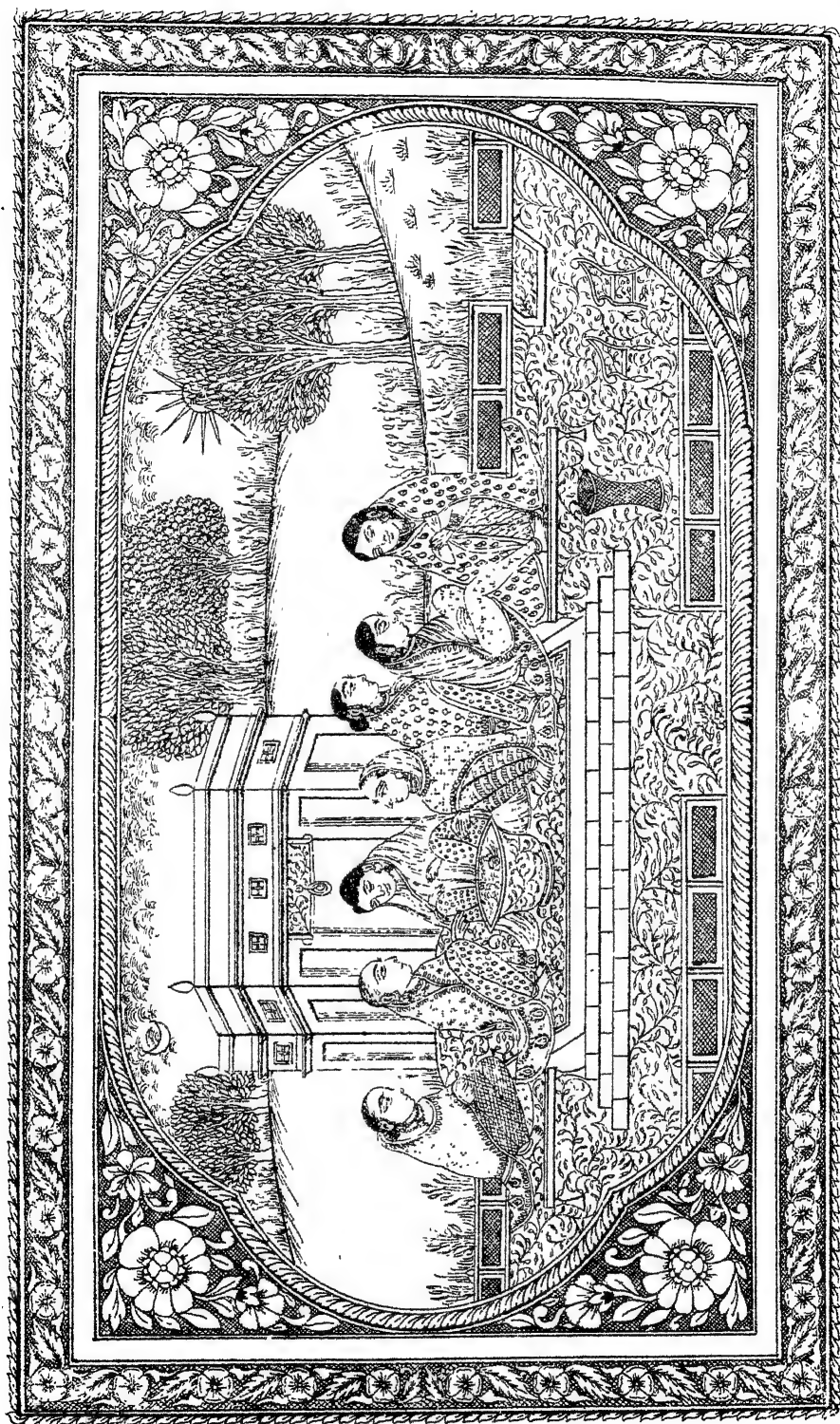
برستا ہی جس وقت آبِ حیات نکلتی ہر اک قسم کی ہی نبات

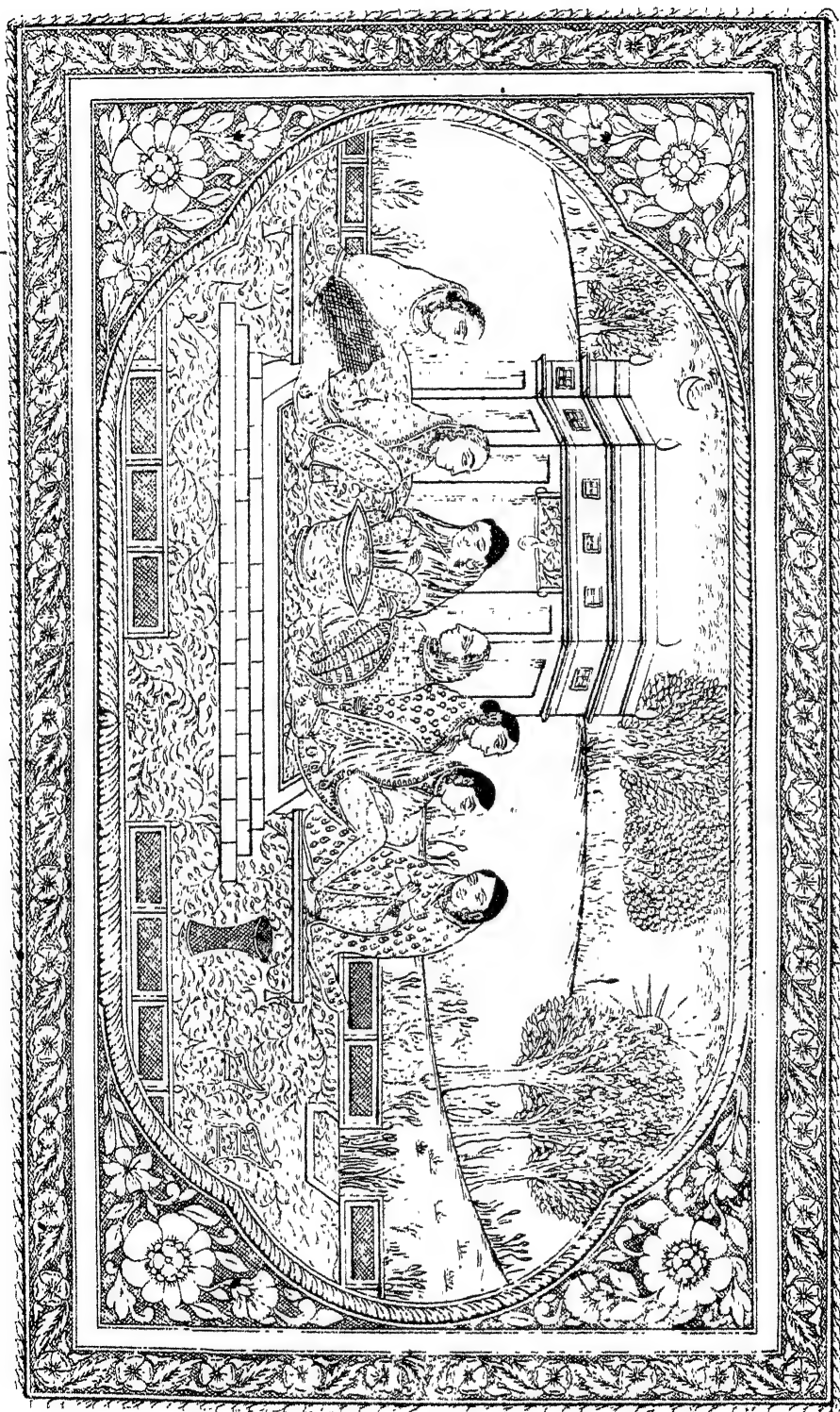
ہر اک حمت سبزہ کا جب ہونٹوہ نظر کو ہو سیرابی دل کو مسرور

سنادل فی مجل جفصلون کمال
 کما اسکی تفصیل لکمد خوش خصال
 یہ ارشاد سنکراوٹھا کرتا سلم
 کروں ہوں مشر ح مفصل قلم

وصفِ رما

بس اب بادہ مشک کا دربو
 بیان جاڑی کا گرم ہو کر سنو
 زمستان کی موسم کی آمد ہو جب
 تو شبنم گرمی برف کی جاتے تب
 ٹھہرتی ہیں قطری جو ہر برگ پر
 تو آتی نظر ہیں مثال گہر
 اوجالی میں چکی ہیں وہ ہفتہ
 کہ گویا جو اہر چڑی ہیں شجر
 نشیبوں میں برف ایسا جم جاتا ہے
 کہ الماس جن پر کئی کھاتا ہی
 جو ہیں لوگ اسودہ و مالدار
 کرین یوں ہیں جاڑی کا عروقا





کے چپکن و اچکن و انخا ائقین	مشجر و محل کی ہنپین بچپین
منگائی کوئی ہوزہ کشمیر کی	کوئی روس کی داستانہ بنی
رضائی دہر اور دوشا لہ گران	پہرین جابجا اوڑھی پیرو جوان
کوئی چای پیتا کوئی ہی شراب	مزہ دار آہو کی بنتے کباب
کوئی گہرین شبیگ شبک پکای	کوئی گاجرون کا تر حلو ابنا ی
کہین شلجھون کا پڑھی ہی اچار	کہین حلو اسون بنی خوش گوار
بنائی کوئی پینڈیان میوہ ڈال	کہ کہانی سہی وکی ہو قوت کمال
کوئی شیر شربت کی بہرہ کی ظرف	جٹا ہی رکھ کر لب بام برف
انگیشی رکھی ہی کوئی تاپتا	کوئی برف کما کما کی ہی کا پتا

بچھا تخت و کرسی کوئی صحن میں طرف دہوپ کی بیٹی جاکی ہین

تکلف سی ایسی بناتی ہین پان کوئی مُشک ڈالی کوئی زعفران

بنا کردہ بیڑی بہت زرد زرد بہرین خاصدان اون سی ہر فرد فرد

اگر کوئی رکھتا ہی لکلی کا شوق تو رنگتا ہی وہ زعفرانی بدوق

بسا کر اوسے مشک سے خوب تر پہر آپس میں بانٹتی ہین بونین دہر

امیرون کی گہر گرم حمام ہون کرین غسل و نمین گل اندام یون

چھپانی کا وہ ستر کے کر خیال ہر اک باندہ لی لنگیان سبز و لعل

مصالحی نہکتی ہوئی سر میں ڈال ملین جسم کیسہ سی وہ خوش خصال

بدن پر پڑی پانی جب گرم گرم تو عرق اکی ہو جانی تن نرم نرم

ملین موم روغن بین وہ صاف صفا
چھیلی کی خوشبو کا صاف انگشت

اٹھین جب نہا کر تو اوڑھین کہیں
پہنکر لباس اپنی سکھلائیں کہیں

فلک دور سر ما کا بس کر چکا
مخاطب وہ اب سوئی گرا ہوا

جو نکلی ہو حمام سی گرم ہو
تو گرمی ہی کا اب سمان تم سنو

ہی گرمی کی فصل بہار ابتدا
یہ موسم ہی ما بین صیف و شتا

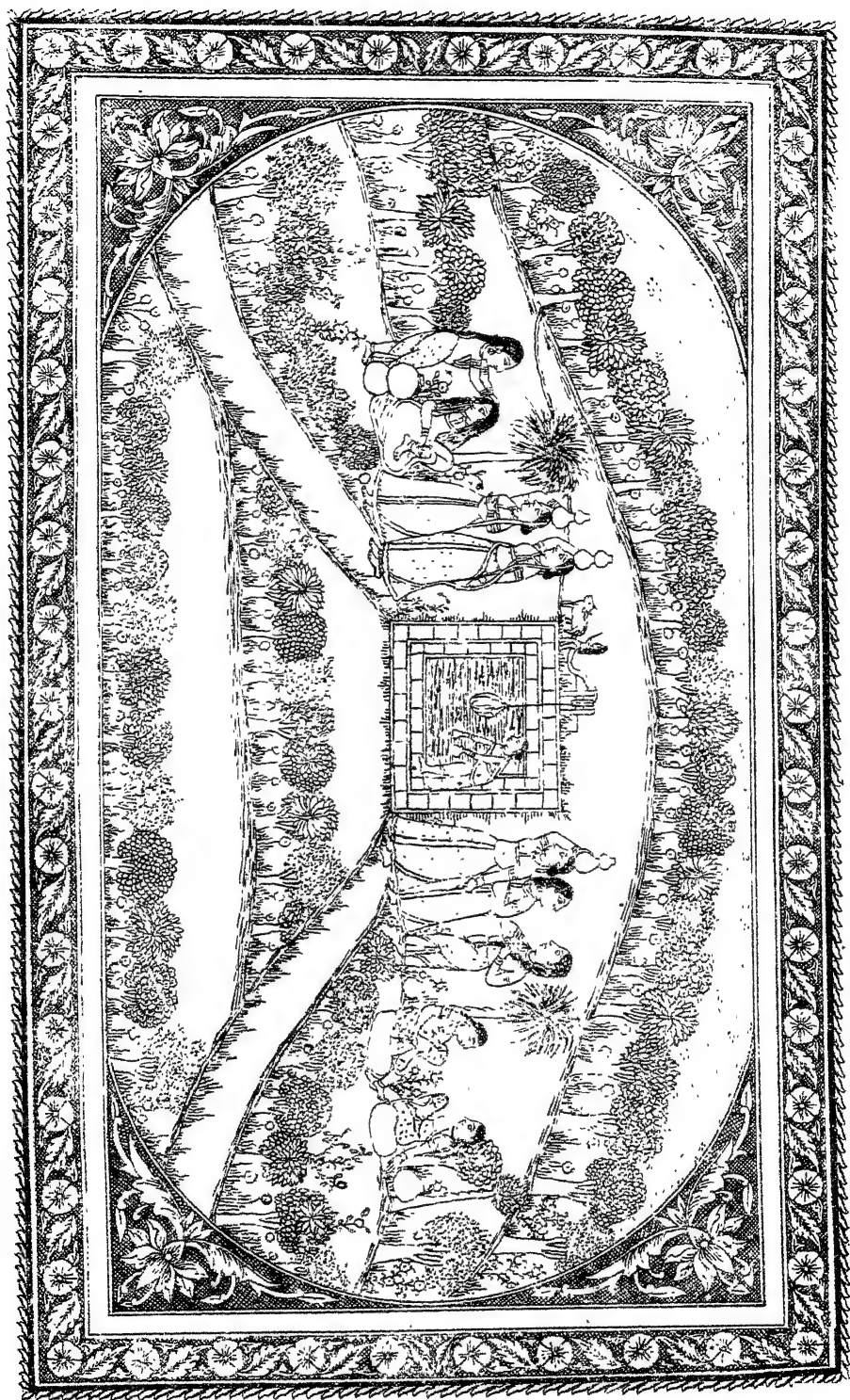
تو اب برف تین ساقی مینا لگا
کہ آمد ہی گرام کی سرا گیا

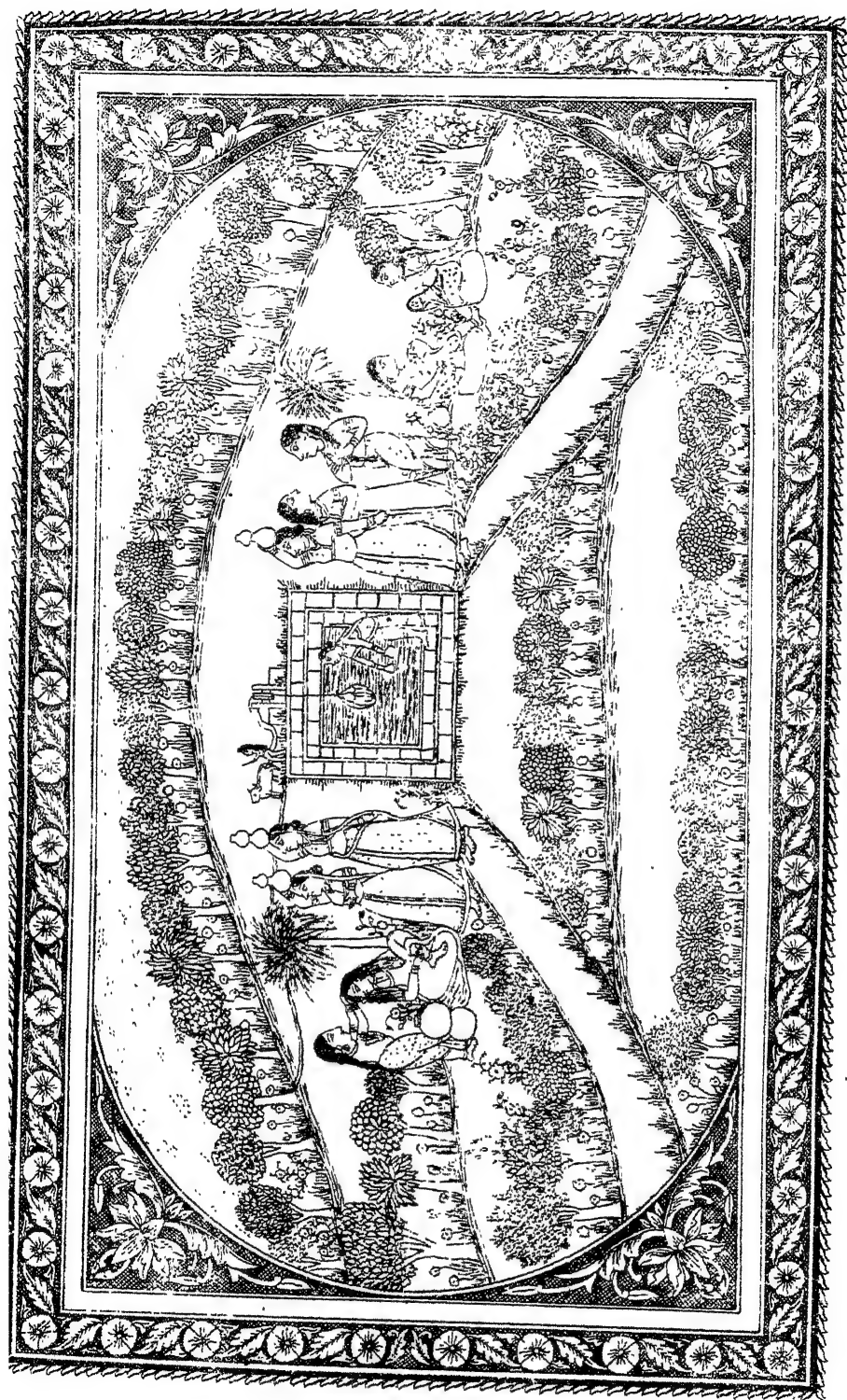
بہری جام می بزم بین بار بار
کہ آتی ہی متوالی فصل سبّا

ہو گرمی کی موسم کی جب ابتدا
بہار آتی ہی اسمین تر بہت فزا

شگفتہ چوچہ اردو گلزار و گل
کہلین بن مین ٹیوہین گشتن مین گل

نئی پتی جب جھاڑوں میں آتی ہی
 عجب روپ جو بن وہ دکھلاتی ہی
 نئی کونپوں کا جب ہودی وجود
 ہر اک شاخ پر ہو جاسے نمود
 جو سبزی و زمی نظر آتی ہے
 نگہ میں ہر اک کی پہچانی ہی
 درختوں میں ہر رنگ کے گل کسین
 چمکتی عنادل خوشی سی پیرین
 بکثرت کہیں پہولی کچنار ہے
 بیابان مانسہ دگلزار ہی
 کروڑی کی جب پہولی جنگل میں جا
 مسک جائیں خوشبو سی اونکی پہاڑ
 لگی تنید و دہان مکوئی اچار
 ہو پیدا پر ونجی بہت مزہ دار
 اور آموئیں جبوقت مورتا ہی
 گلاب او سکھ چکی میں چمکتا ہی
 بستی گلابی یہ جاڑا پڑے
 شجر مثل دلہن ہر اک جا کھری





عجب مست ہوتا ہی موسم بہار
ہر اک شاخ برگ اسکی ہی دلفگار

دکھائی یہ اپنا ہی جب رنگ نہنگ
جوانی کی پیری مین آوی اُننگ

لگی گوش گل مین نئی بات کو
کہ چٹکی ہی اب چاندنی رات کو

جب ہو ہی نمایاں فلک پر قمر
عجب عالم اسوقت آوی نظر

ہی زمانئی چکنائی پتون پہ جو
چمک پڑنی سی چاند کی دونی ہو

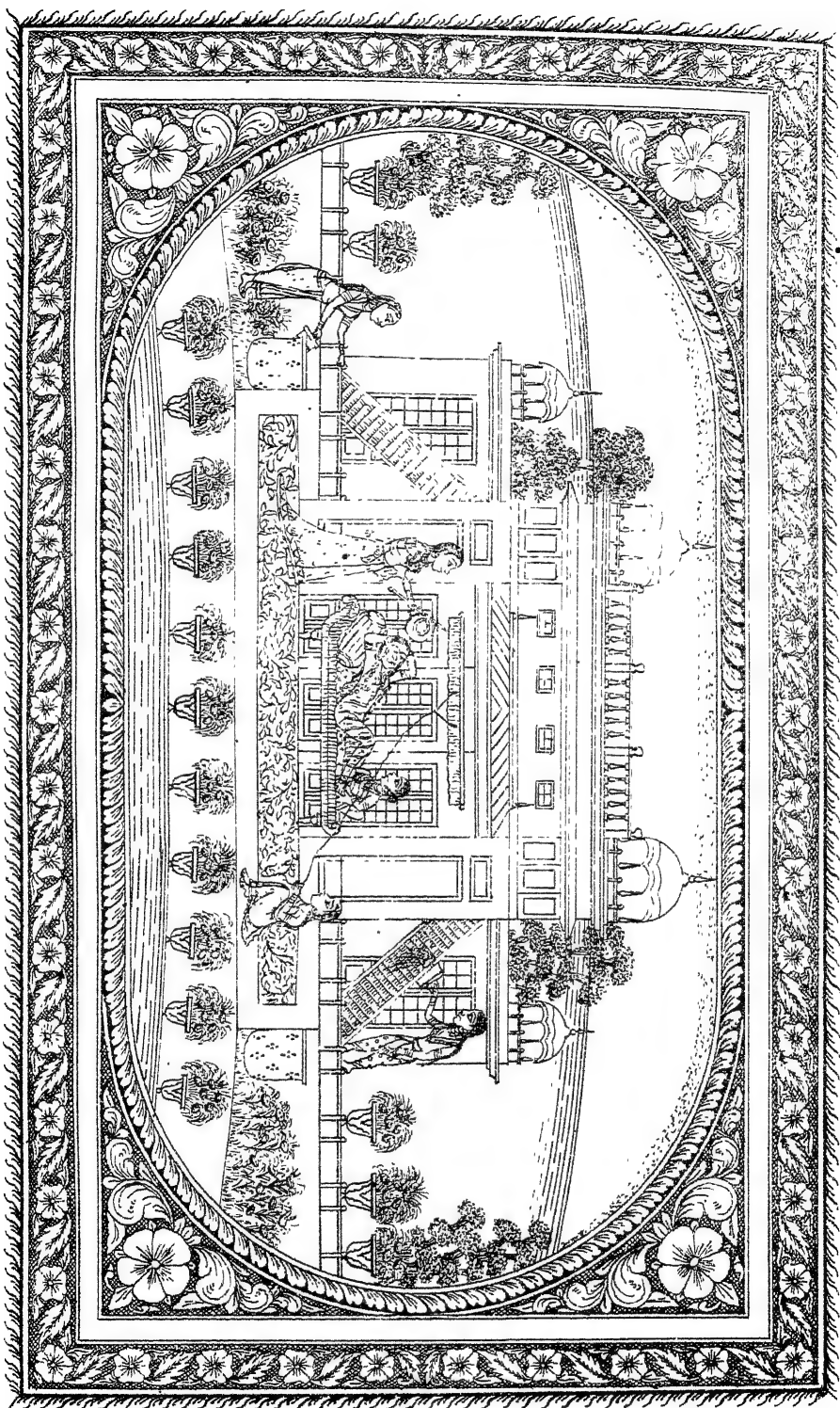
یہ ہوتا ہی اس فصل مین اعتدال
برابر ہی سُر کی گرمی حال

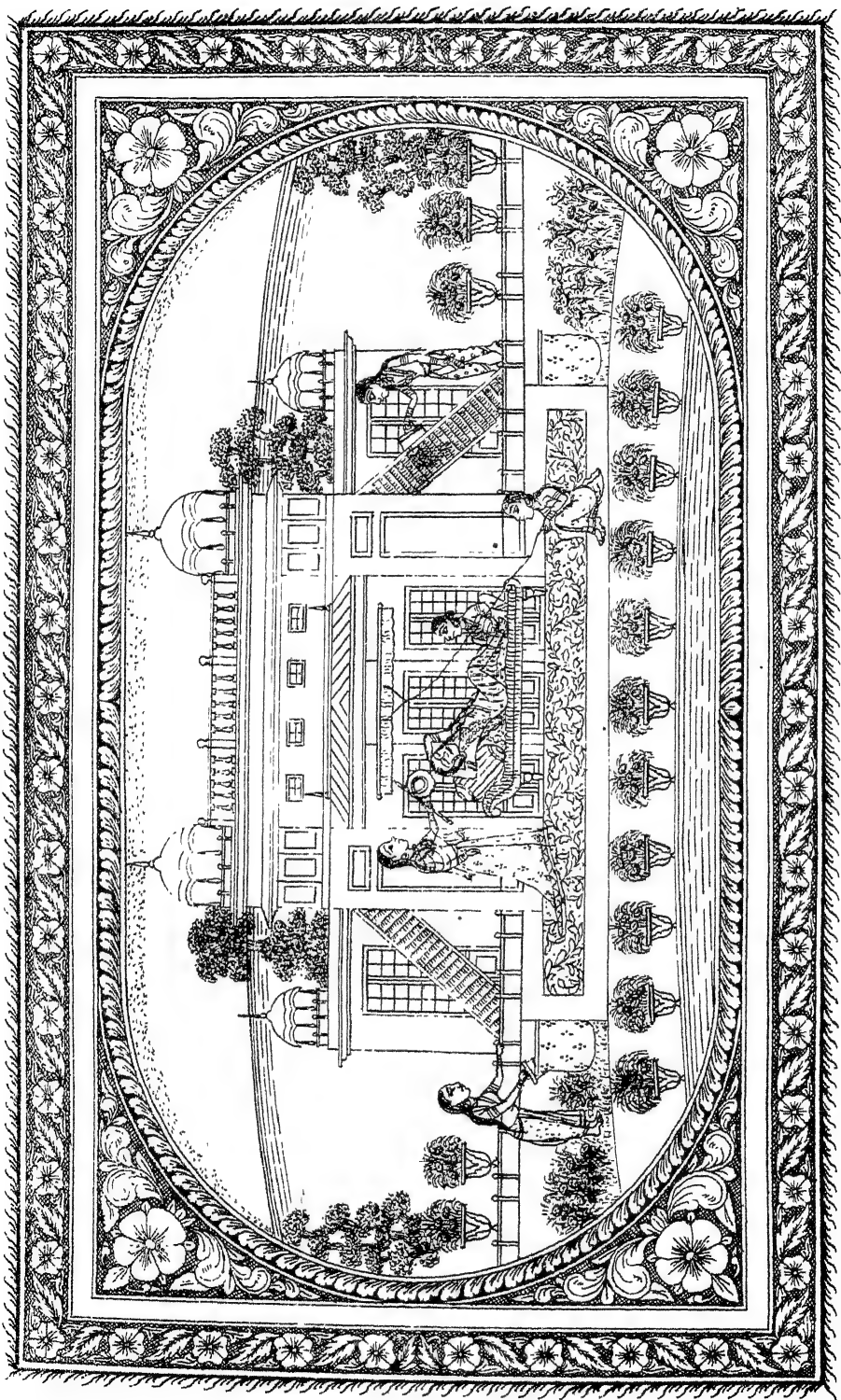
چلی ہمینی ہمینی ہی اس مین ہوا
کہ ہر جھوکا اوسکا ہی زخمت نرا

یہ اک گرما گرمی کی بات آئی ہاتھ
کہ ہود ہوپ کی گرمی می کی ساتھ

عجب چاندنی ہی عجب ہو پیے
مساوی تو انکا سمجھہ رو پیے

ہی ایسا یہ لچپ سوسم بہار کہ ہر شے سی ہو سی سرواں نکلا
 اوٹھا کر نظر دیکھ جس سمت کو بہار و فضا از نہایت ہر جامی ہو
 کہانتک میں لچپی اسکی کہون رقم بین گرمی کا چلہ کروں
 بلا سر فرشتہ بت مجھی سا قیا کہ گرمی سی می کی ہی سر پر گیا
 تہو سکیں اس سی طبیعت کو جب لکھون و صف گرما کی چلی کاتب
 دل ہو چیت و چالاک اور شادمان کری اسکی توصیف اُس دم زبان
 یہ موسم ہی ہی خوشنما بی بھسا تکلف کا سامان ہو جا بجا
 کرو پھلی پوشاک پر پی خیال جو گرما کی موسم کی ہی حسابال
 یہ ادھی و تنزیب و ملل تمام کرین زیب تن اسکو سب خاص و عام





یہ اطلس ولاہی گزٹ گلبدن	پہنتی کرب ہین بہت سیتن
گون اور جالی حکین اور بک	ہی سٹی اور ٹی رفل نین سک
کران جامدانی بہت خوشنما	بنی شہر ڈھاکہ مین جو بی بھسا
پہلام اور نچوڑا آب روان	ملی میٹھا شبنم بھی ارزان ہیماں
غرض ہلکی ہلکی لطیف و عجیب	پہنتی لباس مین امیر و غریب
رنگا کر کوئی صندلی اگری رنگ	پہن لیتا ہی شوق سی چت تنگ
کوئی سادگی کا جو ڈھنگ کہتی مین	لباس اپنا صندل ہی مین رنگتی مین
رکھین جمو فیانی سی جو لوگ شوق	سپید اپنی پوشاک پہنیں بوق
یہ عطر مین او خرس کا منگا	لباس اپنا لیتا ہی ہر اک لبسا

کسی کو پسند نہ کرے گل آتا ہی کوئی کیوڑی میں مہک جاتا ہی

بہت گرمی پڑنی سی گہرا نرجس لگا ہاتھ پاؤں سی مہندی تین تپ

یہ صندل و چینرین منگنا خوشبودار لگتا ہی سر پر کوئی بابا

ہوئی یہ تو آراستگی اب تمام گہرون کا سناؤن تہمین انظام

قسم کر قلم محاون کا احتشام کہ بہوتا ہی کیا کیا وہاں اہتمام

غنی مالدار اور امیر و وزیر وہ ہنوا تی خشنا نہ بین بی نظیر

کوئی بانہی خس کی ہی پردی بنا کوئی لی جو اسی کے ٹٹی لگا

کسی کی ہی درپردہ ٹٹی کٹری کہ کانٹون سی جڑیری کی ہی ہری

کٹری جا بجا ستمی مشکین لئی دہانوں پہ اون کی ہزار ہی چڑھی

کمر سی لپیٹے ہوئے لنگیان چہڑکتے ہین وہ دم بدم ٹیان

یٹھی وپردی جب ہون خس کی تو خوشبو سی اونکی مہک جاسی گہر

بنی عمدہ عمدہ وہ ٹھٹھٹائیاں کہ ہونکئی مینی سی تفسیر حبان

بنی دود کی لسی وہ سردی کہ دل ٹھنڈا ہر گھونٹہ اوسکا کری

وہ فالودہ پنتہ شربت بنا پیئیں آبشورہ زلال املے کا

جب اسمین پڑے کیڑا کیتگی مٹی قلب کی اوس سی ہی تشنگی

مٹی فالسون کا جو مصری سین آب وہ خوشتر ناکش برینے لاجواب

یہ دن کا تو بس ہونچکا اب سمان سنو شب کی تیاریوں کا بیان

ہون کوٹھون پہ نگیری شب کو کٹری کہ شب نیم کا قطرہ تن پڑی

بچمین اونکی نیچی کسی وہ پلنگ
کہ نیندا آتی ہے دیکھا کھا ڈہنگ

کسی پر وہ عمدہ بچی سوزنی
ہی کلکاری بخیمہ کی جسر بنی

کسی پرفید ہی گی چادر کچی
ہی شطرنجی ناد کسی پر بچے

رکھی اون پتکیہ بہت صاف صفا
نقیس اور اوجلی چڑھی مین غلاف

ڈالیاں کہین پائنتین مین عجیب
لطیف و نقیس و عجیب و غریب

بنین نینو سینو کی گلشن کی ہین
ہی نہی نہی قطع اونکی تو کوٹ مین

کسی پر لگی گوٹ ہی گنڈی دا
کسی پر سنگاری کٹی طردار

ہی ناخونی مغزی کسی مین لگی
کوئی رکھی ڈوری ہی ساوی سلی

گزارین مین گرما کی یون روز توب
سنا جیسا تمنی یہ اسباب اب

بس اب قلب گرمی سی گہرا گیا یہ اب سمت بارش کی رعب ہوا

سمان بارش

تو اب خم کی خم بھک کے لاساقیا کہ بارش کی آمد کی آئی ہوا

یہ چلنی لگی اب موہا پور بی گہٹا ہی لگی اوٹھنی ہر رنگ کی

کبھی کالی بادل اوٹھیں زور سے کڑک کر وہ آوین بہت شور سے

کبھی دھوندر اکر کے اپنا برن وہ اوٹھتی ہین سبلی کی لینی چرن

مشاعیت کو آوی چمک کر جو برق خجالت کی دریا میں انجم ہون ^ق

جلوس اپنے ہمراہ ایسا رکھے جلو میں سبھی نو بہت رعد ہی

گر جتنی ہی گردون پہ وہ اسقدر کہ آتی صدا جسکی ہی ارض پر

دکھاتی ہی دامن جیبا پنی دمک چمک سی پلک او سکی جانی جھپک

عجب قطرہ قطرہ مین بوندین ٹپین کہ گویا فلک پر سی موتی تھڑپین

جہان جیجگہ اس سی ترہو زمین تو آتی لگی سوندی خوشبو وہین

پیانی کبھی برسی ہے لگاتار کبھی پہوار پڑتی کبھی بندھی دما

برسنی مین میہ کی جو پہولی شفق سنہری بنی آسمان کا طبق

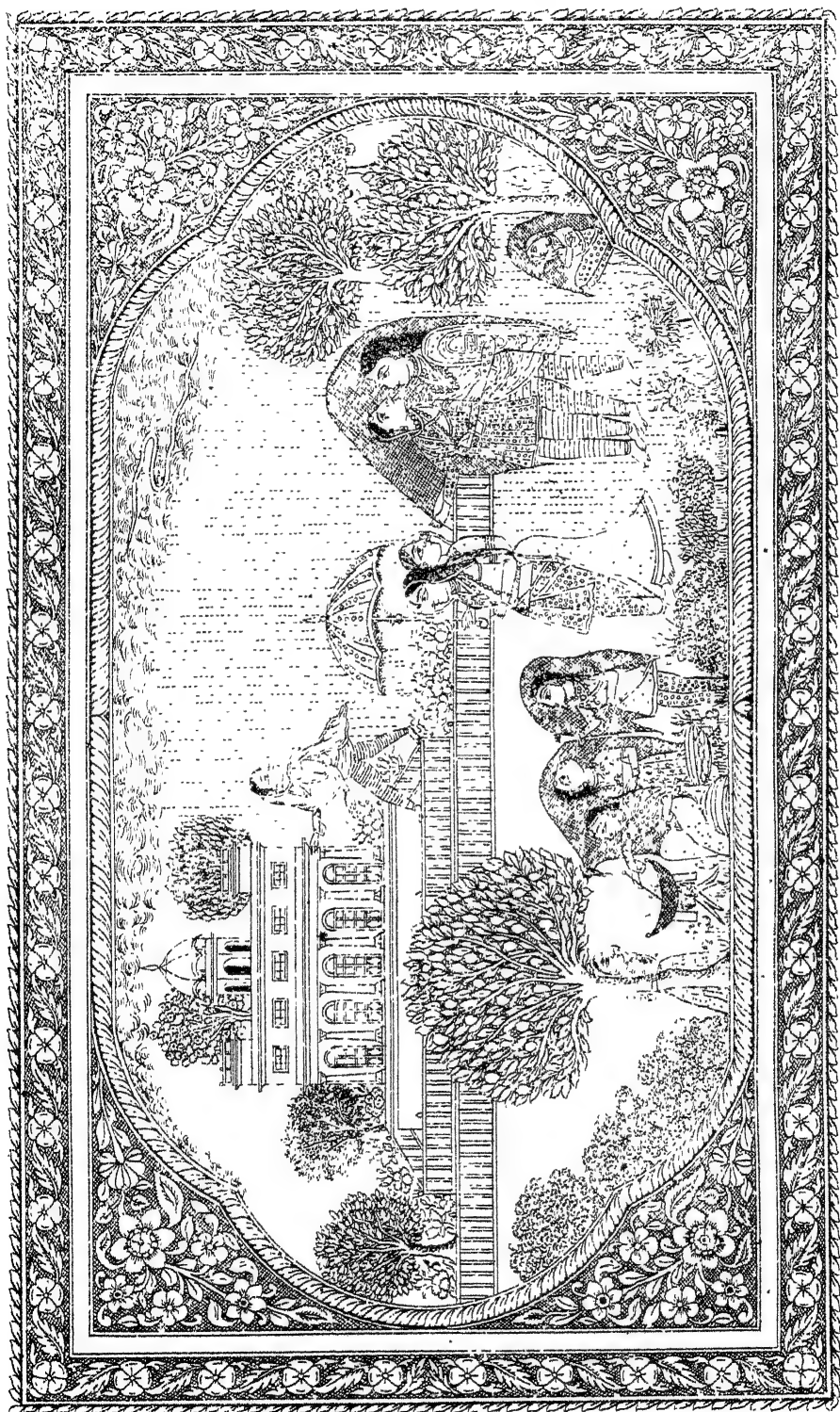
زمین پر جب ہو وی شفق جلوہ گر شگفتہ نظر آوین دیوار و در

شفق کا گری عکس جب آنکر تو آوی زمین ز عفرانی نظر

عجب سُرخ زردی ہو اُسوقت پر شگفتہ سب ہو جاوین دیوار و در

بنا کر رنگارنگ کے آن بان شفق کی نظارہ کو نکلے کمان





کمننا وہ موونکا کوئل کی کوک
یہ می عاشقونکی بہا پاسو بہو ک

پیپی کی پی پی کی سنکڑدا
کرین دلکو دل بستگان میں غذا

وہ جھینگر کی جھنگار دا در کاشور
جگا خواب شیریں سی دین میں بڑ

عجب وپ جو بن دکماوئی میں
وہ نوخیز سبزہ جب ہنوشین

وہ جھوٹ پوشاک پہنے ہری
نہ چوتھی کی دواں سی ہنہری

یہ ترہت فضا دیکھ ربات کی
کرین سیرب جا بجا باخوشی

کوئی گوہ پر کوئی گلشن میں جا
کرین ملکی گوٹین میں سب جا بجا

پکاتا کوئی عمدہ پکوان ہے
کوئی کرتا دم نچت حلوان ہری

کوئی کانکڑین اور بہر تابناے
کوئی بہا جی سیمونکی ہانڈی چڑہا

منگا کر کوئی نکلتیاں سیڑیاں خریدی کجورین کوئی لال لال

کوئی قیمہ روٹی پر اٹھی بنای کباب اور سموسہ کوی تل کی لاسی

اسی طرح برسات میں روز و شب کیا کرتے ہیں گٹھن مل جل کی سب

پھر آتا ہے ہر گاہ ساون کا عجب لطف ہوتا ہی پیش نگاہ

کہ بھرتا ہے اک میلہ ہر پیر کو پہاڑوں کے اوپر بطرز نکو

عجب طرح کی اُسین ہوتی ہیں ہوم خلائیق کا ہوتا ہے ہر سوچوم

ہر اک قسم کی لگتی ہی وان دکان بکین میں مزیدار چیزیں وان

ہندولی بہت جا بجا گرتی ہیں ہر اک سمت جھولی بھی ان پرتی ہیں

تماشائی گرداؤن کی کر کے چوم اڑسی رہتے ہیں اور رکتی ہیں ہوم

زن و مرد اطفال اور خاص و عام
پہرین ہین ہم چلیں کرتی تمام

پہنکر وہ آتی ہین نگین لباس
وہاں پہرتی ہین سبزین بنی ہرس

گلی میں پہنکر چمیل کے بار
دکھاتی ہین سچ و سچ کی اپنی بہا

غرض ہو کی ہر رنگ سے جاوے کر
پہری ہی نظارہ کنان ہر شہر

ہین کرتی دم شام تک یہ سب
گھر و نکو ہین پہرتی جب آتی شہر

ایسے سچ رہتا ہی تا چار پیر
یہ ہنگامہ طفلان برناؤ پیر

رقم ہر چکا چارون فصل و نکاحال
دکھا خاماب تو کوئی اور چال

ہی منظور اک اور لکنا بیان
ہو لطف و گرجس سہی کسیر عیان

چلی ساقیا جلد تر جام مل

کھلی جس سی تازہ میان او گل

ہنودون میں ہوتی ہیں تھوارجو

کچھ اونکا بھی احوال مجھے سُنو

بہت یوں تو تھو اُخرد و کلان

وہ کرتی ہیں اس ہند کی دیریاں

ولی یاں ہی نہیں سی اُنکے بیان

کہ ہندو سمجھتے ہیں جنگو کلان

بس اِجال ہوتا ہی اونکا رقم

کہ کرتی ہیں کیا کیا وہ مجھ صنم

ہیں اس ہند میں جتنی ہندو تمام

ہیں سب ہند ہی سیمیں کرتی مدام

ہنودونکی تھو ارونکی اُبت را

ہی بارش کی ایام کی استہا

سدا کنو اُکا تک میں کرتی ہیں سدا

دیوالی دسہرہ بفرط طبر

یہ تہوار ہی ہندو کے یہاں بہت لطف سے ہوتی ہیں گیان

ہنود اسمین دل کو لکڑی بھینچ کر کیا کرتی ہیں صحنہ لبس سیم و زور

سفیدی پہ اگر گھروں پر سام بناتی ہیں گل بوٹی کا اون کچھ

وہ رنگتی ہیں اس طرح دیوار کہ آتی ہیں گلہ سستا ناظر

کوئی منڈھتا ہی ازہ لطفِ خوب ز اور پتی پتیل سے دروز کو

وہ ہوتے ہیں فاختہ سجاوٹ سے جب

ادا کرتے ہیں مذہبی رسمیں سب



بیان دسیرہ کا

بہت جلد اک جام تو ساقیا پلا دے مجھی بادہ مشک کا

رکھا فصل سہرائی ہی اقبہ م کروں ہند کی رسم پہلی رقم

ہو جب کنوار کا ماہ نزدیک ختم وہ کرتی مہین اسمین دسیر کی رسم

بہت راجپوت اسمین کرتی مہین ہر اک سمت ہوتا ہے اُنکا ہجوم

بہت ہند کی راجہ مہین مانتے او سے روز خندہ مہین جانتی

تجمل سواری کا اور دھوم دھم تکلف نئے اسمین اور اڑوہام

ہر اک فیل کی سوئڈ کو فیلبان بناتا ہے رنگین مثال کمان

سنواین مہین یون بستگین سیر جڑا دہین گویا کہ شمس و قمر

وہ دانتوں پہ چوڑی چڑھیں زنگار
کہ ہو برق جنگی چمک پرشار

دکھاتا ہے یہ روز جب اپنا زور
تماشے کا پڑتا ہی ہر سمت شو

دسیری کی دن راجہ ہر ایک سال
ہیں صبح کو جاتی پی نیکال

سواری کا ہوتا ہے ساز سقہ
کہ رہو کار ہتا نہیں ہے گزر

بیابان میں پہرا کے با این نوا
شگون اپنے کرتی بہن سب ادا

جہان ہوتا ہے ثروت و نعمت نشان
اُتر کر سواری سے راجہ وہاں

کرے رسم جھٹکے کی تا وہ ادا
اُڑاتا ہی سر تیغ سی بھینے کا

چڑیا صیاد و صدم ہزار
لیے نیکانہ آتے ہیں بیشمار

یہ نوجوگر سواری سے وان پشیر
ٹھہرتے ہیں جا کر راپر

وہ بڑھ بڑھے سب راجہ کی روبرو
اُڑا دیتے ہیں اُنکو بس چارو

اُڑاتے ہیں جب وہ اوہا رُدا کر
تو پاتے ہیں انعام میں سیم و زر

گو الوانہا بھی ہوتا ہے ازدحام
وہ ہیں پوجتے گائی بحسبے تمام

اور اُن گائی بحسبے سونکی سینگانو سب
ہیں رنگین کرتے بحسب عجب

پلا کر شراب اُنکو کرتی ہر سست
کہ تا جنگ کرنی میں ہو وین سست

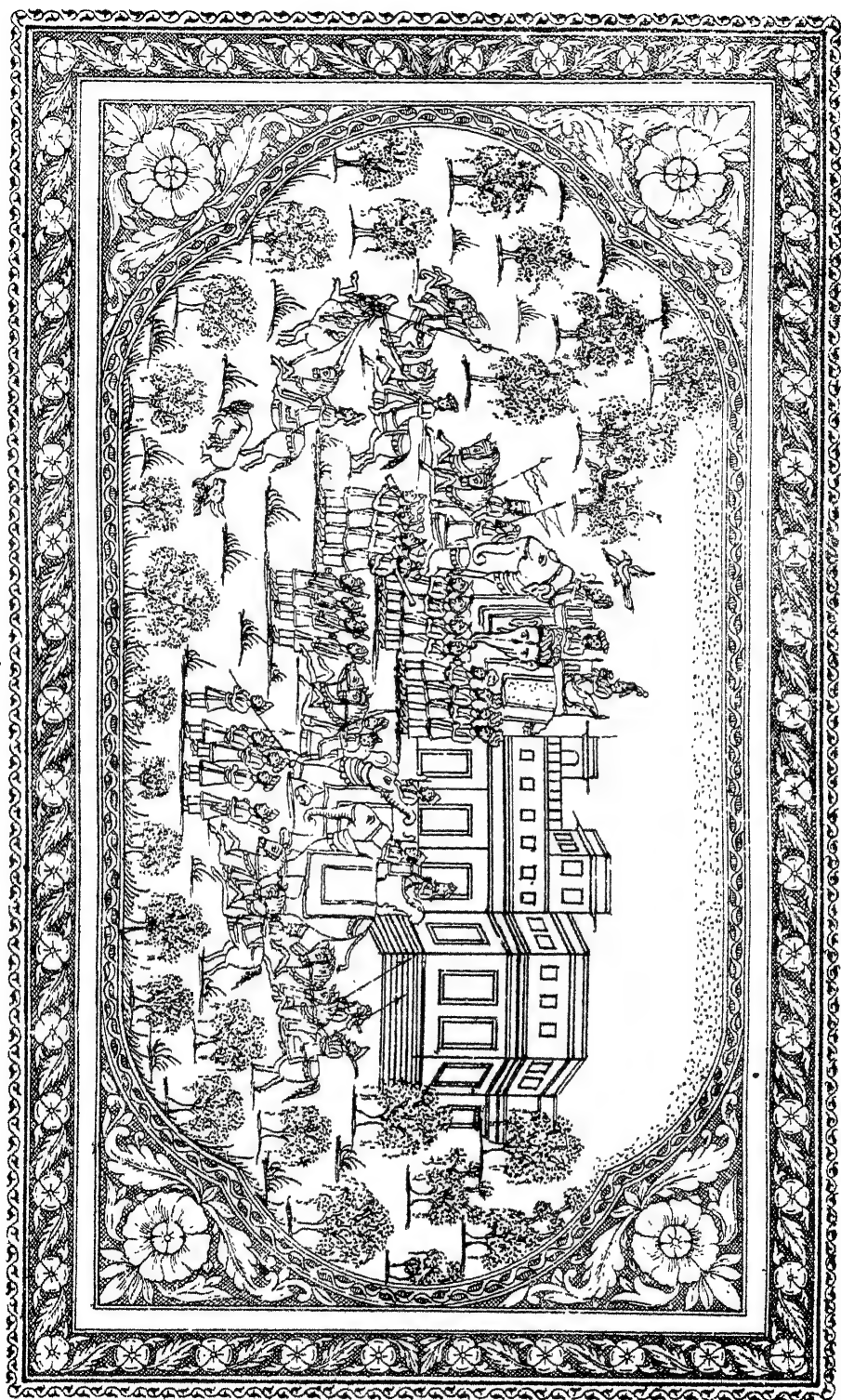
یہ اتواپ، واسپ اور ہتھکھی
ہیں اُس روز سچے بلطف و شوی

لگا روئے سیندھ ہتھارون پر
جھکاتی ہیں ڈنڈوت کو اپنا کر

وہ تو پونکی پوجا کی بکری کٹین
اور اسپونکی ماتھو نہ چندل لکین

سمون پر لگاتی ہیں روز کا رنگ
ہے سال بھر خوب اُنکا ڈھنگ





ہے یعنی رفتار میں خوب م

وہ محلوں کی قلعوں کی اور شہر کی

کہ ہر در پہ ہو ایک بکر احوال

انہیں گیر و صندل سی پھر چھپا

نشانوں کی پوجا بھی ہو جابجا

ادا کر چکین مذہبی رسمیں جب

اور اوسمیں ہر کتنی عجب ہو دم نام

کہیں گواہوں کی گائیں گھیلین ہر دن

کہیں رام لیلہ کا ہوتا ہی سنگ

ہے مشہور جو رام لیلہ یہاں

چلین جہاز تک یا کہ پلٹ م

پہچین نامی دروازے اسطور

کوار و شبہ دین سُرخ نیچی اچھا

ادا کر کے بھینٹاؤں کی پھر جائیں گے

وہاں پر بھی بکرو نکا خون دین بہا

گزارین بلہو و لعب و زوشب

جدہ و مکہ کیسا نوکھا ہی از دھام

کہیں اڑتے ہر بھینٹے مستی کنان

تماشا ئی مارن ہر کیا کیا چھلانگ

لڑائی کا لٹکا کی وہ ہی سمان

لڑا ساتھ راون کی جسطرح رام
بناتے ہیں سانگ اُسکا ہر دم

کہیں جنگ فیدائگی ہوتی ہی دم
تاشائی کرتی ہیں وان پرجوم

سہرہ آکریشان و شکوہ
وہ لڑتی ہیں ایسے کہ لزان ہو کوہ

عجبتان ہی انکی ہوتی ہی جنگ
جسے کہتی ہیں جنگ یوانکا ڈنگ

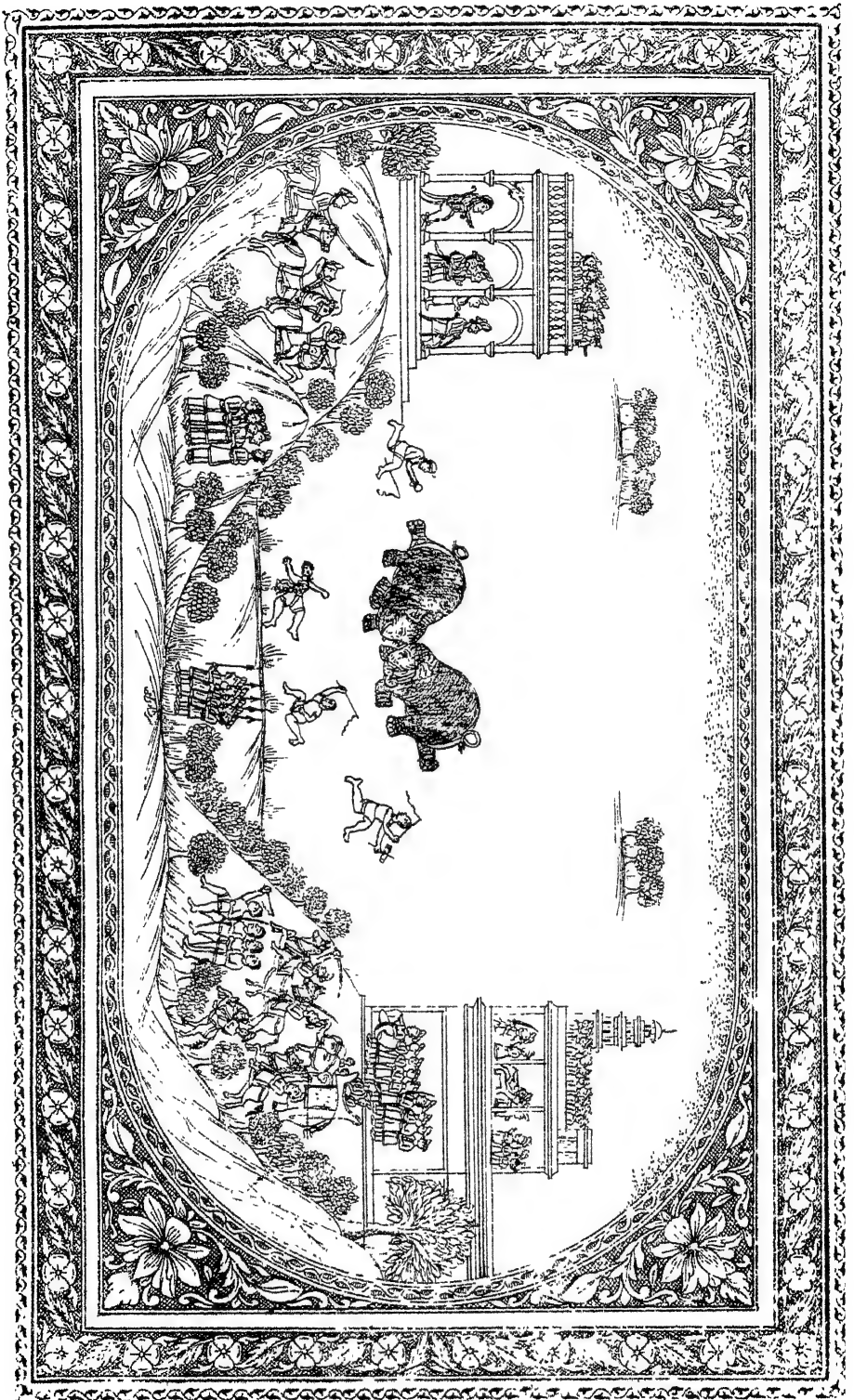
وہ باہم چھڑیں لگاتی ہیں ان
تو ہوتی ہی کیا خلق غوغا کنان

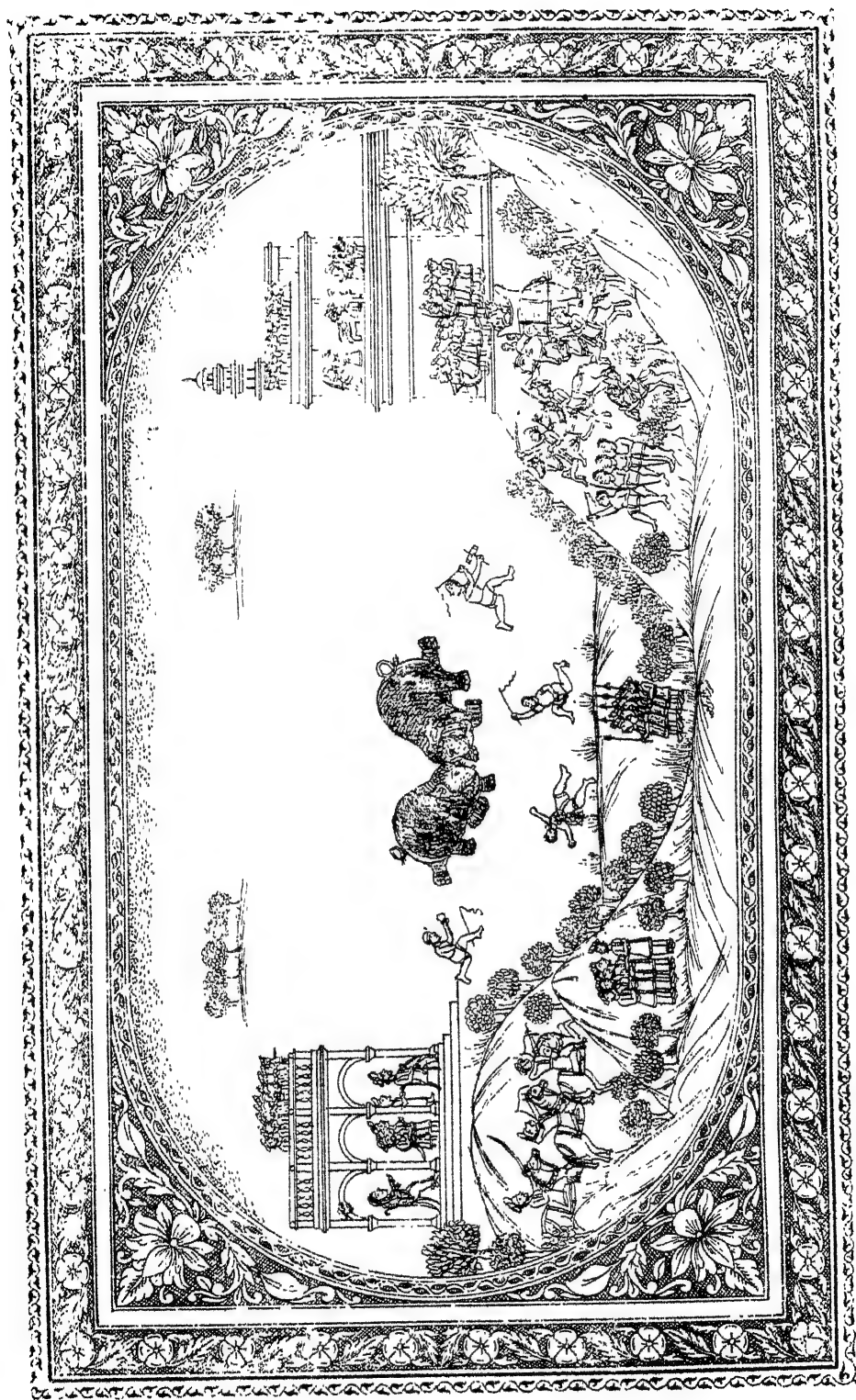
دکھاتی ہی جنگ انکی شان عجیب
ہیں خوش ہوتی جس سی امیر غریب

نہیں و امیر و غنہ نامور
سہرام محلوں کی سب بٹھیکر

بلطف و خوشی و آرام خیر
بہم جنگ فیلوئی دیکھیں ہیں سیر

غرض اسطرح سے بلہو و لعب
وہ مشغول رہتی ہیں اک و ژوب





سحر کو دیکھ کر کے راجہ تمام
ہین کرتی جلو س در در با عام

امیر و وزیر و اراکین تمام
مع تدر با شوکت و احتشام

ہوں دربار میں آگی سب جلو گہ
کرین تدر راجہ کی پیش نظر

وہ سب پیش کر چکین تدر جن
پھرین مگر اگر کر کے پھر با ادب

نشہ اپنے کی پھر جگہ دیکھ کر
قوتی سی ہوتی ہین سب جلو گر

قینہ سی جب بٹھین شاہانہ
جمی بزم عشرت کے حسب الادب

ہو پھر قص و نغمہ وہاں خوب تر
ملی سب کو انعام میں سیم و زر

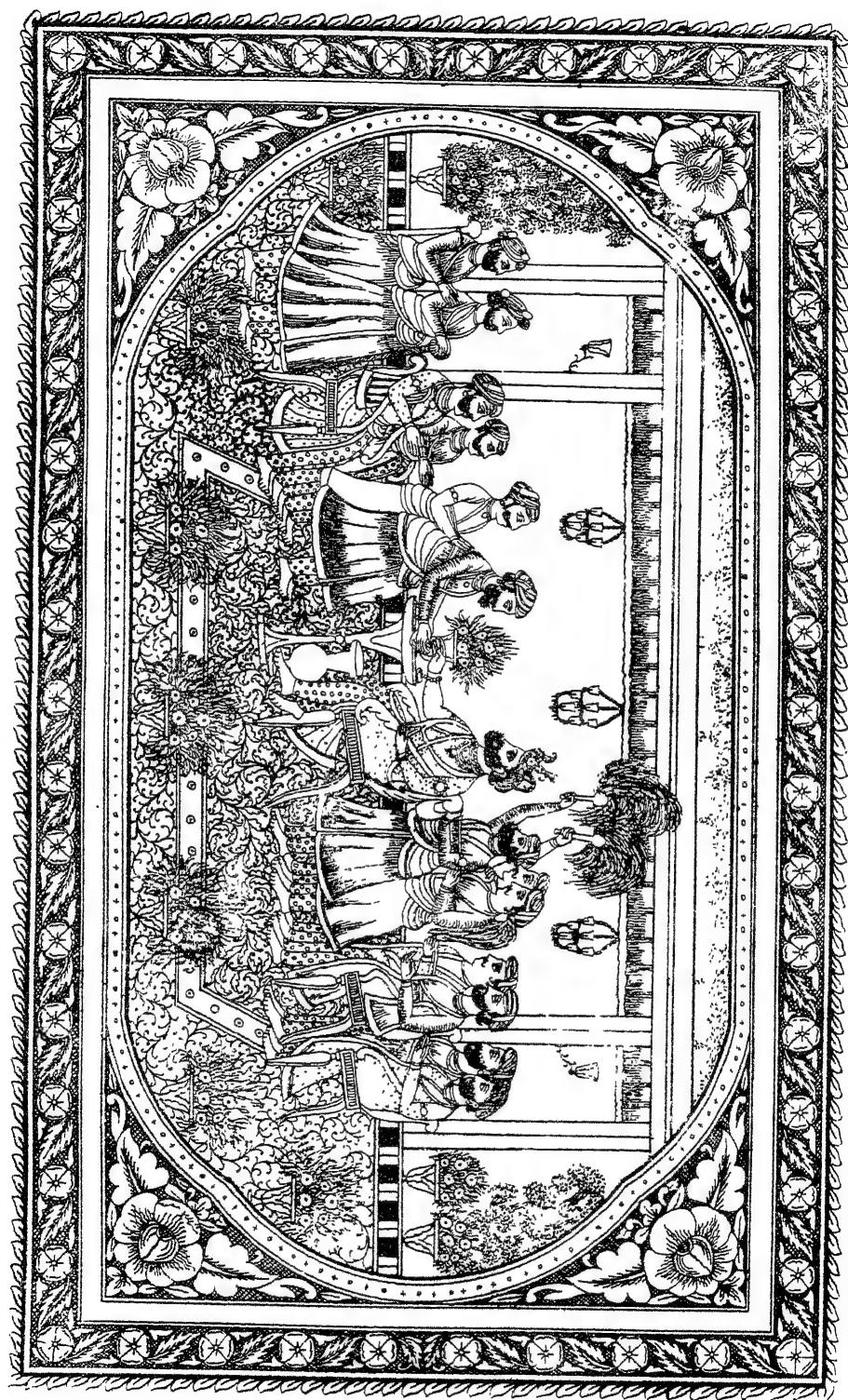
کوئی پاکی خلعت کو ہو کامران
کوئی تمنغی کو پاکی ہو شادمان

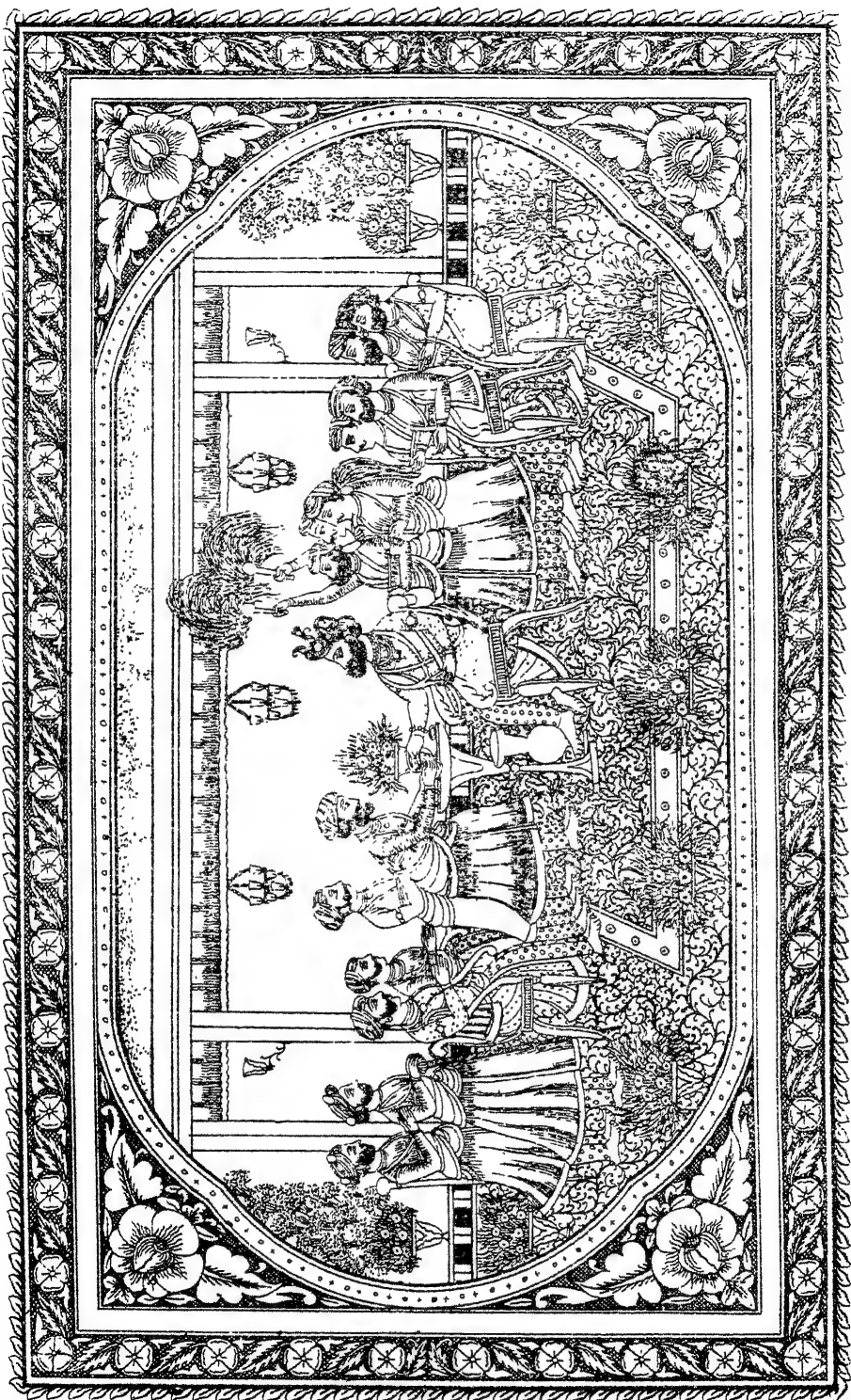
بٹمین ہار اور طر او پانڈان
ہوں بعد اسکی خست بعد عیش و ن

اقارب الکلین امیر وزیر	بحسب مراتب و کبیر
جلوسینج لی لی کی باہشتام	پھریں اپنی قصروں کی جانب تمام
گد لہو دین خیرات سی لال	ملازم ہوں الغام پاکر نہال
بیان یہ دے کر کار کے رقم	دیوالی کی جانب سے بروی ظم

بیان دیوالی کا

وہی جبین ہوشک و زعفران	دی سانچین بہرہ کی پیرمغان
شتابی سے کرد و اسکا شروع	کہ تاکیف سے اُسکی ہو کر جوع
سناؤن مین تا او تہوار کا	بشای تگی حال اور جبر
دیوالی لقب اُسکا ہیشتر	اٹھاتی ہیں ہندو بہت آمین زر





اداہوتی ہین اُسکی ساری رسوم	دسیری کی بعد اُسکی ہوتی ہی دھوم
دیوالی کی ہی وہ شب بفرز	دسیری پہ جاتے ہین جب بیس روز
ہنود اسین کرتے ہین خوب ازحام	وہ کرتی ہی پھر تین دن تک مقام
وہ کرتی ہین بازار دن میں روشنی	وے تیسری شب بفرز خوشی
دیوالی کی دن کرتے ہین اتہام	بصد جوش سبھے سماجن تمام
چراغان سی کرتی ہین جشن مکان	دکھانیکو وہ اپنی دولت کی شان
چراغوں کی ضوضی ہین کرتی نمود	جو ہر سال دولت سی پائی ہین سو
وہ کرتی ہین تیلان درخشان تمام	مکانوں کے دیوار و دربار بام
ہر اک جاتے سے دور اور پاس	لگاتی ہین فانوس جہاز اور گلاس

لکین لمپے چھے بمونڈیرونپہ کل
ہوا سے نوروشنی تاکہ کل

سراہ کٹکر بند مہن جالدار
دو طرفہ نظر آئے جسکی بھرا

وہ کٹکر کے بانس اور کم سیر
مٹد مہن بنی سے تاکہ ہون خوب

دیے جبکہ مٹری کٹکر زمین جلین
تماشائی پروانہ آسا گرین

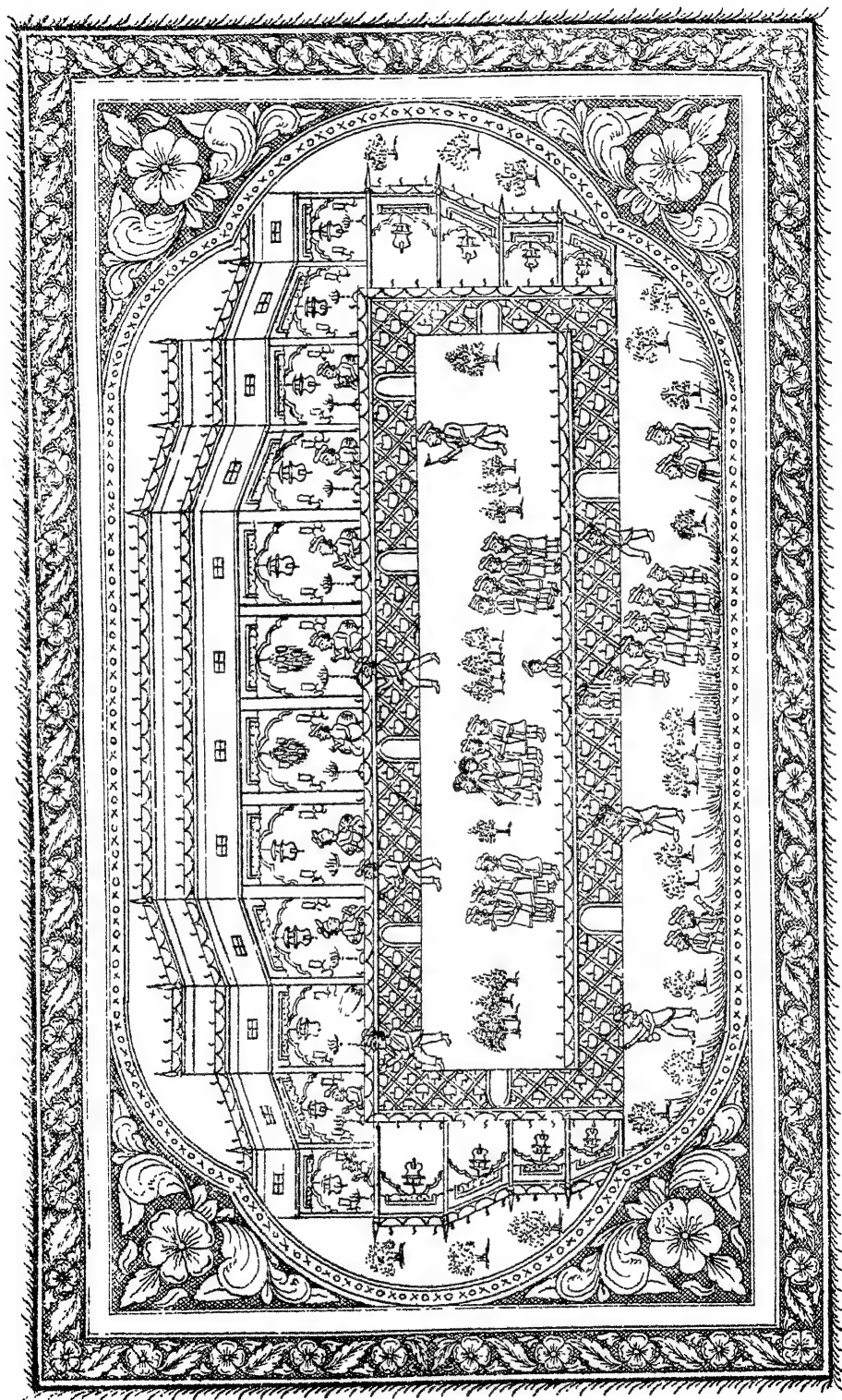
ہو مٹر کون پہ وہ روشنی رات بھر
کہ کیٹی جسی رشاک شمس و قمر

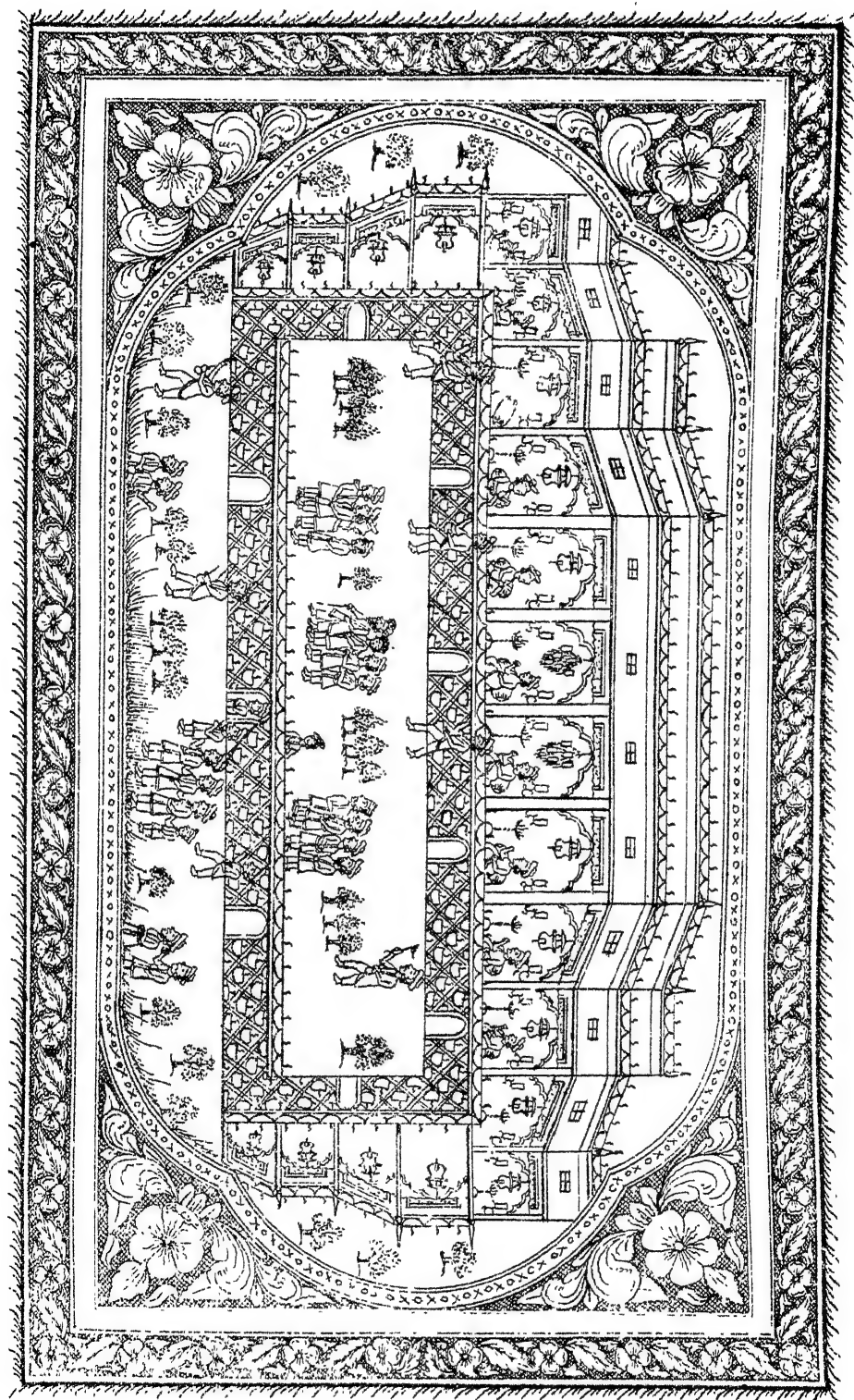
چکا چونڈ سے او سکی ہر دم نگاہ
جھپکتے رہے شام سے تاپگاہ

گذر کرتی ہے جب مٹرون کو نظر
چراغ آتی مہن مثل انجم نظر

دکانوں پہ وہ روشنی کی بہا
جسی کیٹی ہی شمس نصف النہا

وہ شب روز کی طرح ہو جلوہ گر
گری سوئی بھی گرتو آوی نظر





غرض حسب طرف دیکھیں بازار کو

ستارے نظر آئیں انظار کو

دکانوں کے کمروں پہ اہتمام

مکلف بساطیں بچھا کر تمام

مہاجن کہیں اور کہیں جو سر

کہیں ہو طرقت اور چوڑ

لگا کر پس پشت تکتے تمام

ہر اک بیٹھے مسند پہ باہتمام

بھی کھاتے اپنی وہ کھجور لکر

ہر اک مد کو دیکھیں بغور نظر

مینیبوں کو اپنی بلا کر شتاب

وصول اور باقی کا لیون حساب

ملا کر برس دن کا سودا و بول

لکھیں اپنی کھاتوں میں تا ہو نہ بھول

سمجھ کر حساب اپنی گھر کا تمام

کرین مذہبی پوجے کا انتظام

وہ لچمی کی پوجا کا کر کے خیال

نخالین زرو زبور و سیم و مال

جو ہوا شرفی رو پیہ بھی سب
برائی پرستش کرین ہین طلب

جواہر کے رصند و قچے کھو لکر
رکھین پوجا کے واسطے بخیر

غرض جو جوشی قسم دولت سے ہی
دیوالی کی شب کو وہ پہنچتے ہی

وہ لی لی کی اُس شمی پچھمی کا نام
کرین اوسکو ڈنڈوٹ سجدہ سلام

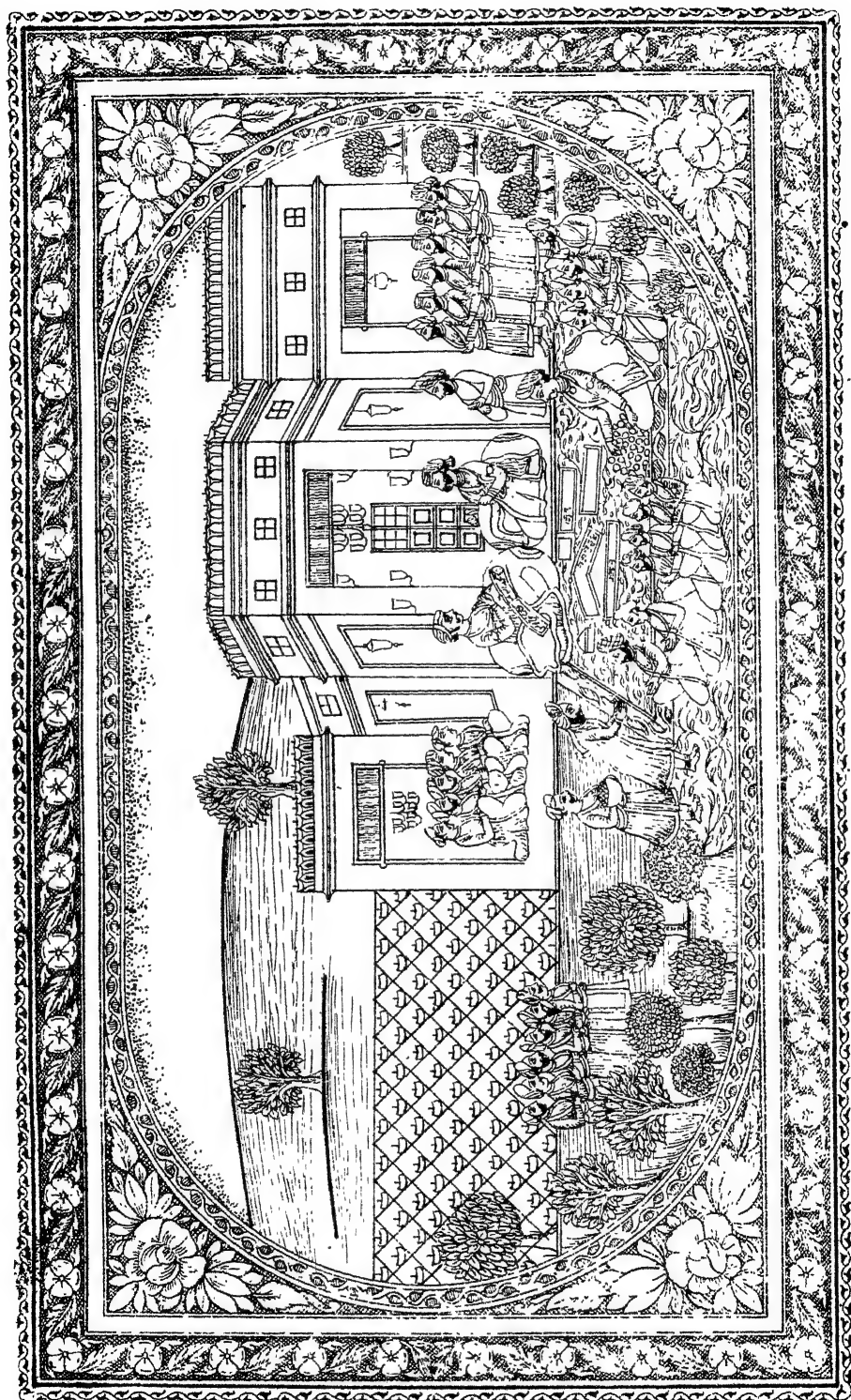
مکانوں کی دروازے بھی رات بھر
کھلے کرتی ہین بس ہی سوچ کر

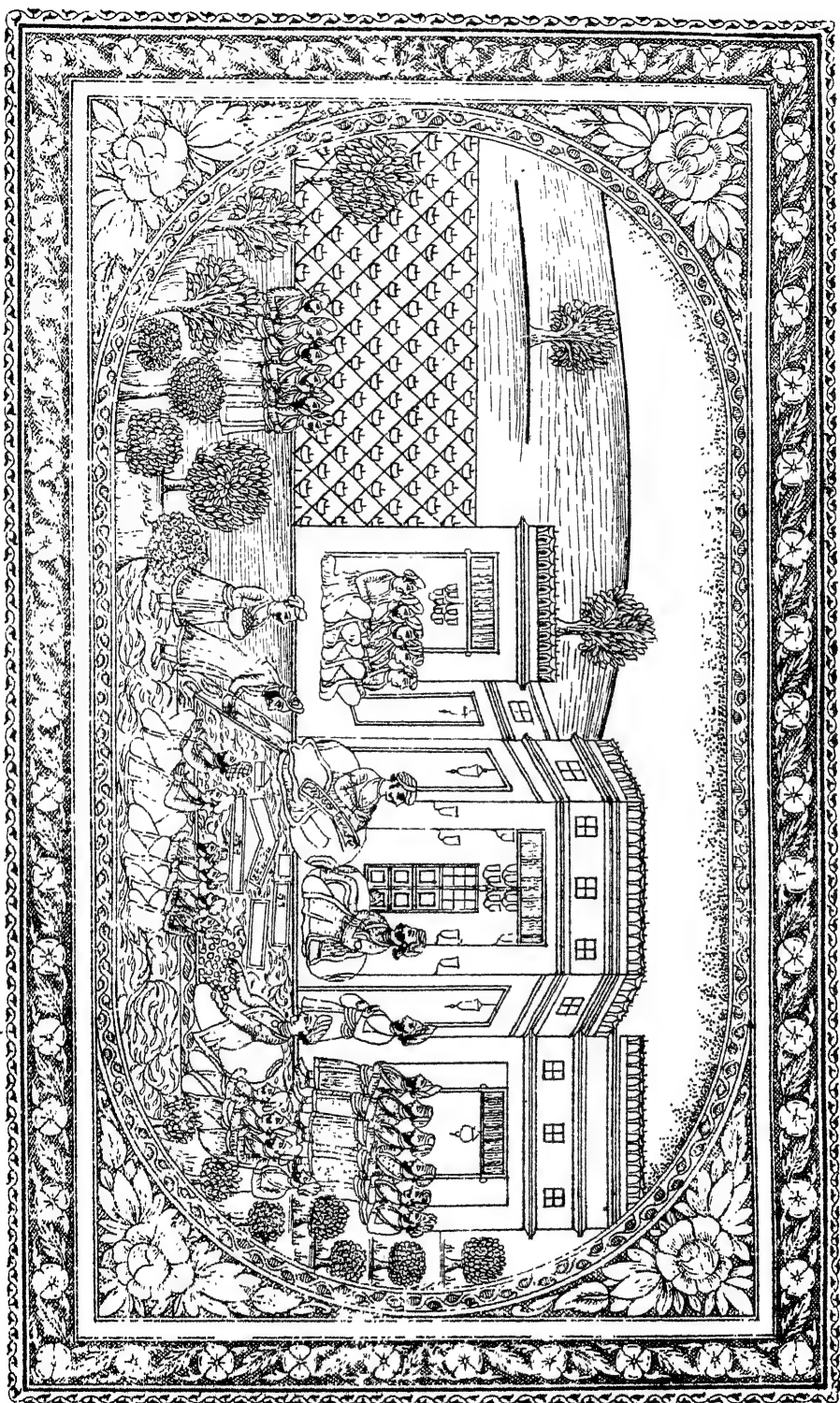
کہ شاید کسے پچھمی تیان پر گزر
تو دروازی کھڑے کھلی دیکھ کر

وہ ہو جلوہ گر لمحہ بھر گریبان
نہ دولت کا ہو اُس برس کچھ زیبا

رکھیں سیٹھ جن لوگوں سے لین دین
بیاج انوسی لی لی کی کرتی ہین چین

بلا کر انہیں کرتی ہین یون سول
کہ ہی آج کی شب بہت نیک فال





دکانو نمین اس شب کو کچھ سیہ فرم کرے لا کے داخل ہر کنا مو

بھی کھاتے مین تاکہ ہو وہ رقم سمجھ لینگے وقت حساب کو ہم

غرض آج کی رات کچھ دیجیئے نہ ہم سے سوال طلب کیجیئے

دیوالی دن الغرض سا ہو گا نہ اک جبہ دیوین کسی کو ادا ہو

جواری بھی ہو دیوین دیوالی میں شاو جو اکیل کر پا دیوین اپنے مراد

کوئی جیت کر خوب ہوتا ہی شاو کوئی ہار کر بتا ہے خانہ زاد

گھرون گھر ٹہن مین مٹھانی کی تھاں ہو پوری کچھری کا کھانا محل

وہ دھانو کی کھیلو نیکی انبار ہون شکر گٹے بھی ذائقہ دار ہون

گھرو نمین ہنودو نیکی کل لڑکیان منگا کر بہت مٹی کی گجریان

رکھیں روشنی کی اُنہوں چرچاغ ضیادیکھ کر اُنکی ہوں باغ باغ

بھیرن دہان کی کھیانسی جو کٹری بتا سی بھی تھوڑی سی اُسین بے

وہ گئے سنگھڑی شریف تمام منگا کر یہ سب مول ہوں شاہنام

بیابان کے بیر انہیں آمیز کر اُنہیں چو کڑون میں یہ ساری ثمر

رکھیں دود و ایک ایک حصہ نہ انہیں باٹین گھر گھر ہوش و خرو

غرض ہند کی ہندو کل ہو کی شاد یہ تہوار بھی کرتے ہیں بامراد

سمان یکھی ہی ہند میں بیشال ہنودو کی یان ہو شروع اس سال

ہی خست دیوالی کی اب ہند بہار اور تازہ صبا لاتی ہے

بعیش و طرب گزری یہ روز و شب ہی مد نظر تیسرا جشن اب

گئی شب ہوئی صبح آب آشکا کھلا اور گل ہندین پر ہزار

بیان بسنت کا

پلا سا قیادادہ جانفزا کہ تحریر ہوتا سمان دوسرا

مگر ہو وہ سب زعفرانی شراب اٹھاتی بسنت اپنا آب نقاب

وہ ہوتا ہی اس ہندین دہوم سمان اسکا سب قابل دید ہے

مینا جو باڑون مین ہی ماکہ بسنت اُسین ہوتا ہی جلوہ نما

ہی اس مین جو پنچمین آخری ہندو اُسین کرتی ہین کیا کاشتھی

انہین روز دن مین اسکا دور دم رہا کرتا ہے بانٹا طِ تمام

یہ موسم جو ہی خوب اور لبا ہندو دن کا تہوار یہ ہو گیا

بسنت آتی ہی جبکہ عشر نشان
تو ہوتا ہے پید بسنتی سمان

دکھاتی ہی جلوہ بسنت اپنا جب
پہنتی ہین پوشا کین زردا سین ب

خوشی سی زن دم و در کی سنگا
بسنتی سمان کرتے ہین کشکا

لباسون کو سب چنپی اور زرد
رنگا کر پہنتے ہین زن اور مرد

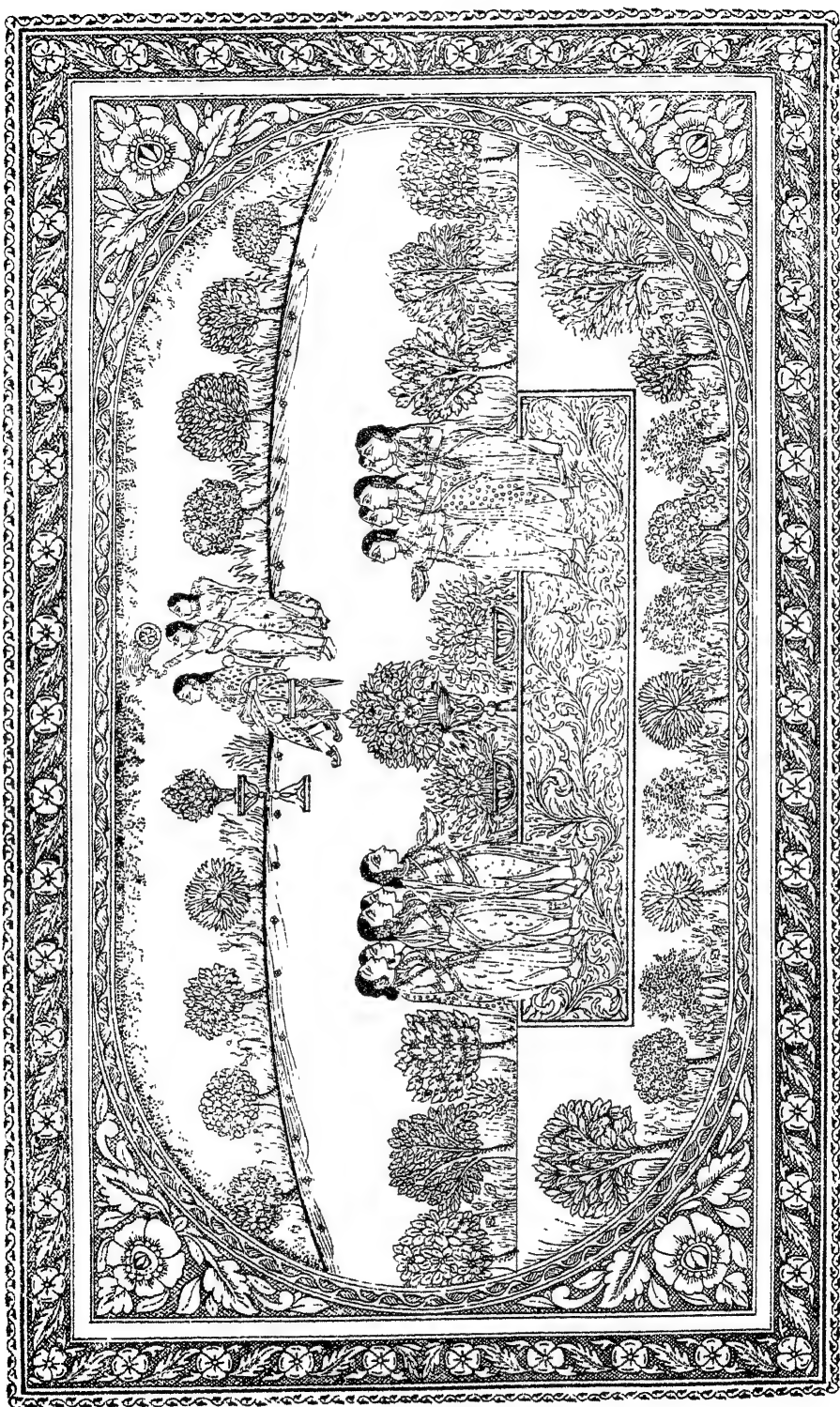
پھر احباب کو اپنی کر کے طلب
اور آراستہ کر کی بزم طرب

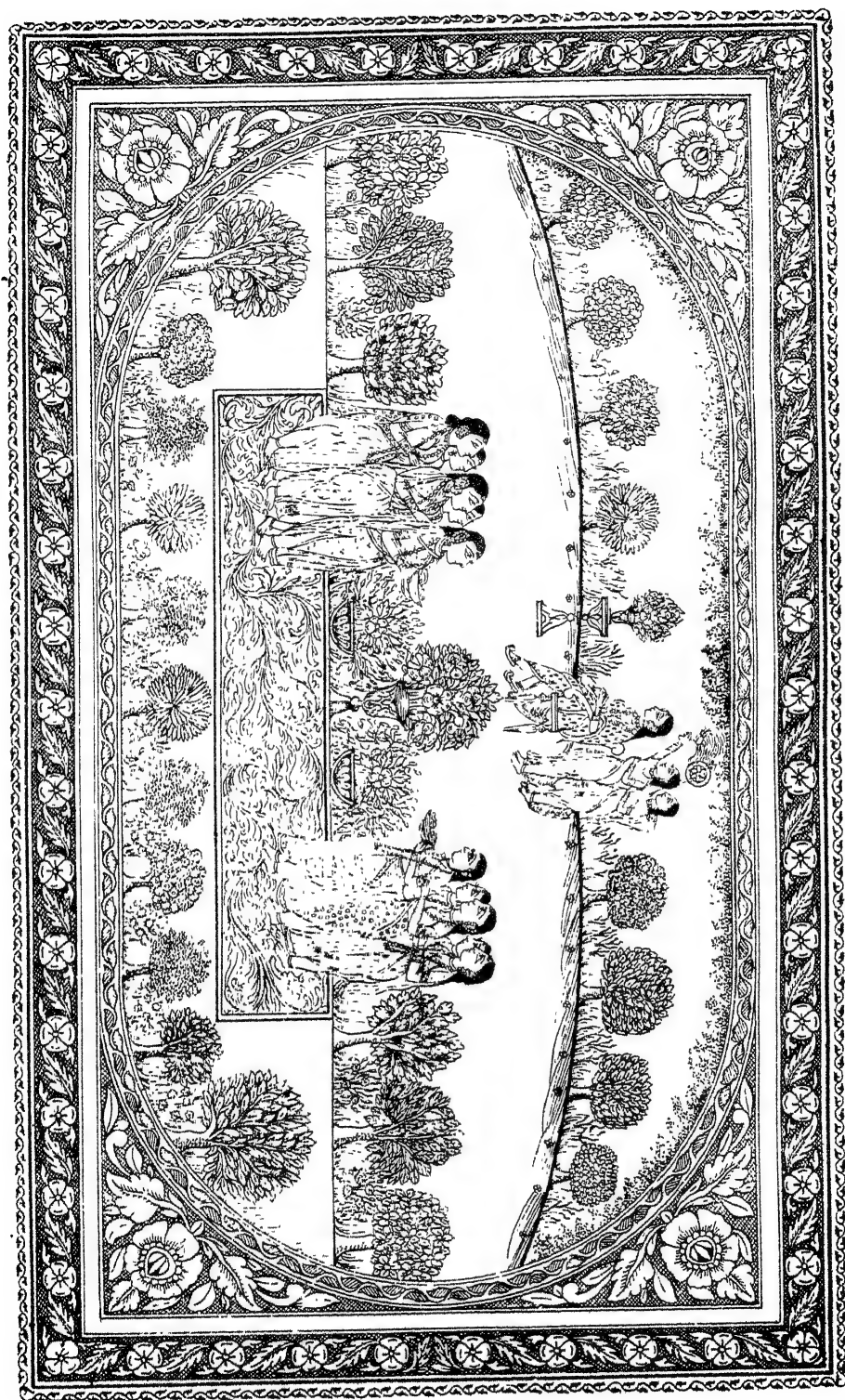
ضیافت کی ہوتی ہی ہین ہوم نما
مزے دار کھانوں کا ہو کر نظام

کوئی تو کری ہی بسنت اپنی گھر
کوئی گاستان ہین کری ہی تھر

کوئی میہانوں کو کر کے طلب
خود اپنی مکان پر ہی کرتا طرب

بسنتی جو کرتی ہین بزم سدا
بسنتی بچو پنی ہین بچتی ضرور





بچھاتی ہرین جس جا بسنتی بساط
 جماتے ہرین وان بزمِ شین نشاط
 پھراوس بزم کو کر کے رشک بہا
 بہم پیتے ہرین بادہ خوش گوار
 وہ می پی کی مسرت ہوتی ہرین جب
 برقص و نعم میل کرتے ہرین تب
 وہاں مجتمع ہو کے اہل نشاط
 عیان کرتے ہرین محفلِ انبساط
 جو ہرین نرنگار و نمین چالاک حسیت
 وہ گروی بسنتی کرین ہرین دست
 ہی گردا بستے جو مشہور عام
 سنو اصل و سکی یہی ہر کسانام
 وہ سرونکی پھول و برگ آم کی
 منگا کر معہ بور کے باغ سے
 ملا کر جسم و نمین اور بانڈہ کر
 ہری بالین گندم کی ہی تازہ
 رکھیں پلیتی چیز و نمین ہرین سب
 ہی گردا بستے اسی کا لقب

ہوں اسطور سی گروی تیار حب تو پھر ناچتے گاتی اہل کسب

امیر و نکی محلوئین کر کے گذر یہ گروی رکھین اوکی پیش نظر

وہاں رقص و مہر اکریں خوب تر پھر انعام لیکر چھ برین اپنی گھر

ہو باڑوئین راجاؤں کے ازدحام دسہرہ کی مانند ہو دہوم دہام

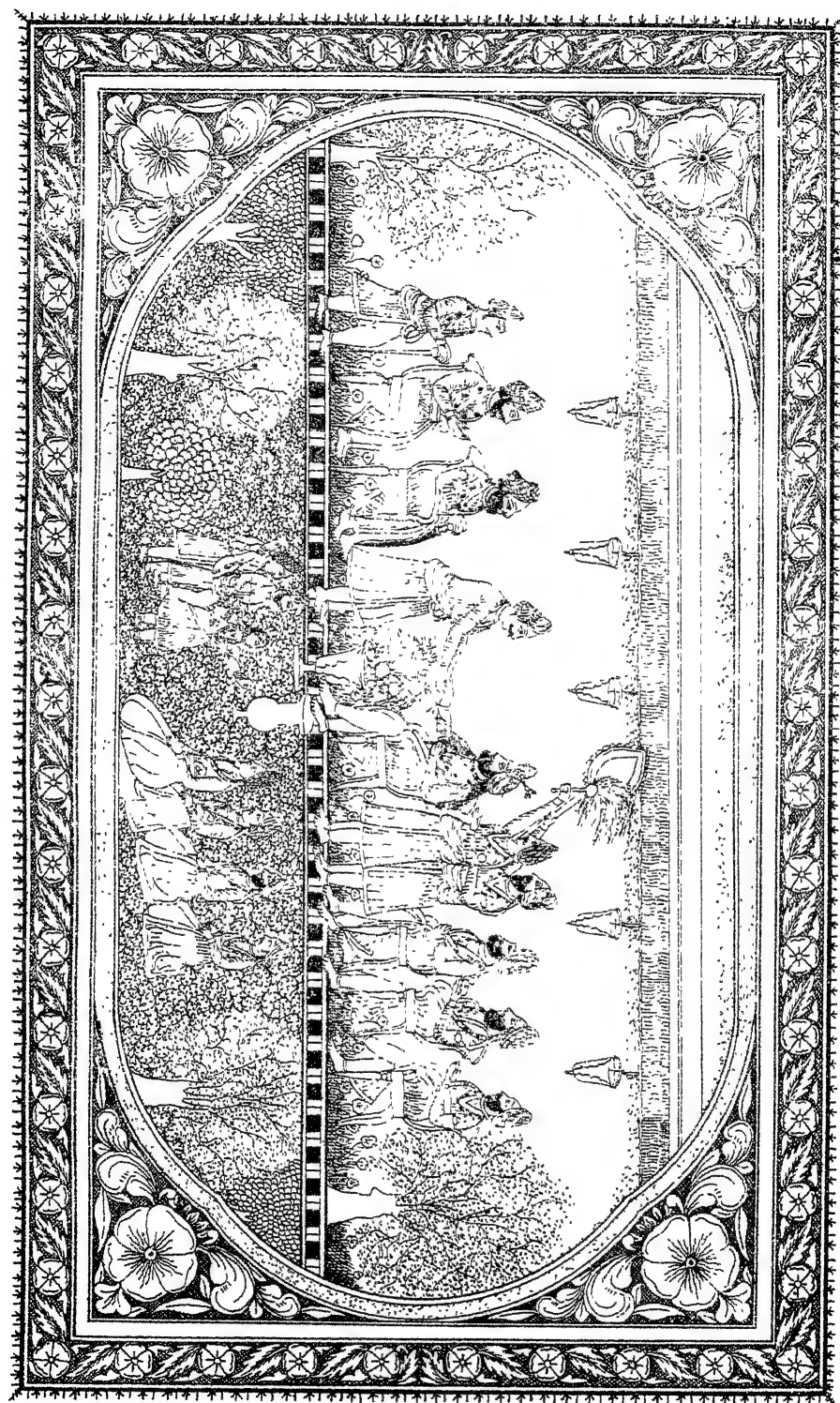
ہوں قصر و نین انکی وہ تیار یان کہ ہو جشن جگمگسا او سجا سماں

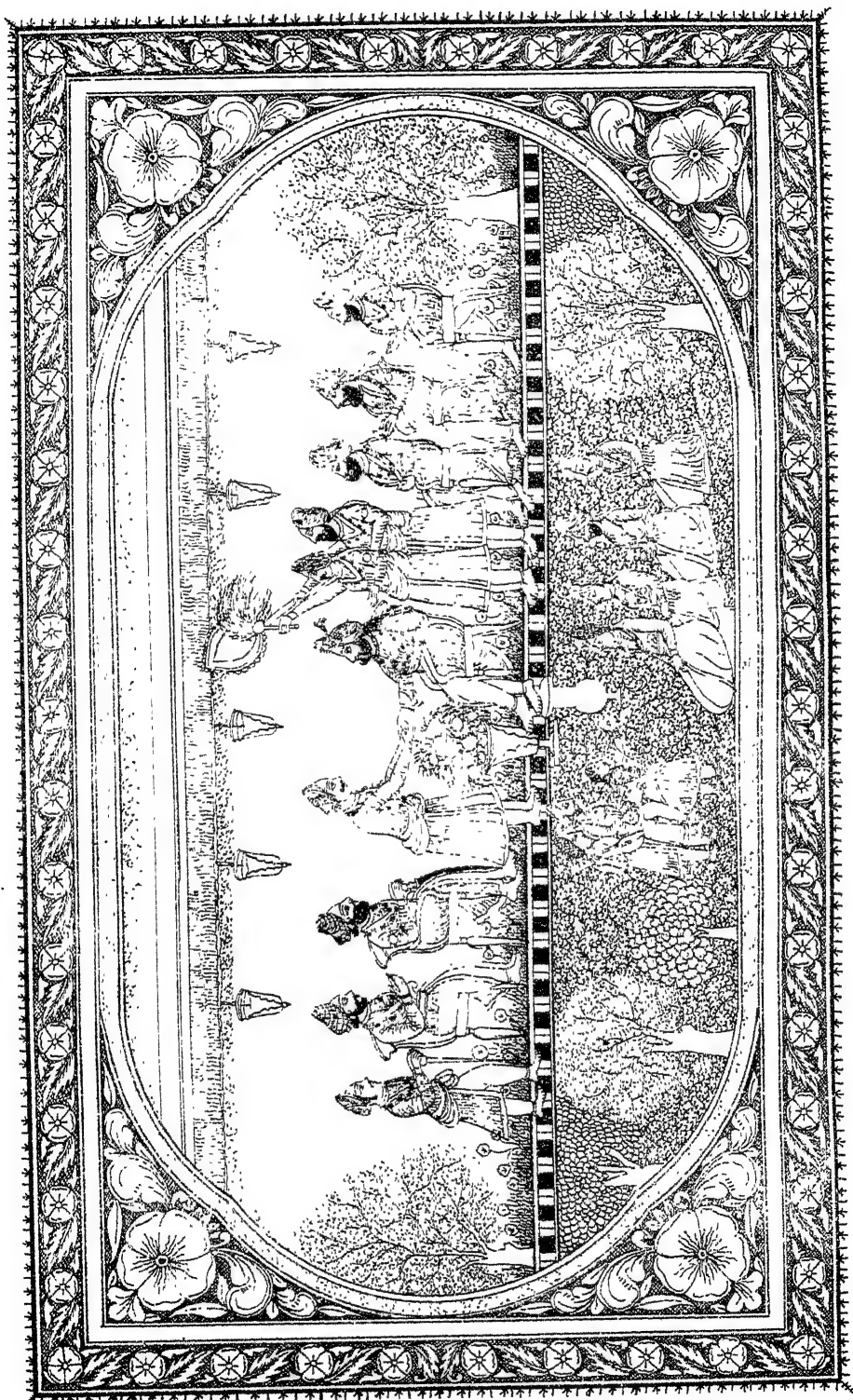
لیکن شایاں نے جو ہر ایک جا وہ ہوں گیندئی اور بہت خوشنا

بسنتی ہی ہو فرش سالوہاں جسی کہی ہے تختہ زعفران

عزیز و قریب اور سب خاص و عام بسنتی ہی ملبوس بہنیں تمام

اراکین دولت بھی کل فرد فرد کرین زیب تن و ردیان زرد زرد





بسنتی ہی کیسوں میں بہرہ کی تر

بیٹی نذر لائے ہیں سب ناموں

ہوں حاضر جو بار میں نامدار

کرین پیش راجہ کی تدر و نثار

ادا ہو چکی نذر کی رسم جب

تو پھر بیٹھیں باقاعدہ سب کے سب

بند ہی ناچ گایا گچھروان سمان

ہوں جس سی سیست اور شادمان

طوائف پری پیکر و گلزار

بسنت آگی گا دین بہت پر بہا

سغنی ورقا ص و طرب نام

پئی رقص مجھ کرین از دھام

سجا کر وہ باجی بسنت ایسی گل نین

زروا شرفی خوب انعام پائیں

ہو کچھ رنگ کا بھی وہاں رنگ ہنگ

ایسی شگون کھیلین تہڑا رنگ

گھسے زعفران اور وی گلال

بھرن گارین سینیاں اور تھال

رکھین سب یہ دربارین لاکھی جب
ہوا ودم شروع اوس سنی لہو و

و کھیلین مین رنگ اور اڑاؤین گلال
مسرت کا جس سی عیان ہو مکال

یہ جب حسب معمول زمین تمام
ادا ہو چکیں سب بصد اہتمام

تو ہون اہل دربار بخواست سب
محل میں ہو پھر جلوہ گر راجہ

وہاں رانیوں کا ہو پہ از دحام
بستے پہنکر وہ چوڑی تمام

سب آگے راجہ کو پھر گھیر لیں
وہ پھکاریاں رنگ کی مار دین

بناروادا پہ وہ سنجش جمال
ملین خوب راجہ کی منہ پر گلال

پہر اس وقت ہوتا چ کانکی دہوم
کرین نعمت سنج آگی وان بھی اچوم

وہ گروی بستنی لیے کسبیاں
پئی مگر احض رہون اکروہاں

ملا ساز و نگو خوب ناچین وہ گت بسنت اور ہولی کا کر کی نرت

وہ ساز و نکی سیرین ملا کر صدا بسنت ایسی گاوی ہر اک لربا

کہ سب یم تن وجدین آن کر عطا او نگو بیج کرین سیم وز

وہ لی لیکے انعام ہر دلربا گہرون کو پیرین اپنی دیکر دعا

دکھا کر بسنت اپنی زیب و بہا اور اک سال کا کر کی قول و قرا

ہوئی یان سی خست بعد خوشا دکھاتی ہوئی اپنے وہ آن بان

بسنت اب کئی چھوڑ کر زمین خا دکھاتی ہی ہوئی اب اپنی بہا

بیان ہولی کا

پلا سا قیاجلد جام شراب کہ مستون کا جلسہ رقم ہشتاب

بستنت ایتو ہندوستان ہی گئی رہا ہوش میں ابن ہندو کوئی

وہ رہتی ہیں بس ایک عشرہ نموش پیر اُتھتی ہیں دن گیا رہیں ہوش

نطفہ آیا جسم علم ہولی کا تو بس سر پہ جن ہندوونکی چڑیا

یہ بچا گن کی پہلی کو تم جان لو ہندو دھنیں یوں رسم ہولی کی ہو

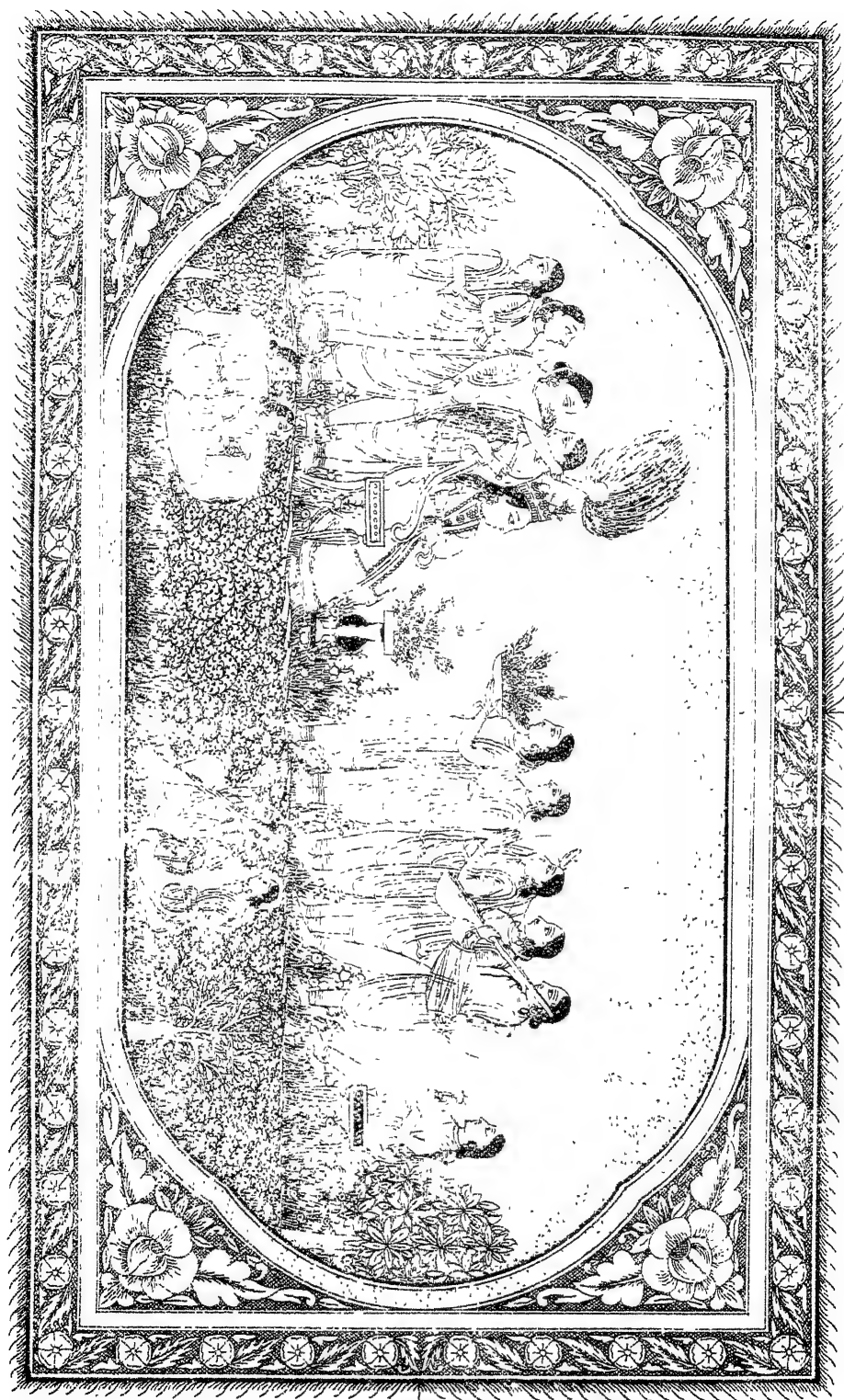
کہ اک چوب کا گیارہ سو سالین اُسی جا کی چوڑی ہیں گارڈین

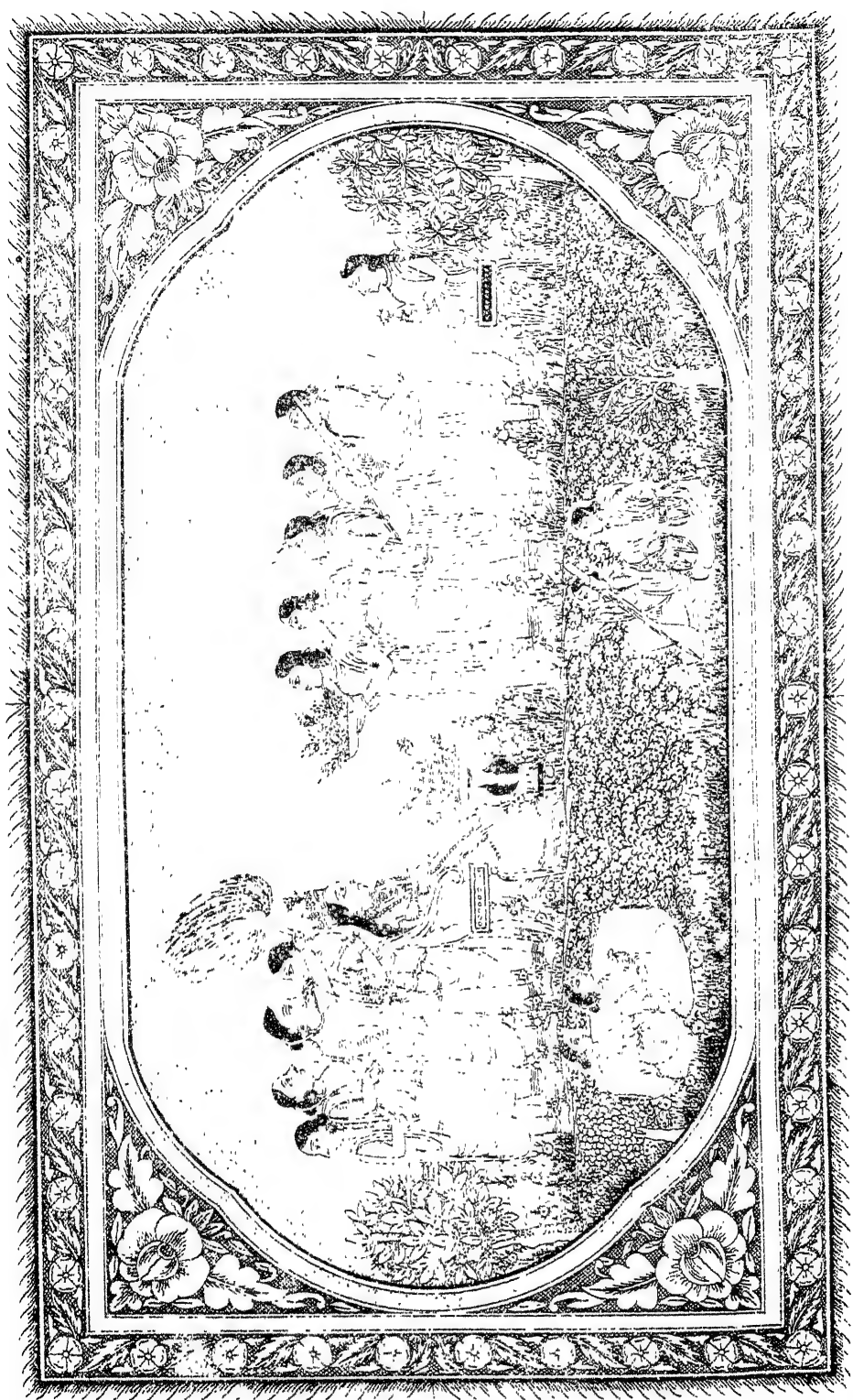
رکھا اوسکا ہولی کا ڈانڈا ہی نام گڑا وہ ہے اک مہینا تمام

ہو جب چیت کی پہلی شب تب ہو جدا کر کرین خاک اُسکا جو

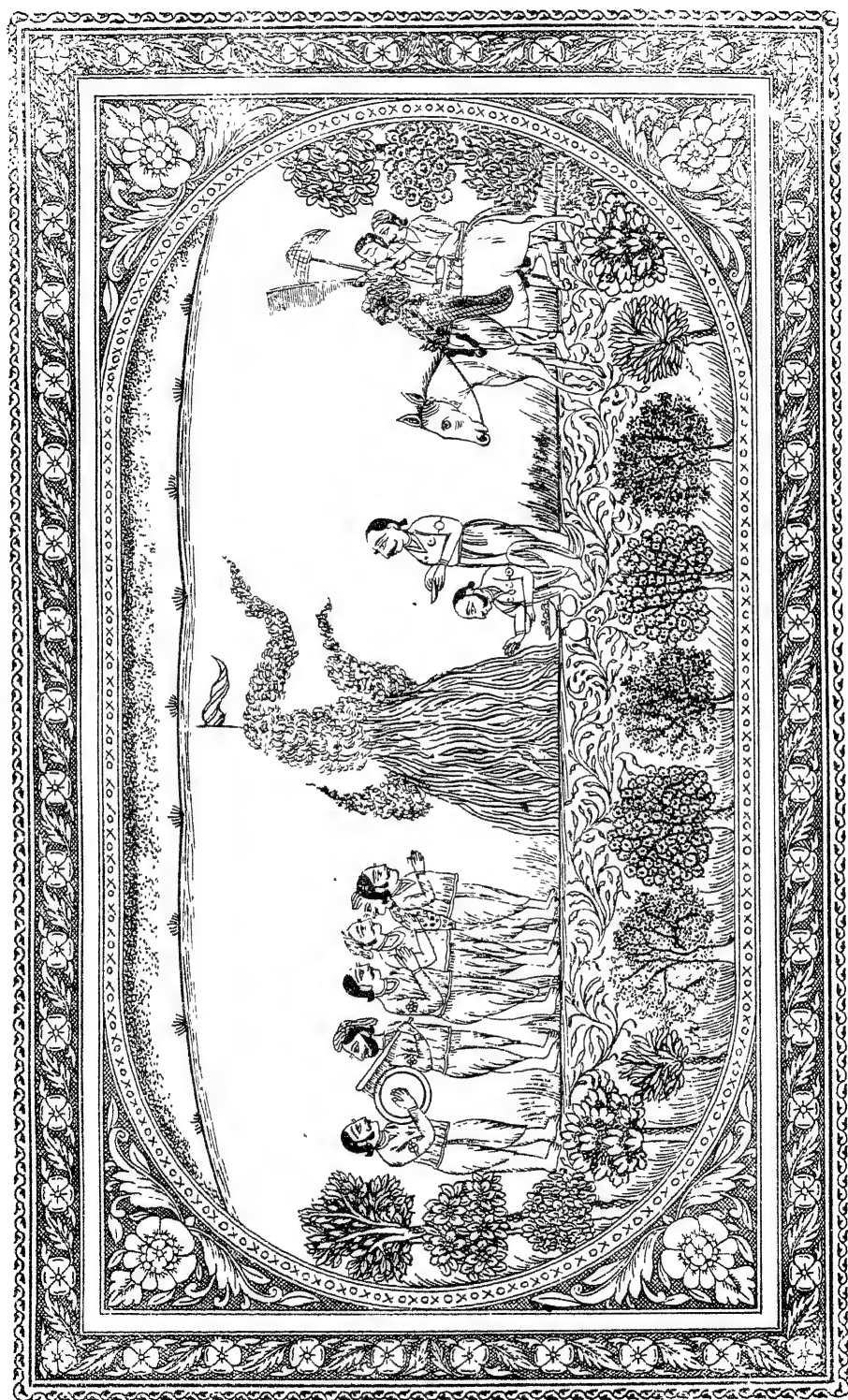
جیب جل چکی ہی تو بے باتیاک اوڑاتی ہیں سر پر ہم مہول خاک

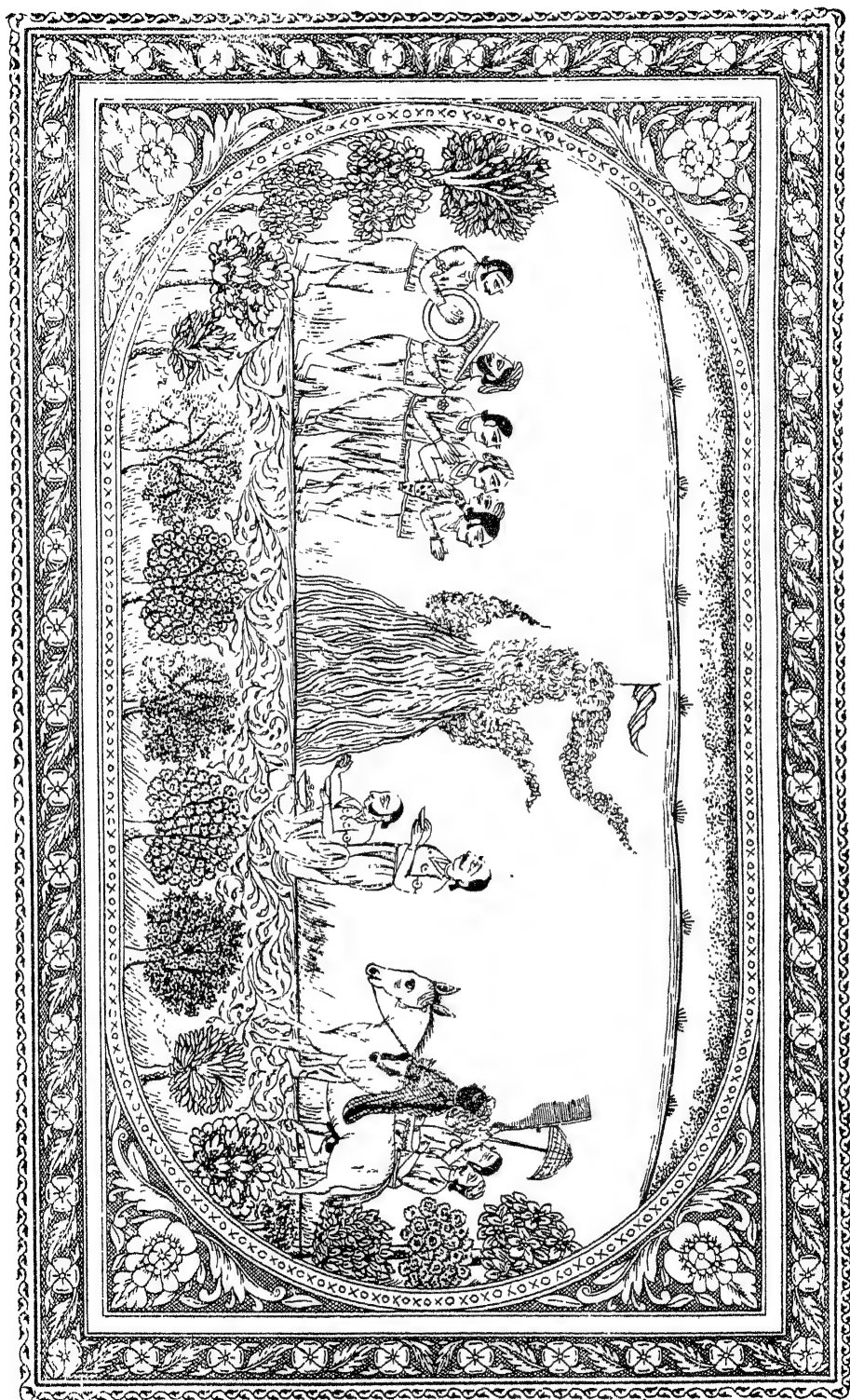
وہ کیچڑ کی لونڈی ہی ایک لکیت ہنسی چل سی مارین ہیں تانکر

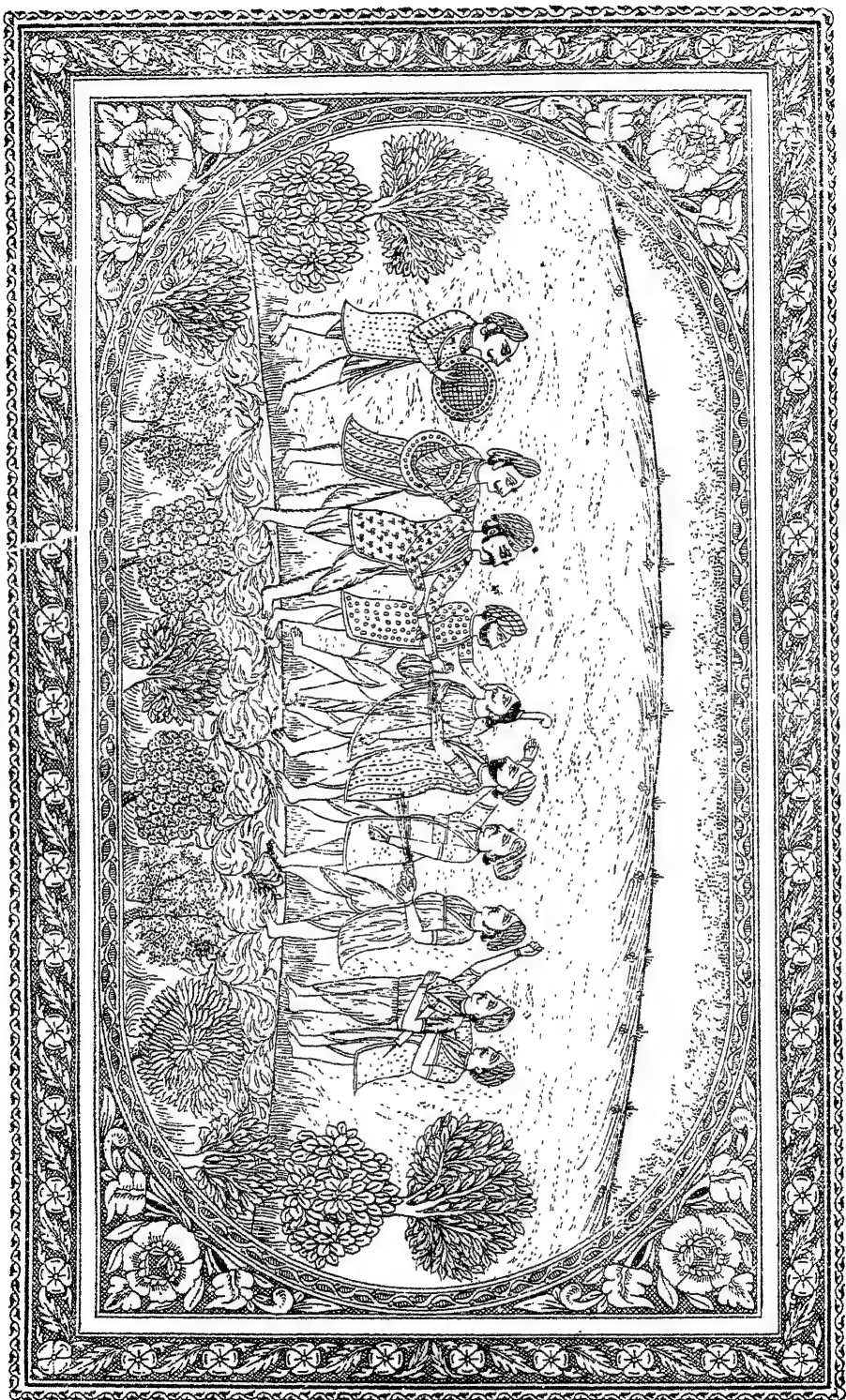


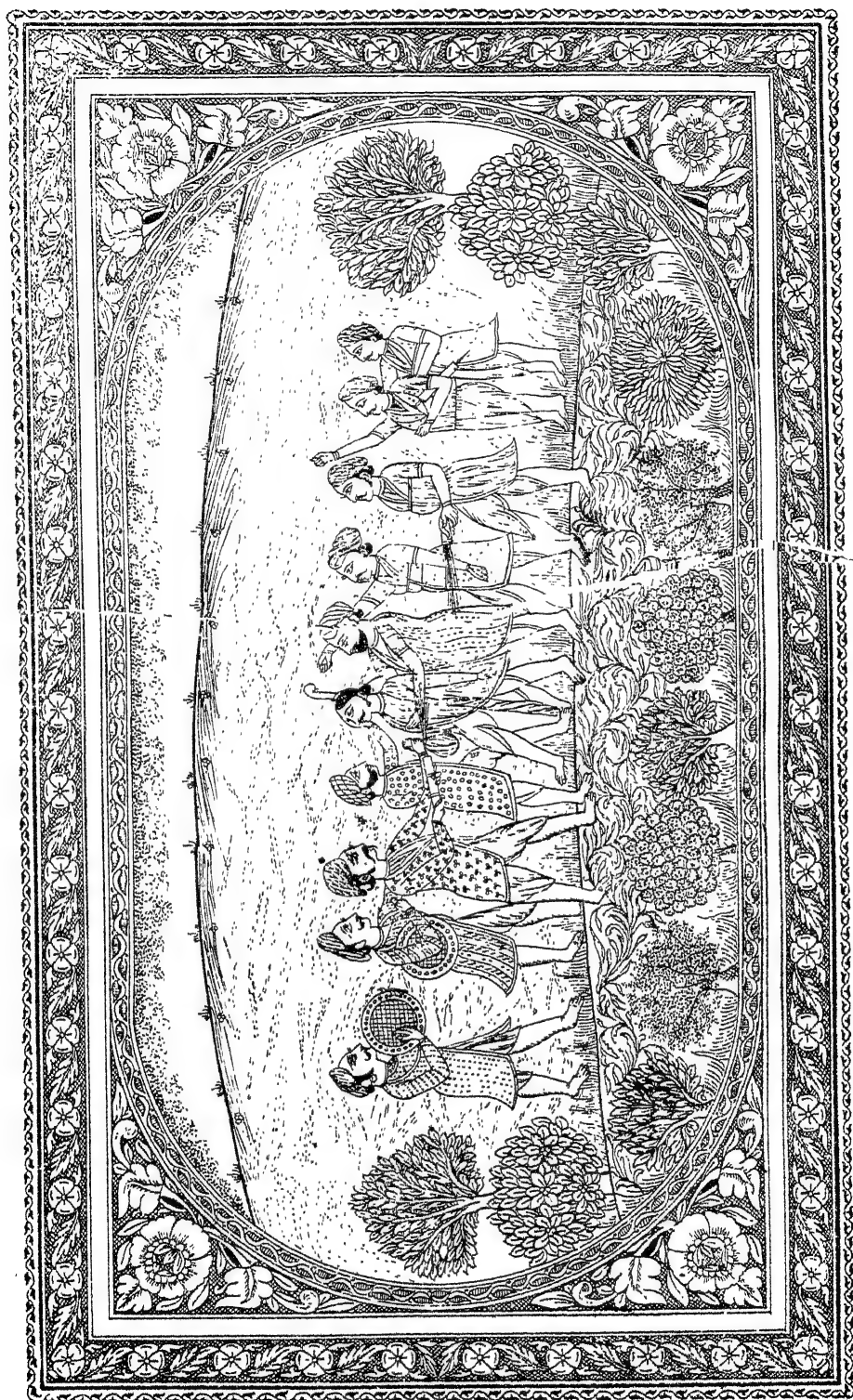


بہت سی ہری بانس ہی کا ٹکڑ	بناتے ہیں پچکاریاں بشیر
وہ بہرہ کی پچکاریاں سیر	سرو سینہ کو مارین مین تاک کر
کرین رنگ کی جنگ و ملکی سب	سمان رزم کا ہو بلہو وعب
گلال اگرچہ مقدمہ اور سیر	اڑاتی ہیں پیہم بلطف کثیر
طوائف کرین قص اور جای یہ	وہ ہولی کی گت ناچین آن کنکر
بجین ساز اور ہولیاں خوب گائیں	بتا کر نرت اوسکا سکیو چوائیں
ہوں جب قص و نغمی سی مسرور	مئی ارغوانی کرین پیر طلب
ہوں محفل کی ارباب ہر مست جب	بنا زوادا کس بیان طر کی تب
یکڑتی ہیں دامن ہر اک شخص کا	طلب بیل کی جس سی ہو مدعا









ہر اک شخص اونکو خوشی بانوشتی

عطا کرتا ہی روپیہ اشرفی

کوئی مست ہو کر ہی کھتا کبیر

نہ دیکھے امیر اور نہ دیکھی سیر

ہو راجا ونکی باڑون مین از دھام

فراہم ہون جھبٹا راکین تمام

عزیز واقارب ہی سب کی رنگ

باطلف و خوشی کھیلین راجہ سی رنگ

وہ راجا دن سی رنگ کو کھیل کر

بہت پانی پہ گوی مین ہین سیم

اودہر محلو نین رانیاں ہی تمام

بپا کرتی ہین اک عجیب ہوم دہم

بہم رنگ کھیلین ہین وہ گلزار

عیان ہوتی ہی جس سی طرفہ بیا

کھڑی ہوتی ہین لیکے پچکاریاں

مقابل مین ہوتی ہین متواریاں

کوئی ماری پچکاری یوں تاک

کہ دہاراو سکی جا کر پڑی سنی پر

کچون پر لکین قمتے بیٹھا
ہو ہر سمت سے انکی ہی خوب ما

عجیر گرچہ اور ابرک گلال
اڑے اس قدر ہی سجد کمال

کہ چرچائی ہی اوس سی انکی زمین
نظر آئی ہی پھر وہی ہر کمین

بلند اڑکی ہو کر ہوا سی گلال
تو ہو نیلگون آسمان سارا لال

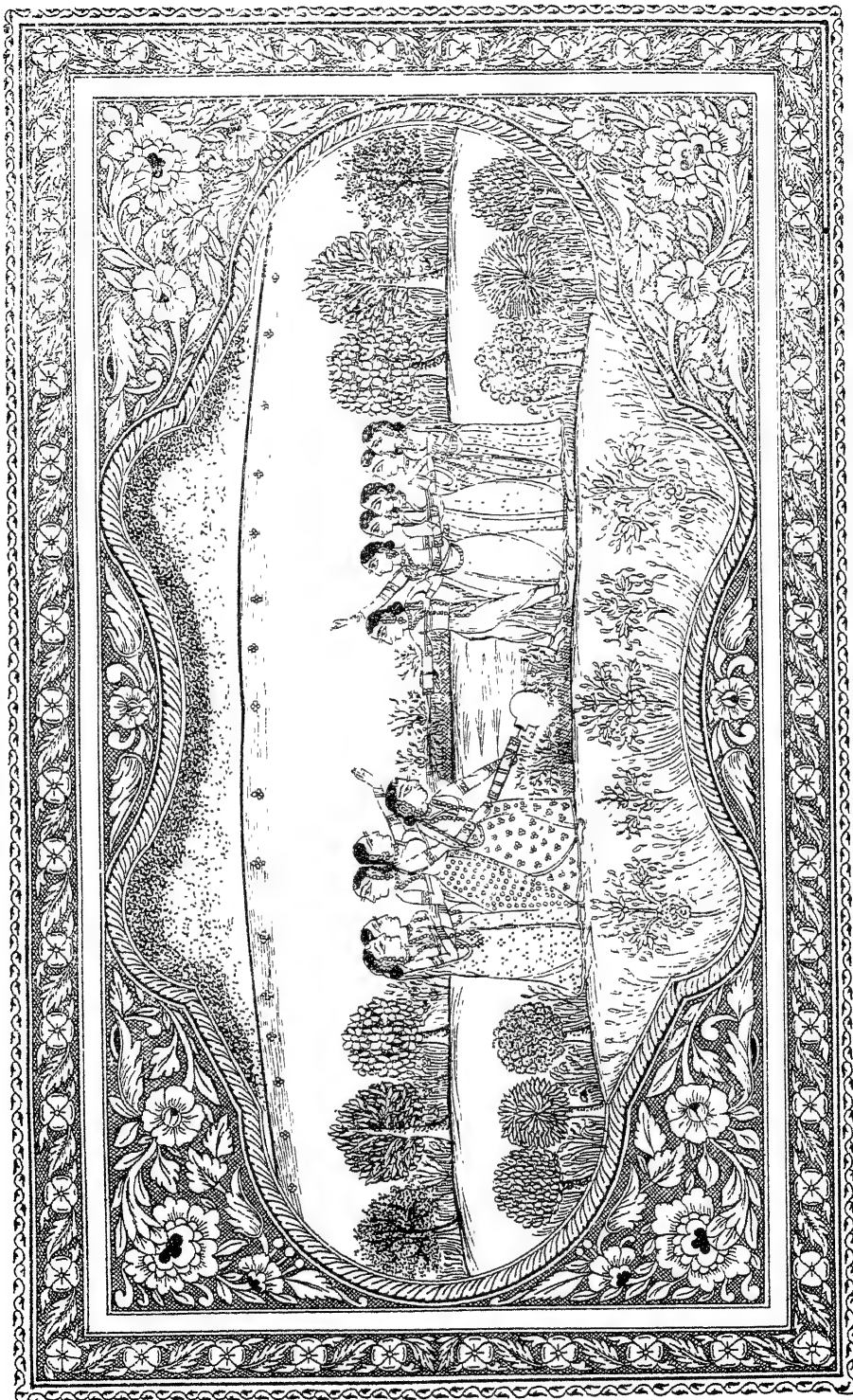
وہ میرا سنیں کس بیان دلائل
ملا کر سرو نہیں تمام اپنی سائ

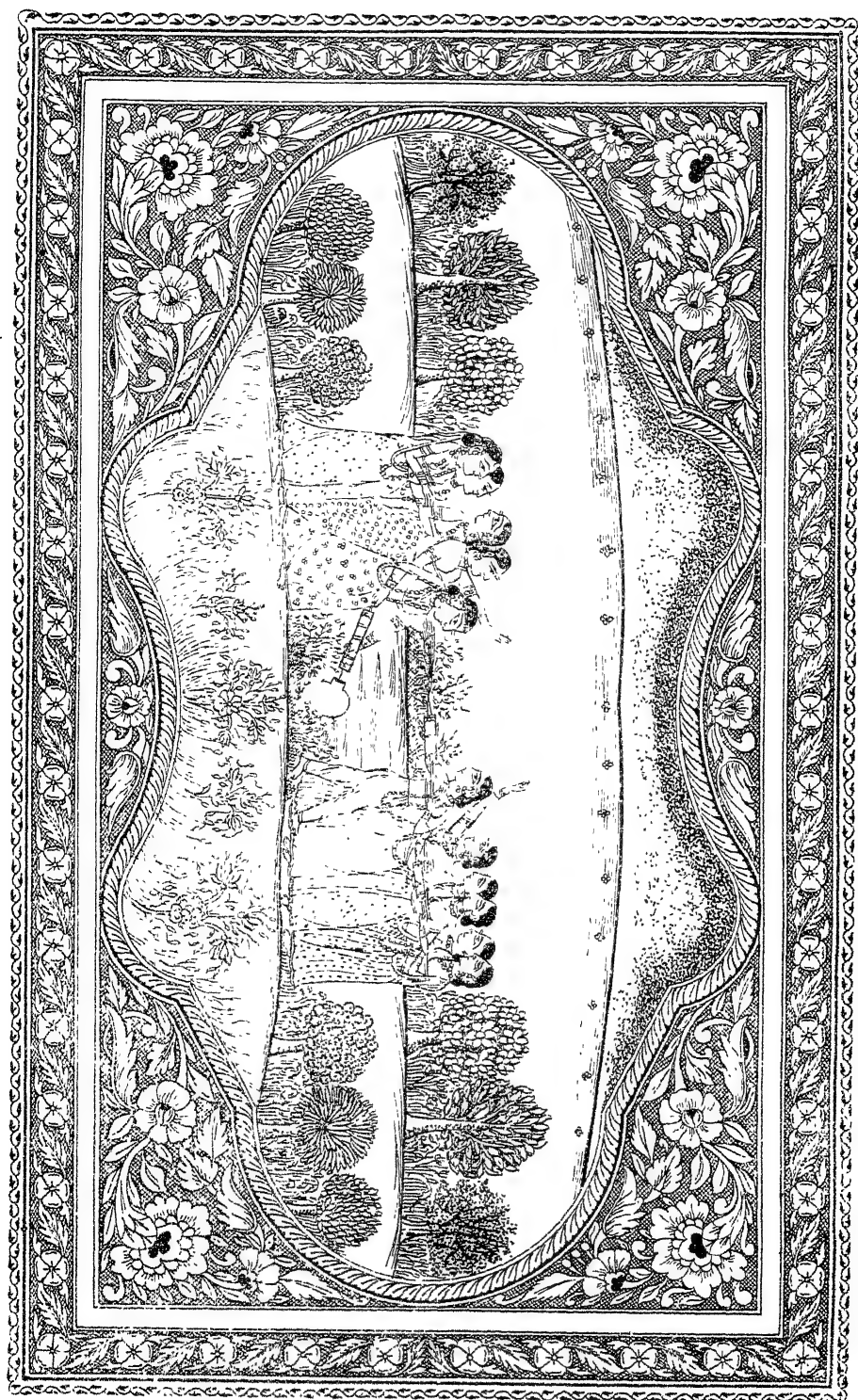
خوش آوازی سی لیان کی ہین
وہ گت تال پر ناچتی آتی ہین

وہ آوازیں سنجی سر نہیں لگائیں
کہ سنکر اونہیں زہرہ کی ہوشن جائیں

پہونچکر وہ سچسپہ پیاں زبان
ادا کرتی ہین نکری پلٹہ مان

لگاتی ہین ٹیپ ایسی انداز سی
کہ گونجی ہی چرخ اونکی آواز سی





ادانا ز غم نہ کر شرم دکھائیں

دو سالوں ہی خلعت عطا کرتی ہیں

وہ پاتی ہیں مالی سراسر گھر

زرو سیم اتنا کہ خوش آتے ہیں

ہر اک ہندو کی گھر میں ہو دم ہوم نام

ہیں رہتی کہ وہ ہم سہیست سب

نہیں فرق کرتی ہیں اسٹن ہنگن

انہیں ہوتی ہی ہوشیار فیضیب

بنی سوانگ اور ناچیں ہیں لڑیاں

بتا کر نرتہ اوسکا سب کو جہاں

بہت ہو کی خوش لڑیاں ہر لڑکین

غنایت سی راجا ونگی بیشتر

ہر اک اہل محفل سی ہی پاتی ہیں

سہ تین دن تک بہت ازواج

غرض تین دن اور کبھی تین شب

کرین گشت ڈوبی ہوئی رنگ میں

مگر چوتھی دن جو ہیں انہیں نجیب

اور اوس دن تک رزیا ونگی لڑیاں

بنی بہتری بہنگیو نکے بیان
سچاتی پیرن ہونی ہی رائیان

اسی طرح سائیس ہی رات بہر
بجاتی ہونی دت پیرن در بدر

بہت پی کی داڑوہ سب بدشتا
بس کر تی گا گا کی ہین ساری رات

بہت داڑوہ لاونی ہولیان
وہ کثرت سی گاتی ہین خود وکلان

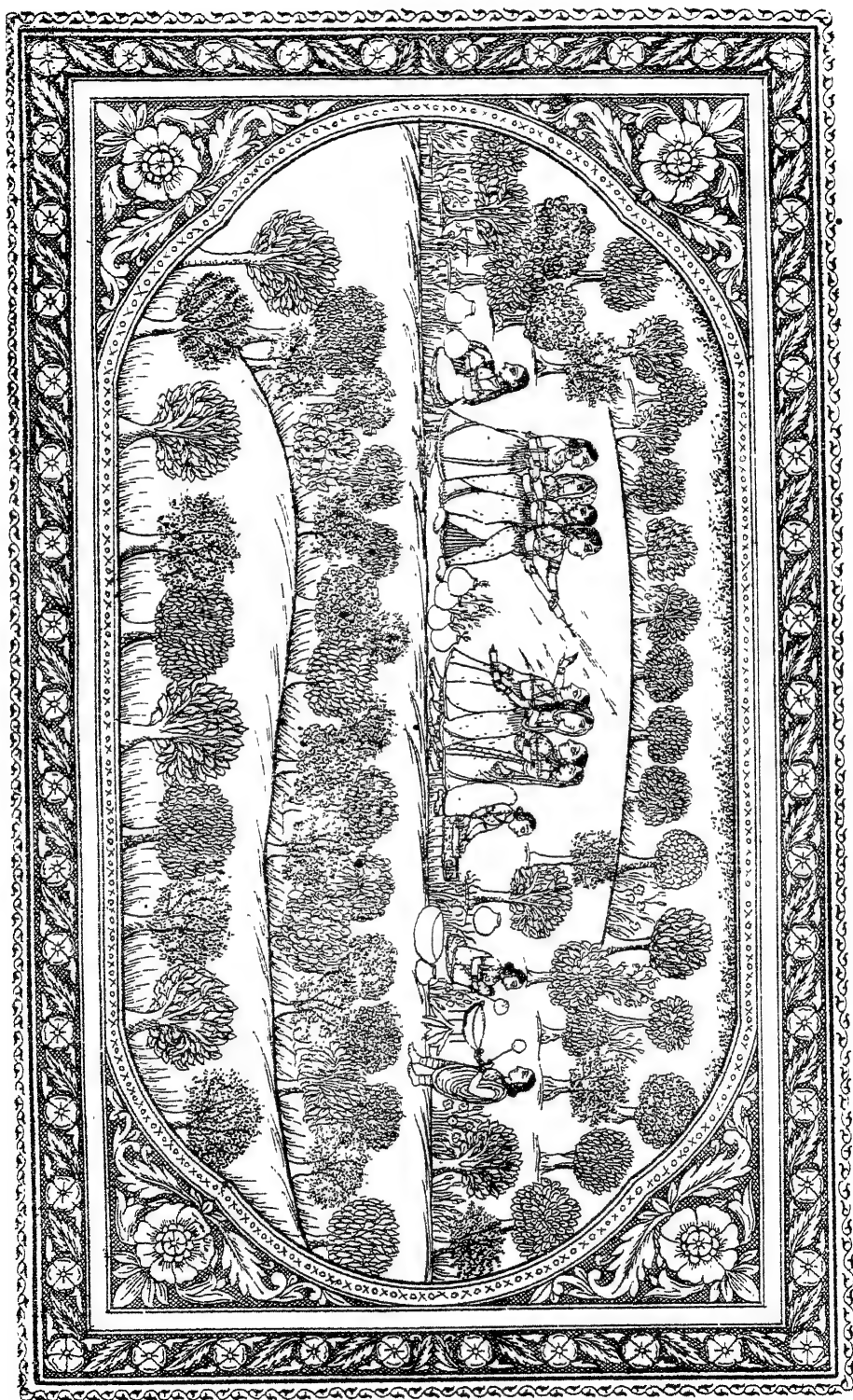
وہ ہر شب کو دہنا ہر اک در پیرن
اور انعام لیکرو ہان سی ٹلین

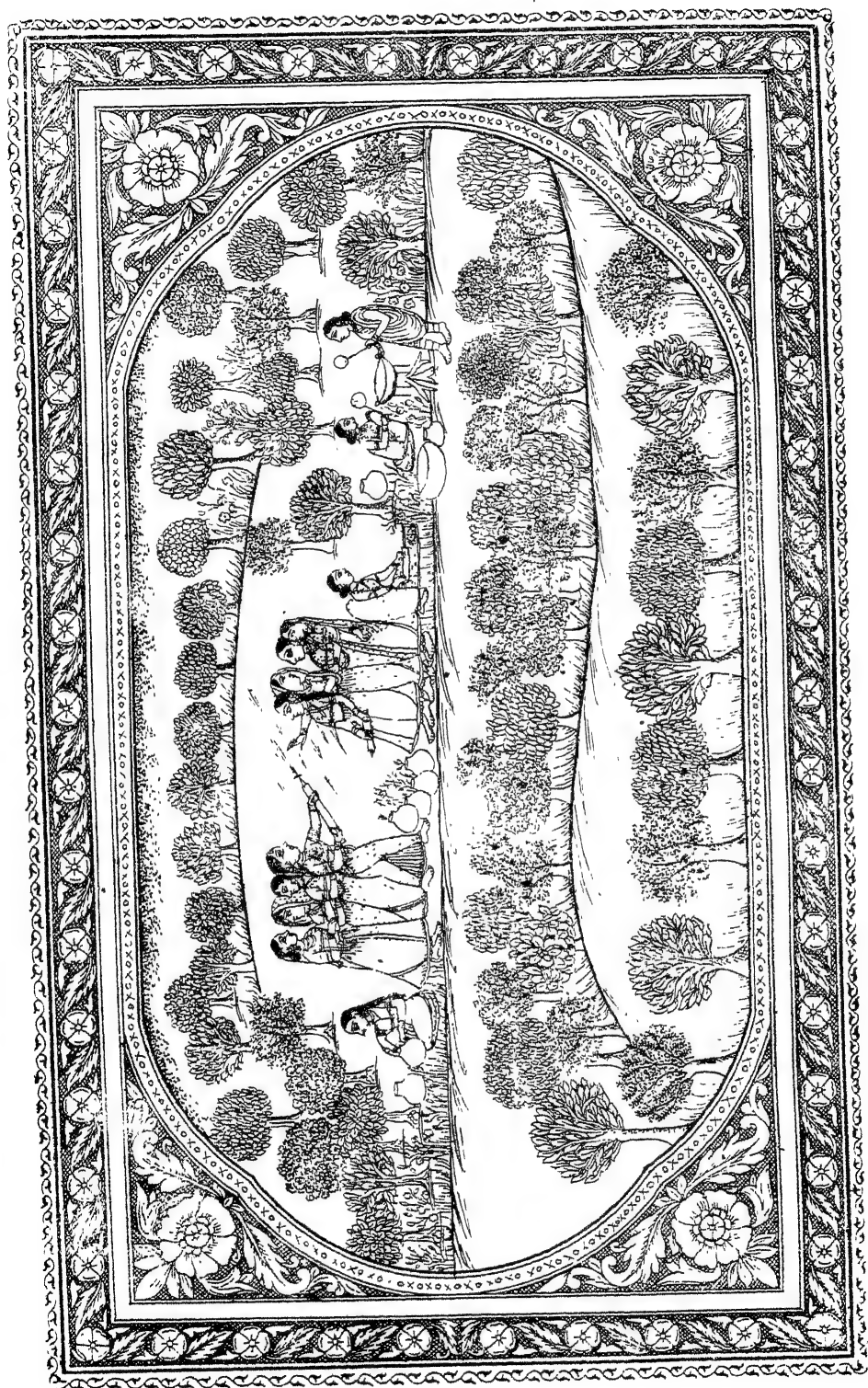
جی اس طرح سی ہولی کی سیرین سب
ادا کر چکین ہندین ہندو سب

ہو بعد اسکے بس می کہ لنگور کا
سمان ہولی کا ختم اسپر ہوا

جو ہونی تھی ہولی وہ سب ہو دم ہا
نہین باقی اب کوئی آسین کلام

نہین ہوتا بیخ مہ بالیقین
کوئی میلہ یا اور جلسہ کہین





گمردل کو پیدا ہوئی جستجو	ہوئی ختم ہوئی کی اب گفتگو
کہ تانوع دیگر ہو کچھ دل لگی	کہ ہو کوئی جلسہ قسم اور بھی
نکالی بس اک میلی کی دہوم دہام	تجست کر کی حاصل کلام
یہ سیلا ہی ہی قابل دید کے	اسی ہی نہ خالی سچ لطف سے

سمان سانوں کا

کہ تہوار اک اور باقی رہا	چلے آخری دور سے ساقیا
کہ ہوتا ہی اسمین ہی چاسمان	سناؤں تجھی وسکا ہی کچھ بیان
وہ ساونکا ہوتا ہی روزِ خیاں	کرین بہن ہنود اسمین مجمعِ کثیر
شریف و زبیل اور امیر و فقیر	گزر کرتی بہن وان صغیر و کبیر

وہ ہاتھ نہیں ہین باندھتی راکیان سمجھ کر اوی بہت سے کان نشان

بیان اسکا بھی مجھسی اب تم سنو کہ یہ نام کسکا ہی اسی دوستو

کسی کہتی ہین راکی کیا چیز ہی وہ کس شئی سی کس طرح سی بنی

یہ ترکیب کی ہی او سکے لیئی کہ ہون تاگی ریشم کی یا سوت کے

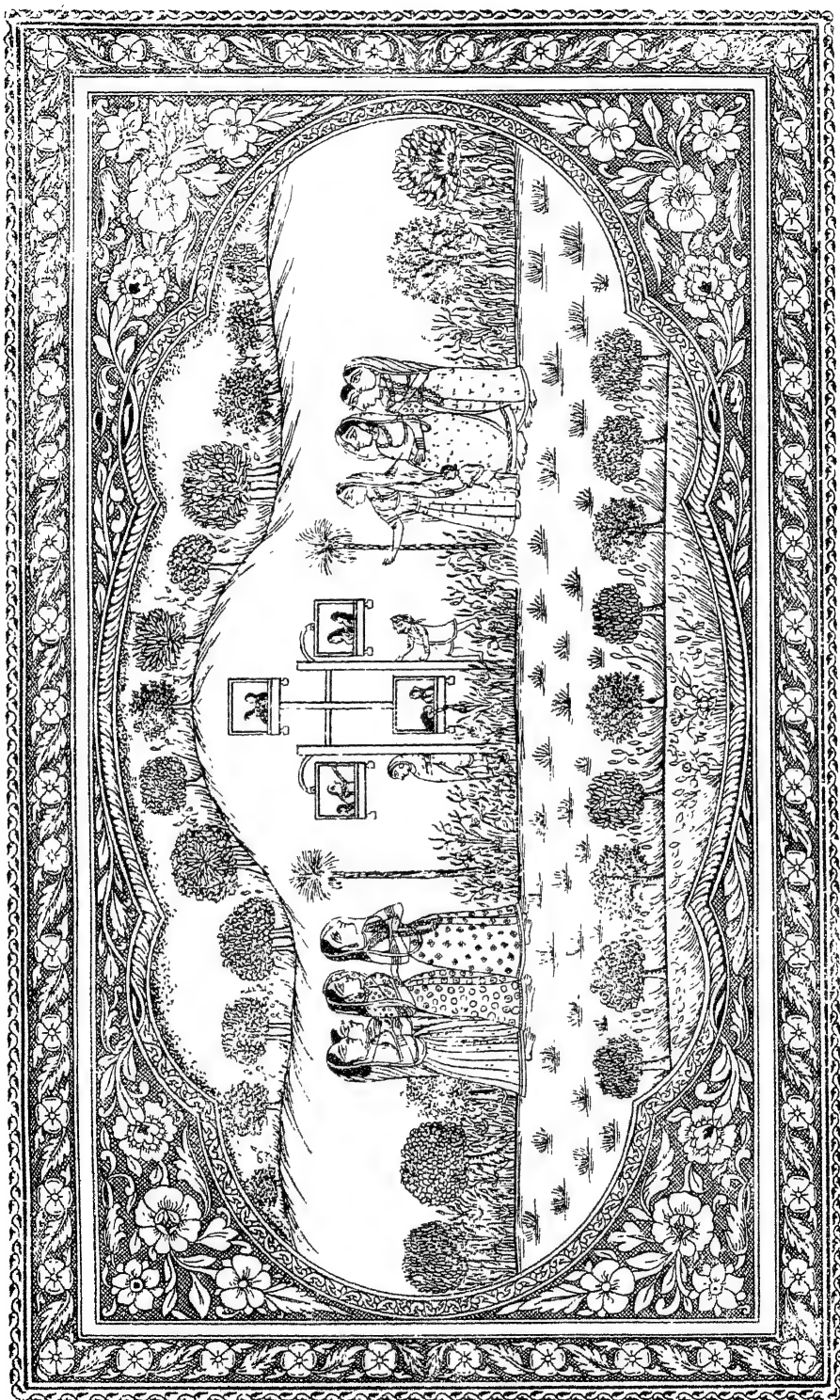
ہر اک رنگ کا تاگا باہم ملائین وہ باریک بل کی ڈوری بنائین

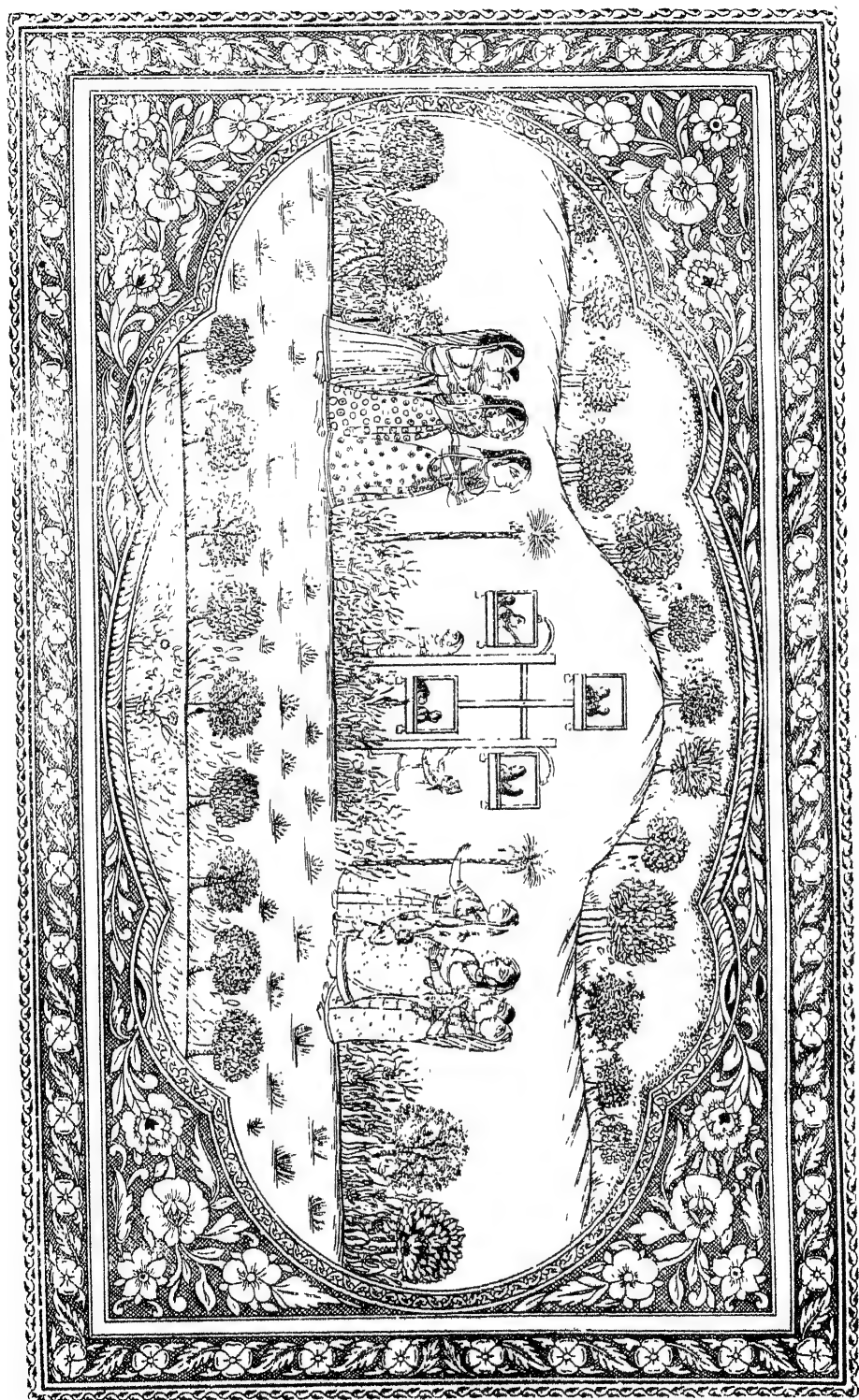
وہ تھیش و ریشم کی ہی چند تار ملا کر اوی کرتے ہین تابدار

سلیقہ شعرا اور باریک ہین پرودتی ہین ہوتی ہی تین تین

ہر اک دانے پر پند ہنا مقیش کا بند ہی خوش نما اور بہت جگہ کا

جو پٹوؤں کا کہتی ہین شہ بیان بناتی ہین سانوں میں میں راکیان





وہ ہی دستبند اصل مہن تابدار ولی را کھی کتھی مہن او سگو نوا

سورسم سا نو کئی تفصیل اب کمر پو نو کئی دن ہند کی ہندو

خوشی سی کرین اکیان زیر بست کرین بعد از ان دان پُن بست

بر مہن پیرین باند ہتے را کیان بہت پیسہ غلہ ہی ملتا و مان

دکانوں پہ پٹو و کئی ہو خوب ہوم خریداروں کا ہونہایت ہجوم

پہرین مول لیکر وہ جب را کیان تو تیار یان پھر کرین ہندنیان

وہ شیرین کپوان او پھینیان رکمین مہن یہ سب تھا نو کئی مریان

اونہین تھا اونہین کہکی سب اکیان گروہ اپنی بس باند کمر ہندنیان

مہن بہانجی بہائی ماسو کئی یان وہ جاتی ہرے لیکے سب اکیان

بہن بہائی کی اکھی باندی چہی
اوڑا تاہی چہری اوسی بہائی تب

نر و سیم ہی کچھ سو چہری کی
جھکڑ کر ہی لیتی بہن بہائی سے

وہ راکھی کی بندہوائی کا نگاہ
بہن بہائی سی لیچے کے خوب

تو پر نایچ گانی کی ہوتی ہی دھوم
ہر اک گہریہ ہو ہند نیون کا ہجوم

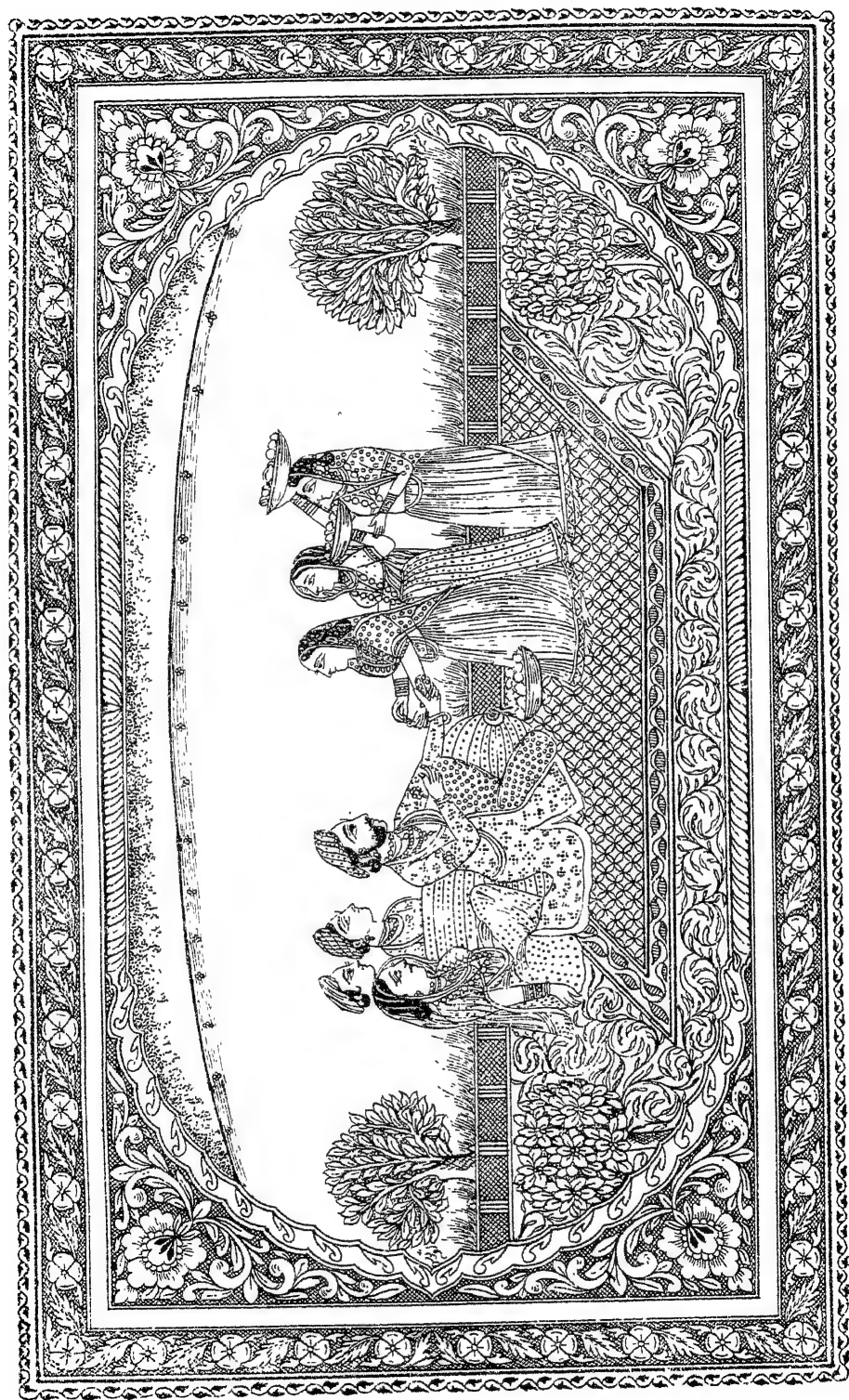
وہ ساونگی گیت اوڑھا رین تمام
ہون ڈھولک پکا گالی شبا دھام

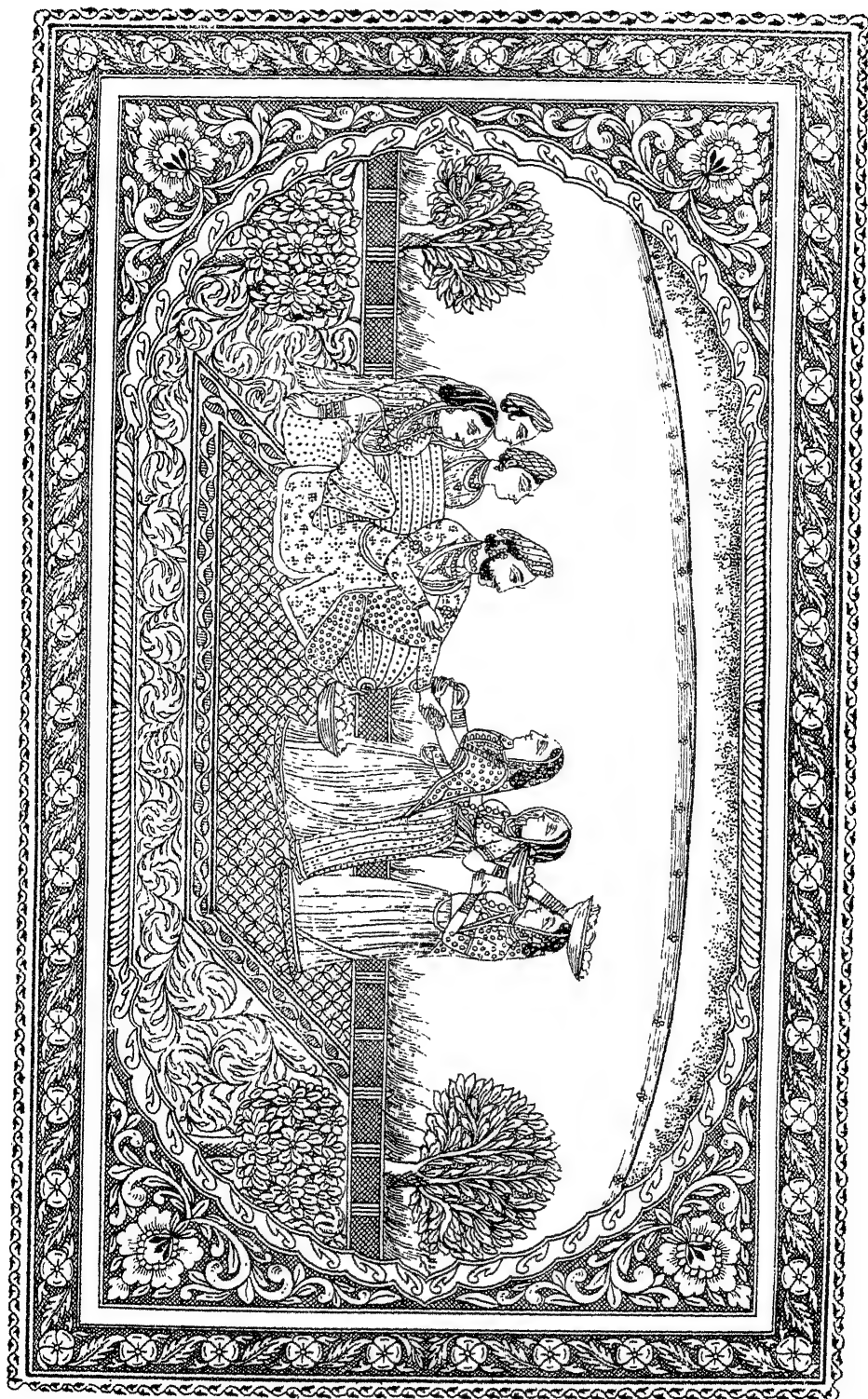
کوئی جھو لکھو لا بجاہ گائی
کوئی منگا دو کماٹا گا کر سنائی

اسی طرح رکبڑ چل رات بہر
ہو سامان میلی کا وقت سحر

نکالین بہن اس میلی کی درمیان
ہری پیلی اور خوشنما بھریان

سنو بھریو نکلی ہی شرح جوڑ
کہ سانوں سی اک ہفتہ پہلی ہنوں





وہ دونوں میں بہرہ کی مٹی سیاہ
میں گندم کو بوتی جمالت پٹا

وہ دانی ہون روئیدہ جھجکتے
ہو سر سبزی شادابی ہی جلوہ گر

انہیں کہتی ہیں ہندین ہجران
نکلتی ہیں یہ دہوم سی خوبیاں

یہ ساون کا تھو الہس ہندین
بڑی جوش سی کرتی ہیں عورتیں

ہو آراستہ میلی کے دریاں
فرہم بہت ہوتی ہیں ہندیاں

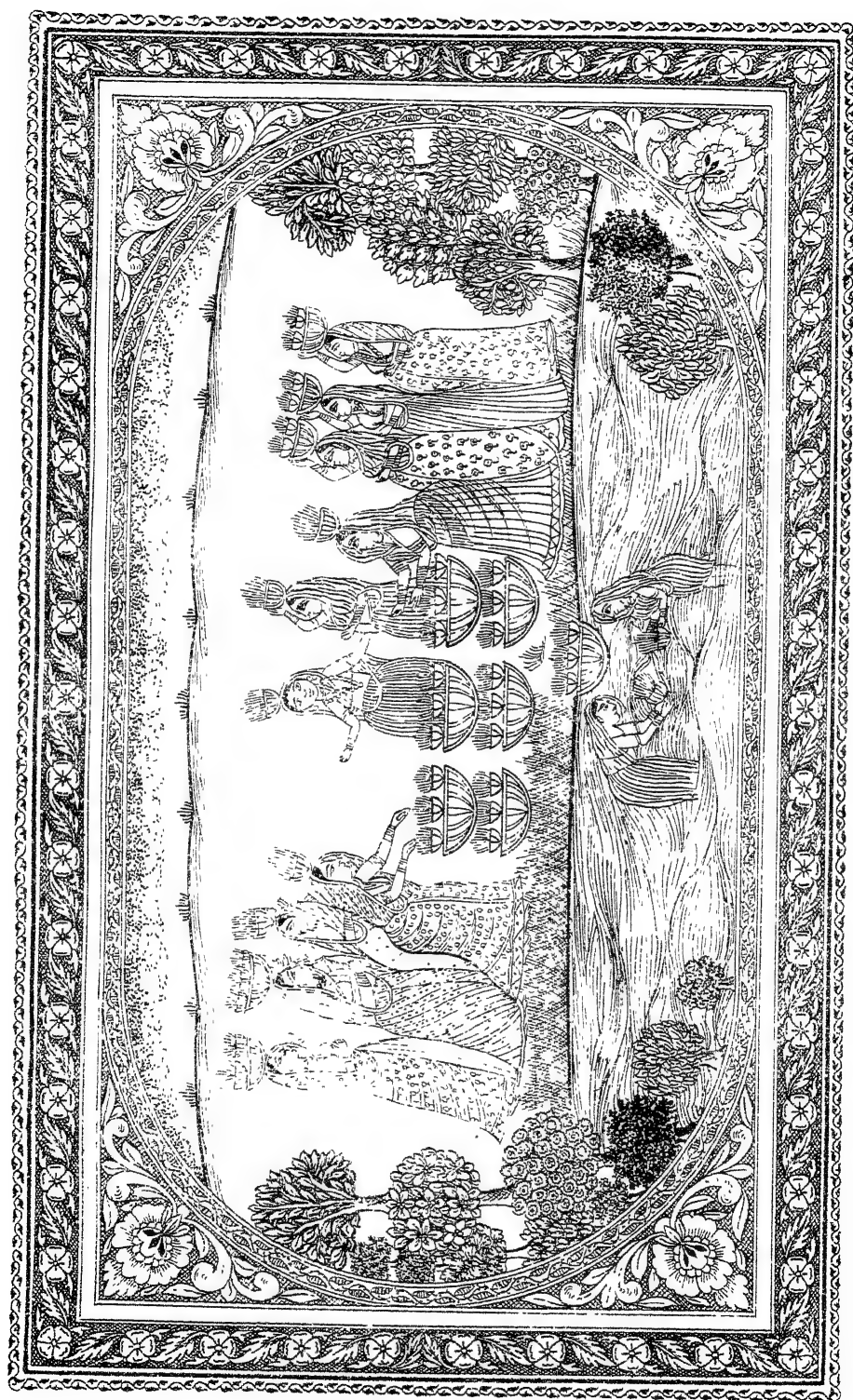
وہ سب سب خُسخ اڑ کر ہجران
سرون پر ہی رکھی ہوئی ہجران

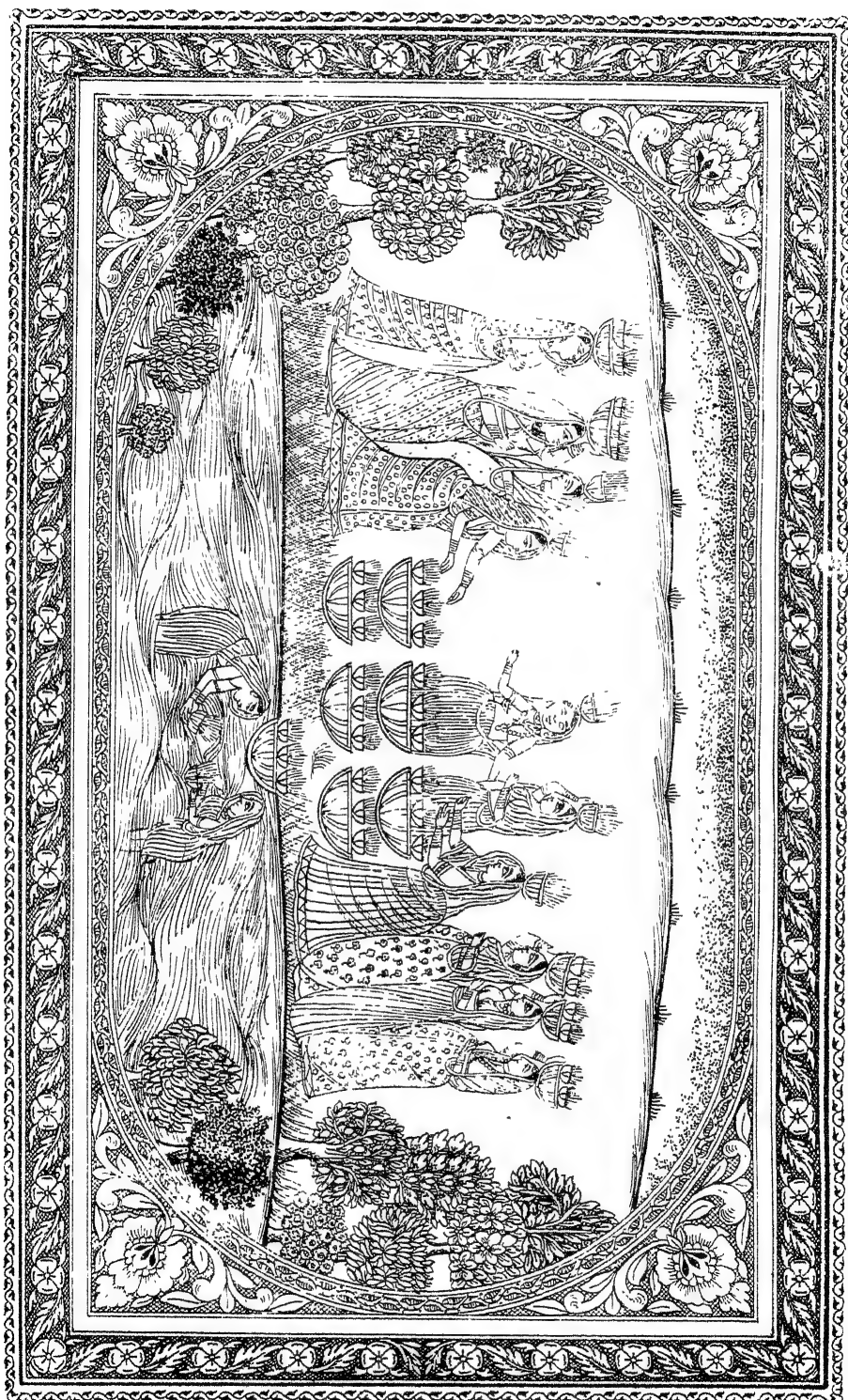
مٹکتے چمکتی ہر اک دلربا
وہ گونگ کی پٹ سی دکھاتی ادا

دکھاتی ہوئی وہ کمر کی لچک
چلی آتی ہیں میلی میں یہی ٹرک

وہ میدا نہیں باندھ اپنی غول
وہ گاتی ہیں منگادو کھاڑی گول

پہرین گرداوسکی ہین سب ہندیا	رکمین درمیان اپنی پہر جیریا
دین را چھاڑی گرداوسکی انداز سی	بچا چھکیان تالیاں ناز سے
تو دریا کی جانب چلی جائیں سب	ہوں فارغ وہ جب ناچ کافی سب
ڈبو دین ہین پانی میں کل جیریا	پہونچکر وہاں پروہ سب ہندیاں
اوسی وقت میلہ ہی بچا سٹ	سہراونکو ڈبو کر پہرین رات کو
تمہیں شاد رکھی خدا سی انام	یہ تہوار ہی ہو چکا سب تمام
ہوا کشور ہند کا جملہ ختم	بیان خوبی کی ساتھ آئیں رسم
بائیں شایستہ زیبیاں	ہوئیں یعنی اس ہند کی خوبیاں
رسم کرتا ہی خامہ دوزیاں	اب اوصاف شاہان ہندوستان



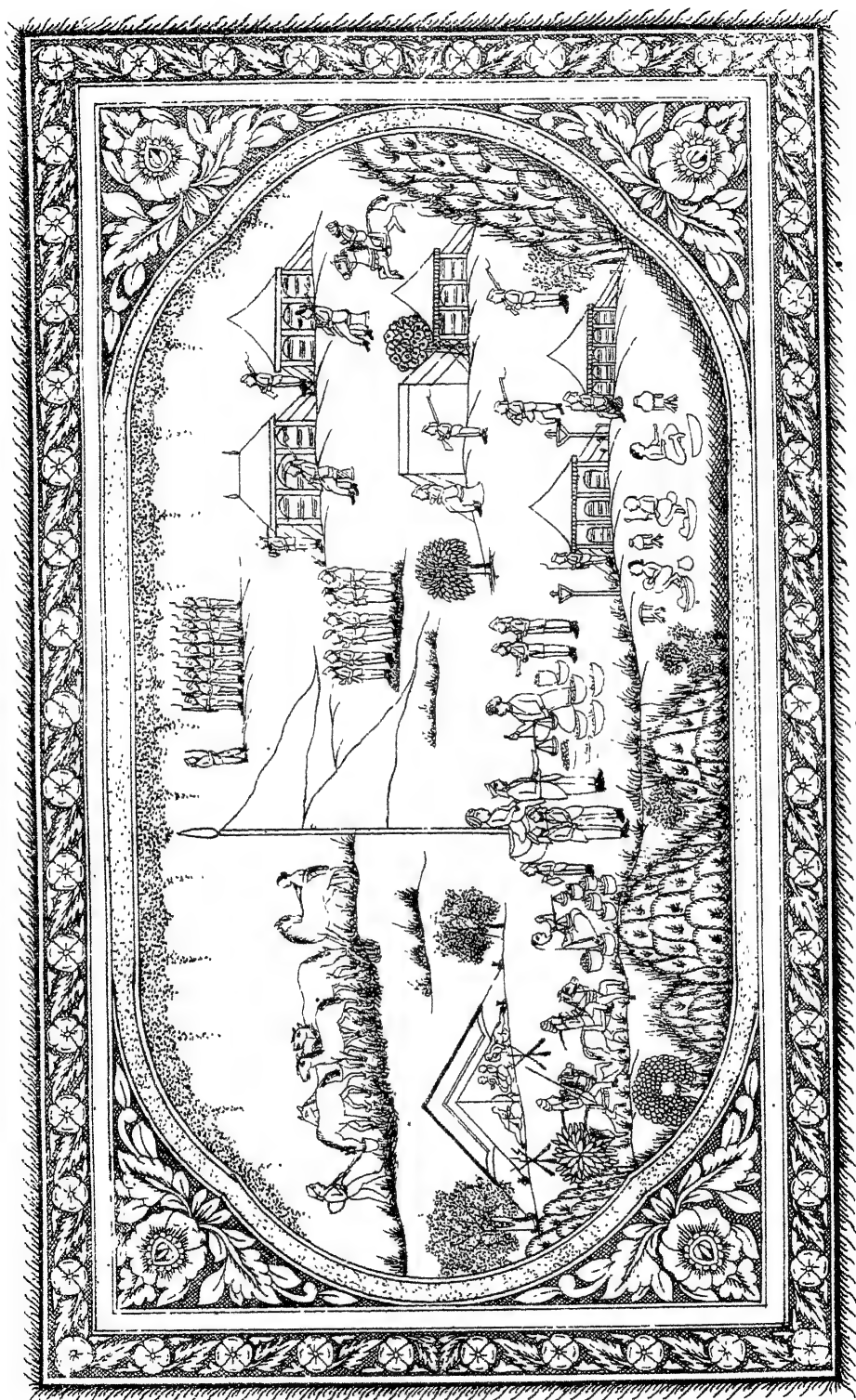


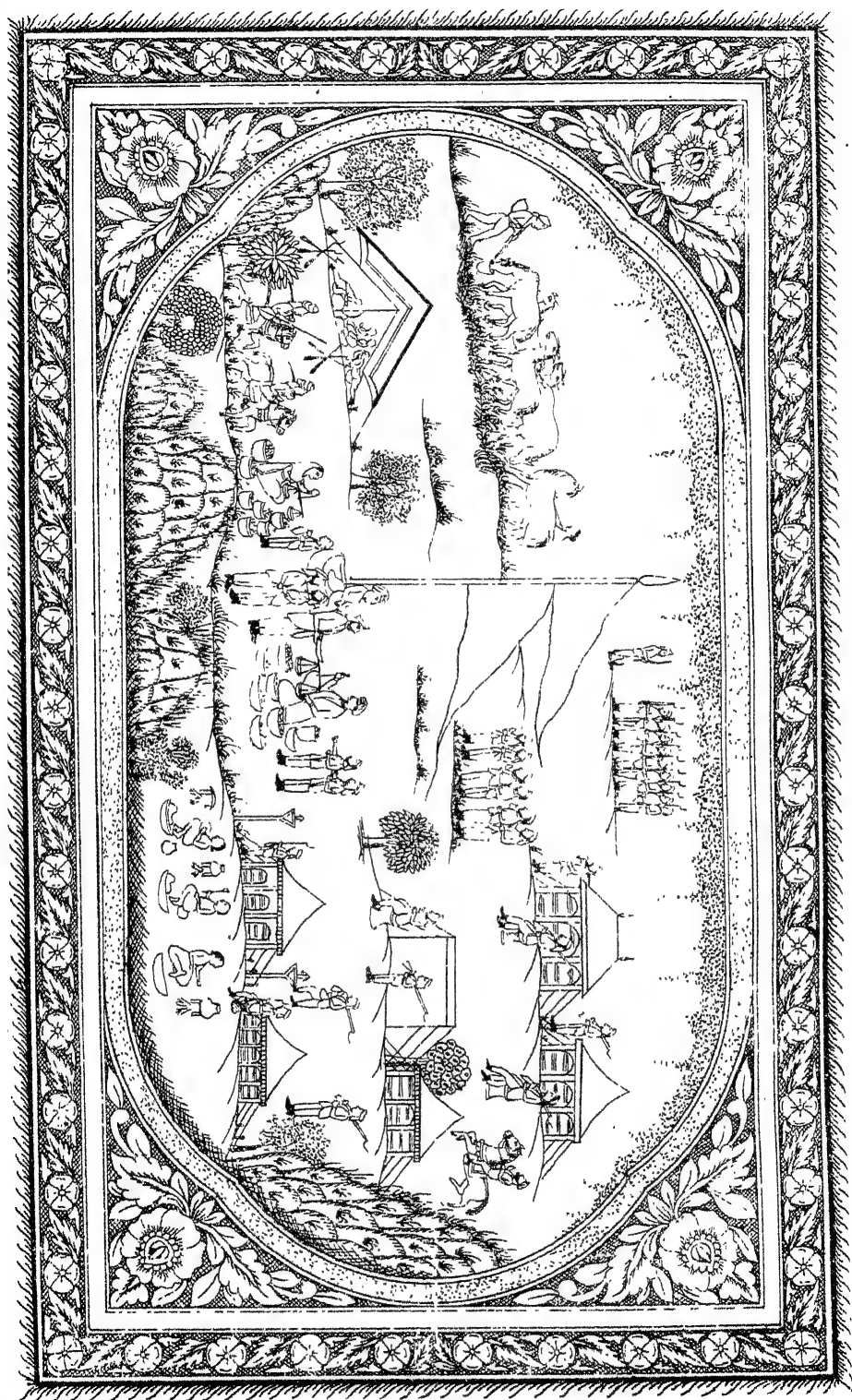
مثل پینے سے ہی بائقین	کہ ہوتا ہی حسن المکان بالکین
کیا اسکی مضمون فی یہ اقتضا	کہ تاریخی احوال صدق انتما
لکھا جاتی اون شہر یاد نکا آب	رہا ہند زیر نگین جس کے سب
غرض اب سمت قلم کی عنان	مڑی جانب ملک وصف شہان
ہی لازم کہ کچھ عظمت و عزو شان	تگ تو سن خامہ سی ہو عیان

توصیف شہا بان ہندوستان

مجھی ساقیادی بس اب جام جم	کہ شامہوئی محفل میں رکھوں قدیم
ہی خوبی میں مشہور ہندوستان	یہاں پہلی تھی حکمران ہندوان
جگا کشور ہند کا جب کہ بخت	ہوا اہل اسلام کا جاتی سخت

تو ہمسرہ واروم اور شام کا	بجا اوسین ڈنکا جب اسلام کا
کر گناہ اوسین کوئی قیل و قال	عیان ہی ہرک شخص پر اسکا حال
امیر و فقیر اور بڑا و پیر	ہین آگاہ اس ہی صغیر و کبیر
وہ ہی وسط اقلیم ہندوستان	کہ ہی شہر دہلی جو عظمت نشان
ہوئی وان پرتیور کے بارگاہ	تھی اوسین جہان ہند کی تخت گاہ
کلبس اور سکا شوکت میں تہا شکا	فلک مرتب اسکی تھی بارگاہ
نظروان چنچیتی نہ ہی یک بیک	قنائین کہ چین تین کہی میل تک
بروج فلک پرتہا جگہ و ج	وچھی تھی اور شامیانی بروج
کوئی مٹلی کوئی بانا ت کا	کہچا اور تہا صاف ہر ایک تھا





حشم اور خدم کا جہان تھا مقام
لگین پٹنیں راوٹی تھیں تمام

ہوی ڈیری اور بھی استاد جب
لگی چین سی لشکری رہی تب

تھا باز بھی ایک جانب لگا
لگا اوسین انبار ہنس کا

ہو جس چپکے نہ خواہش اور آرزو
ملی حسب دلخواہ بی جستجو

اس آئین سی جب ہوا اہتمام
اور اوڑا قرینی سی لشکر تمام

بصد شوکت و شہمت و عروج
ہو اور رونق افروز تیمور شاہ

جو تھا عازم ملک کی وہ شاہ
تھی کثرت سے ہمراہ فوج و سپاہ

ارٹائی گا سامان سربا دست
جو انان لشکر تھی چالاک و حیت

جو تھیں حمطین پٹنیں بشما
پریت اور قواعدین سب ہوشیا

بہت بڑی جنگی اسی شانکی

پیادہ ہر اک ایسی رکشا تھا شان

وہ پٹن تلگو نکی چو کھی کھر

جب آئی وہ ترکو نکی پٹن نط

جو ہر اتھی پٹنوں مین جوان

وہ تھا تو پ خانہ جو ہمراہ فوج

ڈہلی اور پنج تہین تو پین تمام

گر انبار تھا ساتھ وہ میگزین

سواران رجیٹ تھی سب باوقا

تھی توران اور ملک ایرانکی

کہ لڑندہ تھی جس رستم کی جان

عجب شان ولایت تھی دہلین بھری

ڈرا ترک گردوں چہرے پر

وہ تو پ نکی تھی ساتھ با فروشان

روائی مین تھا جیسی دریا کی موج

بنی روس ولندن کی ٹین لکلا

تھی جنبش مین صد می سی جی مین

شرافت شجاعت مین سب بنا دار

دلیر و شجاع و تہور شمار

جس کو رہا و رہا و رہا و رہا

جو کیتان و جرنیل و کرنیل تھی

شجاعت شعار و کئی کئی تھی

زہ اور دستاں خود و سپہر

تھی زیندہ ہر اک کے جسم پر

تہمتن صفت تھے قومی پہلوان

پہکیت اور پٹے باز بنوٹان

تھا چونک میں اونکا وصف تہا

کہ کٹھا تا مگر تہا اک کے ساتھ

فرار زہر اب و اسفندیار

جو ہوتی مقابل تو ہوتی فہر

ہر اک زور میں ستم روزگار

نبرد آزمائی میں سب ہوشیار

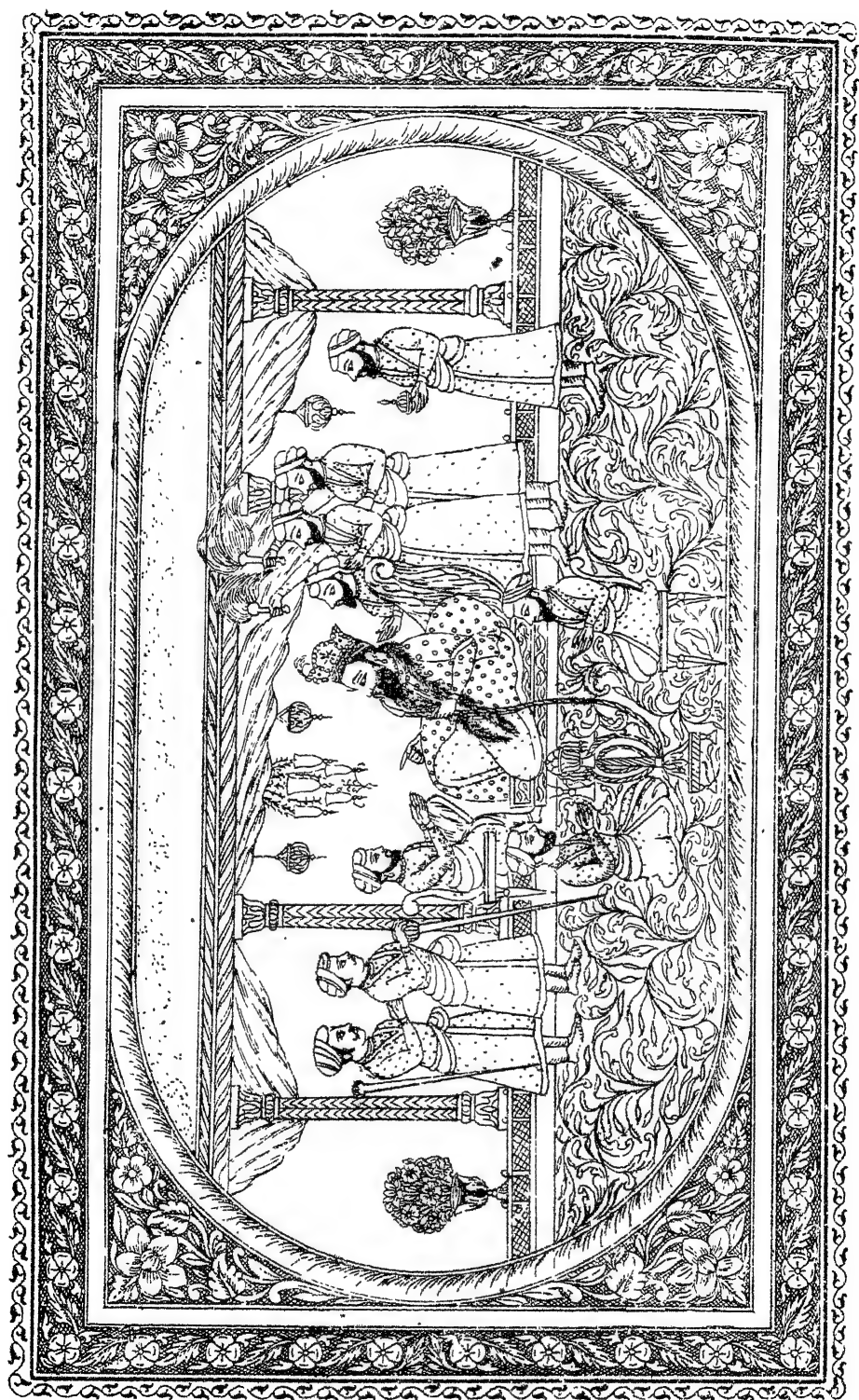
مثال کو اکب جو تھی فوج شاہ

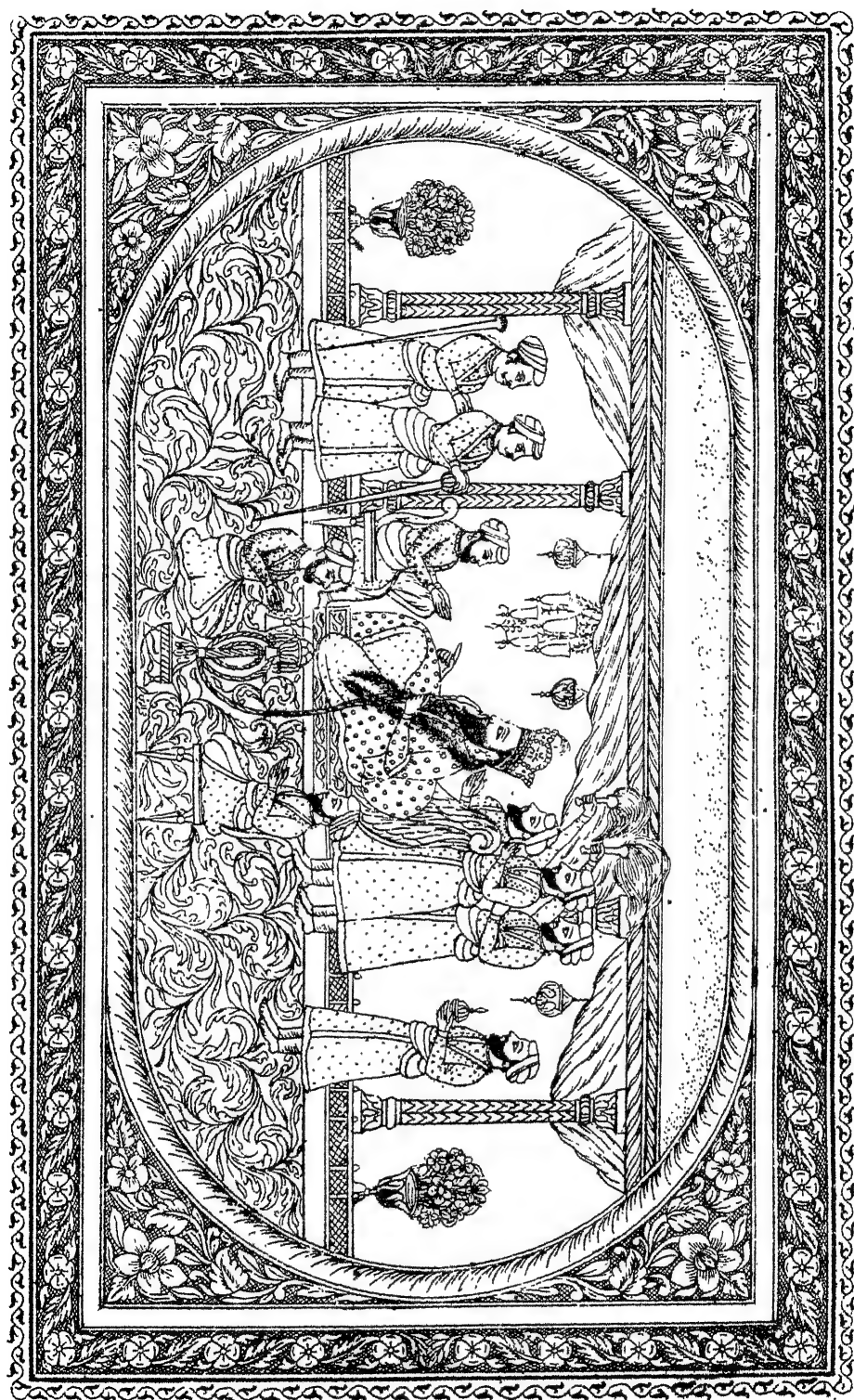
تھی سردار سب اسکی نشان چاہ

لئی فوج ساری باعز از وجاہ

ہوئی بستہ صف حاضر بارگاہ

ہوا زیب اورنگ تیمور شاہ	اوشمین دیکھ کر باسرو برگ و جا
ہوا مایل مشورت تاجور	سرتخت شہ ہو کی بسج بسوگر
کہا جنگ مطو خطا ہے اب	وزیران وانا کو کر کے طلب
نر کہون یہاں دخل کھار کا	دکھاؤں ذرا زور تلوار کا
وہ ہو کشتہ تیغ دین سیر	ہی کافی یہاں کا چو ارجہ کبیر
ہوا سلام کا ہند میں خوب لاج	ملی دولت و شہمت و تخت تاج
ہو ہر طرح سی بہتری بالیقین	ترقی پہ ہوماں و ملک او دین
کہ مان عرصہ جنگ کے راہ لو	سناد وینے مان آب فوج کو
پہنچ جامی وان جلد جنگی سپا	لقب جس میں گاہی یان رزم گاہ





غرض جو جو منظور تھا سب کہا جتایا اونہیں دل کا ہر عیا

یہ ارشاد سنکر وزیر کبیر جسی کہتی تھی سب اسطو نظیر

اوٹھا اور آداب لایا بجا ثنا خوان ہوا اور دیکر عیا

گزارش یہ کی پھر کہ ای تاجدار تو ہوزور اقبال سے کامگار

تو عمر خضر پاوے اور جاہ جم ترقی ہوا قبل کی دم بدم

ہی انب وہ جوشاہ کی ہی ثنا سرچشم سی لائیں اسکو سجا

ہی گر زم پرست تعد شہریار تو آمادہ ہم ہی بین سب جان ثنا

ولی اسے ناقص میں جوتا ہی گزارش وہ شہسی کیا جاتا ہے

سلف سے ہی شاہان اسلام کا یہ دستور آئین نصف پنا

کہ جب کی ٹپٹائی کسی ملک پر
مجاہد سپہ کی باکروٹ

تو دایم رہا اون کا یہ اہتمام
کہ کی پہلی بس دین کی دعوت تمام

لہذا یہ ہی عرض ای بادشاہ
کہ ہورسم سابق کا کیس نہا

ہی اسلام کی پہلی دعوت ضرور
ہو بعد اس کی جنگ و جدل کا ظہور

روانہ مع نامہ ہوا کس سفیر
کری جا کی جو درک مافی الضمیر

پہنچ کر وہ یعنی کہ راجہ کی پاس
بیان حکم شاہی کری بی ہر اس

وہ اسلام کی شرط کر کی ادا
لڑائی کا مضمون دیوی سنا

مضامین سفارت کی کر کی تمام
وہ راجہ کو دی حرب کا ہر پیام

سمجھ لی وہ خوب اپنا سو و ضرر
ارادی سی ہو شاہ کی بانہر

پھر گفتگو کر کی جب نامہ بہر
تو پھر جنگ اور صلح پر ہوا نظر

سوالوں کی گھر ہوں مخالف جواب
تو ٹھہری مخالف سزا می عقاب

ہوئی ختم جس وقت گفتگو
تو کہنے لگا شاہ فرختہ خو

یہ تو نی جو کی عرض ای خیر خواہ
ہوئی دانشین میری بی اشتباہ

عیان ہر سخن ہی ہی فہم و ذکا
ہر اک نکتہ ہے لایق حربا

گذارش ہی تیری بہت خوب تہ
پذیرفتہ عقل ہی سب سب

جو ہی مصلحت تیری بآب تاب
ہی بہتر وہ ہو جائی کیسو شتاب

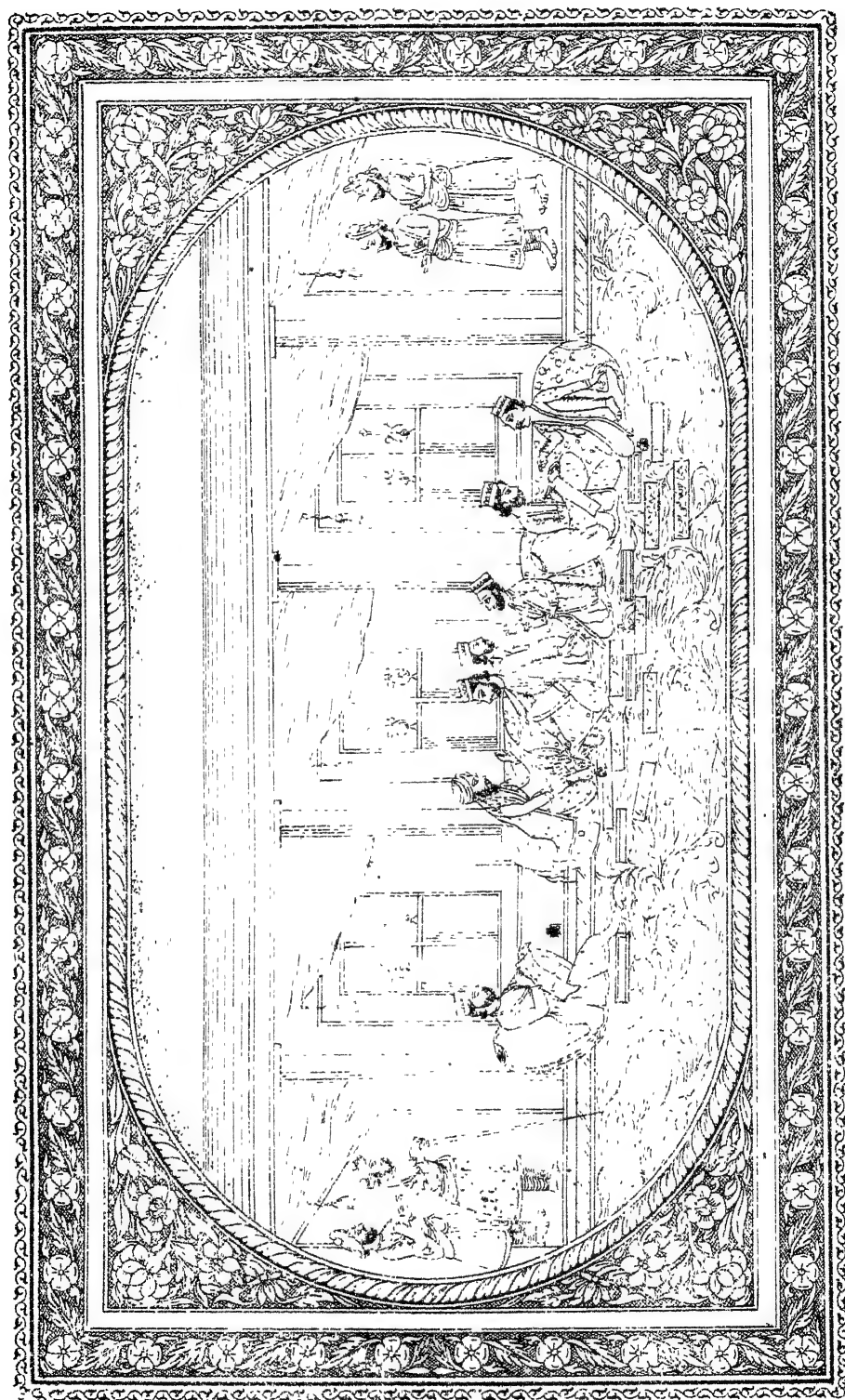
شتابی سی آب نامہ تحریر تہ
بہت پُر شکوہ او سمین تقریر ہو

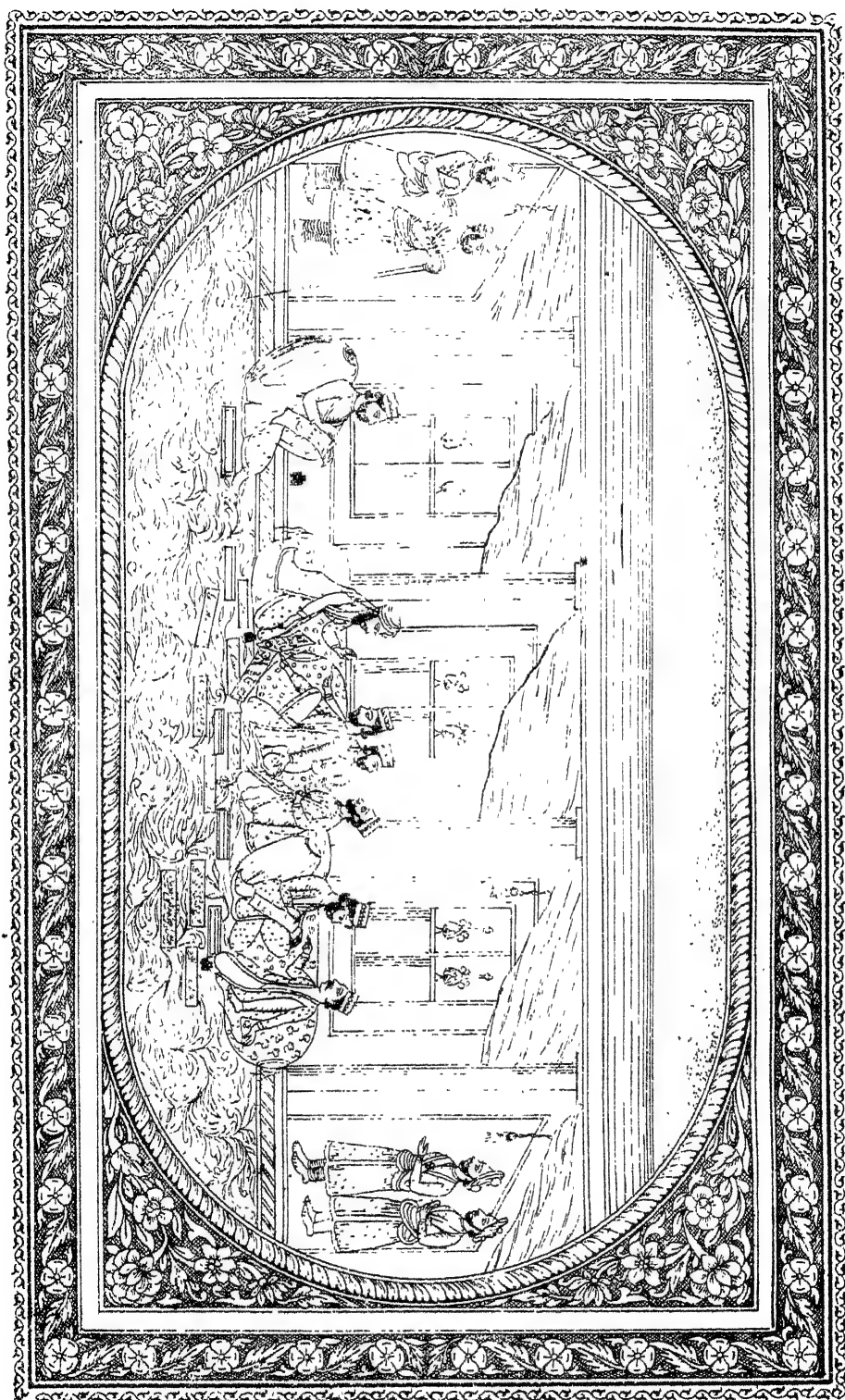
نہ خالی ہو شوکت سی کوئی کلام
بہر او بد بے سی ہو مضمون تمام

مری شربت و شوکت باجلال	ہو راجہ کو ظاہر تمام و کمال
روانہ بیان سی جو ہو سی سفیر	وہ فہم و دلیری مین ہو بی نظیر
ہی پریشتم نامہ جو یہ سرسبز	سنادی وہ راجہ کو سب بخیر
جتا کر یہ ارشاد و صولت پناہ	کیا نیمہ خاص مین باو شاہ
بس او کو سمجھ کر وزیر و نیاں	کیا میسر نشی کو فوراً طلب

نامہ لکھنا شاہ کاراجہ کو

عطار در قوم میسر نشی جو تھا	وہ حسب الطلب آکی حاضر ہوا
پہر آداب جب عرض وہ کر چکا	وزیر معظّم فی اوس سی کما
کہ ہی حکم شاہی یہ ای ہوشیا	ہو مر قوم ایک نامہ ذی وقا





یہاں کا جو راجہ ہی ذی ہوش را
خریطہ اطاعت طلب و سکوا

یہ مضمون عالی ہوا دین ترسم
کہ آمادہ رزم ہیں تمہیں

مگر فرض پہلی ہی تلقین دین
کہ ہی رکن اسلام یہ اولین

منور ہی اس دین سی سارا جہان
فروغ اسکا بڑھ کر ہی خورشید عیان

یہاں ظلمت کف ہے پر سرسبز
اوی شمع اسلام سی دور کر

جو چاہی ہی بہبود ای بد سیر
مشرق باسلام ہو جسد تر

ہی منظور گر تجھ کو اپنی حیات
اسی دین سی پارِ یگا تو نجات

یہ ہی دین برحق قبول اسکو کر
وگرنہ ہے موجود تیغ و تبر

یہاں فوج اسلام ہی جلوہ گر
کری گی تجھے دم میں زیرِ دُور

ہی ادنا پیادہ بھی ایسا دوسرے کہ ہی ماریا اک تپانچی سی شیر

ہین رومی و تاتاری وہ شمسوار کہ کیل اونکا طفلی مین تھا کارا

جوانمرد و دوزی جراث پلٹین نہر دآز ماصف شکن تیغ زن

زراہی ہون مایل بچولان اگر ابھی ملک تیرا ہو زیر و زبر

یہ ہی تو پچانکی شان و شکوہ کہ ہر گولہ اسکا ہی ہون کوا

جو زداوسکی لائین قرین قیاس اوڑین روس و برمن کی کیس جواس

عرض یون بیان کر کی چاہ و جلال جتایا ترک او تھل کا حال

نثر طبع مین لکھ کر بیضمون تمام کیا جنگ کا دج آخر کلام

کہ اے راجہ کا فرزند زشت خو سوی دین اسلام راعب ہو تو

وگر نہ گیا تیرا سب ملک مال تری جان کا ہوگا بچنا محال

سمجھو یہ کہ یہ حکم شرع شریف کر گیا جو تو رو تو ہوں میں حریف

ہو اہی مجھی ملک گیر کیا شوق میںی شوق لایا مجھی یان بدوق

اولو العزم شاہوں فی رکھا ملہ یہ قانون جاری بڑھا جس سی نام

بس اب نیک و بد اپنا تو سوچکر ولی مدعا کر عیان سر بسر

ہی منظور کیا جنگ سے تہج کو طول اطاعت سے یا بادشہ کی قبول

جواب اسکا دی جلد تر صاف صاف عیان جس سی ہو عزم صلح و مصافحہ

رقم ہو چکا یہ غضب نامہ جب مزین ہو اوستخط شدہ سی تب

دیا نامہ قاصد کو اور یہ کہا اسی پاس راجہ کے تو لکھی جا

پہنچ کر وہاں تو یہ کیچو بیان
پی رزم آیا ہے شاہ زمان

یہ اوس شہ کا فرمان ہی تیری نام
کئی ہین رقم اسمین ساری پیام

جو تختیر ہین اسمین سربستہ راز
سمجھ لی تو او کی نشیب و فراز

سہراک نیک و بد اپنا بس سوچ کر
جواب اوس کا دی تو مجھی جلد تر

غرض نامہ بر کو وہ نام دیا
اور او کی مطالب سے واقف کیا

مضامین جو اوس میں مرقوم تھے
وہ سب بنشین نامہ بر کی گئی

کری تا بخوبی ادا سے پیام
پہنچ کر ہو جب راجہ سے ہمکلام

غرض کر کی سب راز خاطر نشان
کہا اوس سی لی نامہ اور ہودان

اودھ نامہ بر کو روانہ کیا
ادھر عزم ظاہر کیا جنگ کا

بدا کر نقیبون کو پھر رو برو کما جتنی ہی فوج یان جنگ جو

اور افسرین و ایشان جو اس جنگ بہت مرتبے اور بڑی اور ج کے

کرولا کی اب تم جمع اونکو روان ہی دربار کا دیرہ عالی جہان

وہ ہو جائیں جب مجتمع آنکر توفی الفور دینا ہمیں تم خبر

سنا حکم محکم نقیبون فی جب جہا کر سر و نکو بفرط ادب

ادب سے بجا لانی مجھ اسلام کئی ختم آواشا ہی تمام

کئی پیر وہ نزدیک شاہی سیر ہوئی پایہ تخت کے بو گسیر

وہ تسلیم پیر عرض کرتے ہوئے پس پاچھ سر سر جہا کی ہوئی

ننگر وہ پیر خیمہ شاہ سی امیر و کئی خدمت میں حاضر ہوئی

جو تھی کارکن فوج کے نامور کہا اون سی ہو جاؤ سب باخبر

ہوا ایسا سادہی حکم وزیر کہ حاضر ہوں یاں فوج کی سب

سپہا لشکر تہی جتنی وہ سب یہ ارشاد منکر ہو ی پر طرب

وہ دربار کا سچ کی تن پر لباس گئی سوی دربار سب بے ہراس

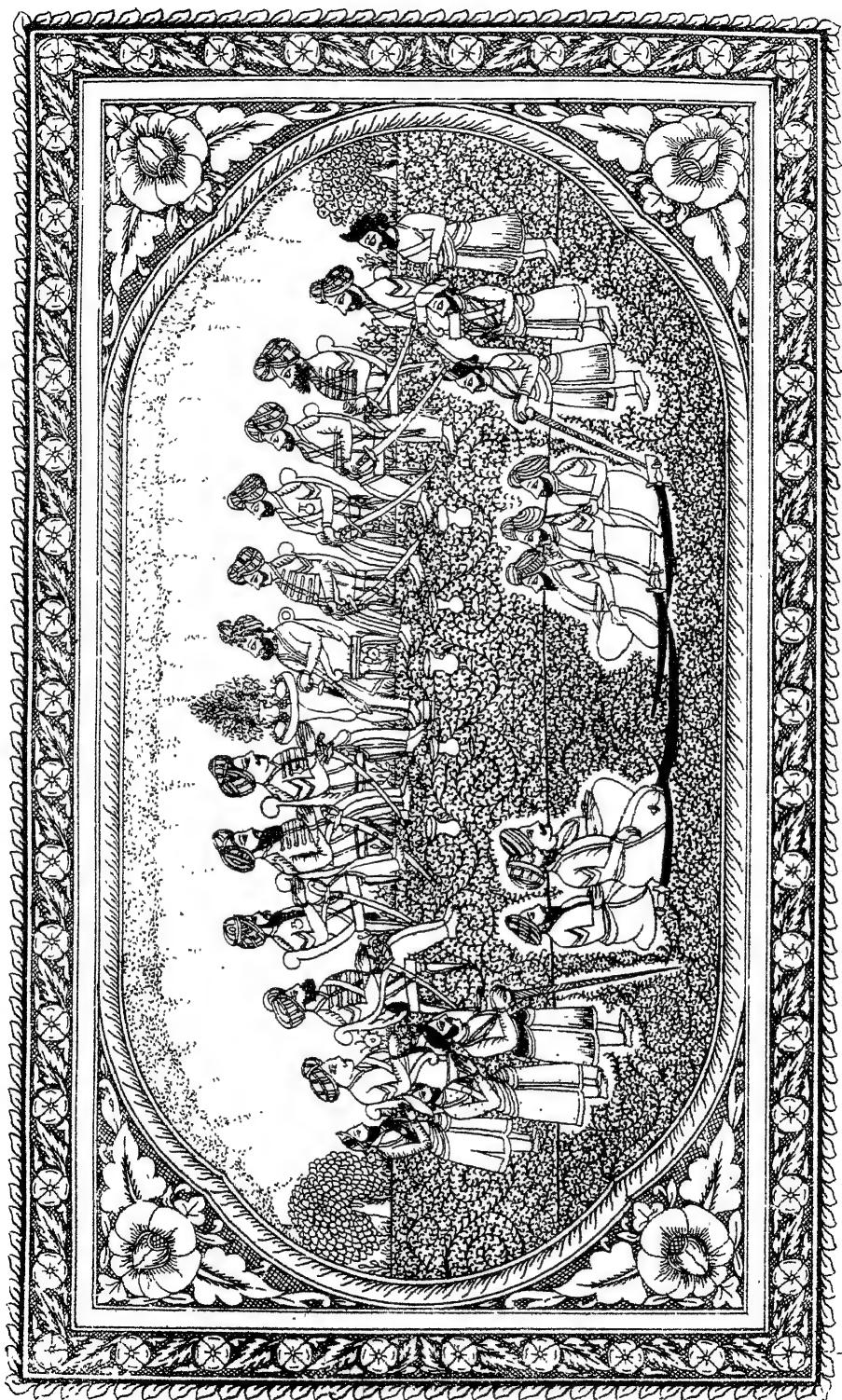
فرما ہم ہو ی جب یہ سب آنکر وزیر خردمند کو دی خبر

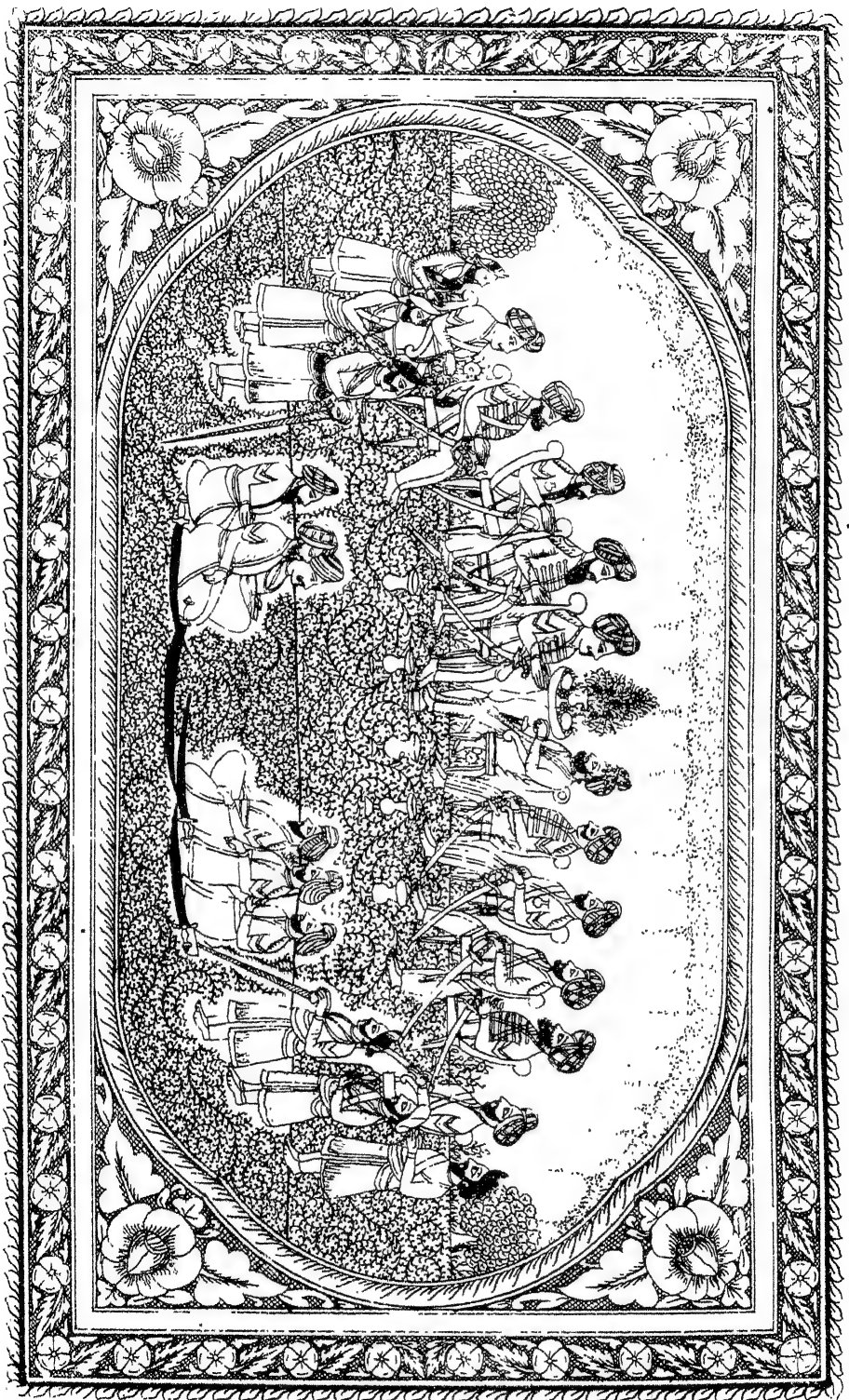
ہو اجب خب در اس سی وزیر کہ اب ہو چکی مجمع سب امیر

وزارت کی کرسی جو تہی زرنگار ہوا زیب بخش او سپہ باوقار

جو معمولی تعظیم و تکریم تھی ادا حسب دستور وہ سب ہوئی

چپ و راست جب نامور بیٹھی وان وزیر معظم کی کہولی زبان





مخاطبنا و ہمیں کر کے بولا وزیر کہ اکب حکم شاہی سنیں سب سیر

یہاں جنگ کر نیکو آیا ہی شاہ کہ تا ہند ہو جاے اسلام گاہ

نکم کھوار جتنے ہمیں اور جان نثار وہ ہو جائیں سب مائل کا زار

ستور کی چوہر کرین سب عیان لڑتین لی کی ہاتھ نہیں تیغ و سنان

ہو جب گرم ہنگامہ کارزار کمال شجاعت کرین آشکار

نبرہ از مایان جرات نشان کرین دم میں تسخیر ہندوستان

کرین اسطرح حرب سب دوبر کہ مسار ہو جای فوج عر

ہوا گوش زرد حکم عالی یہ جب گذارش لگی کرنی سز و ارب

ہمیں کچھ نہیں خوف ہے جانکا یہی ہے ہمارا فن اور عیا

یہی ہے طمع اور یہی آرزو رہیں روبرو شاہ کی سرخرو

ہی سترن پہاڑن میں جیتا ہے فدا جان کرنیکو حاضرین ہم

ہی شاہی نمک کا بڑا ہیمہ حق کرا سی ادا اسکو کچھ ہم سے حق

لیا با حلف اون سی عہد و قرا کہ جس وقت جائیں پی کارزا

لطیفین فوج دشمن سی سب بخاطر عدو کا کرین پیشکش لاکھی

کرے حکم گر خسرو نامو تو سرکاٹ ڈالی پد رکاپہ

عرق ریزی کا جب کری حکم شاہ بہادی وہین خون اپنا سپا

غرض ہو چکا جب یہ قول قسم ہوئی دان سی برخاستا ہل علم

برآمد ہوئی پھر روہ درباری دکھاتی ہوئی عزم رفتار سی

نخل آئے باہر عزت و وقار گئے اپنی خیموں میں سب ٹاملا

وزیر الممالک نے پہ بعد ازین منگا کر قسملدان اپنا دہین

لکھا جلد اک رقعہ دلپذیر بنام ظفر جنگ جنگی وزیر

کیا اوسمین تحریراول سلام کیا بعد اوسکے رقم یہ پیام

کہ تکلیف کر کی زراعت بیان قدم رنجہ فرماؤ بندی کے یان

کہ ہے شاہ عازم بکار اہم کرین مشورت اوسمین تم اور ہم

بیکجائی ہونے کا انجام کار پس مشورت راز ہو تشکا

خود ہی آتا خیمے میں مین آپ کے نہ تکلیف دہ ہوتا ہرگز ولے

تر و بہت دہین ہی جاگزین ہی اب سانس لینی کی فرصت نہیں

رقم ہو چکا جب یہ مضمون سب دیا رقعہ ناظر کو کر کے طلب

کہا اوس سی جا جلد مانت تیر وہ بین خان خانان جو جنگی وزیر

اونین جا کی دی یہ رقمیہ شتاب اور اسکا بہت جلد لا تو جواب

غرض جا کی ناظر فی وان زود تر کیا اوس رقمیہ کو پیش نظر

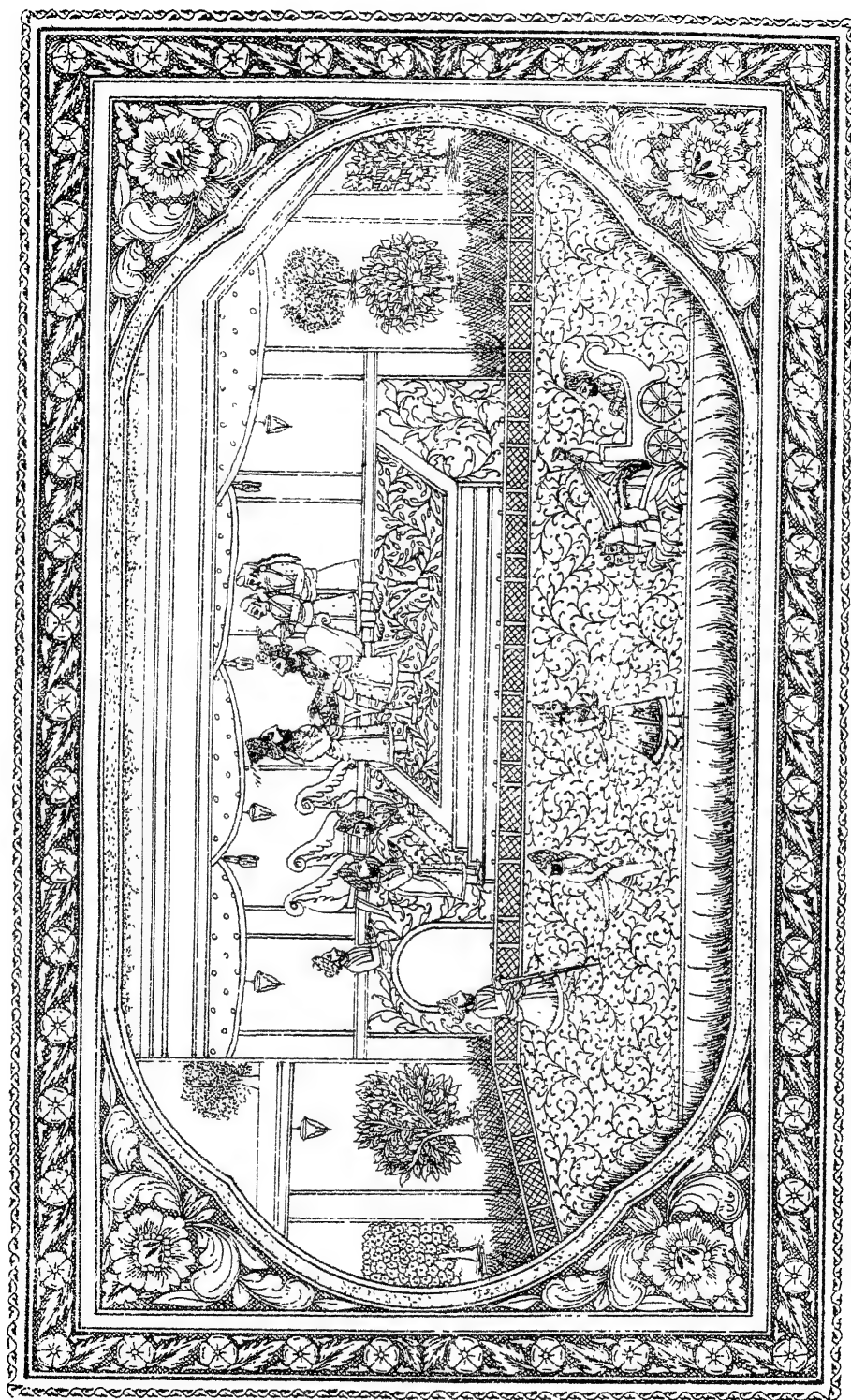
اوی پڑتی ہی بس اوٹمانا مدار نہ پکڑا پھر اپنی جگہ پر تیار

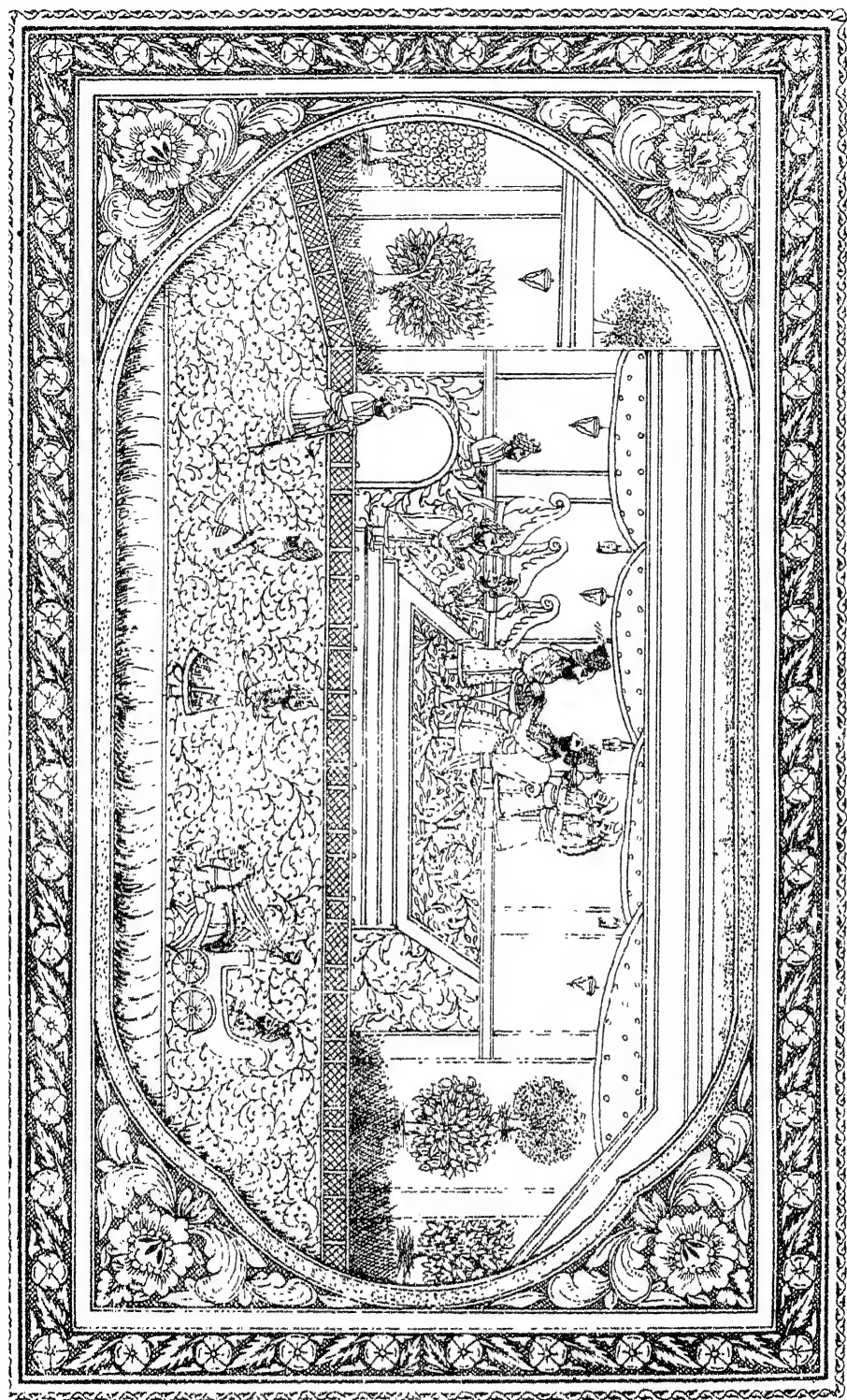
بسرعت وہ شبیدیز پڑھیکر ہوا جاے مقصد سی نزدیک تر

مستاجب وزیر الماک فی نفس تو وہ چھوڑ کر کاروبار اپنا کل

پنی پیشواے بصد کروں برآمد ہوا خیمہ سے جلد تر

جب اوتر اسواری سی وہ سہوا بغلگیر دونوں ہوئی نامدار





گرفته ہم دست ہو کروان ہوی داخل خمیہ باعہ نونان

ہوی زیب مسند بشوکت وجب دیا حکم خلوت کا خمیہ مین تب

طبیعت کو بس خوب کر کی جوع بہم رزم کی مشورت کی شرع

عرض تخلیق تین گھنٹے رہا رہا مشورہ رزم اور نظم کا

سمجھ کر مطالب وہ جنگی فیر ہوا وان ہی راہی بجوش شیر

ہوا اپنی خمیہ مین داخل رہ جب می عزم جنگ آوری پکی تب

ہوا نشہ سی او کی سرشار دست پہر اسطرح او کا کیا بند و بست

بلا کر ہر اک افسر فوج کو کما نظم سامان پیکار جو

ہر اک پہلو او کا سمجھ کر تمام بہت تند ہی سی کروا نظم

سبجکر کرکشی کا سود و ضرر
کر دو کام ایسا کہ ہو خوب تر

مراتب یہ ساری جت اکرو زیر
لگا کھنسن لین صغیر و کبیر

اس ارشاد سی ہوگا سرتاب جو
کر گیا وہ معتبہ آپ کو

کر گیا جو اسمین سربوہی فوق
کیا جایگا خون کی دریا میں غرق

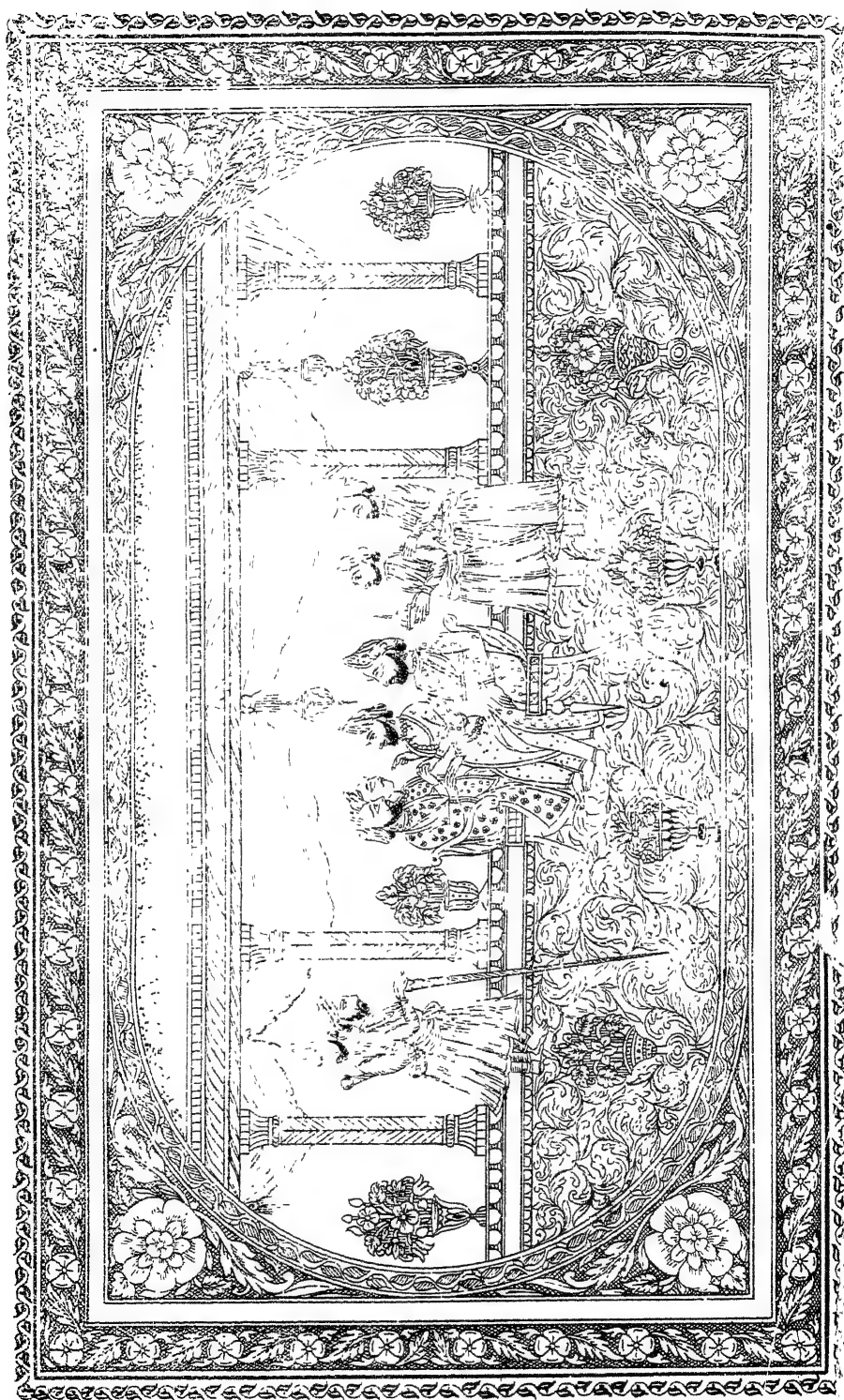
بتا کیہ اسکو کسا بار بار
کما سپر کہ بان ہو سہ انجام کا

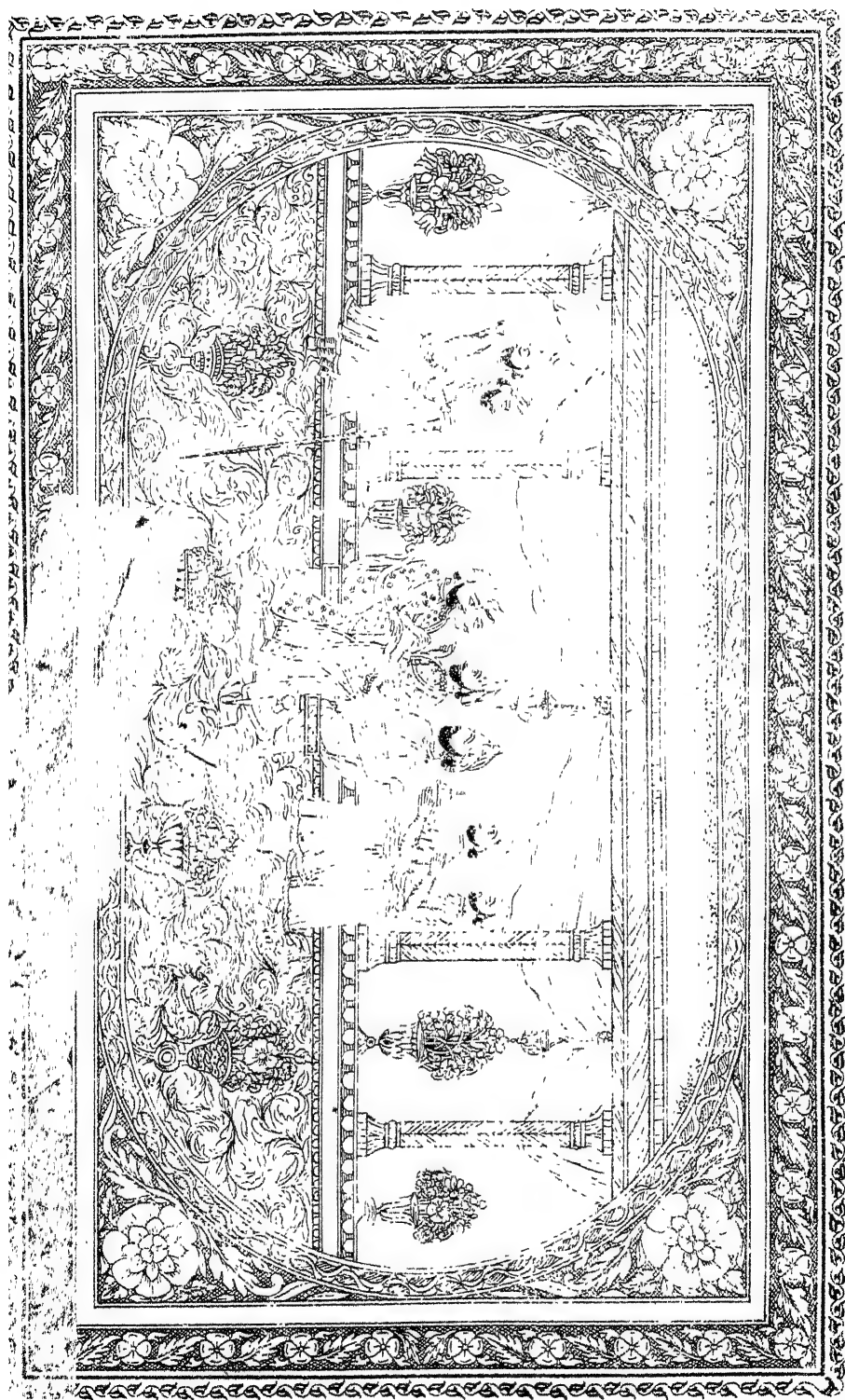
ہوی نظم کی گفت گو ختم جب
لیا جائزہ سلح خانی کاتب

جو تھے ہمرہ شاہ آلات حرب
قیامت کی رکمتا تھا ہر ایک ضرب

زرہ خود چار آئینہ اور سپر
تفنک و سنان اور تیغ و تبر

قزاقین و بلکٹار اور سلم
وہ جہد ہر وہ بر چہی وہ سیف و دم





تپنجی رفل گر زخج خدنگ	عنایت کنی فوج کو بہر جنگ
سپہ کو عطا ہو چکی جب سلاح	کہا گشت خون عدویں سلاح
مسلح ہوئی فوج جسم تمام	کیا تو پچانہ کا پھر انتظام
جو تو بین تھیں منگو کی میدان میں	نگاہ تعمق سی دیکھا اونہیں
ہر اک توپ کو غور سی دیکھ کر	چنین جو کہ تھیں عمدہ اور خوب تر
جو گھوڑی تھی تو پونکی وان بیشمار	بند ہی اونکی بس ایک جانب قطاء
ہر اک اسپ کی جب ہوئی دیکھ بھال	دلی پیر و کمزور و لاغیر نکال
سب کو تو انا قوی تندرست	کئی منتخب خوش چالاک و چست
اونہیں ساز و سامان سی کر کی دست	نظر کی تو بہر خوب ہی پایا چست

جلو دارونکی جو خستہ روان گما اون سی ٹملاؤ اب انگو یان

غرض دوڑ سر پٹ قدم او چال ہر اک اسپ کی دیکھی یہ کمال

ہوا مطمئن جب وزیر اس سی بھی گما تو پین او گھوڑی جائیں سہی

گما میر آتش سی بہرہ خطہ مہیا رہی میگزین اس قدر

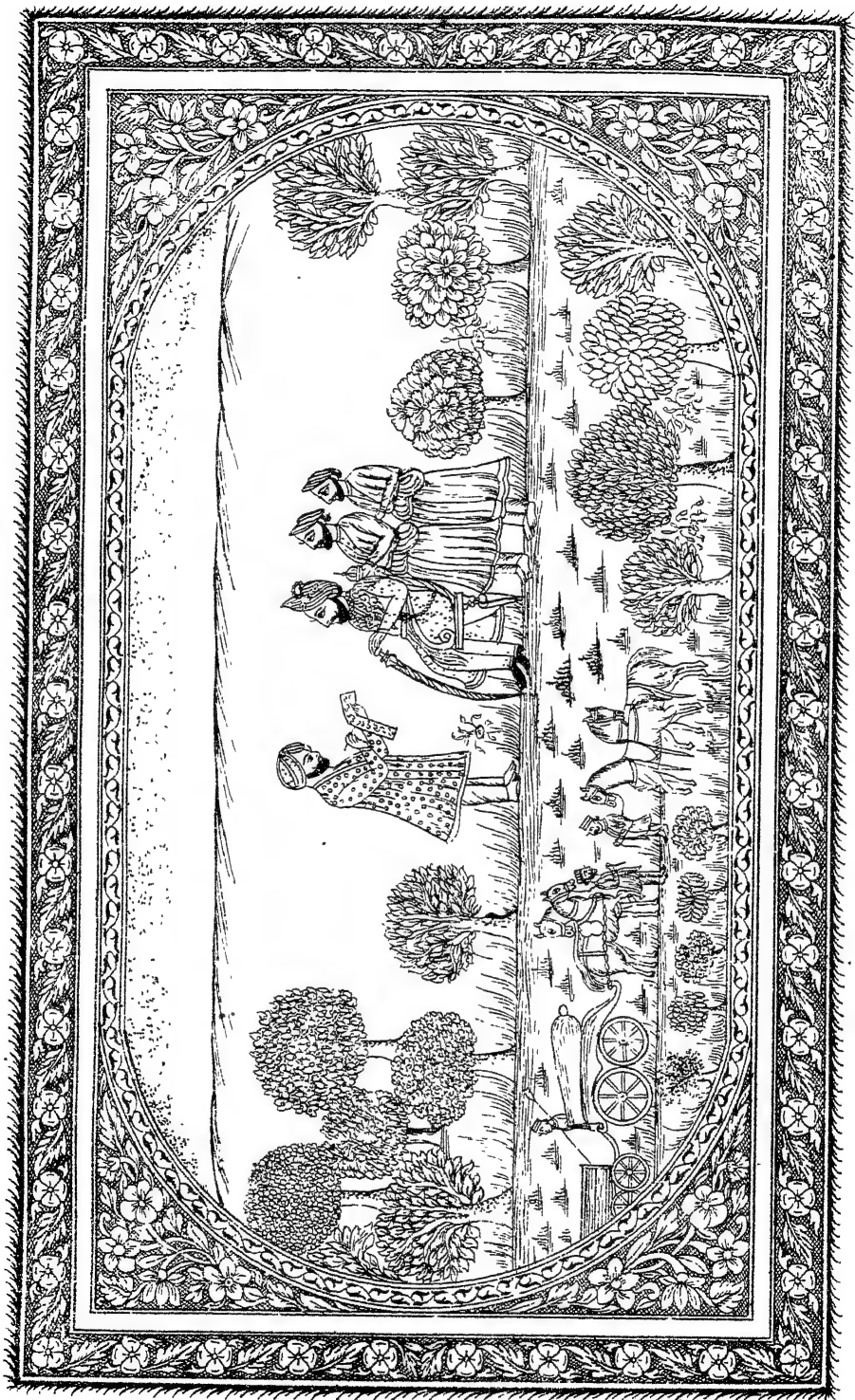
گرا ب اور بارود او گولی بان فرہم رہیں سب یہ آفات جان

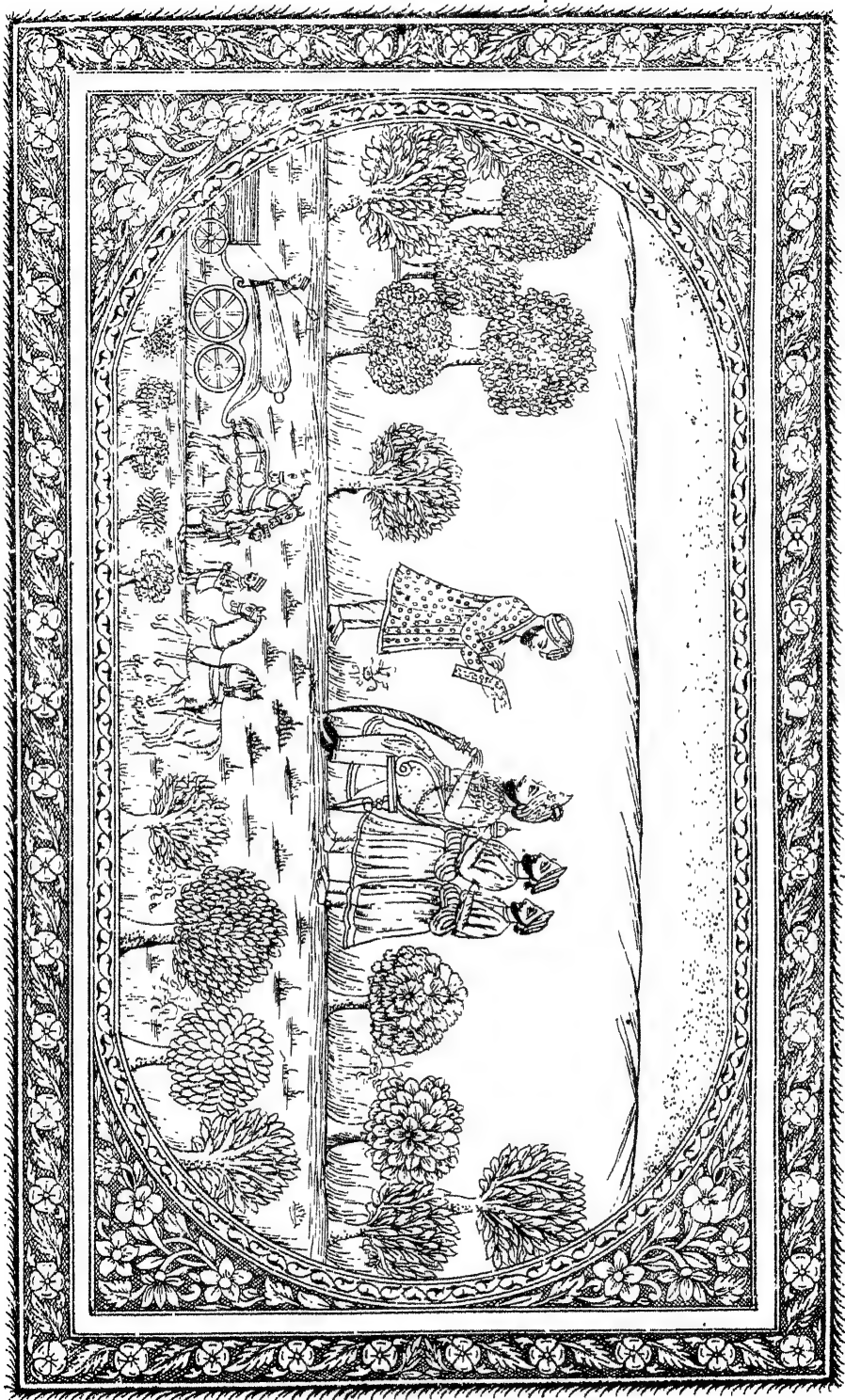
کسی شئی کی ہرگز نہ ہو کچھ کمی لڑائی رہی تابشو کوست جمی

غرض کا خانہ ون کی ہر جنس کا لیا خا تھانان فی خود جائز ا

ہوا حاضر می لیکسی فاغ وہ جب کیا اہل دفتر کو اسنی طلب

گما کا پرہ دازون سی سید رنگ بتاؤ ہمیں سال کا صرف جنگ





مرتب تم افراد اوسکی کرو

کچھہ اوسمیں خلافت درستی نہو

حساب اوسکا سارا بہ تفصیل ہو

اور اس کام میں سخت تعجیل ہو

حساب اگلی جنگوئی ہی صرف کا

بائیں شایان ہی تمنے لکھا

اب اس جنگ کی خرچ کا بھی حساب

کرو جا کے زیب رقم تم شباب

خلافت ستانی کو سمجھو قصور

وہ بن جاے ہفتی کی اندر ضرور

اور اوسکو ہر اک منتظم جانچ کر

کری مہر اور دستخط فرد پر

یہ سب کام ہو جای جب جلد تر

کرو لاکی پیر کے پیش نظر

غرض خانہ خانان پی کارزا

بصد تند ہی کر چکا سب یہ کار

پہر آیا جو ہفتے کے اندر حساب

تو منشی سی اوسنے کیا خیر خطاب

کہ لکھنؤ وزیر الممالک کے نام

نتیجہ ہی ہون اورین میفرین تمام

لکھا اوسنے بس نامہ دلپذیر

کیا سپروان سومی لکے وزیر

اودہر وہ وزیر جلالت مآب

خزانی کا کرتا تھا فہم حساب

سمجھتا تھا اوسکو بغور تمام

کری تاکہ سپر کے کا انتظام

بقایا کی مدت کل دیکھ کر

سمجھ کر خزانی کا بھی سیم و زر

مشخص کری صرف اک سال کا

پنی جنگ جب کا سخن پیش تھا

غرض وہ باین نظم مصروف تھا

کہ خط خانہ خانان کا فایز ہوا

پڑھا اوسکو اور نیز افراد پر

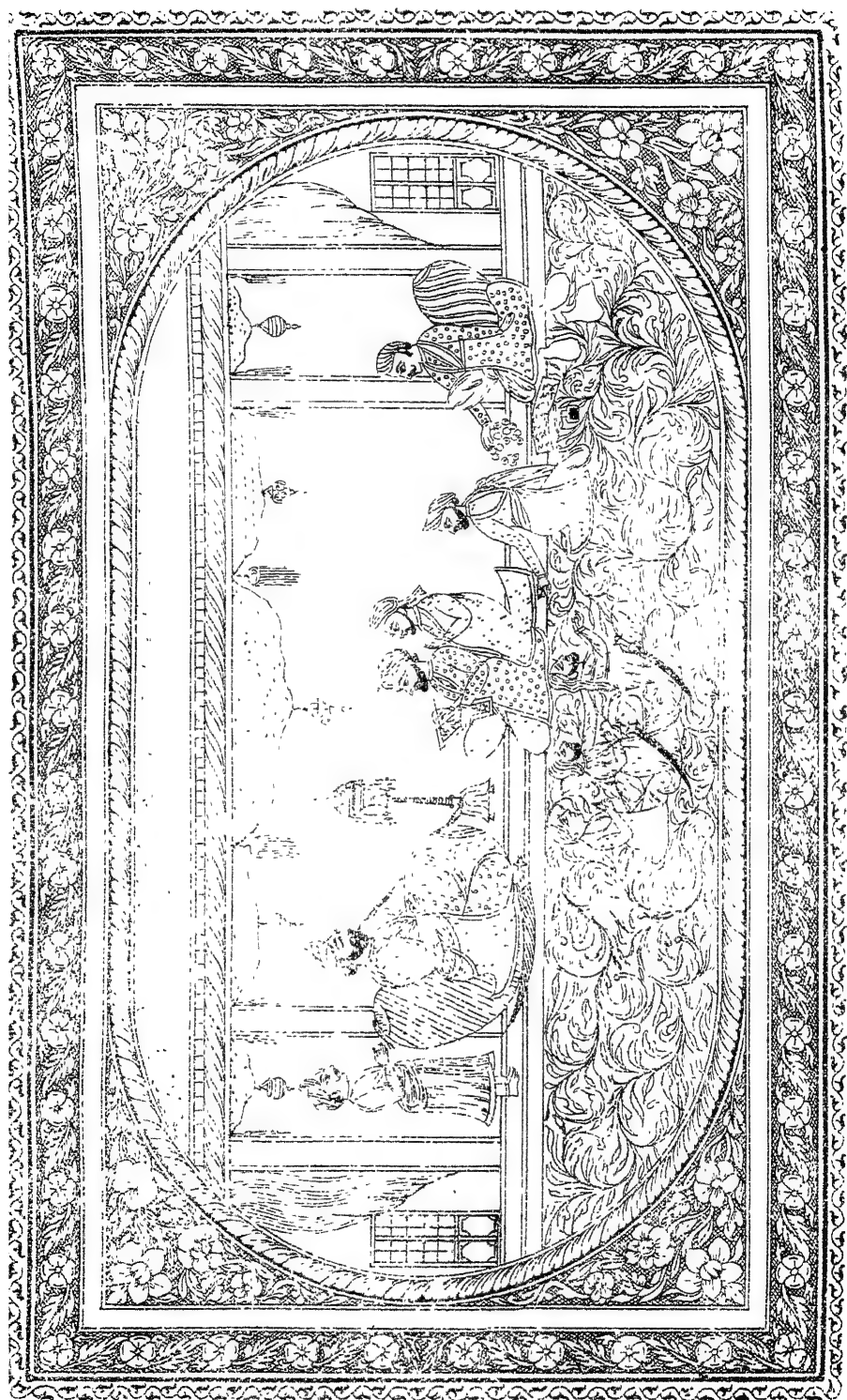
کیا فہم مطلب نظر ڈال کر

ہوا مطمئن اونکو جب جانچ کر

کئی دستخط اپنی افراد پر

دیا اور منشی سے لکھوا دیا	وہیں حکم منظور ہی اوس خرچ کا
وہ رکھتا لقب تھا امانت شعاً	خزانی کا تھا جو کہ گنجینہ دار
خزانی کی تم کہنہ و قفس سب	دیا حکم یہ اوس کو کر کی طلب
بکا اوس خزانہ سی سب ایک دم	زر سرخ و پول سپید و دم
کہ ہر جنگ میں خرچ گنج نہان	دو آب توڑ و نکی توڑ مہر دہان
کہ ہر جنگ جو جس سے اسودہ ہو	سہ ماہی پیشگی فوج کو
کہ مزدور خوش دل کند کار میں	بقول سخن دان محمود شیش
تو بس ہونگی وہ جنگ میں جانفشان	وہ آسودہ جب ہونگی اوشادمان
مگر شہر کار کی کہ جب فتح ہو	اور امید انعام ہی اوندو دو

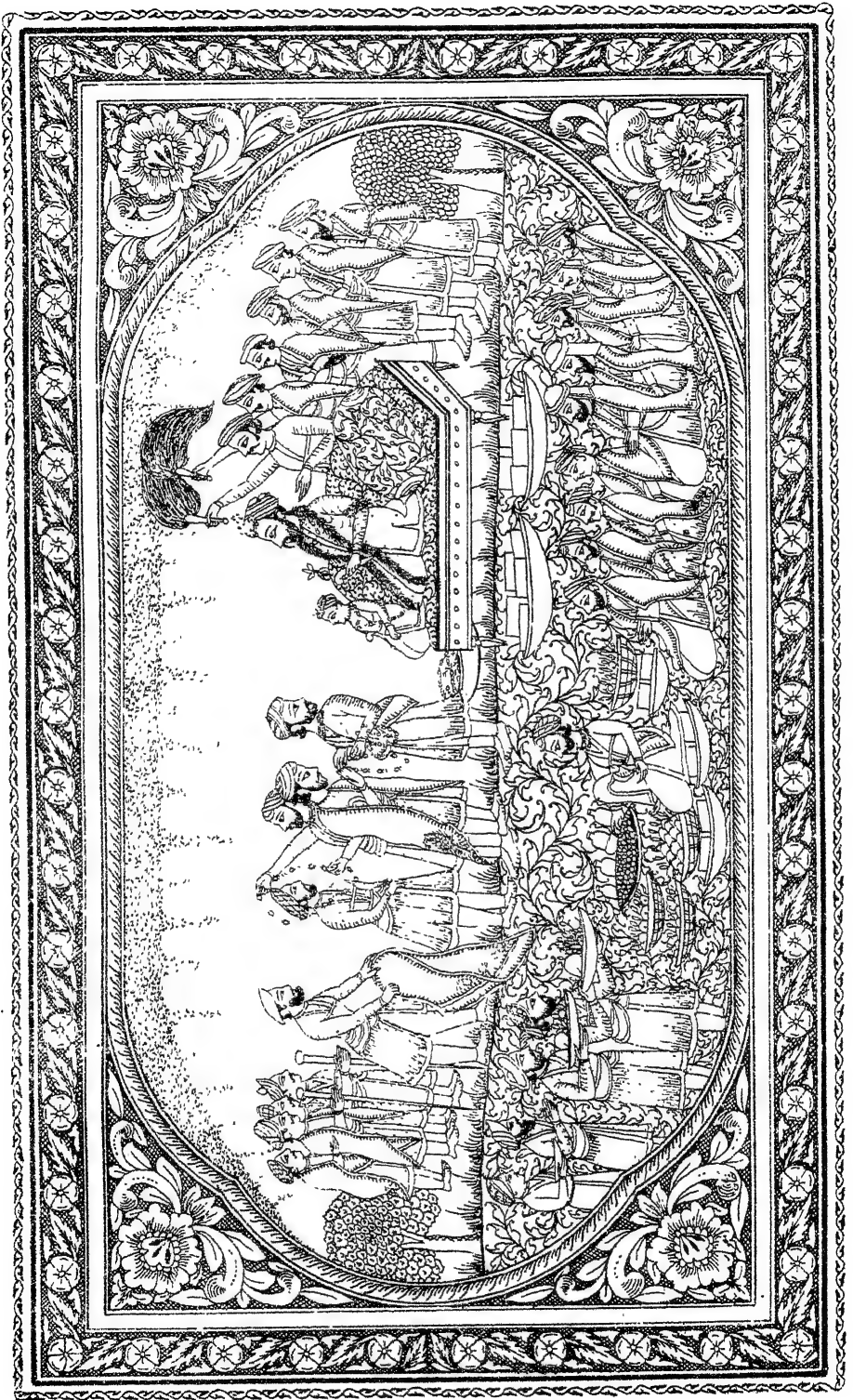
اور ان کا مونکا ہی نتیجہ عیان
 کہ ہو جائیگا سگہ دین روان
 غرض سب بنا کر حساب کتاب
 کہا انصرام اسکا ہوا بے شتاب
 ہو امر و زور سرد این تعمیل کا
 جہاں تک ہو ممکن ہو تعبیل کار
 نہو جنگ کے چرخ میں دست تنگ
 پی حرب ہو نہ زربیدنگ
 یہ احکام منجیدہ منکر تمام
 اوٹھا متمم وان سی کر کی سلام
 برآمد ہوا متمم وان سی جب
 خزانہ کی کین کنجیان سب طلب
 پہنچ کر خزانہ میں پہر زود تر
 وہیں کار پرداز و نکو چپ کیا
 نکا الا صنادیق سی او سننے زر
 طلب اور اون سی یہ مضمون کہا
 کہ حکم عنایاست ہی جب قدر
 وہ افراد میں دج ہی سہ

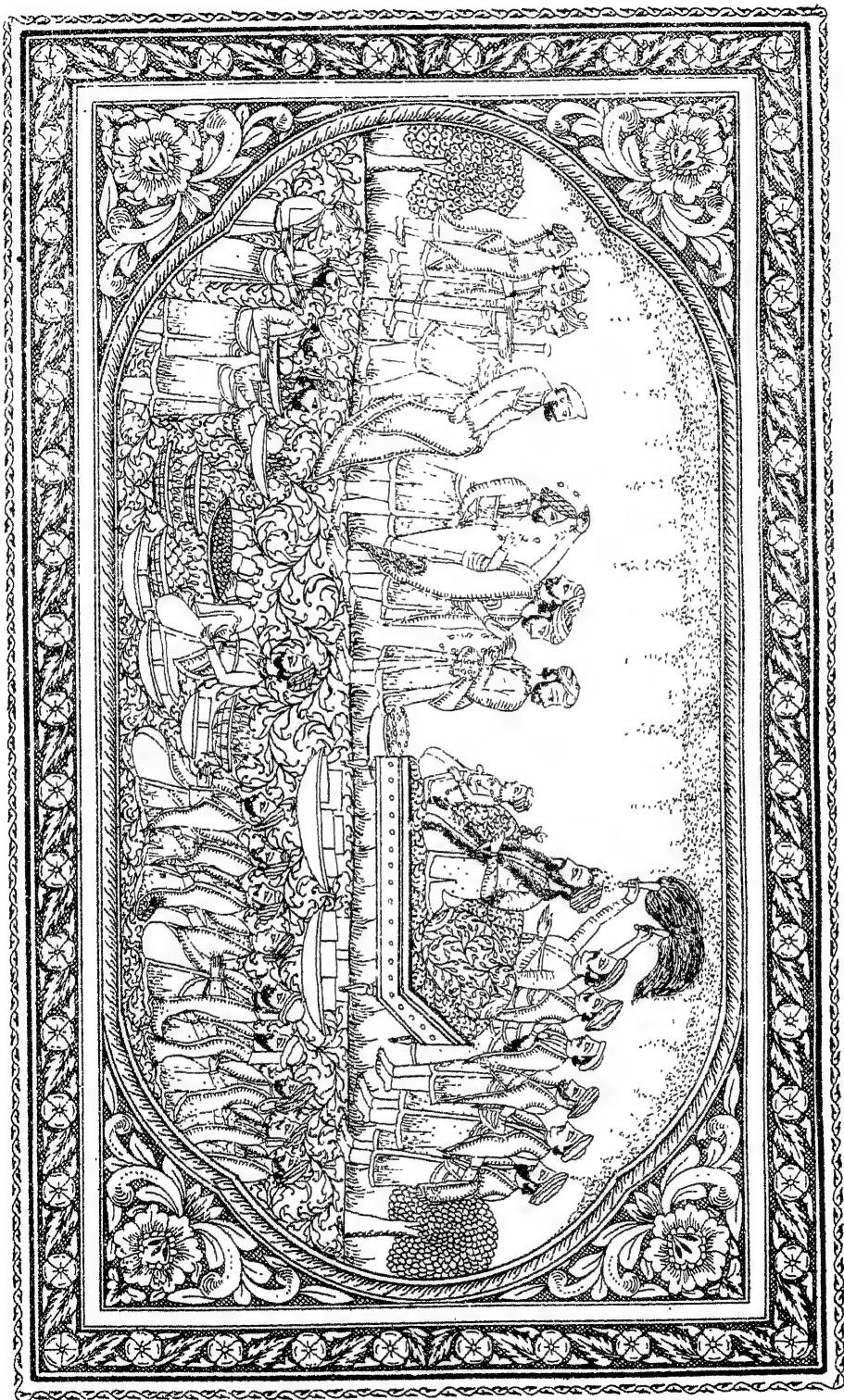




مطابق اون افراد کے تم اہی	خزانہ سی اور وپیہ اشرفی
عسنی یہ رپٹ خاٹخانان نی جب	دیا حکم تقسیم اسطرح تب
کہ آدہا رہے زری رخت جنگ	اور آدہا بٹے فوج کو بید رنگ
یہی حکم پہر لکھہ کی ہر اک کے نام	مزین ہوا دستخط سی تمام
وہ فرمان جو اسطرح جاری ہوا	زرو سی تقسیم ہونے لگا
سپہ کو بلا کر سہ ماہہ دیا	غنائی سے شہ کی اونمین خوش کیا
ہوئی فوج سہ ماہہ پاکرنال	دل نکھا ہوا اوس سی سودہ حال
ہوئی حاصل و نکو جب آسودگی	ہوئی دل سی نائل جنگ وری
لڑائی کو مکروہ لہو و لب	ہوئی مستعد سر کٹائی کو لب

تھے آمادہ سب الغرض جنگ تے
 انہیں رزم کی عزم چوڑ کر
 ہوایان تو اسطرح سامان جنگ
 پتہ و راہ تہما وہ راجہ اس ہند کا
 خبر سنکے وہ جنگ کی یک یک
 بلا یا گیا پھر وزیر کبیر
 کہی روز تک مشورت یہ رہی
 مگر تھی جو طینت مین او کی کجی
 ہو اب طرح طالب کارزار
 یہی دیر تھی آوے کب نامہ بر
 خیال عدو پر ہے جاتی نظر
 سنو کچھ مخالف کا بھی رنگ ڈھنگ
 جو مضمون نامہ کو او سنے سنا
 رہا فکرو اندیشہ مین دیر تک
 ہوئی جمع ارکان اور سب بشیر
 کہ ہی رامی کیا جنگ یا صلح کی
 نہ مائل ہوا جانب راستی
 نہ راضی ہوا صلح پر نہ ہمار

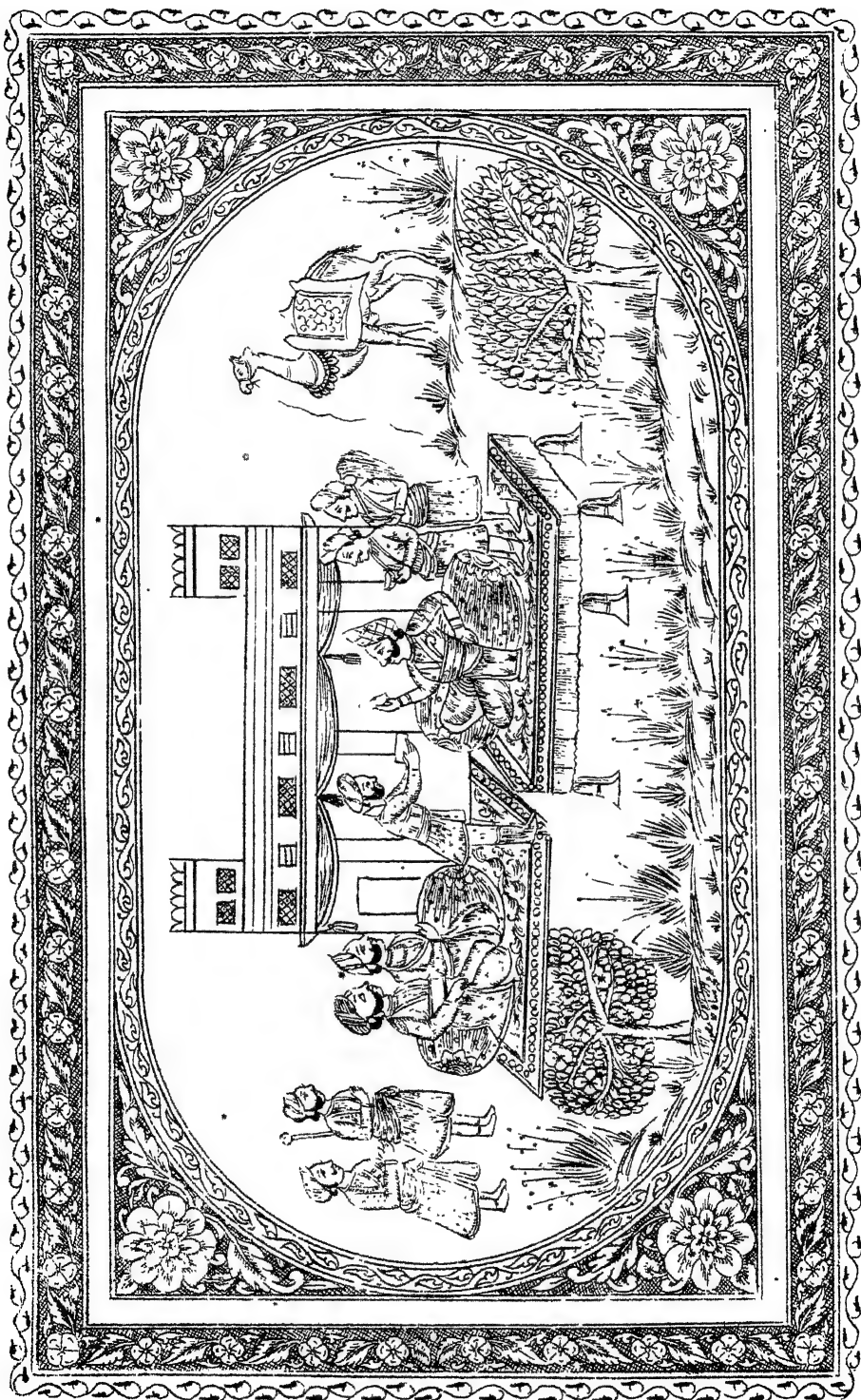


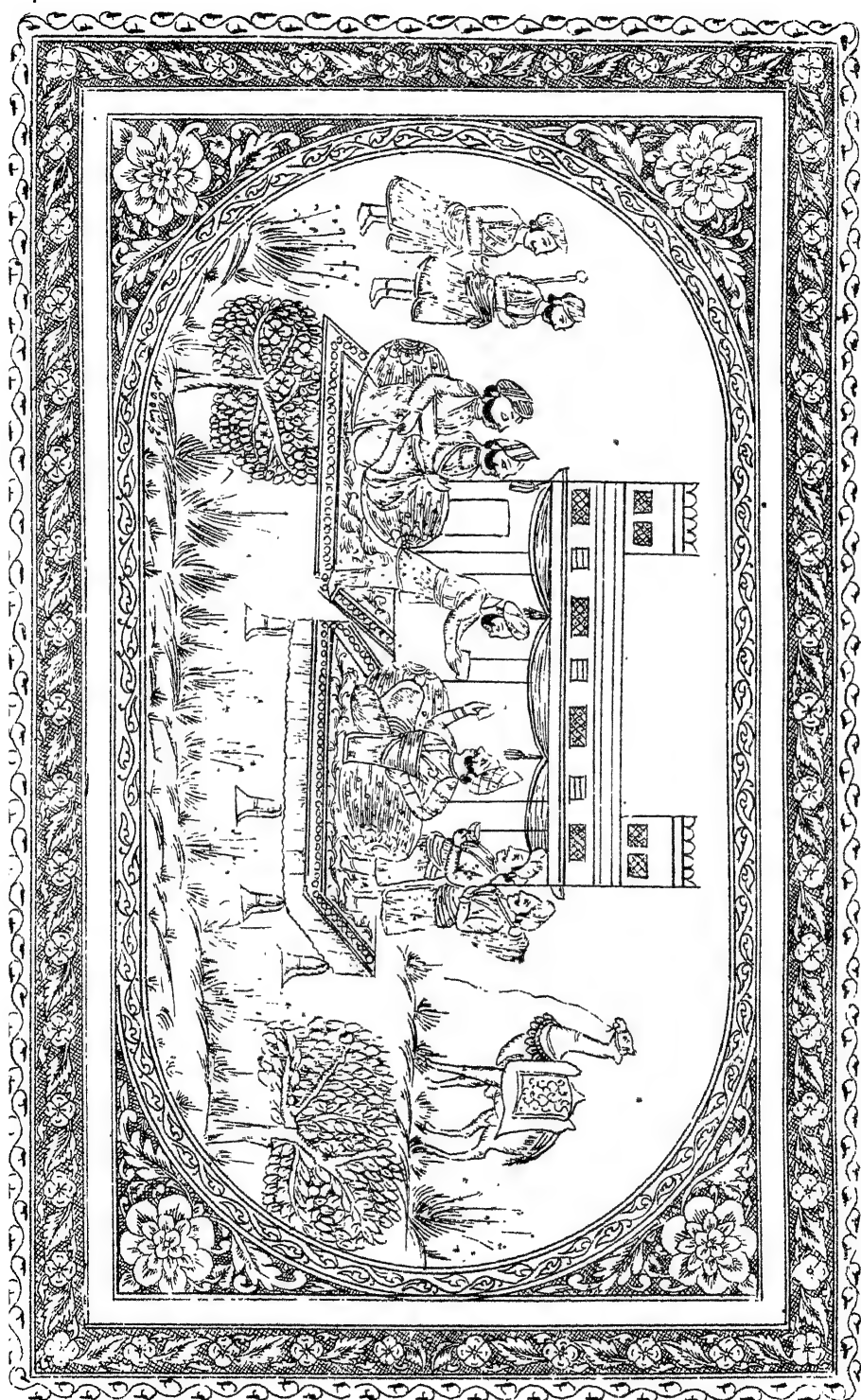


نامہ لکھناراجہ کا تیمور شاہ کے نام

لکھا نامہ شاہ کا یوں جواب	بہت طیش میں کی آخر شب
ہو نامہ شاہ پیش نگاہ	کہ امی شاہ تیمور پکار خواہ
جت یا بہت آپ نے اپنا جاہ	مضامین میں اوسکی جو ای باؤ شاہ
تھا پختاں کا دسین سال کلام	بڑا حرف حرف و سکا میں فی تمام
قبول اسکا کرنا ہی ام محال	کیا دعوت میں کا جو ہی خیال
سمجھتا ہی بہتر سر اک اپنا دین	عبثت اس میں ہوتا ہی شہ گم کین
پی دین کٹا دیتی ہیں اپنا سر	نہیں دین ہی بڑا کبریٰ جان کا خطر
تو ہی جنگ ہو بھی نہ نظر	جہانگیری شہ کو ہی منظور گر
ہو میاں پر کیا میں کشت و خون	سمایا میری سر میں بھی ہی جنون

پی نام دیدگی ہم جان مال
 لکھی شنی الفاظ ہین گرم جو
 نہ آری گا دین پرہاری زوال
 اور اوہمین جتایا بہت خشم کو
 سو اس شعلہ غیظ سی شاہ کی
 اور ایرانی تلوار کی تاب سے
 نہ آیا کسی طرح سی کچھ خطر
 نہ ہی پتلا نہیں موم کا کوئی یان
 بہت آپ کہتی ہین ان متاع
 تو ہی ہم پہ بھی رام کی بس دیا
 عطا سیم و زراو سنے اتنا کیا
 کہی ریگ صحرا صفت بحساب
 سپہ بھی ہی مورد ملخ کا جواب
 کریں گے وہ جب جنگ کا اہتمام
 کرینگے وہ ترکونکی ترکی تمام
 تو ہو حرب و ضرب اور نہوا شستی
 اگر ہی ارادہ مصمم سی





شکست نظر ہاتھ میں بکلی ہی جسی چاہی وہ جاہ جم بخندی

ہی منظور گرشہ کو شک گرتی بس اس میں ہماری بھی ہی دل لگی

بہت روز دہی ٹیٹی بی شغل میں ہی بہتری کام اچھ کرین

ہلائین ذرا دست پا اپنی ہم دکھائین تہور کا جاہ و شہم

کرین تیغ ہندی کا جوہر عیان دکھائین ذرا زور ہندوستان

اچھی یان سی تار کون کی باگا ہو یا ہند کا جاہ و شکرت باہ

مرادل بہت ہو گیا پر غضب نہ جنگ میں دیر اکدم کی آبت

دلوئی نکلی جائیں گل حوصلے کوئی بھی نہ با ہم ہون شکوی گلی

ہی تن میں جان یا نکلی جای دم پی رزم بڑہستہ ہی اب تو قدم

ہی تیار یان جنگ کا ساز بج لڑائی پر آمادہ ہی فوج سب

تبر تیغ و نیزہ سروہی سنان ہین یان تشنہ خون تا آریان

تپنچہ تراہین توپ اور تھنگ بہاوشگی یہ سیل خون و قہنگ

ہی آبائی میراجو دین تسین نہیں چہوڑ سکتا ہون مین بالیقین

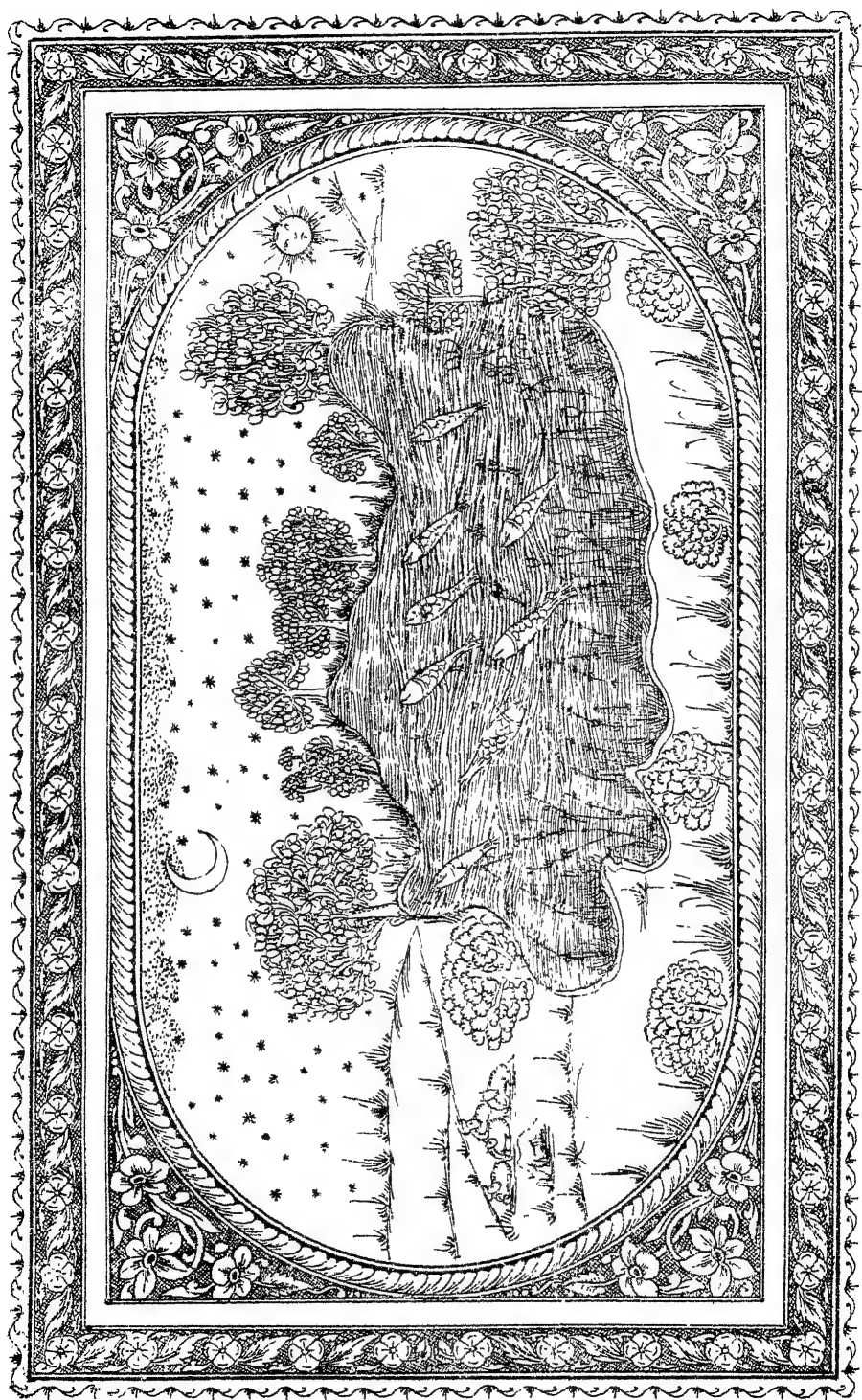
دل شاہ اگر طالبِ رزم ہی یہاں بھی مصمم وہی عزم ہی

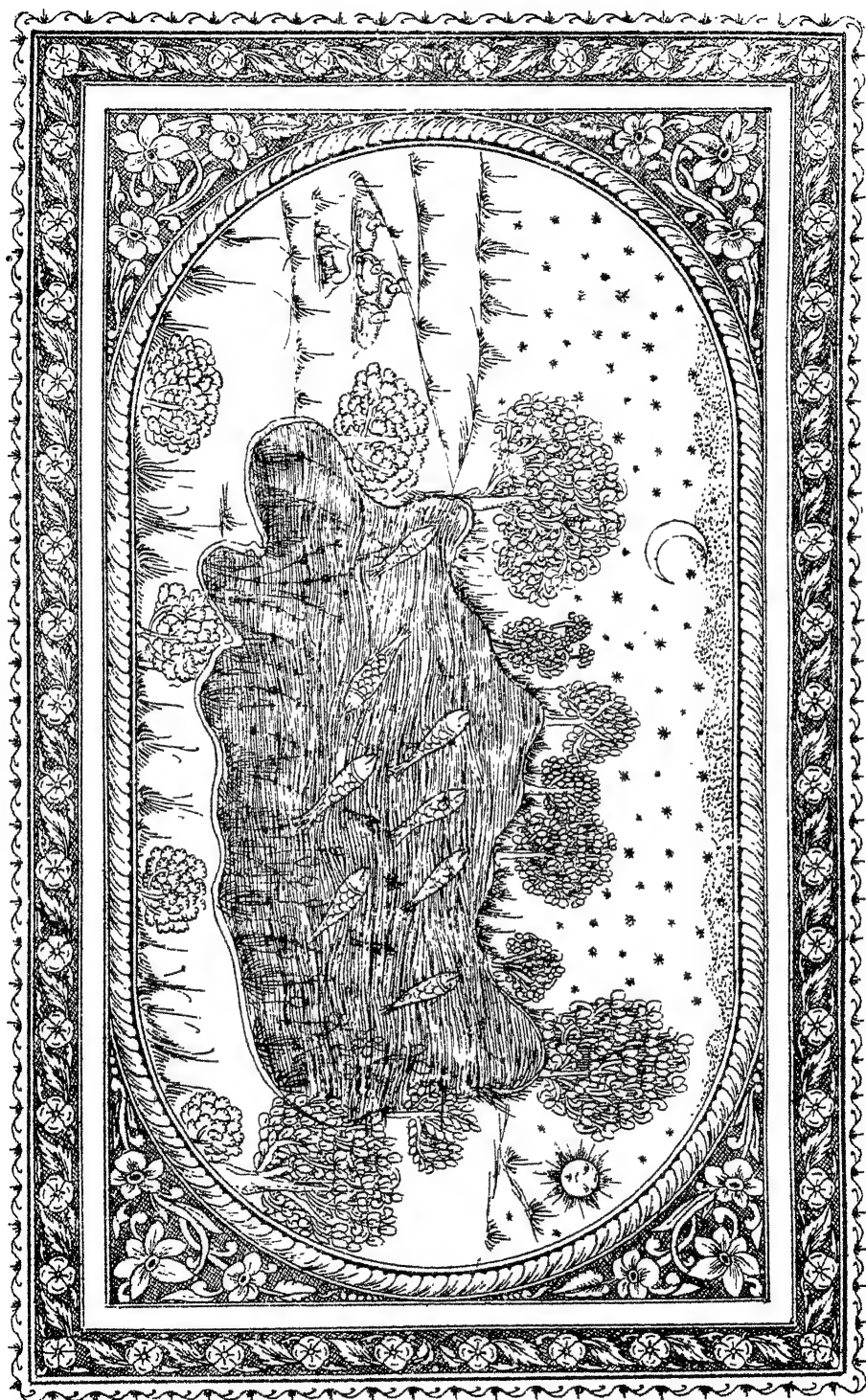
کرون کسلی جنگ سی مین حذر کرون کیون مین رانہ نوسی خطر

ملازم ہی میری بھی فوج کشیر ہر اک فرد جب کا ہی رستم نظیر

جوانوں مین اس ہند کی ہی وہ زور کہ کسی اونہین رشک بہر کم گور

اور ایسی ہین اونہین بہت پہلوان کہ ہی دیدنی خنکی تاب تو ان



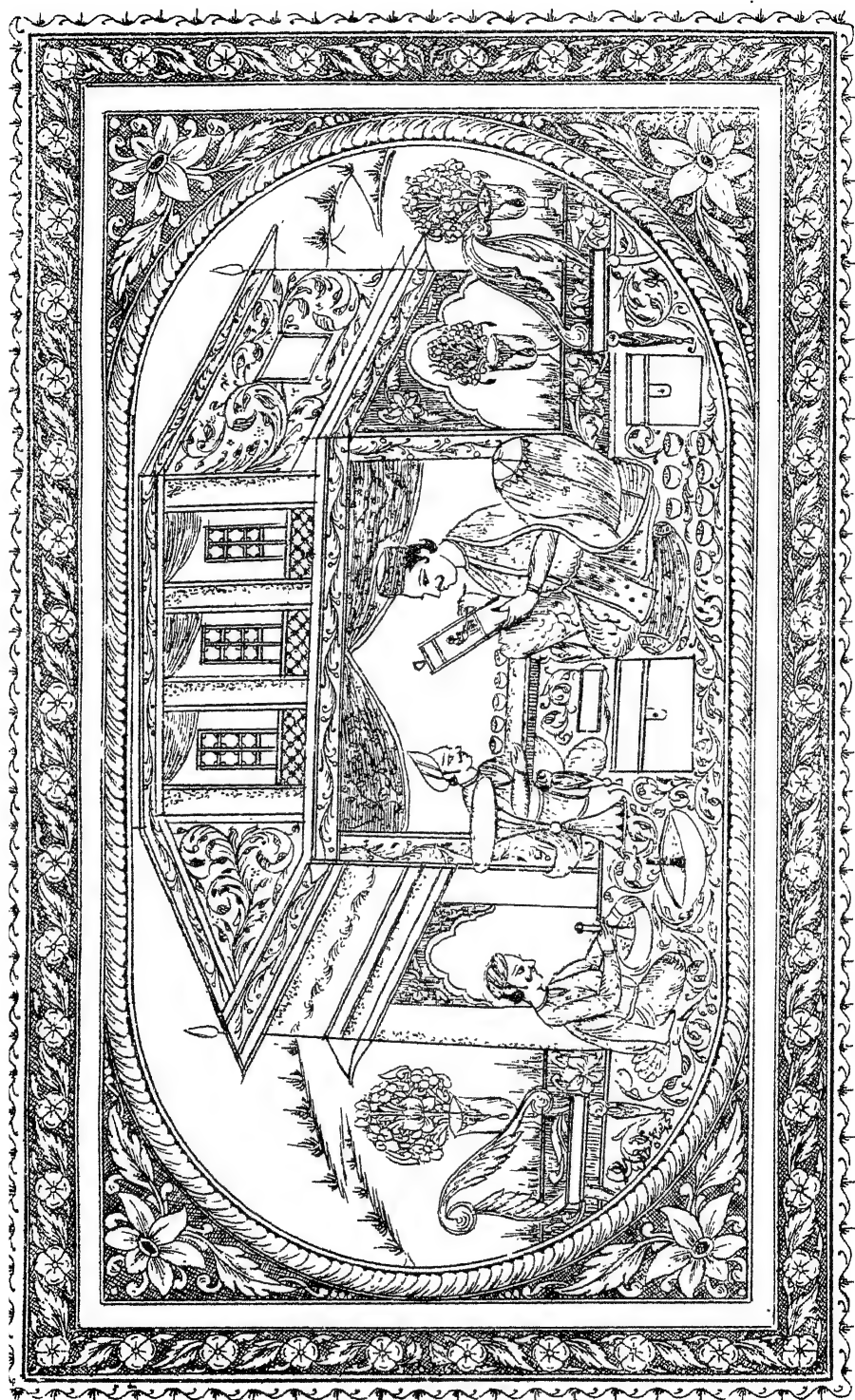


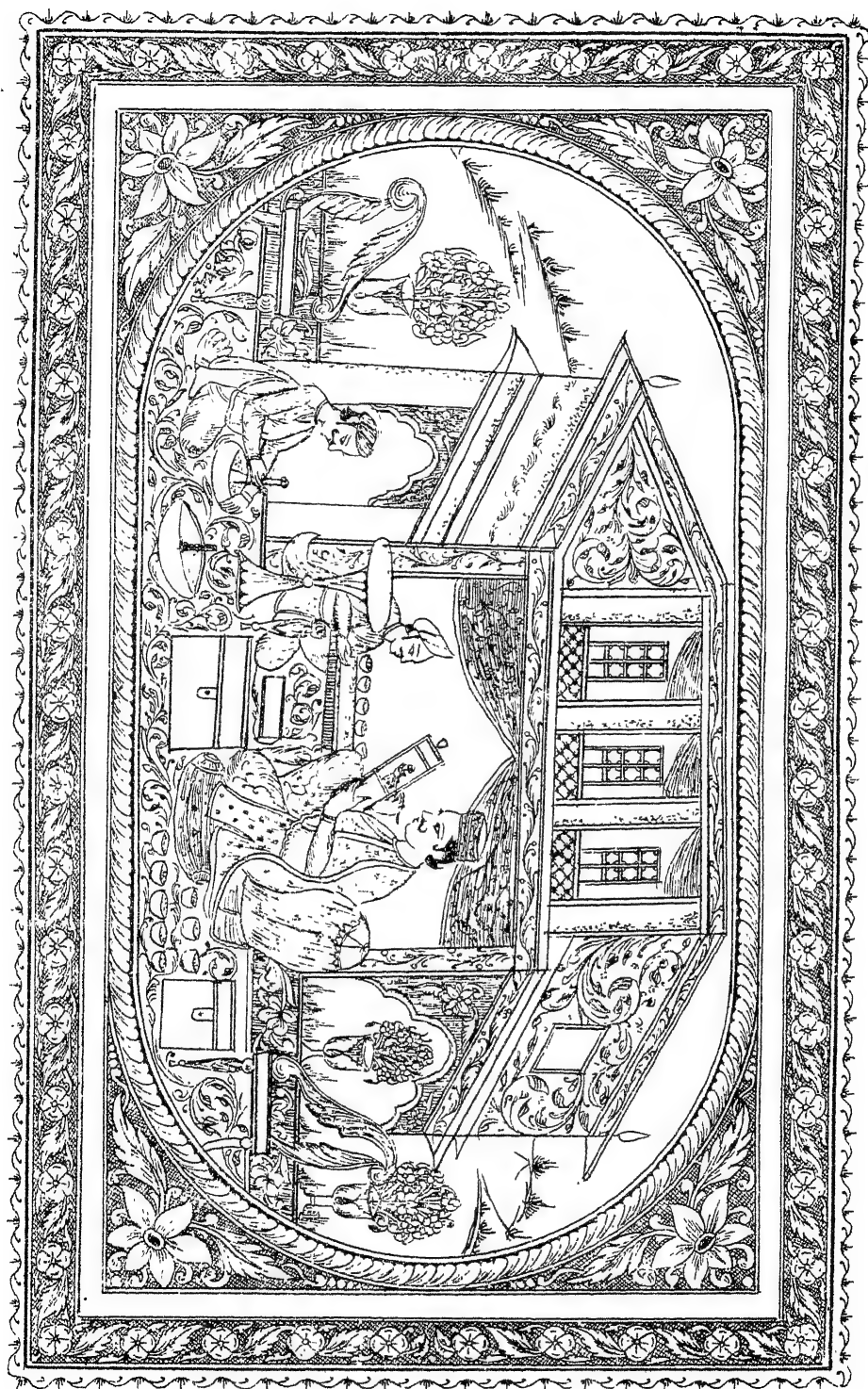
ہر اک طفل یا نکاہی ایسا قومی
 پکڑ لی اگر سوئذہ کو نیل کی
 اور اسکو مڑوڑے تو ممکن نہیں
 کہ وہ چیت نہو جای فوراً وہیں
 ہر اوس فیل کی سر پہ رکدی ہو یا
 تو ہو جای فوراً وہ سر رہے
 ہی قوت میں ہر پیر کا بھی یہ حال
 کہ رستم قابل میں او کی ہر حال
 اوٹھا لیتا ہی اسپ کہ با سوا
 ہر اک اونچین ہی اس قدر زود آ
 جب اونکو پچکتا ہی وہ پہلون
 زمین کہتی ہی الامان الامان
 بند یونکی ہین بلٹنیں جو ہیان
 گران ڈیل کیا کیا ہین انچین جوان
 رہی کاندہی سی اونکی زیر او کا
 برابر ہوا ستادہ راون اگر
 کہ ہر اک کو کہے وحید زمان
 جوان مردہین راجپوت ایسی یان

لڑائی کی فن مین مین کیا شہنشاہ
 کہ اکثر اوڑا کر وہ اپنی سہنشاہ
 اتر جاتی ہیں قلعو مین وقت جنگ
 خصم اوڑا دیتی ہیں بیدنگ
 ملازم یہاں سکھ بھی ہیں پیشمار
 تہو رشعار اوڑا کا ہے ہر سوار
 اک آلہ ہی چکر لقب انکی پاس
 جو ستار پر کستی ہیں بی ہارس
 پھر اگر اسی پھینکتے ہیں جہر
 کلمہ دار اوڑتے ہیں اعدا کی سر
 غرض مہربانی سی ہبگو ان کی
 نہیں فوج کی ہی یہاں کچھ کمی
 ہی تیار میری بھی فوج و سپاہ
 کہ وجنگ آغاز ای بادشاہ

اسی عزم پر ختم ہی گفتگو

چلی تیغ باہم بس اب دبو





روانہ کرنا سفینہ کو نامہ دیکر

دینی پیک کو باشکوہ تمام	رقیبی میں لکھری ساری پیام
سوی شاہ تیمور پکا جو	پھر اوس سے کہا اب روانہ ہو تو
چلا برق سان قاصد تیز گام	وہ لیکر اوس سے اور کر کی سلام
ہوا پھر وہ حاضر درخیمہ پر	گیا لشکر شاہ میں جلد تر
وزیر الممالک کو وہی تاخیر	اوٹھا عرض بیگی اوس کی دیکر
اور آداب معمولی لا کر بجا	عرض اوس کی خدمت میں ہو کر بجا
لی آیا خط شہ کا قاصد جواب	یہ کی عرض اوس نے کہ عالیجناب
ہوا اب حکم جو اوس کو لاؤن سجا	وہ ہی حاضر باب دولت سرا

وزیر الممالک نے اس عرض پر
 دیا حکم لاؤ اوسے جلد تر
 جو پہنچاؤ سے حکم حاضر ہوا
 کیا پہر بیان سبر ماجرا
 قیمہ دیا اور کھایا یہ پیام
 کہ ہی جنگ جو راجہ لاکلام
 طبیعت میں اوسکی ہی کینہ بہار
 نہیں ہی بجز جنگ کچھ چاہتا
 اوسے شاہ ہی جنگ منظور ہی
 یہی خطین بھی اوسکی سطور ہی
 وزیر الممالک نے جب عینا
 اور اوس نامہ کو کو لکر سبڑا
 ہوا خشناک اور جو شغضب
 کیا اپنا رخس سوار ی طلب
 مع نامہ اوس پر وہ ہو کر سوا
 چلا جانب خیمہ شہر یار
 وہ خیمہ میں دربار کی پہنچا جب
 کہا عرض بیگی سی فی الفور

کہ حاضر ہوا ہی وزیر انکر	کہ شاہ کو میری جا کر خبر
ہی مضمون اسکا ضرور اس	خراطیہ ضروری ہی اک اسکی پاس
ہوا تخت پر جلد تر جلوہ گر	سنی شاہ فی جب یہ اوس سی خبر
ہوی آ کے دربار میں مجتمع	اراکین ہوی اس سے مطلع
سلام اور مجر ادا ہو چکا	قرینی سے دربار جب بہر گیا
پنی بوسہ تخت شاہی جو کا	وزیر الممالک پھر آگی بڑیا
نمیٹھ وہ پیش شہ ذوالعلا	پس بوسہ پر سر اوٹھا کر گیا
غضب سی ہوا سرخ رخ شاہ کا	اوس کی کہو لکر جبکہ شہ فی پڑیا
کہ فی الفور ہو فوج تیار ب	دیا پر یہ فرمان بغب ط غضب

نہ ہرگز کری کچھ تو وقت سپاہ
اسی وقت جامی سوی رزم گاہ

بہت جلد ہاں ابھی طبل جنگ
نہو اسکی تمیل میں کچھ دنگ

سنا غضب شدہ کاجب یکلام
اڑھی رزم کی منتظم بس تمام

روانہ ہوئی وان سی بان شتم پوش
کرین تاکہ آرائش جنگ حبش

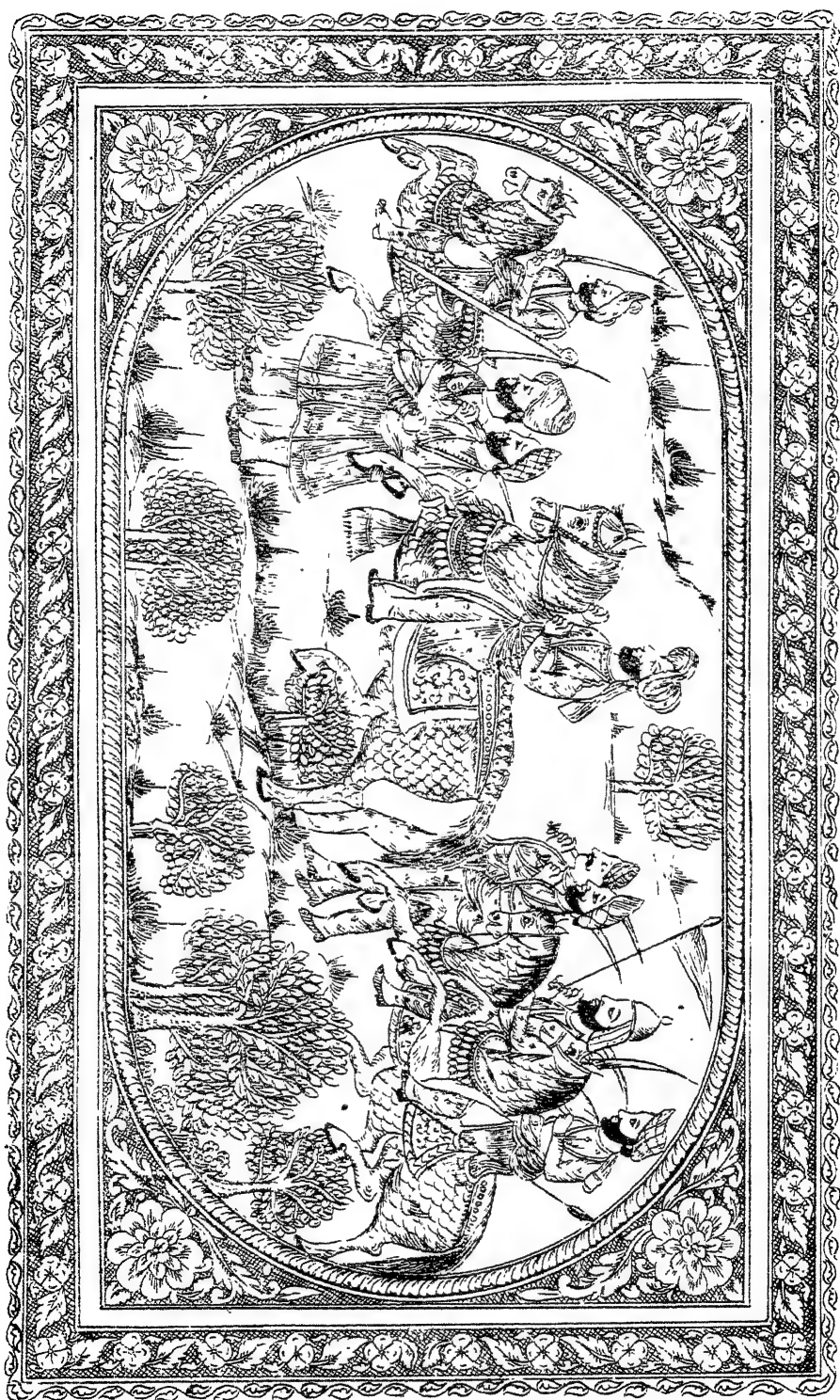
گئی اپنی خمیس میں موزون فریاد
کرین کام تاحسب ای شیر

اود ہر خانخانان فی بس بیزنگ
دیا حکم کل فوج کو بہر جنگ

کہا پھر میں دیر ہی کچھ بیان
بس اب ہم میں لیتی ہیں ہندستان

اود ہر بیجا پیغامبر بی ہراس
وزیر الممالک فی راجہ کی پاس

کسی جا کی تا اوس سی وہ یہ پیام
کہ کر زود تر جنگ کا انتظام



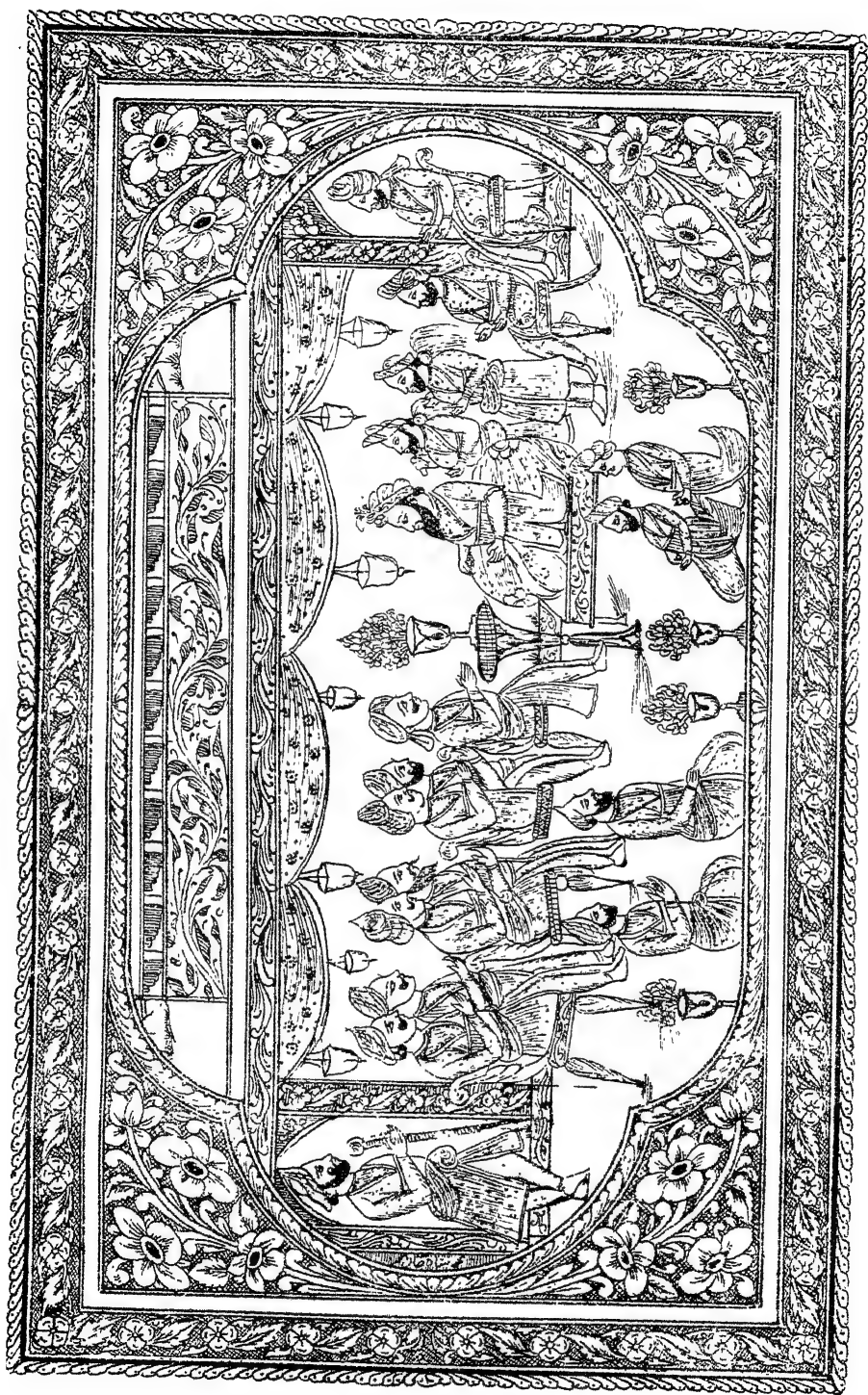


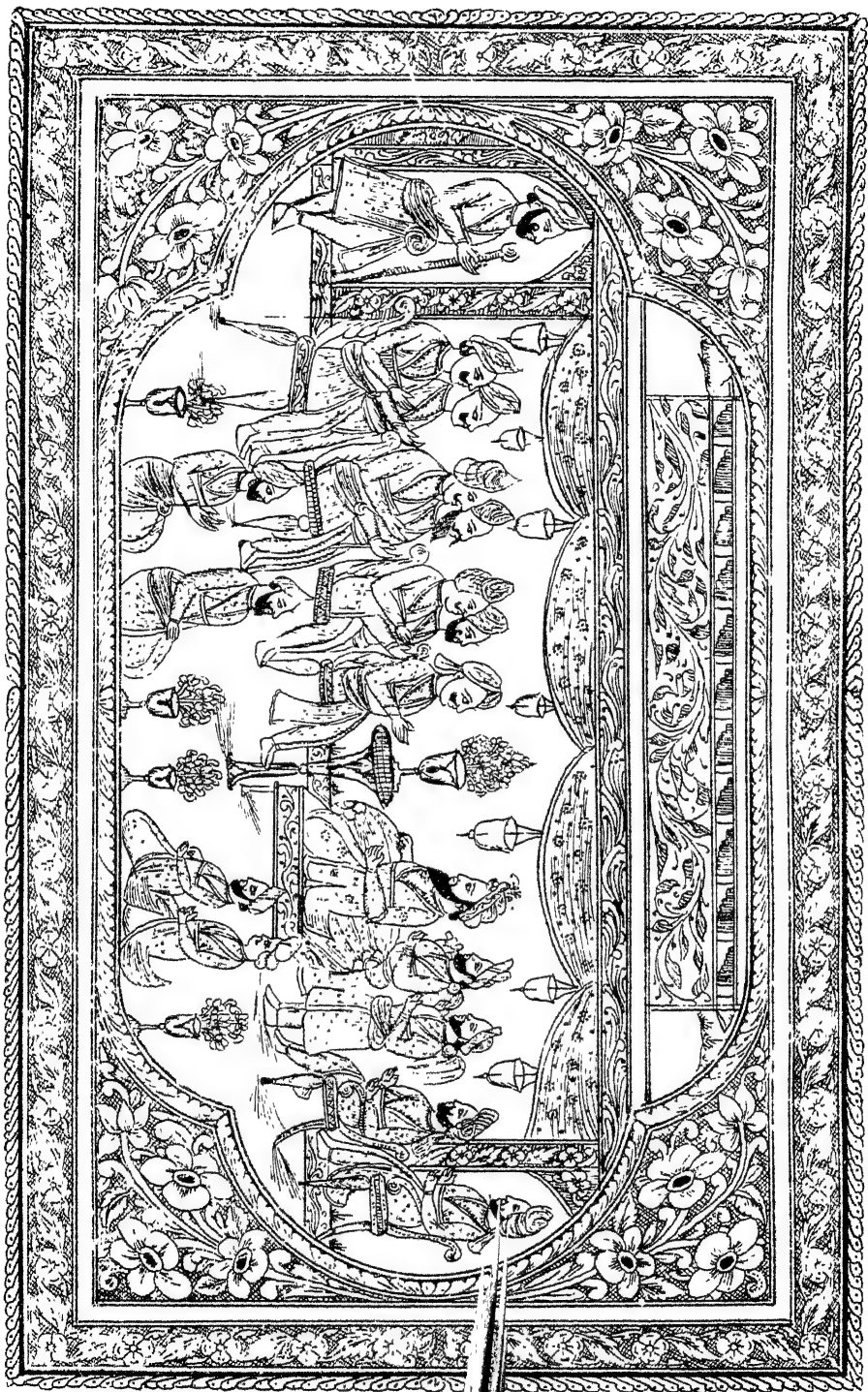
خبردار ہوا اس سی ای کینہ خوا
 کہ تیار ہے رزم کو فوج شاہ
 فدا جان کر نیکو بی اشتباہ
 گئی فوج شاہی سوی رزگاہ
 سپاہ اپنی ہی بھیج تو زود تر
 نہ تاخیر دم بہر کی آبِ حسین کر
 کری لشکر شاہ سے سامنا
 دکھائے شجاعت کو اپنی ذرا
 یہ مضمون جب نامہ برُسن چکا
 سوے شہر فوراً روانہ ہوا
 گیا آگے راج کے جب نامہ بر
 کہا فوج کو حکم دی زود تر
 سوے رزمگاہ ہو بہرعت روان
 تو کر لشکر شاہی جنگ وان
 بہم زد و در جنگ ہو ویدو
 ہو پا مالِ قبال شاہی عدو
 ظفر یاب ہو شاہ عالی مقام
 رہی ہند دین دین احمد ام

سوی لشکرشہ ہوارا گیسر	پیغام راجہ سی کمکر سفیر
در شہ پہ جا کر چو اعرضہ گر	کہ ہو شاہ آمادہ اب نہم پر
پتہ راجہ بھی ہی شاہ سی جنگجو	مع فوج ہی روسوے رزگاہ

روانہ ہونا شاہ کا پی رزم

یہ مضمون سنکر شہ نامور	اوٹھا جنگ کرنی بصد کرو
ہو فیل پر بادشہ تب سوا	بشوکت بعظمت بعز و وقا
وہ لشکر کی جو تھی پیادی سوار	دلیر و شجاع و تہو شعار
کھڑی مستعد تھی پی کارزار	دو طرفہ قرینی سی بلند ہی قطا
نظر آیا وہ فیل شہ اونکو جب	سلامی لگی دینی با صد ادب





میانوفسی لہین بے تیغین کمال
برای سلامی بعز وجلال

ایکین شاہی براہ ادب
جہکائی بہریری نشانو نکی سب

ہوئین تو پخانی سی توہین بھی سر
گیا شور جنگا سر چرخ پر

سلامی کی باجی بھی ایسی سبھی
کہ ہوش عدد و کچھ نہ باقی رہی

یہ ایکین شاہی ہوئی جب دا
سوی رزمگہ لشکر شہ چلا

ہوئی ایسی تیزی سی وہ رہ نور
کہ اوٹھکر ملی جا گے گردون سی گرد

پہنچکر وہاں بی ہراس و دنگ
صفین باندہ ہر جم گئی بہر جنگ

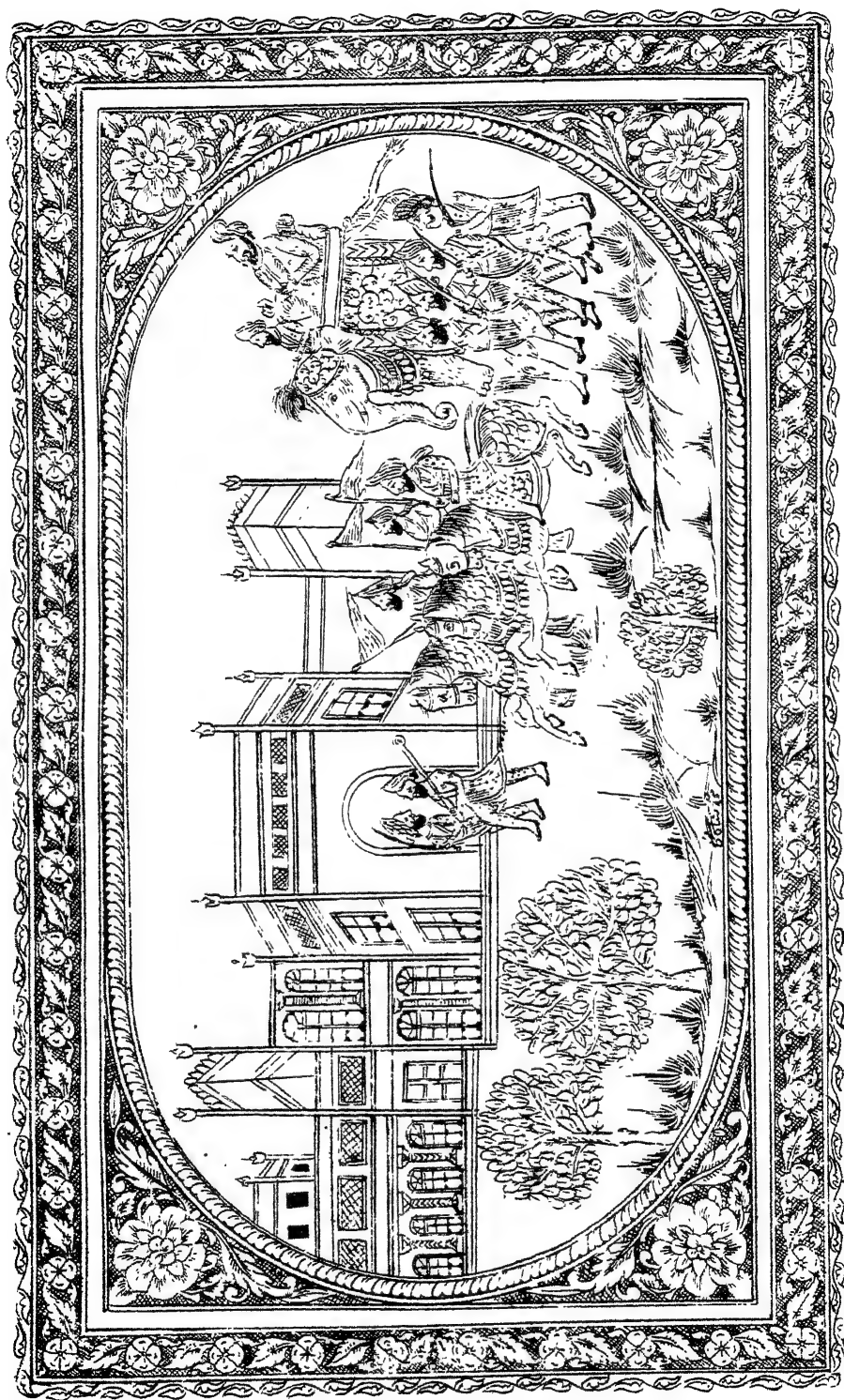
لگی دیکھنی پہر وہ دشمن کی را
کہ کب آتا ہی لگی اپنی سپاہ

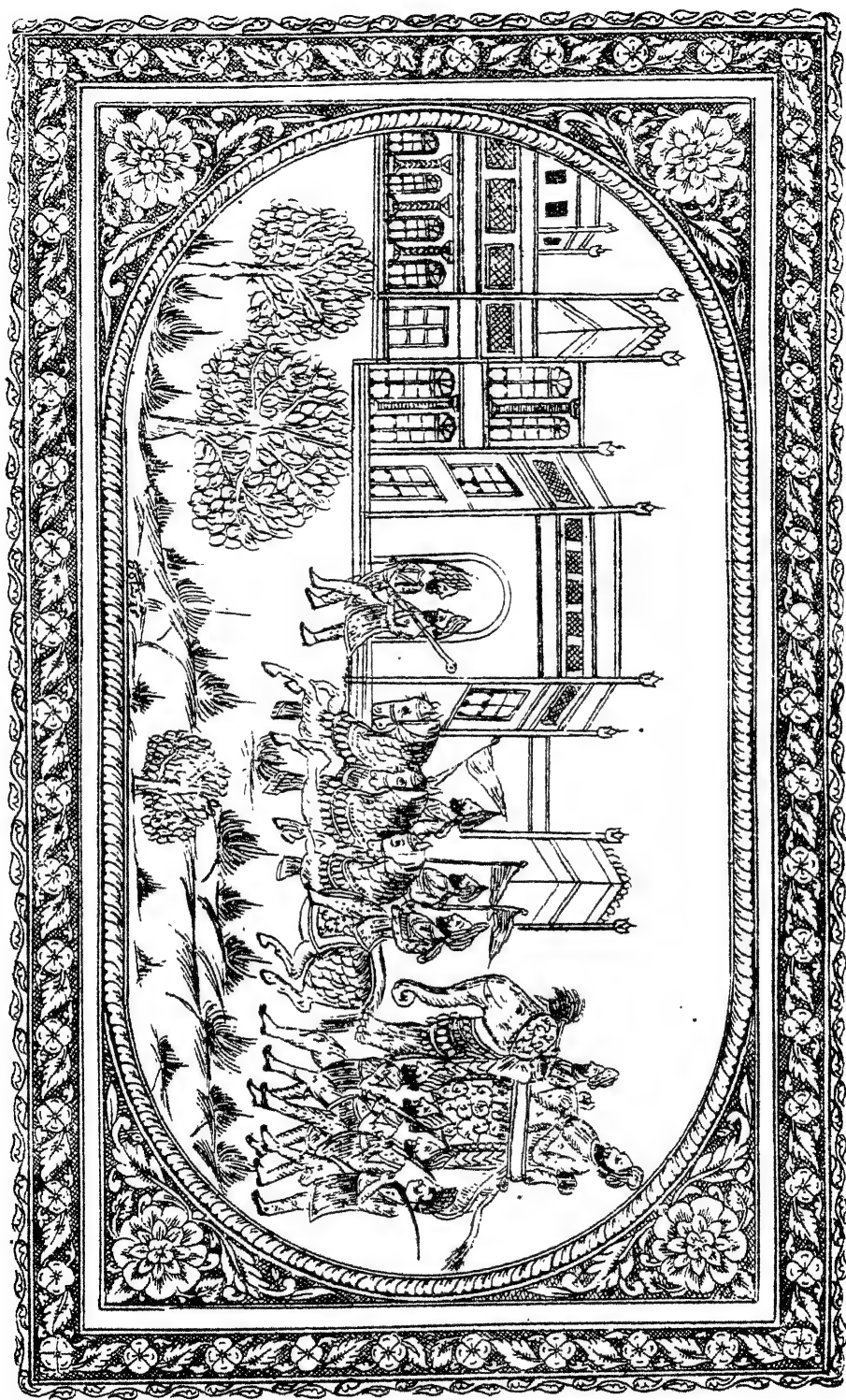
یس اک دم مین راجہ ہی لیکر سپاہ
ہو ابی خطہ روارد رزمگاہ

کھڑا ہو کی میدان میں بید رنگ	ہوا شور کر کی طلب گار جنگ
مقابلہ میں شہ کی کیا خود قیام	لڑائی کا ہر جہل بھی پیام

آغاز جنگ

غرض دونوں جانب بجا طلب جنگ	لڑائی کا بس جم گیا خوب رنگ
سپہر لشکر فی دی جب کمان	ہوا مایل اوج جنگی نشان
ہوا وسط لشکر میں جب عیان	نگار میں ہوئیں اسکی سب خون
چمک اسکی رچم کی تیز لسی تھی	کہ چشم مدد و خور چپ کنی لگی
جو دیکھا اوی پر تو فوراً سپاہ	چلی اور بڑھی جانب رزمگاہ
لگی جنگ کی باجی سبھی ہی سب	ہوئی فوج دشمن ہی سرگرم تب





غرض بڑھکی دونوں طرف سے سپاہ
مقابل ہوئی اور ہوئی رزم خواہ

مقابل میں آنکی پیدل سوار
لگی کرنے تیر اور ننگو نکی دا

سواروں کی پھر حملہ ایسا کیا
کہ ترک فلک نے کہا مرجا

پیادہ ہی بس ہو کی سینہ سپر
لگے ماری گرز تیغ و تبر

جلی پھر تو تلو الیسی وہاں
کہ ہر سو ہوا خون کا دیار وان

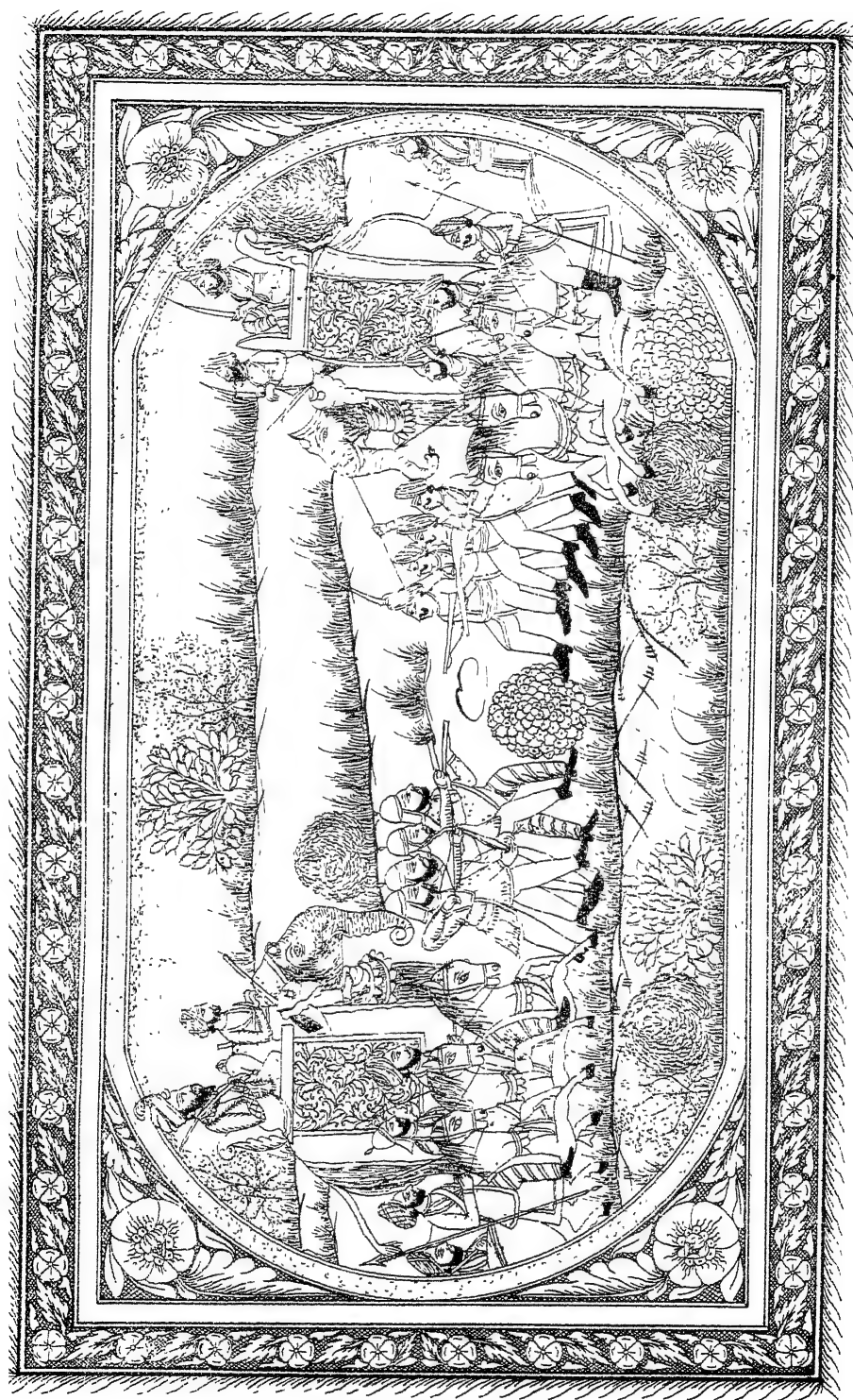
جہاں تک وہاں تھا نگہ کا گزر
پس آتا تھا کشت و بکشت و دہ نظر

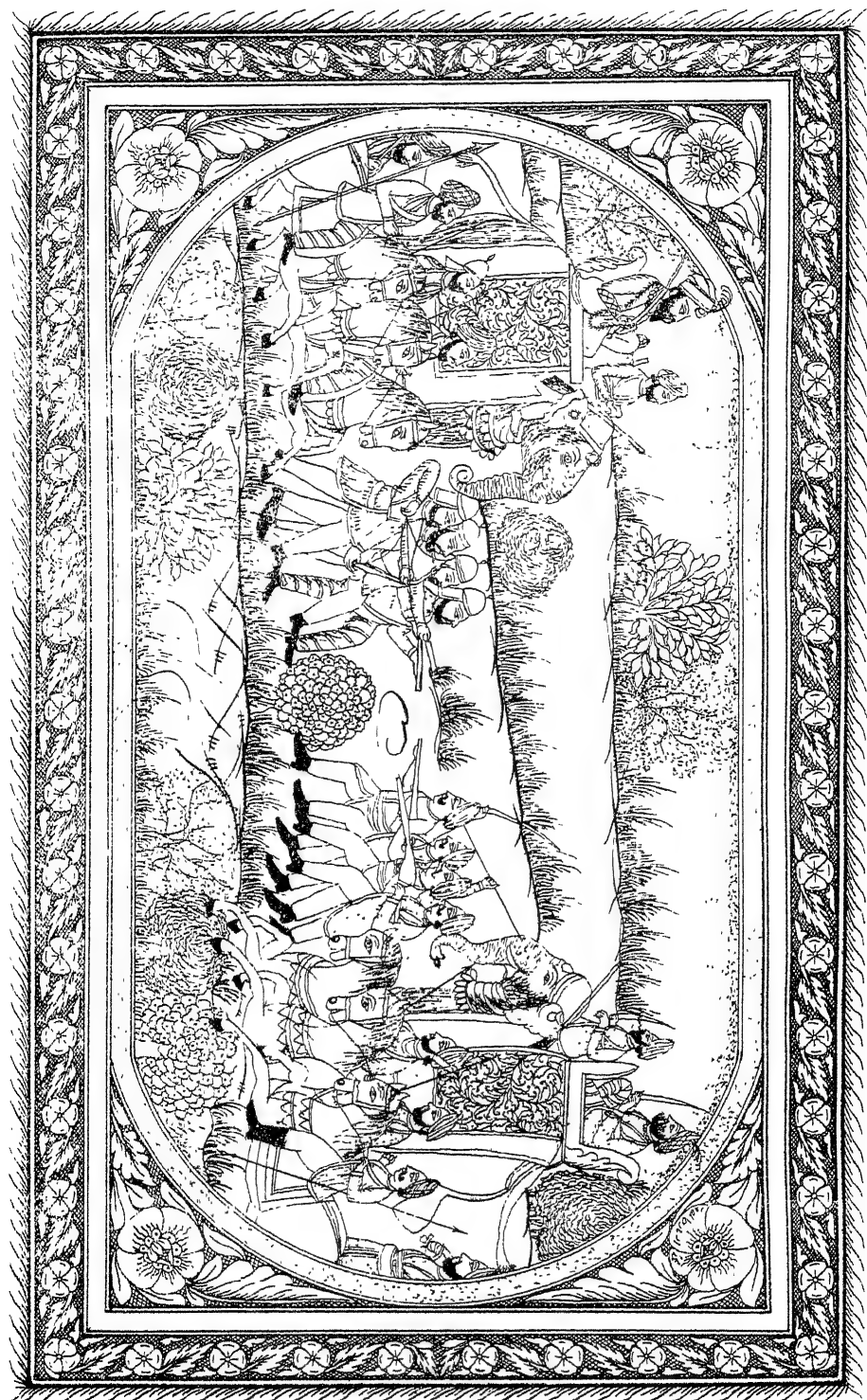
زد و ضرب سے نیز و نکی بھی وہاں
تھا سینوں ہی فوارہ خون روان

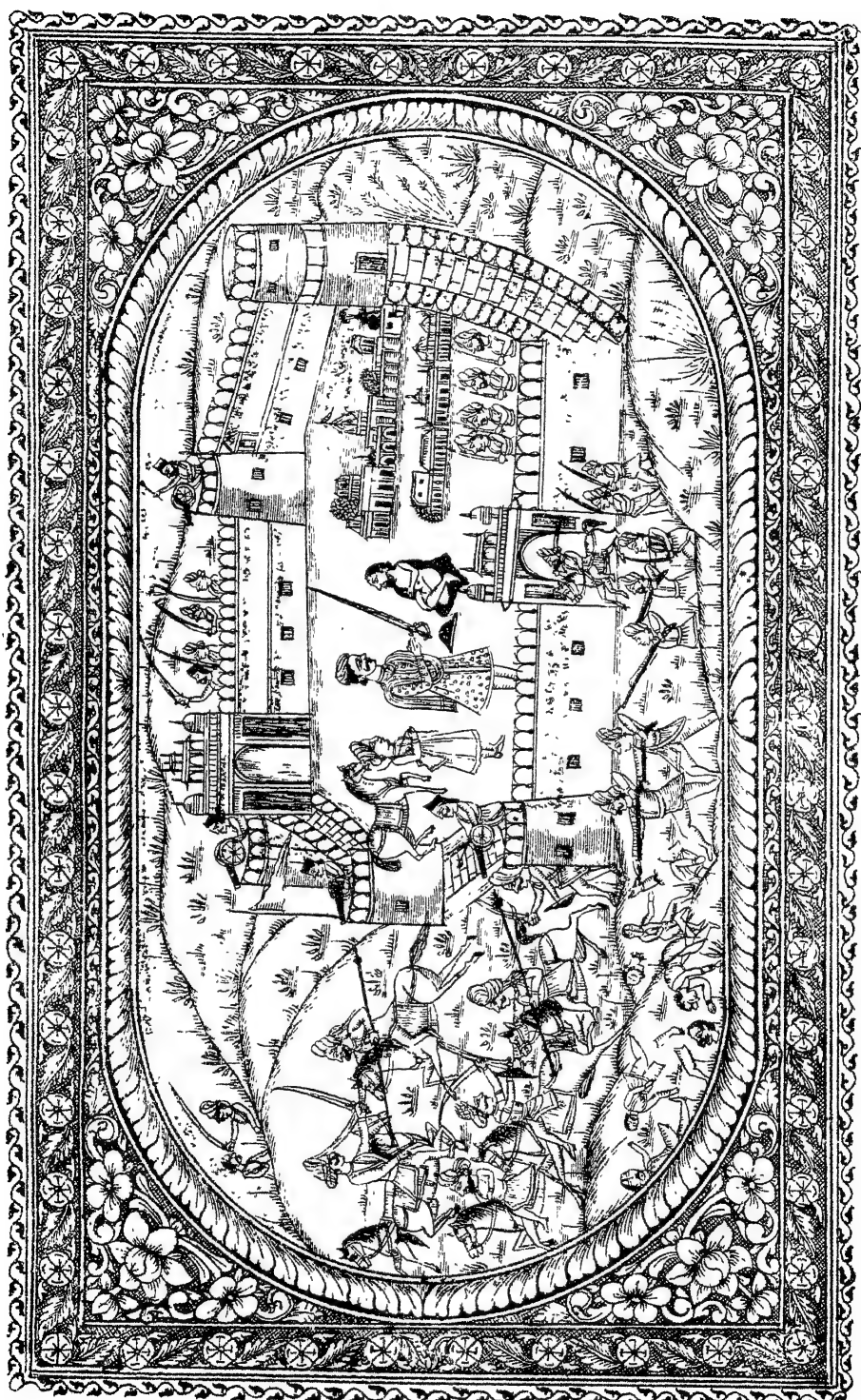
اسی طرح خنجر چہری اور کٹار
حریفوں کا کرنے لگی تن و کار

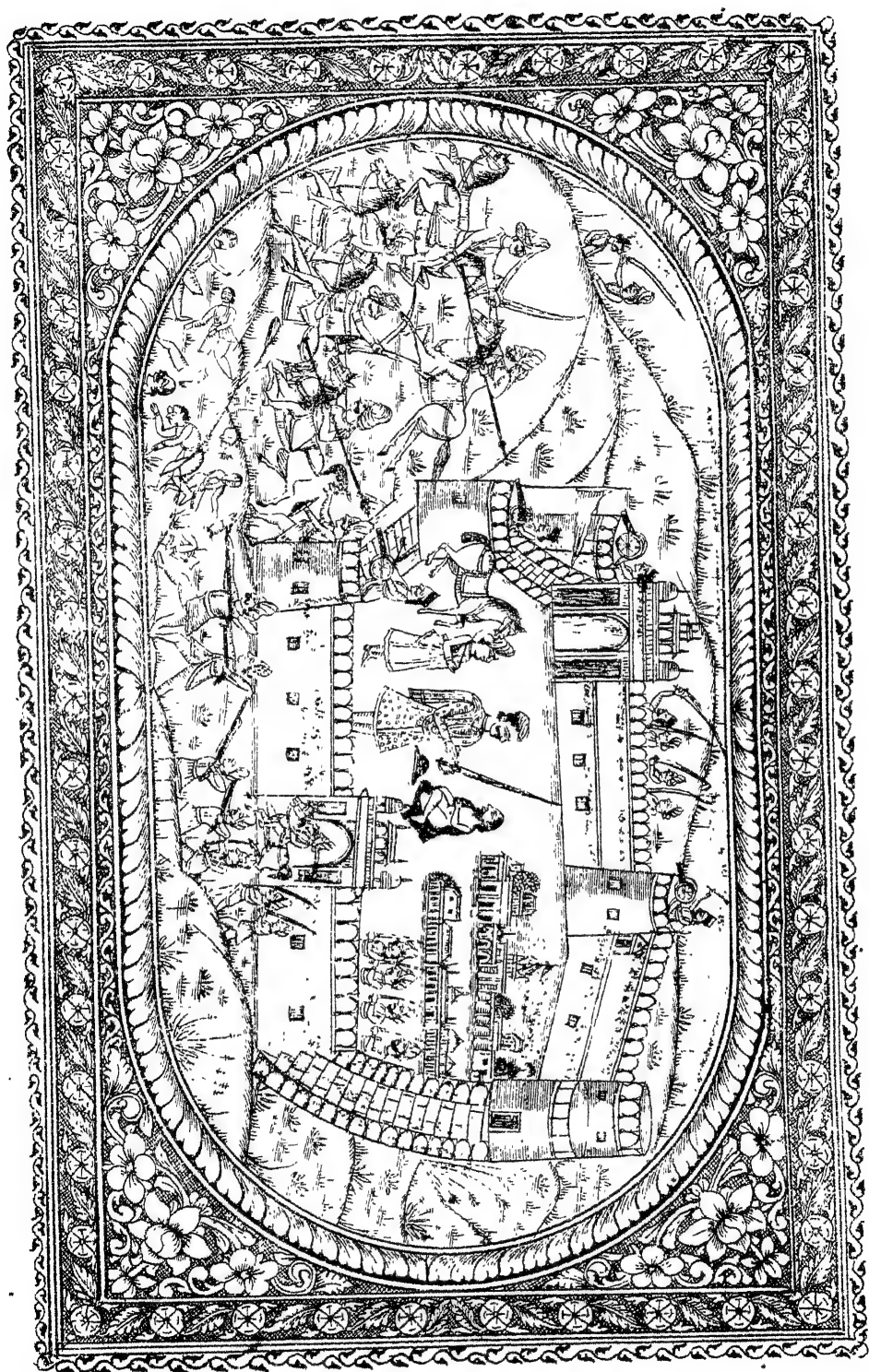
غرض ہر طرف اہل اسلام کی
سربت پرستان اڑانی لگے

ہوا جو مقابل نہ جان بڑ ہوا
 اجل کی نہ پیچی سے باہر ہوا
 پتہ ورا کی بھی لشکر ی بید رنگ
 چلائی لگی تیغ و تیر و لٹنگ
 چلی ہند کی تیغ بھی لینی جان
 اجل کی دکھاتی ہوئی شکل و شان
 سکون فی بھیج نیکی سوئی ج شہ
 وہ چکر جو کہتے تھے فوق کلاہ
 وہ ہر چند تھا آلبہاںستان
 اوہر تھا مگر فضل حق پستان
 بند یونکی بیڑے تھوڑے
 بڑھی لسیکی بند و قین بے بڑیا
 پیای پی لگے ماری گویان
 نکلتی تھیں جو توڑ کر استخوان
 سو استخوان توڑنی کی وہان
 ہوئی ہر دو جانب سی تو پونکی فیہ
 کہ کر لی ہر اک کس فی محشر کی سیر
 ہر اک گولی لیتی تھی دو کس کی جان
 کہ کر لی ہر اک کس فی محشر کی سیر









اوٹھائی سمن اپنی ترکون فی تب	بڑھی راجپوتوں کی شبید زنجب
ہوا قافیہ زیست کا جس سی تنگ	مقابلہ ہم ہو کی کی سخت جنگ
کہ لشکر پہ راجہ کی جب پڑتی تھی	تلنگون کی تھی باڑوہ قہر کی
سفر کی طرف ہوتی تھی رہ گزا	ہزاروں ہی کفار ہو کر فنا
رہی محو سنگا مہ کارزا	غرض سطح سی پیادی سوا
اجل سامنی تھی ہر اک کی کہڑی	ترقی لڑائی کو تھی ہر گسٹ
رہی جوش نرن جنگ میں مثل بوج	ستاری ویرانی تھی وان جو فوج
اوڑاتی رہی بت پرستوں کی سر	نہ ہرگز ہٹے رزمگہ چوڑ کر
ہوئی جنگ سی اونکی بہت پست	نہ جبک ہوئی سہوونکی شکست

بہت جانفشانی ہی ہر کس اڑا رہا آخر معرکہ تک اڑا

ظفر یاب ہونا شاہ تیمور کا

غرض جب بتا فیض الہ	عیان ہو چلا غلبہ فوج شاہ
پتہ تو رکاب بس مٹ گیا ولولہ	فرار اوس کا لشکر ہی ہونی لگا
لی جب فوج اوسکی نی راہ فرار	تب افواج نی شہ کی کپڑاؤں
گریزان ہوئی فوج کل اوسکی جب	مقید ہووا وہ بد اندیش تب
بجا فوج میں شہ کی طبل طفسہ	ہوا شاد اوس فوج کا ہر بشر
دیا شہ فی سپر حکم یہ صاف صاف	کہاں فوج کو ٹوٹ ہی مٹا
غنیمت کا جو مال جب کو ملی	عطا ہم نی اوسکو کیا سب اوسی

پس اس حکم سی لوٹ کر خوب مال
 ہوئی سب وہ خوشوقت و آسودہ حال
 حراست میں پہر لپکی دشمن کو نشانہ
 گیا شہر میں باہر غمخوار و جاہ
 جہان راجہ کی تخت گاہ تھی وہاں
 ہوا تخت پر جلوہ گراں
 ہوا شاہ جب تخت پر جلوہ گر
 پیانی ہوئیں قلعہ سی تو پین سر
 ہر اک سمت تقا خانہ جو تھی
 وہاں دہوم سی شادیانی بجی
 سنی خلق فی توپ کی جب صدا
 در شہر پہر شخص حاضر ہوا
 امیر و وزیر و اراکین تمام
 پی تندر آئے لبصد احتشام
 بہتور کی تھی راجہ جو زیر دست
 ہوئی حوصلی او نکلی ہی ساری سست
 وہ آخر لبصد عجز نذرین لیے
 اطاعت کی حلقی میں داخل ہوئے

درد و دست شاه پر آن کر گذارا ز نذر پیش نظر

جو اہر کی لائی تھی جوش تیان رکھیں پیش اورنگ شاہ زمان

غرض پیش کش کر کی نذر و شمار جو لائی تھی ہمراہ وہ مال

ہوی ایستادہ صفین بازہ کر حضور شہ صاحب کرو فر

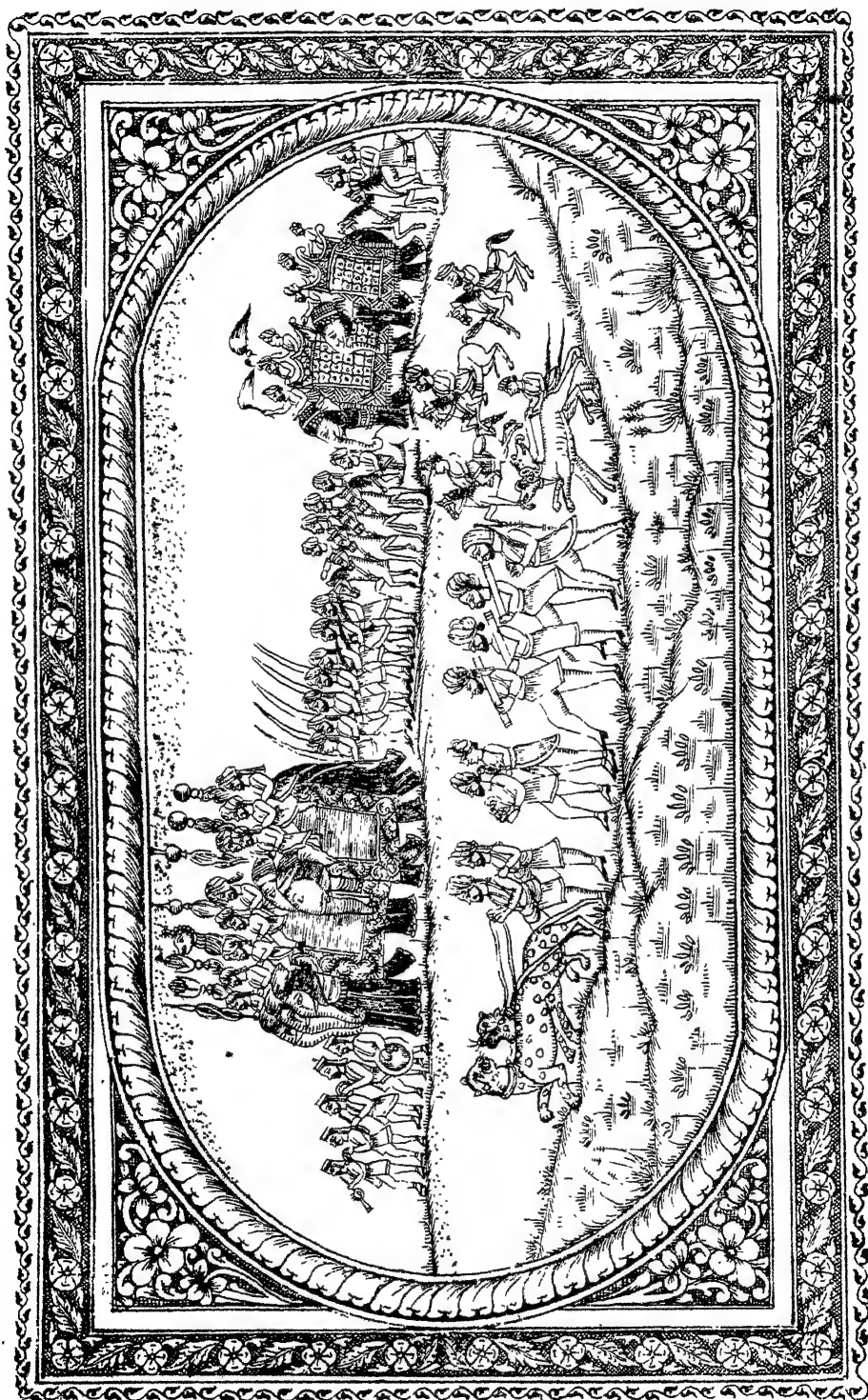
بصدعجز نہر اپنی ملکونکی سب ہوی دست بستہ معافی طلب

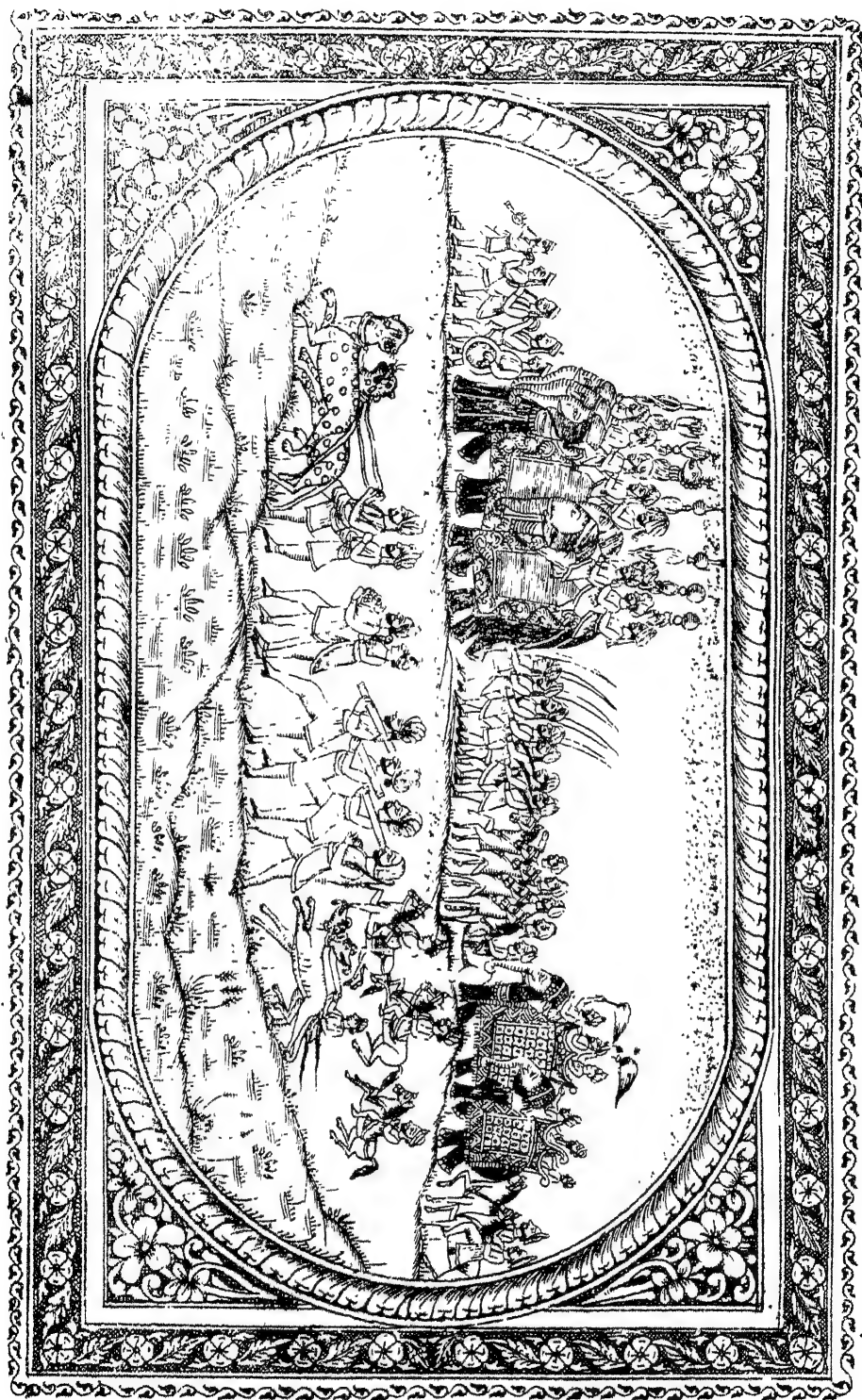
یہ سنکر دیا شہ نی حکم نشست ہوئی جس ہی دراونکی دلکی شکست

ہوایہ بھی ایما کہ جاہ و جلال ہر اک راجہ کا خوب کر کی خیال

معین ہو ہر اک کی جانی نشست مطابق مراتب کی بالا و پست

جلو دار حسب اس حکم کے بموقع ہر اک کو بٹھانی لگے





بجالاتی محراب رک نامور بجاسے معین ہوا جلوہ گر

جشن فتح کرنا بادشاہ کا

جب اسطرح دربار شد کا بہار دیاشاہ فی حکم چہرشن کا

یہ فرمایا شد فی وزیروں ہی تب ہمیا ہوسا مان جشن طرب

کہ دہلی میں بہو جشن نصرت شروع کہ وہم ہون ساری بعشرت جمع

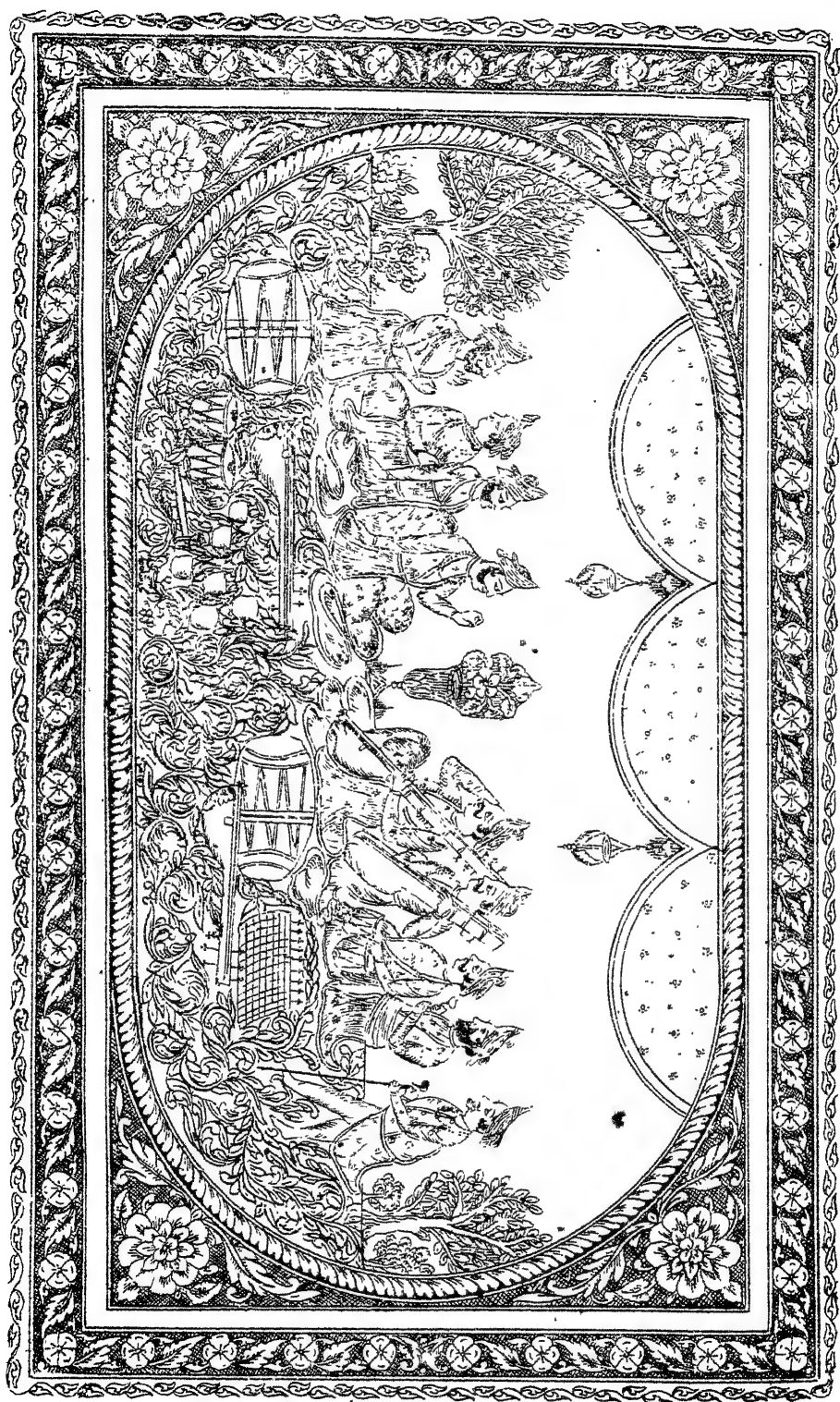
وزیروں فی ارشاد یہ شاہ کا اوسیدم کیا شت ہر جایا

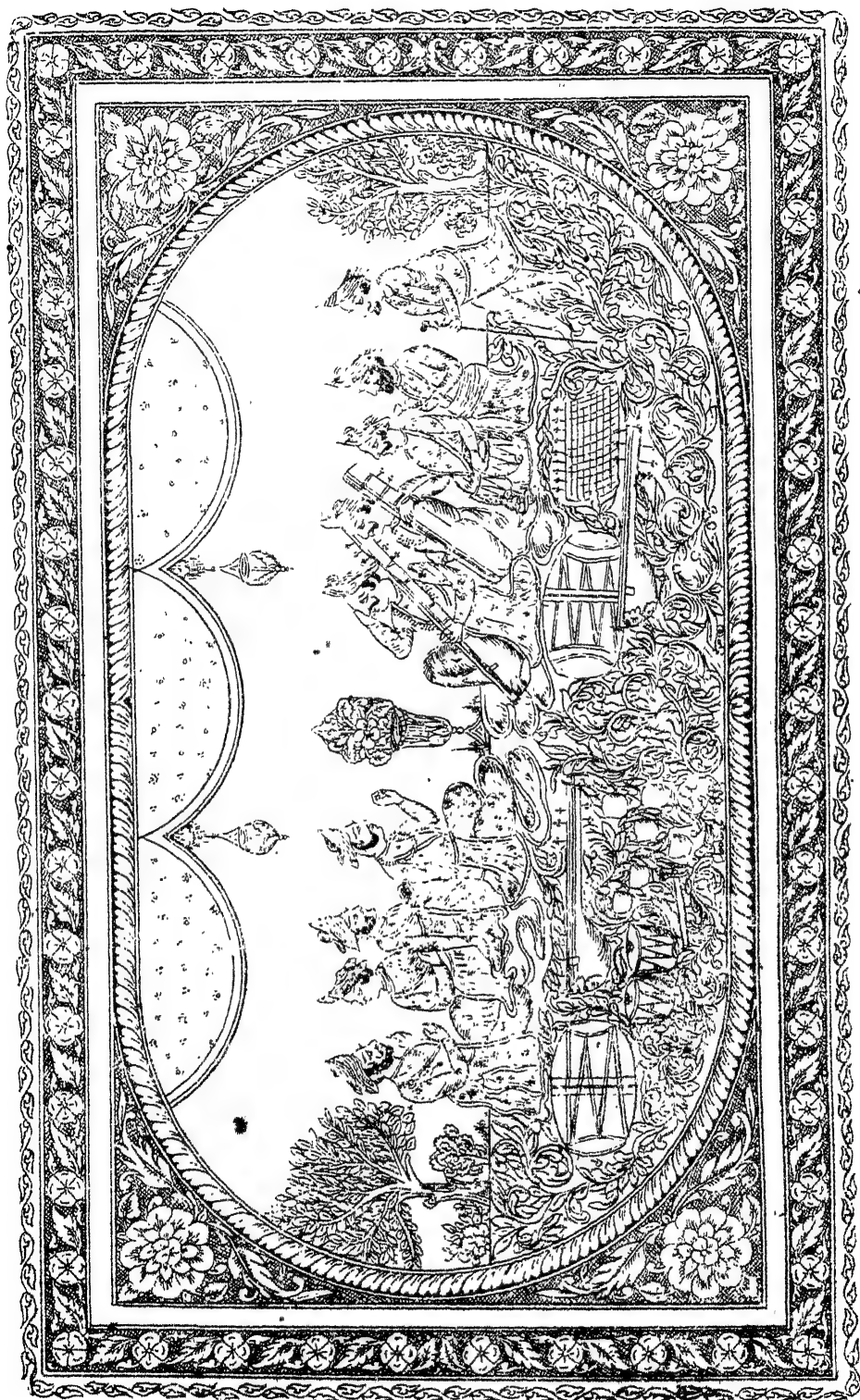
یہ سنتی ہی مشرودہ صغیر کو سیر در شاہ پرانی برناو پیر

رعایا سپہ اور اہل ہنر بہوی مجمع ساری آن آنکر

ہر اک اپنی موقع قزینی کی جاسا بصدر شادمانی ہوا جسا گزا

چیب جم چکی بزم عشرت تمام ہوئی رقص و نغمہ کی پہر درم دم
 لگی بجنی بس دربار اور جنگ کہین بن بجنی لگی سید رنگ
 کسی سمت چھیڑا گیا جوتار دل سامعین ہو گیا بقتار
 اٹھی ساز و قانون سی جو نوا ہوئی مثل مٹی رہن ہوشہا
 اٹھی اسل داسی صدای باب کہ باقی رہی کچھ لونین تاب
 لگنئی لگے ایسی مردنگ ان کہ مجلس ہوئی ساری حیرت نشان
 سرودی بھی لی لی کی اپنی سوز روان انگلیان کرتی تھی رود
 بحسن ادا طربون پر رکھ کے ہاتھ غزل گانی اور چار بیتا وکی تہا
 جو طنبوری تھی اونکی سر باندہ کر کلا نوت نظر کرتی تھی وقت پر





ملا کر ہر اک سسزین صوتِ صدا
ہر اک تالِ پنج پہ پہنچا تا تھا

جو گایا گیا پٹا دہر پتِ خیال
درو با ہم کو اگیسا و جد و حال

غزلِ گاکِ حافظ کی نغمہ سرا
بخوبی بتا تا نرّت اوس کا تھا

جہانِ قص کرتی تھی کشمیری دل
تھی ایرانی بیٹھے نظارہ کنان

کمین بہگیتوں کا تھا از بس هجوم
پڑی ناچ گانیک کی تھی انکی ہوم

کشتک بھانڈ نقال دید کی تال
دکھاتی تھی موسیقی کا سب کمال

دکھا کر کوئی ناچ سنگیت کا
نمودار اپنا ہنس کر کرتا تھا

جو نقال نقلین وہاں لاتی تھی
مطابق وہ سب ہوتی تھیں اصل کے

کمین بہانڈ ہی بانڈ کر اپنا غول
بجاتی تھی سم تال سی خوب بول

ہر اک طائفہ اپنا زور و کمال دکھاتا تھا محفل میں مثل جلال

جو تہین کس بیانِ خوب و شہر کی لگین برقص کرنی پئی دل کشی

لگاتی تھیں ٹھوکر وہ جیتاں پر تو پس جاتی تھی سبکی دل نا جگر

وہ طلبی کی تہاں درمگ بایں کے زمین ہی سپہنج پر جاتی تھی

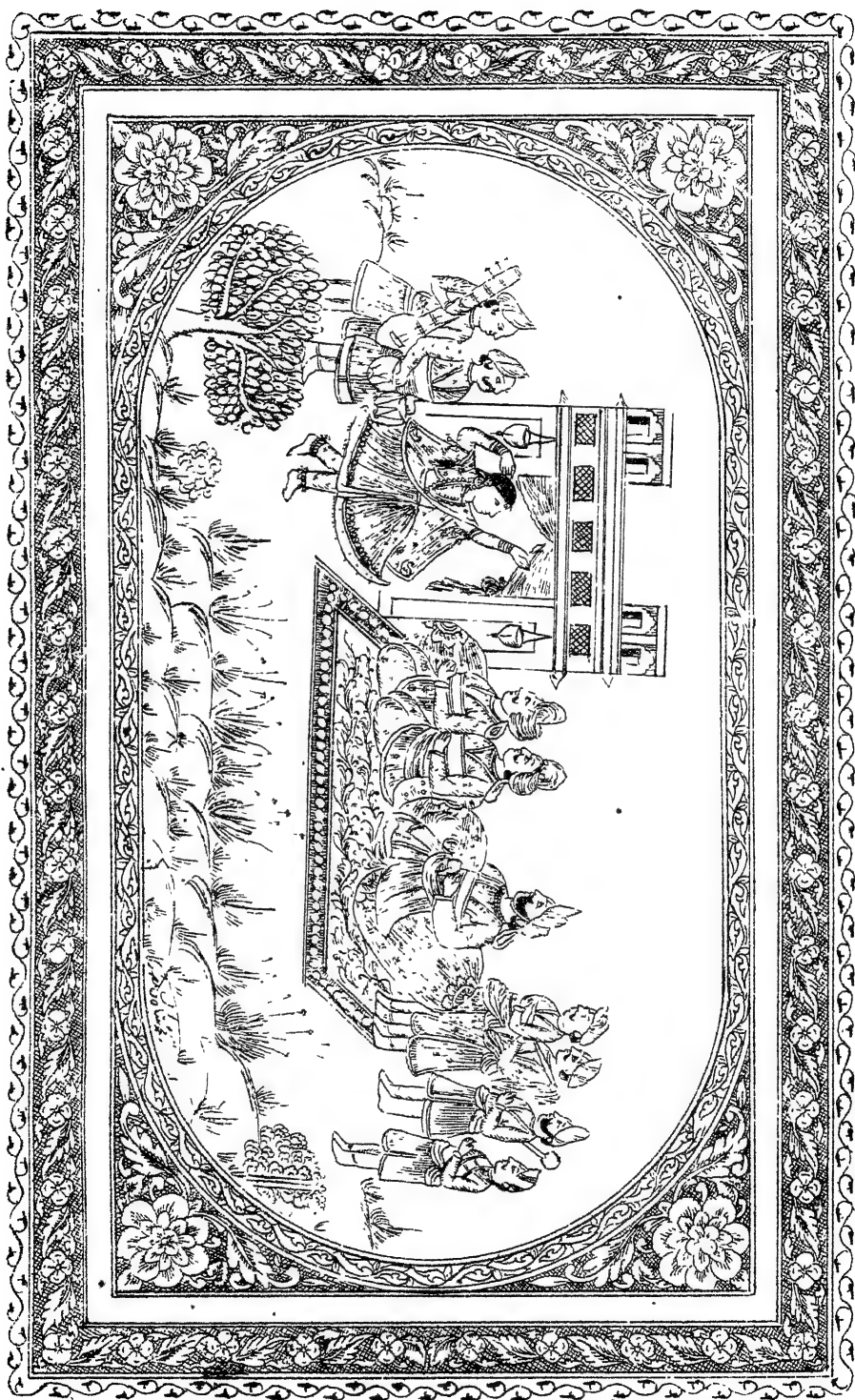
کنہچین دون پتہین جو ساز گیاں ملا کر صدا اونسی کل کس بیان

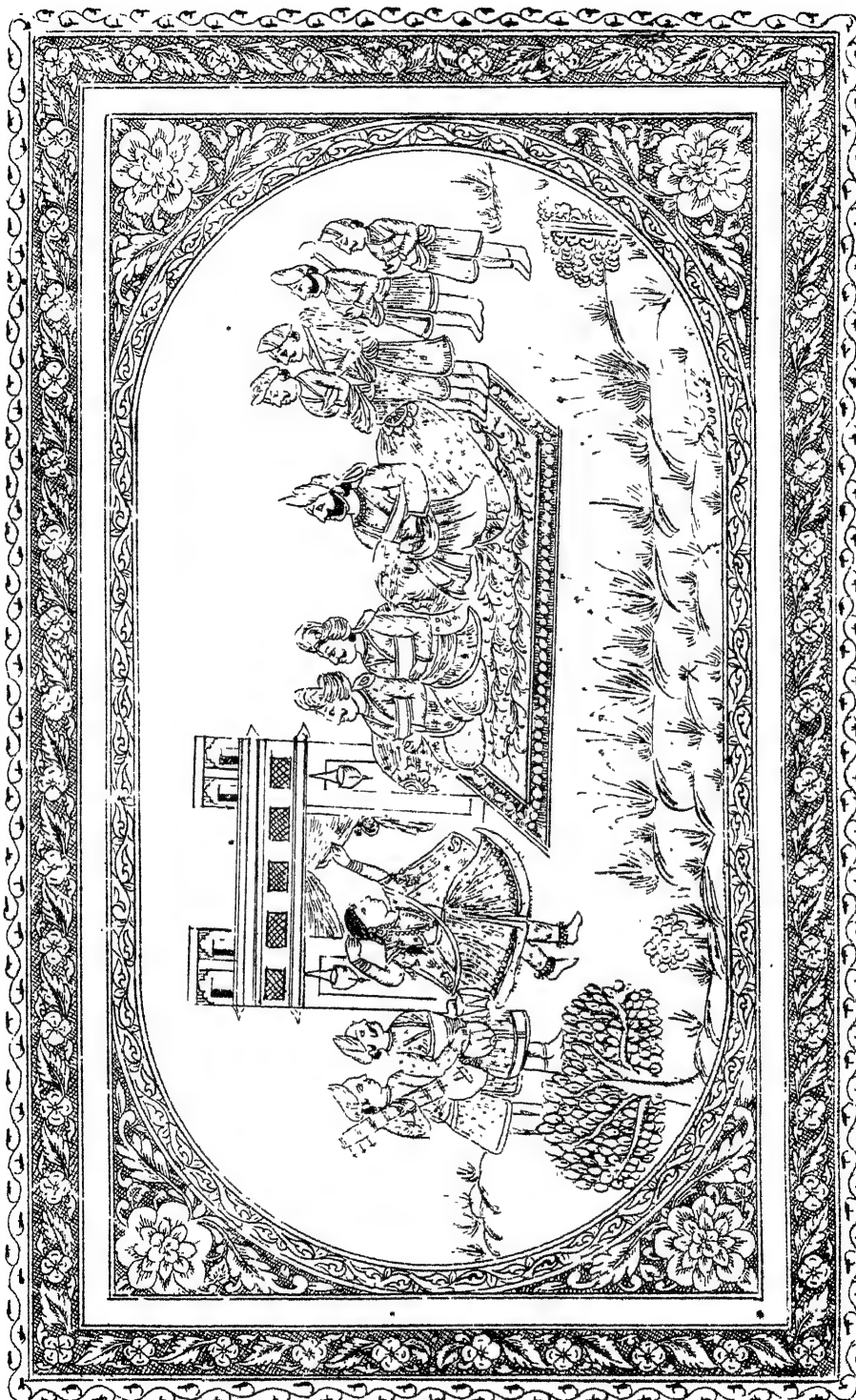
غزل اور ٹھمری بھی آورد اورا جسر اور کئے سگاتی تھیں با صدا

لڑی گنگاری تھی ریسِ خوبت گلوین تھی گویا کہ غلطان گھر

کملی اور ہوندی کی بھی طوقہ تیار تھی زیر و زبر جس ہی ہر اک کی جان

کبھی کر کے گونگٹ بنانا واد دکھا کر کبھی چپسہ دلربا





بناتی تہیں فی القور سیما بیان

دکھاتی تہیں چہب تنہی بانگی ادا

بلا کا کرشمہ تہیں کرتی عیان

لگاتی تہیں شتا قونکی سینہ پر

اولٹ دیتی تہیں قلب اہل نیا

اوڑا دیتی تھی ہوش اہل نظر

لگاتی تہیں عشاق کی دل پہ گماؤ

نظر آتا عالم طرفہ ناز

نرت کا بتانا بھی تھا دلربا

دل اہل محفل کو کر کے طپان

کبھی ڈال کر منہ پہ زلف دوتا

کبھی رخ کو انچل سی کر کی نہا

اشا سیسی آنکھوں کی تیر نظر

کبھی ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر ناز

کوئی سر مگین آنکھ سی دیکھ کر

بتاتی تہیں ابرو کی جنبش سی ہب

اوپر ہالین تہیں ٹھوکر سی جب پیشوا

وہ گت ناچتی تہیں لہر فدا

غرض چہ سنمہای ہندوستان دکھا کر عجب عشوہ وستان

تھی تاتاری ایرانی جو پہلوان اونہیں کرتی تھیں بیدم اور نیچا

ہر اک ہو گیا دیکھ کر بقیہ ہوا تیغ عشوہ سی ہر دل فگار

ہر اک فرط حیرت سی بت نگیا نہ کچھ ہوش دنیا و دین کا را

کہڑا جو جہان تھا رہا وان اڑا نہ پیچھے ہٹا اور نہ آگے بڑھا

تھا ہر سمت آواز دواہ واہ نکلتی تھی ہر سینہ سی آہ آہ

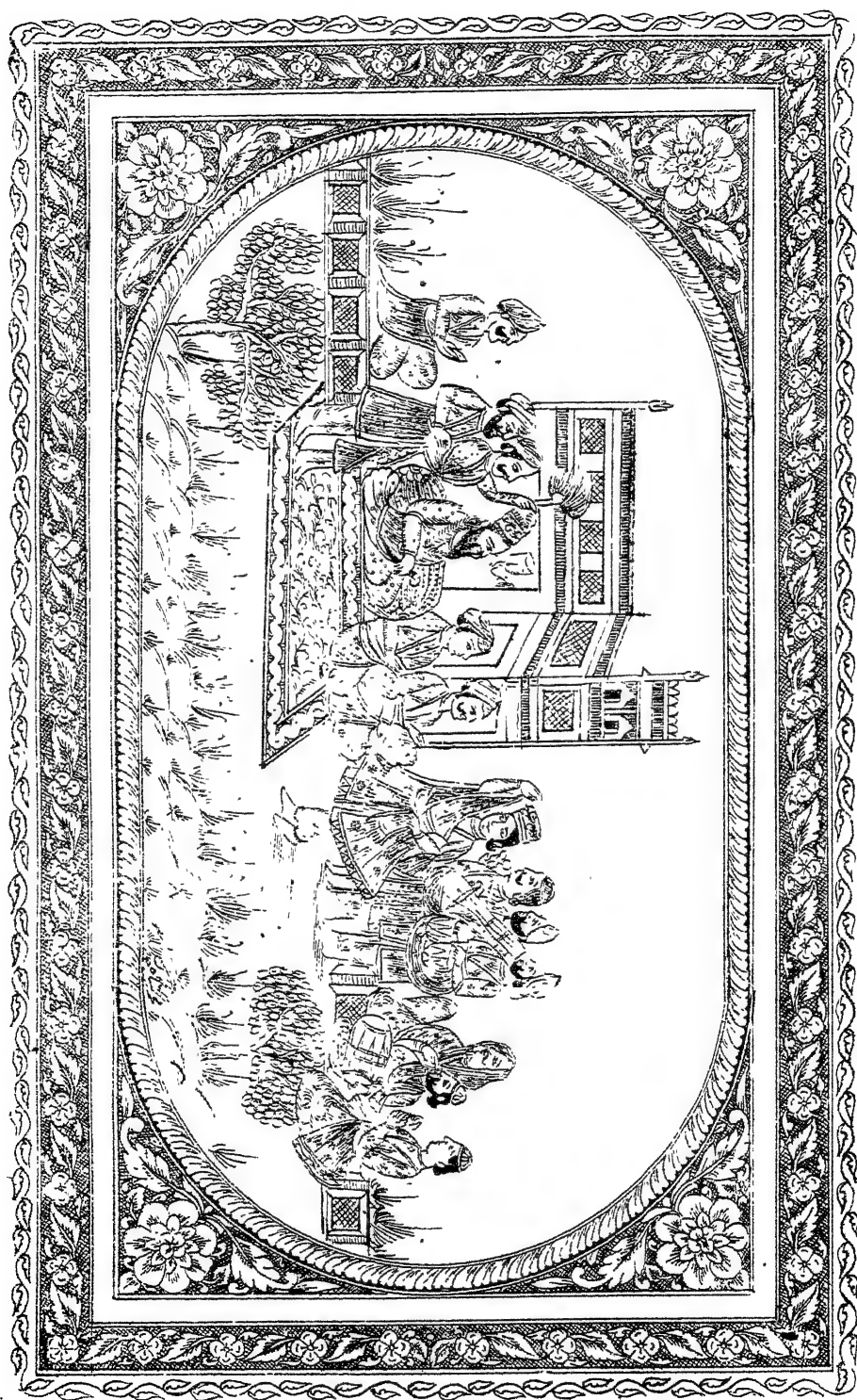
جو بیٹھا تھا جشان سی بس وہ تھا فرط حیرت کے تصویریاں

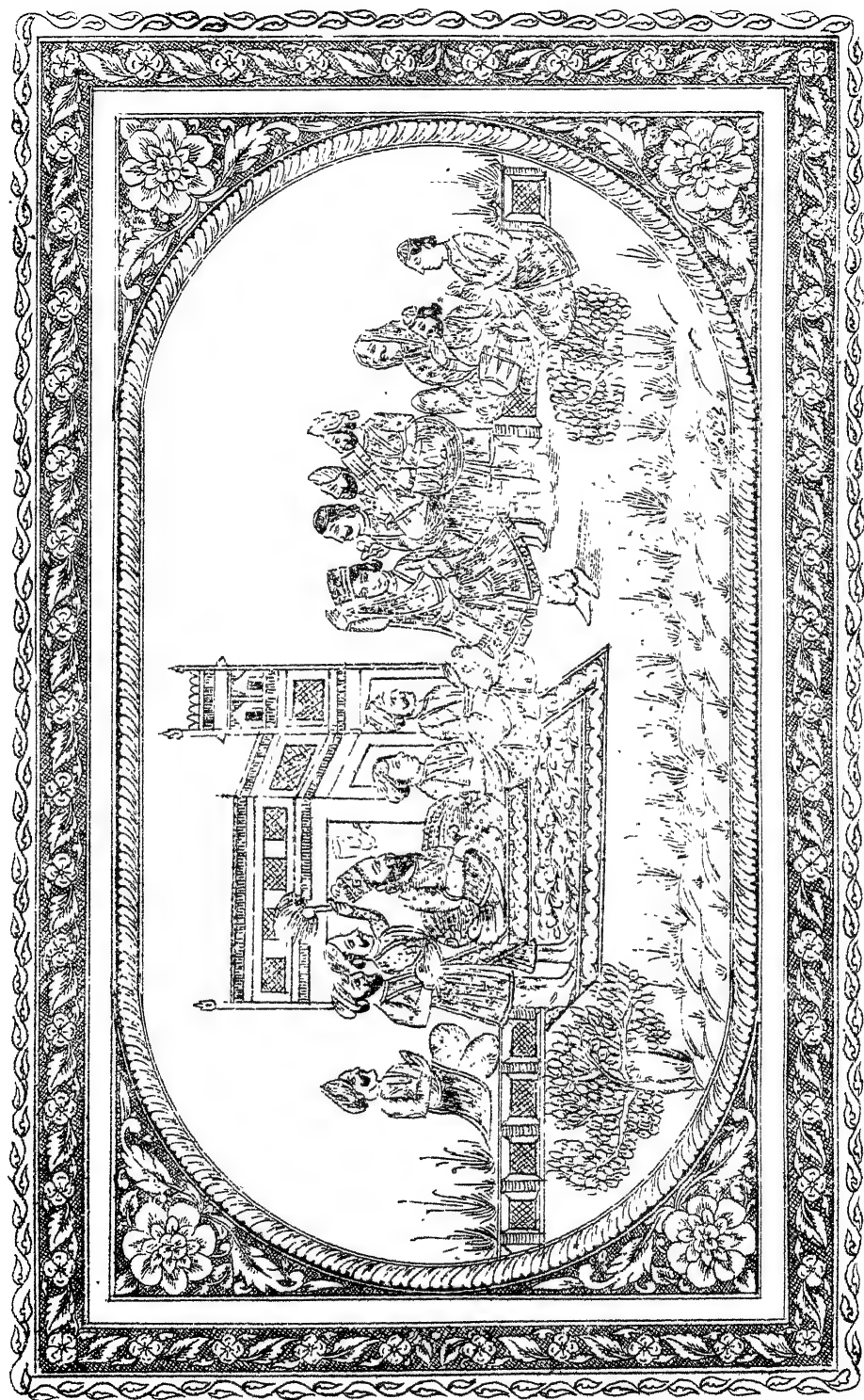
ہر اک شخص کی تھی بندہ کی ٹکٹکی ہر اک آنکھ بس رگھئی تھی کھلی

غرض رند و صوفی کا تھا ایک حال ہر اک کو بندہ ہا تھا خیال وصال

تھی تا تاری سبست مدہوش	یہ کہتی تھی دیکھانہ ایسا سمان
رہا سطح جشن نوروزیہ	رہی جشن سی شادیں کراہیہ
عجب عشرت انگیز چہرشن تھا	تھی شب تخت کی یا کہ دن عید کا
یہ تھا جشن چو مثل نور و زجم	کیا شہ فی و آسمین دست کرم
خزانی سی کل صرفا جس جشن کا	ہر اک مستحق کو عنایت کیا
اے کین کو بختین خلعتین دہلین	شناخوان ہوا جنکا چرخ برین
ملی سات خلعت کی ہی پالکی	اور آراستہ فیل اور نالکی
جو تھادہ صدی دہ ہزاری ہوا	ترقی سی یون سب کا منصب ٹہا
ہر اک پیرزادی محب اور کوبھی	عطای زمین کی سند بخشدی

مشائخ کو اور عاتلون کو تمام	دین بخشش میں جاگیریں ہزاروں
فقیروں کو ایسا کیسا مال	کہ سب ہو گئی اہل جاہ و مال
جب انعام و اکرام تمغہ خطاب	عطا کر چکا شاہ عالیہ جناب
دیا حکم یوں شاہ فی بہرہ بین	بائیں و انداز عشرت قرین
کہ میان جسکی مورث کا سر ہو کٹا	ہو جاگیر شائستہ او سکو عطا
شجاع و کا افزون ہو اعزاز و نشان	صلہ حب و کاپاکی ہو ان شان
ہو واجب یہ حکم شدہ نامدار	تو تھی فوج میں جتنی پیدل سوار
ہوئی اونہیں سی منتخب وہ دلیر	شجاعت کی پیشی کی ٹھہری ہوشیار
عنایت سی شدہ کی ہوئی گلیاب	ملا اون کو انعام و تمغہ خطاب





ہوئیں خلعتیں بھی اونہیں وعطا
کہ خودشان کرتی تھی خلعتی شنا

سرافراز جب یون ہوئی فوج کل
تو دل کل کا بس کسل گیا مثل گل

ہوئی فوطِ عشرت سی رخ لالہ رنگ
تنہوں پر ہوی پیر ہن سبکی تنگ

غرض بہر کی تیرا قون مین سیم وزر
ہوی پیر وہاںسی وہ سب رہ سپر

چلی شہ کو دیتی دعائیں وہ سب
طرت اپنی خیموں کی با صدہ طرب

جو پہنچی وہاں وہ شجاعتِ اساس
جدا کر دیاتن حسی تنگی لباس

جب آہم وان کر چکی تب وہ سب
ہوی مستعد اپنی کاموں تہ تب

انتظام کرنا ملک ہند کا

مراتب یہ جب ہو چکی سب ادا
کیا نظم پر شہ نی یون ہند کا

ہر اک کام پر ناظم و اہلکار
معین ہو ہی چیدہ اور ہوشیار

علاقوں پر بھی عامل و تہانہ دار
مقرر ہو ہی از پی نظم کار

بتایا گیا اون کو موقع مقام
پہنچا کروان تاکرین انتظام

پولس کا بھی شہنی کیا نظم دان
ہو ہی بہرتی اونین توانا جوان

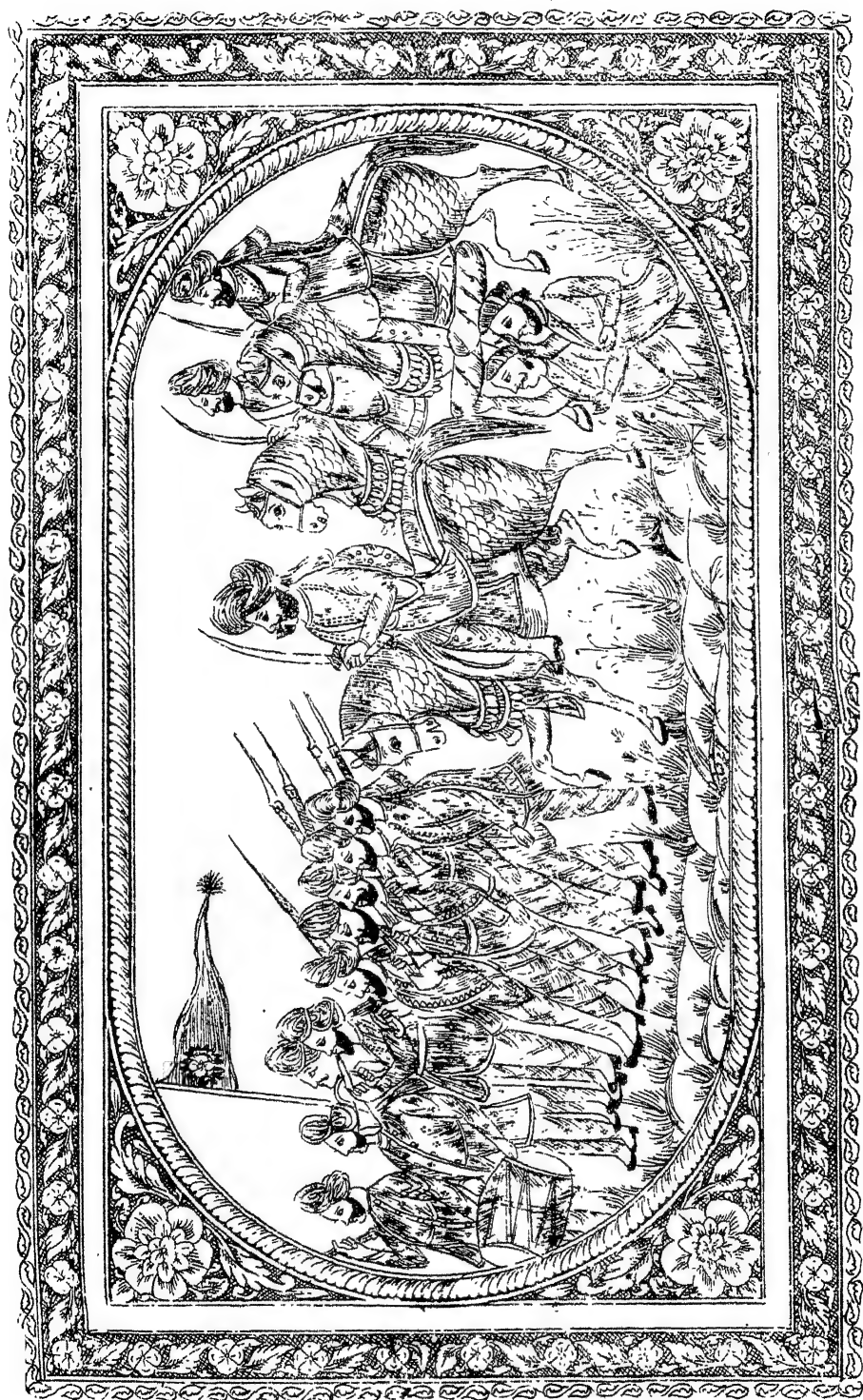
مقرر ہوئیں چو کیسان جا بجا
ہو ہی اسلحہ بھی اونین کل عطا

جو سار کی ناکی تھی دان نا کیدار
بٹھائی محاسبین ہوشیار

ہوے بھرتی قانون کو کوٹوار
بہت اور پٹواری بھی ہیشمار

ہوئی دخل ملکی کی جبے یکہ پال
رہی بیٹی مستاجر و نکی بجال

محاصل کا جملہ بحکم حساب
کیا جمع سیخی چ کا انتخاب





ہوا پھر یہ فرمان کہ دروازن پر	بٹی غلہ ہر روز اور سیم و زر
یتیموں کی بھی پرورش کیلئے	مصارف ہی روزی جاری ہو
ضعیفوں کی بیواؤں کی پیٹئے	مقرر ہوئی شاہ کی کوٹھونسے
مسافروں ساکین کی واسطے	سراؤن میں لنگر بھی جاری ہو
وہ راجہ جو حاضر تھے راجہ	اونہیں ملک اونکا عنایت کیا
عطا کر کی تمنغہ و خلعت خطاب	بڑا ہادی بہت شاہ فی و نکا آب
بہت ہو کی خوشوقت و سبکی سب	کئی اپنے اپنی وطن با طرب
طلب کر کی پھر شاہ فی راجہ کو	کی اقبال اسلام کی گفت گو
کہا دین احمد ہے منظور گر	تو جان بخشی تیری ہے مد نظر

معیشت کو تیری کوئی ملک بھی

ضلع ہندسی ہو غنایت ابھی

ہو آباد وان تو باہل و عیال

م حاصل سی او سکی ہو سو و حال

غرض دیر تک شاہ فرخ سیر

رہا او سکو سمجھنا تابس خوبتے

مگر تھا جو ادبار اقبال کا

وہ اسلام سی منحرف ہی رہا

ہو واجب یقین شک کو اس بات کا

کہ ہرگز نہ اسلام یہ لاوی گا

دیا شاہ فی حکم قید شدید

کہ یہ دایم الجبس ہو وی ملید

رہی بامشقت بزنجیر پا

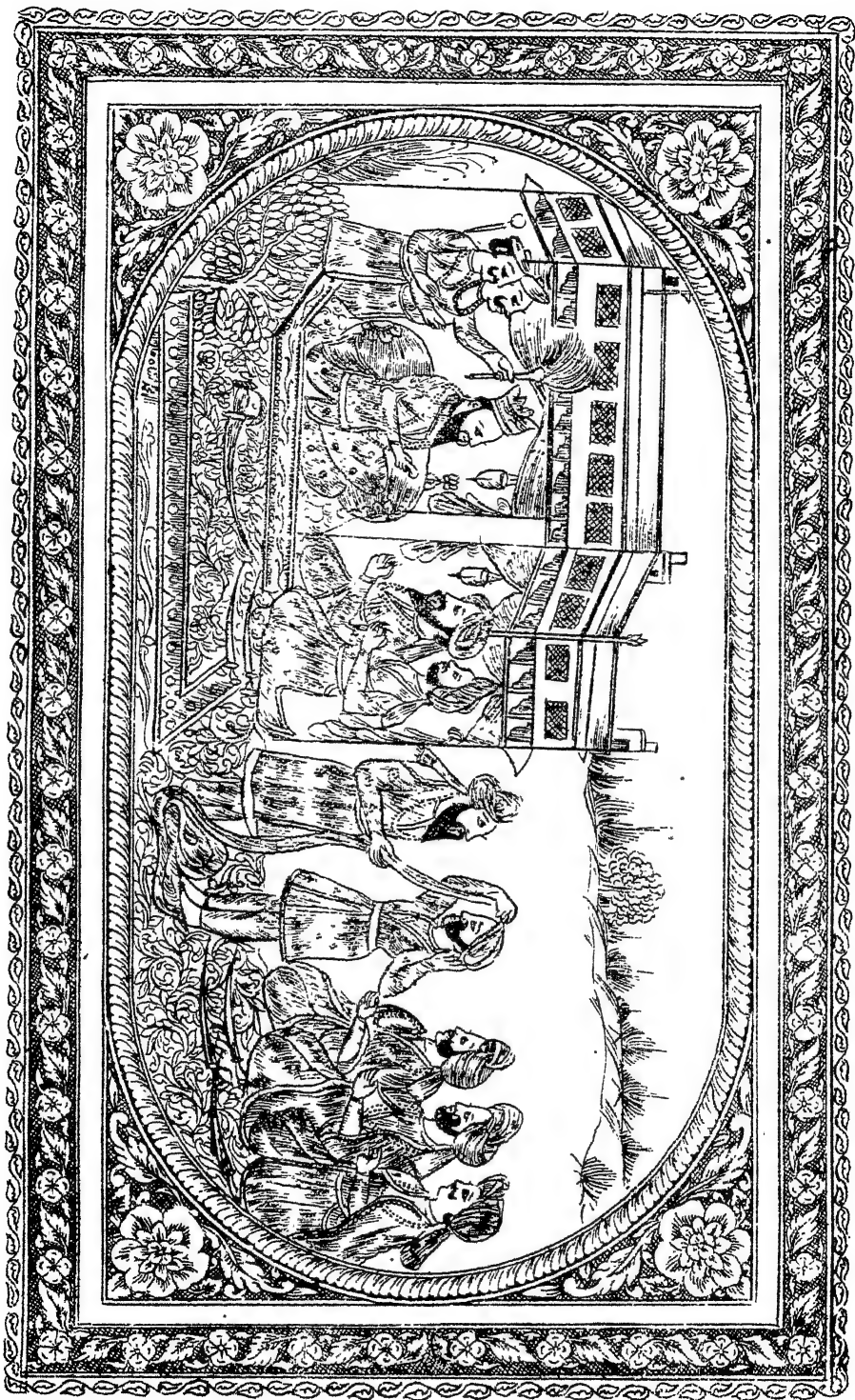
نہو عمر کج بر قید سی یہ رہا

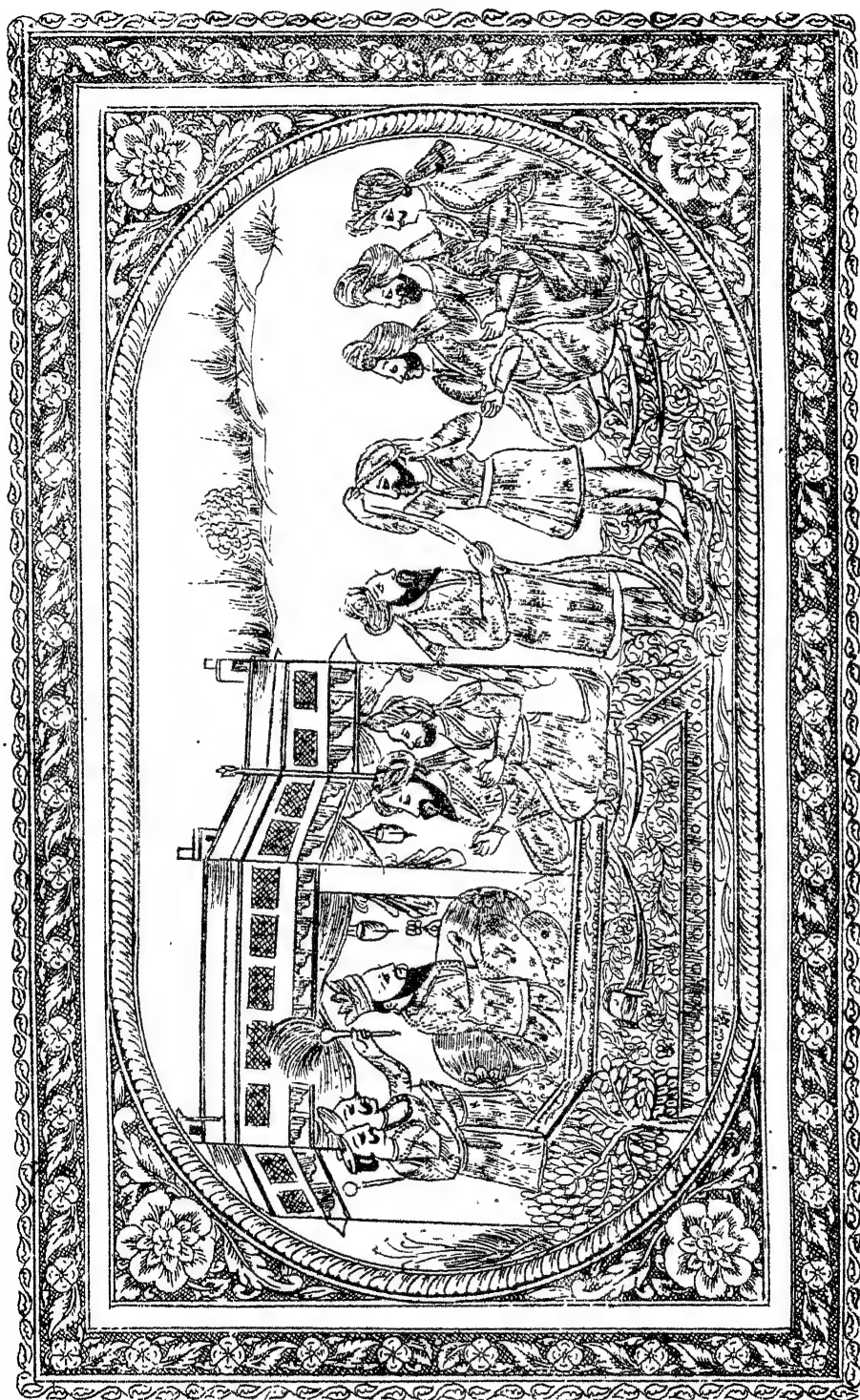
اور اہل و عیال و سکی و اقربا

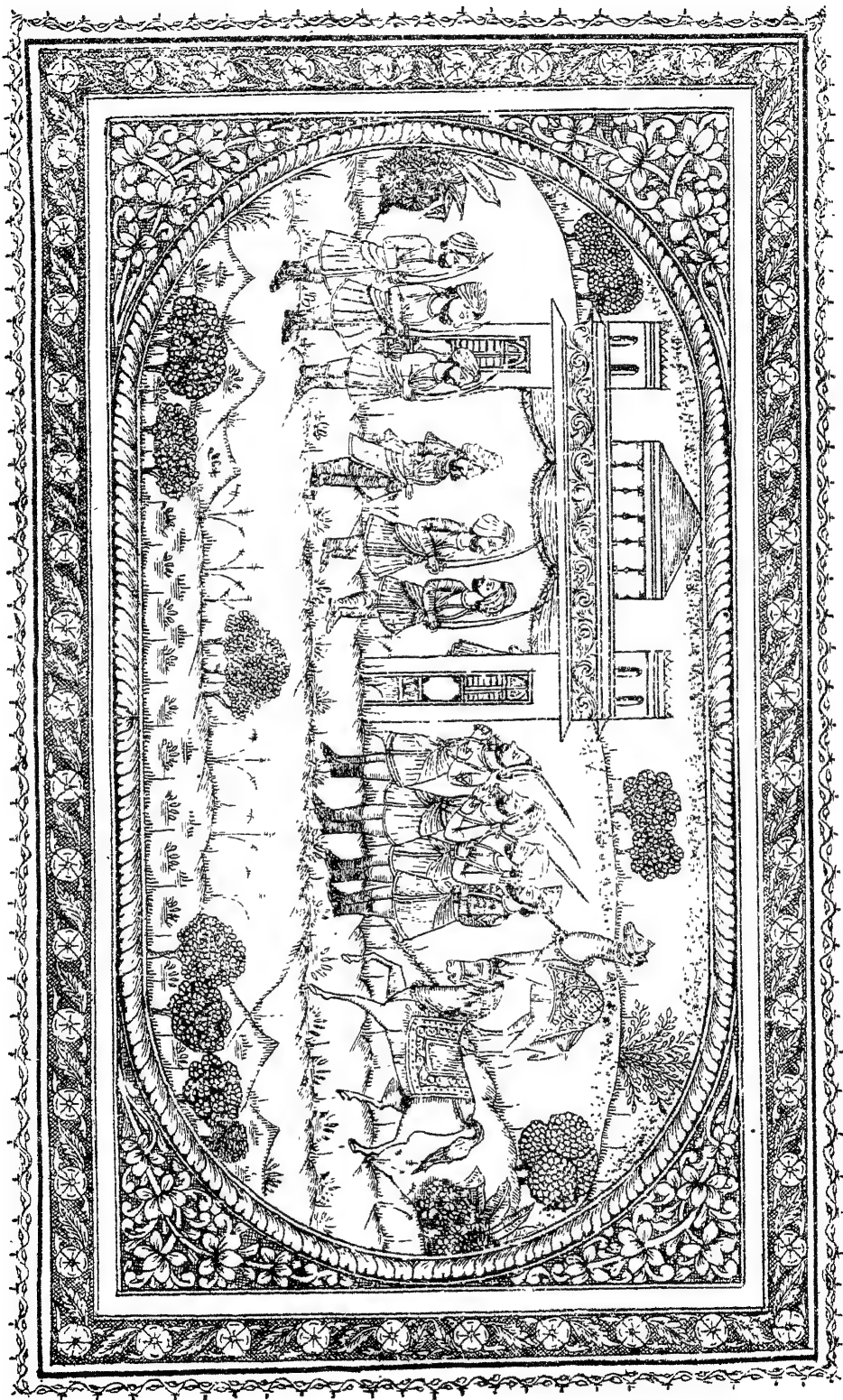
ہوں اقلیم ہندوستان سی جدا

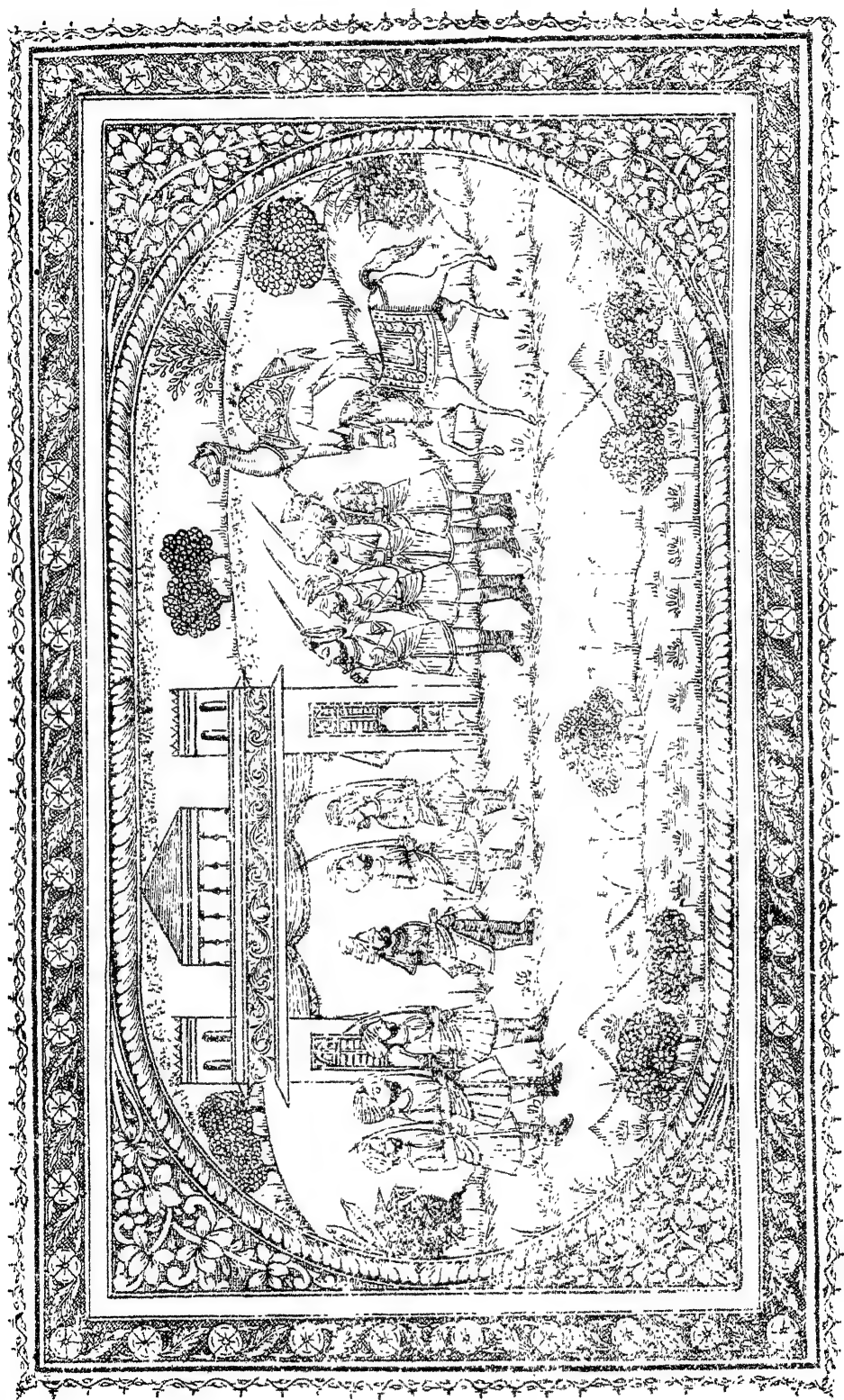
ہوں یعنی نجواری بد ریاسی اب

بکل جائین اک مفتی مین سبکی سب









مگر او نہیں ہی گر کوی بختیآ	کری دین اسلام کو ختیآ
ہی شہ کی طرف سی معافی سی	وہ روزینہ پاوی وطن میں ہی
وہ پا کر وظیفہ بحسب المراد	اطاعت میں شہ کی ہی شاد شاد
جب اس طرح سی جشن و نظم یان	بحسن تدبیر کشورستان
بخوبی و زیبائی سب ہو چکا	تو تیمورشہ فی بغر و علا
کیا ایک فرزند کو اپنی یان	سہ تخت شاہی پہ جلوہ کنان
سیر آراہر گاہ کر کی اوسی	ہو اطمین نظم سی ہند کی

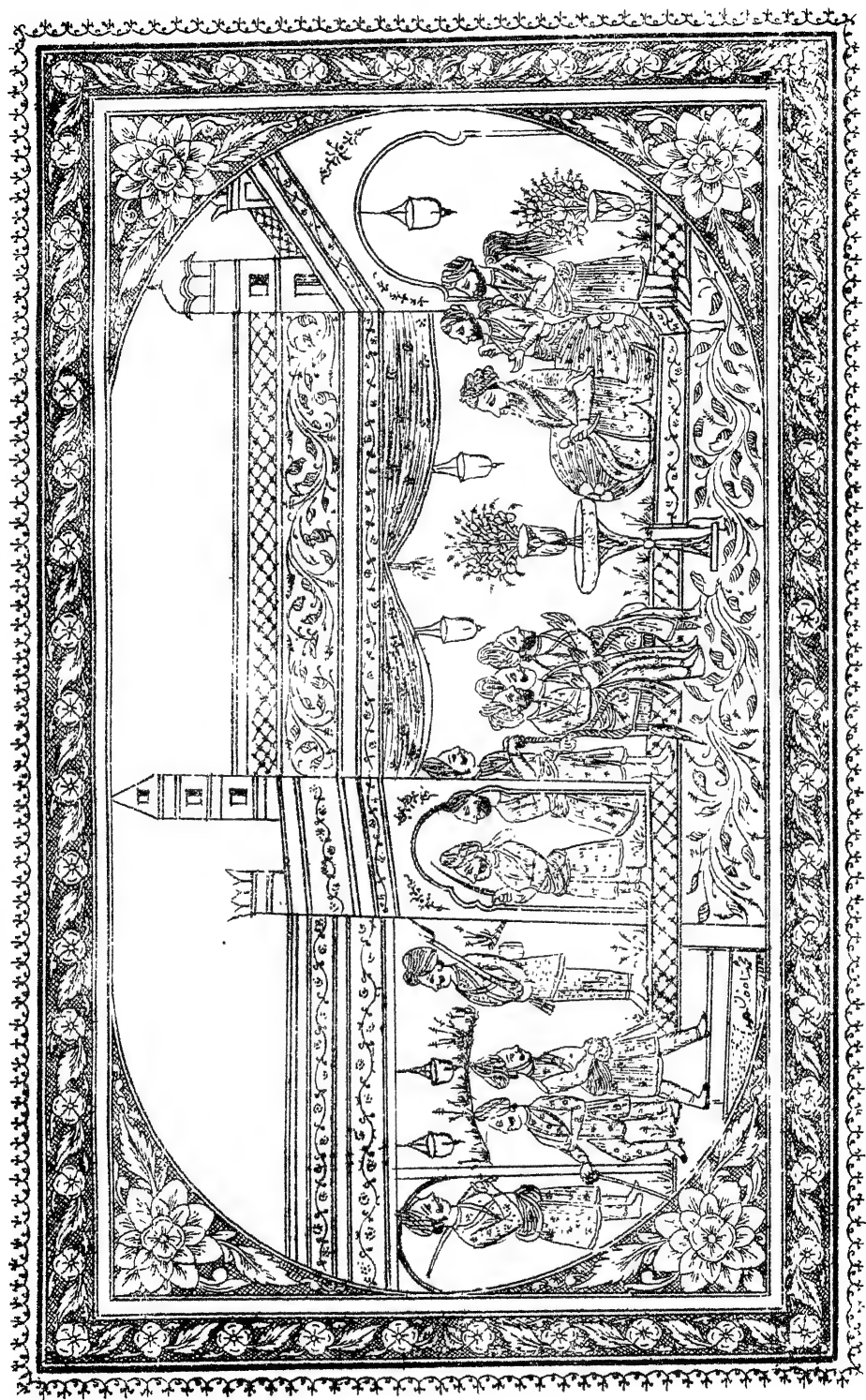
روانہ ہو املک — ایران کو

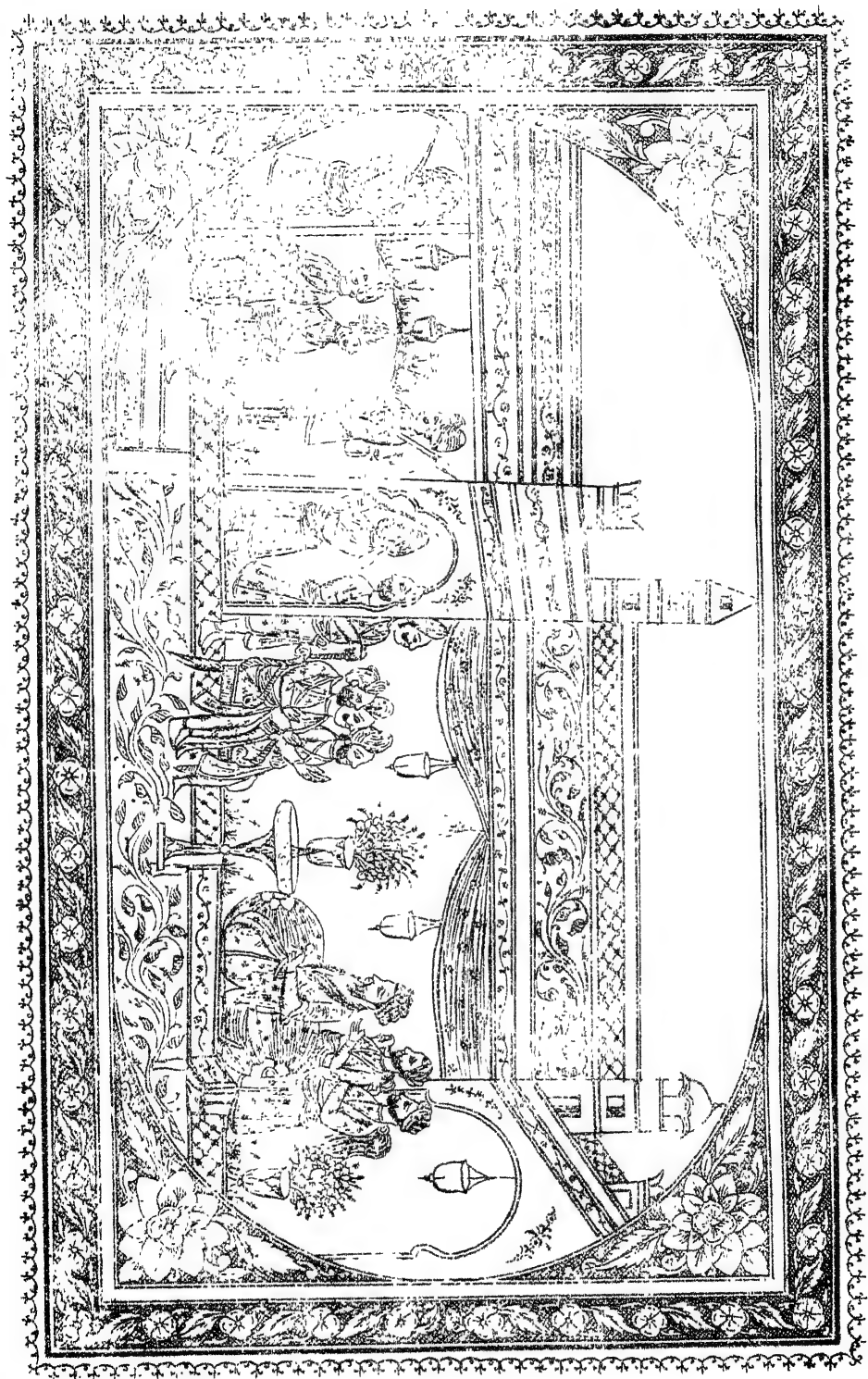
آب اس ہند کا حال دیگر سنو



بیان کیفیت فرمان روائی بابر شاہ

میان جب سیر آر ابا برہوا تو دہلی کو دارالخلافت کیب
 جو تھی قصہ راجہ کی تیاریاں لگا رہی اونہیں وہ شاہ زمان
 سوا محلونکی اور ستھے جو مکان ہوی کارخانہ مقبر روہان
 اور اونکی سوا بھی بنائی مقام بہت سی پی فوج و عملہ تمام
 مقامات جب بن چکی باوقا مقرر کئی شہنی اوقات کار
 پھرن پڑے روز دربار عام لگا کرنی وہ شاہ عالی مقام
 کسی کا جو ہوتا تھا کچھ مدعا وہ او سوقت تھا عرضی گزارنا
 جو تھی عرض بیگی مقبر روہان اونہیں دیتی تھی نالشی عرضیاں





عرائض وہ سب بعد دربار کی

ہر اک قسم کو خوب کر کی نگاہ

اور ارسال کرتا تھا بی قیل قال

جو ہوتی تھی کاخذ سماعت طلب

وہ کل بعد برخاست دربانام

سنا چکنا جب حسب جان کی

دہین دستخط سی مزین تمام

روان ہوتی تھی اور جس نظم کا

تھا پیشی کا اس طرح سی انتظام

بہشیاری دفتر میں پہنچاتی تھی

جدا کرتا تھا میسر نشی شاہ

ہر اک محکمہ میں پی انفضال

پی پیشی شاہ والا حسب

حضور میں لاکر تھا پڑھتا تمام

کل احکام شاہی رقم ہوتی تھی

وہ ہو کر اوسیدن پی انصرام

جہان حکم ہوتا تھا وان جالتا

کہ ہوتا اوسیدن تہا اسد کا کام

کیا کرتا تھا نظم ہندوستان

جو ہوتا تھا فاع تو شام بکا

پی فرست طبع عالی وقار

کبھی کرتا تھا سیر گلزار وہ

اوٹھاتا تھا اک لطف شام و صبح

غرض اس طرح سی شہ کامران

پہر اوں نظم سی سلطنت کی وہ نشا

کیا کرتا تھا گشت ہو کر سوار

کبھی کرتا تھا سار و بیاروہ

لب بحر پہر ہو کی وہ جلوہ گر

تعریف پنکٹ

کہ ہی سیر دریا کا کچھ لب بیا

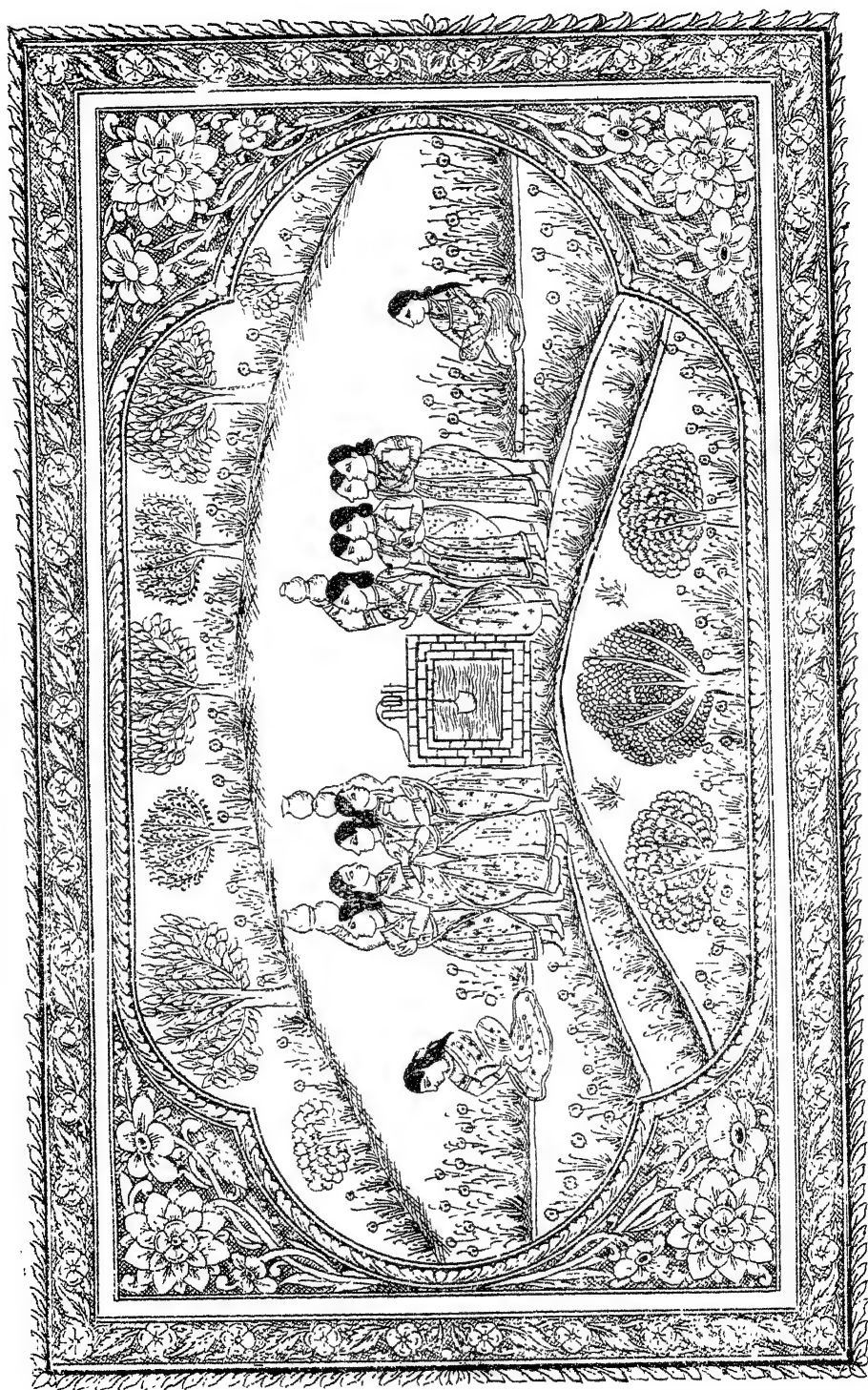
کناری چمن کی ان جا بجا

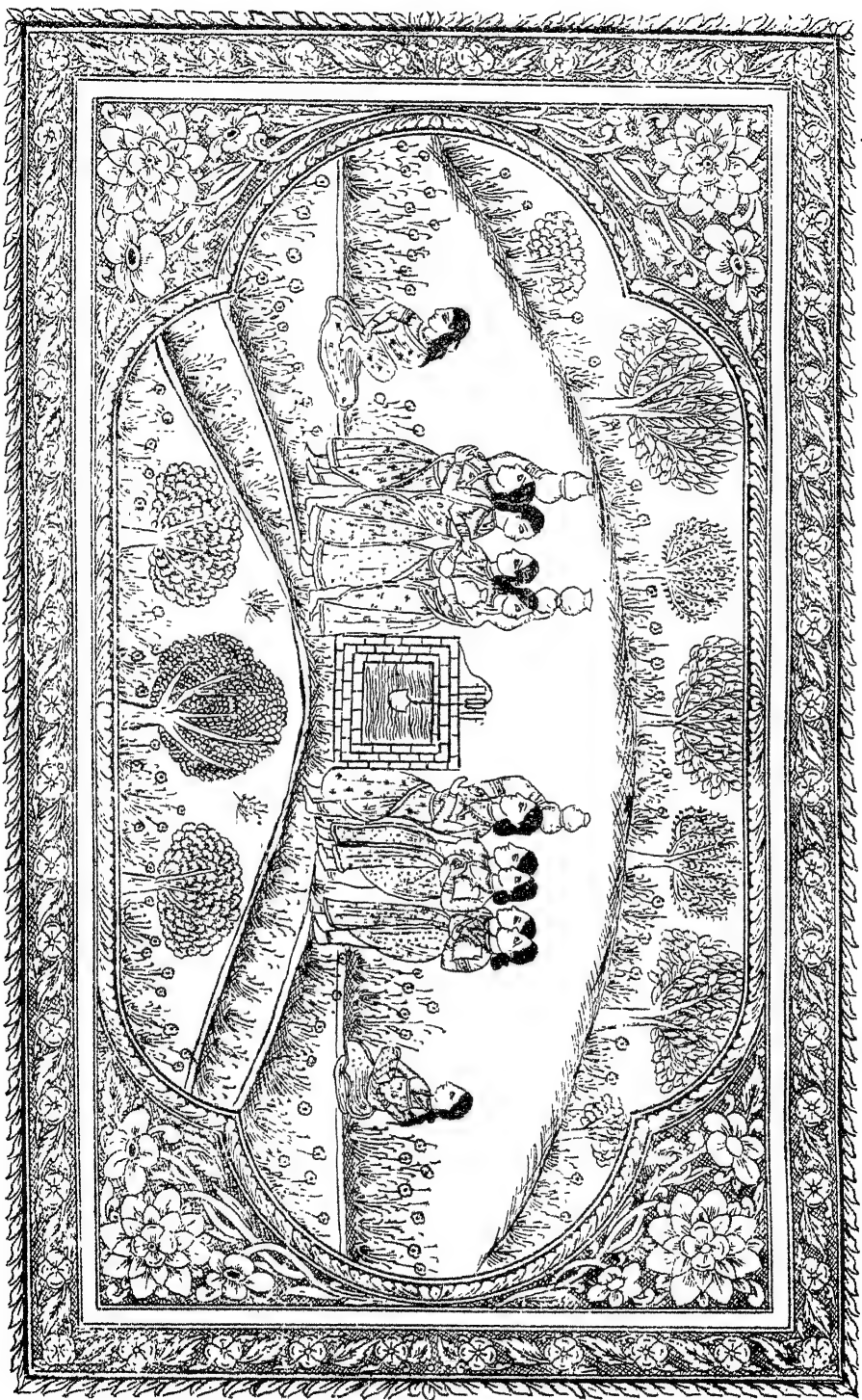
عجب گھاٹ سنگین اور پختہ تر

پلاسا قیابادہ دستان

بحسن عجب اور بلطف فضا

بنی تھے برابر ادھر اور ادھر





نئی رنگ کی اور نئی ڈوہنگ کے تھی ترشی ہوئی زہنی سبنگ کے

درو بام اور فرشن کرسمی ہان بنی سنگ عمدہ کی تھی بیگیان

تھی پنگھٹ کی جا جو مقرر وہان بہت خوب تر تھی مسرت نشان

عجب حسن کا وان تھا پنگھٹ بنا کہ ہر سونیا نقشہ تھا گھاٹ کا

نہایت وہان ہوتا تھا ازدحام رہا کرتی تھی خلق کی دہوم دہام

سمان وان بند ہا کرتا تھا صبح و شام اور تپا پرستان تھا گویا تمام

جو ہوتا تھا وان مجمع طرح در اکھاڑی کی اندر کی تھی سب بہار

پریوش حسین دلربا خوب رو فراہم وہان ہوتی تھی چار سو

تیس جیب کرتین نہاریان ان جہوم تو ہوتی تھی بس دیدنی ایک جہوم

وہ بن بن کی آتی تھیں اوپر وہاں
تھیں گھنگٹ میں کرتین نظر بازیاں

ہر اک رنگ کی وہ پنکریاں
چلی آتیں نگہ پتھیں بی ہراس

کسی کا تھا لنگا بہت گہوار
لچکتی تھی جس سے کمر بار بار

کوئی ساڑھی باندھی ہوئی آتی تھی
ادبانکی بانکی وہ دکھلاتی تھی

کسی کی تھی رخسار پر تہ کی زیب
لگائی تھی ٹریکا کوئی دلفریب

جما کر کوئی پٹی اور بن سی بھی
لگا کر عجب ناز سی آتی تھے

نگہ جھپٹ اپنا کرتی تھی کام
نظر آتی تھی اونکے جھڑ تمام

جو تھیں اونہیں طرار اور طرار
دکھاتی تھیں غمزوں سی پنی بہاں

ملکتی چٹکتی وہاں آتی تھیں
اوی ڈھنگ سی پہر چلی جاتی تھیں

پہل سی تھیں آسین پھر کھیلتی

کوئی دھوئی تھی پال پال آب

کوئی شوخ تراوس سی وان بھلک

بھگو دیتی تھی ایک دو چاکو

کوئی پھرتی تھی بازہ کرنگی لال

ہر اک طرح کی کرتی تھیں شوخیان

کسی پر کوئی سچھی سی آن کی

پئی بازی کوئی کسی کو وہان

کسی کو کوئی غوطہ دیکر وہان

ہر اک طرح کی کرتی تھیں ل لگی

کوئی چھینٹو نسی اوسکو کرتی تھی تر

اوڑاتی تھی چھینٹمی ادھر اوڑھر

وہ اوسکو بھی دیتی تھیں فوراً بھگو

کوئی دھو کی سر کو سکھاتی تھی بال

کسی کی کوئی لیتی تھی چٹکیان

اونڈیلی تھی مٹکی بھری پانی سی

لی آتی تھی پانی کی اندر نشان

تھی خندہ زنان ہوتی وہ وقت زمان

غرض مل کی آپسین بچو لیان

فراغت جو کرتی تھیں بنس کو در

کوئی گا گرین دہو کی پھر او میں آب

کوئی اپنی پائل سجاتی ہوئی

وہ بچپو وں کی اپنی سنا کر صدا

عجب ناز سی پھر اوٹھا کر گلکس

جھکڑا دکھا کر وہ یوں اپنا سب

کھڑی گھاٹ پتھی جو بھری دہان

تھی نازک سبک و زیا دن بکا

بہت کھیل بس کھلتی تھیں وہاں

تو پھر جھومتی جاتی تھیں اپنی گھر

جھکولی سی بھرتی تھی با آب و تآ

چلی جاتی تھی جھوکی کھاتی ہوئی

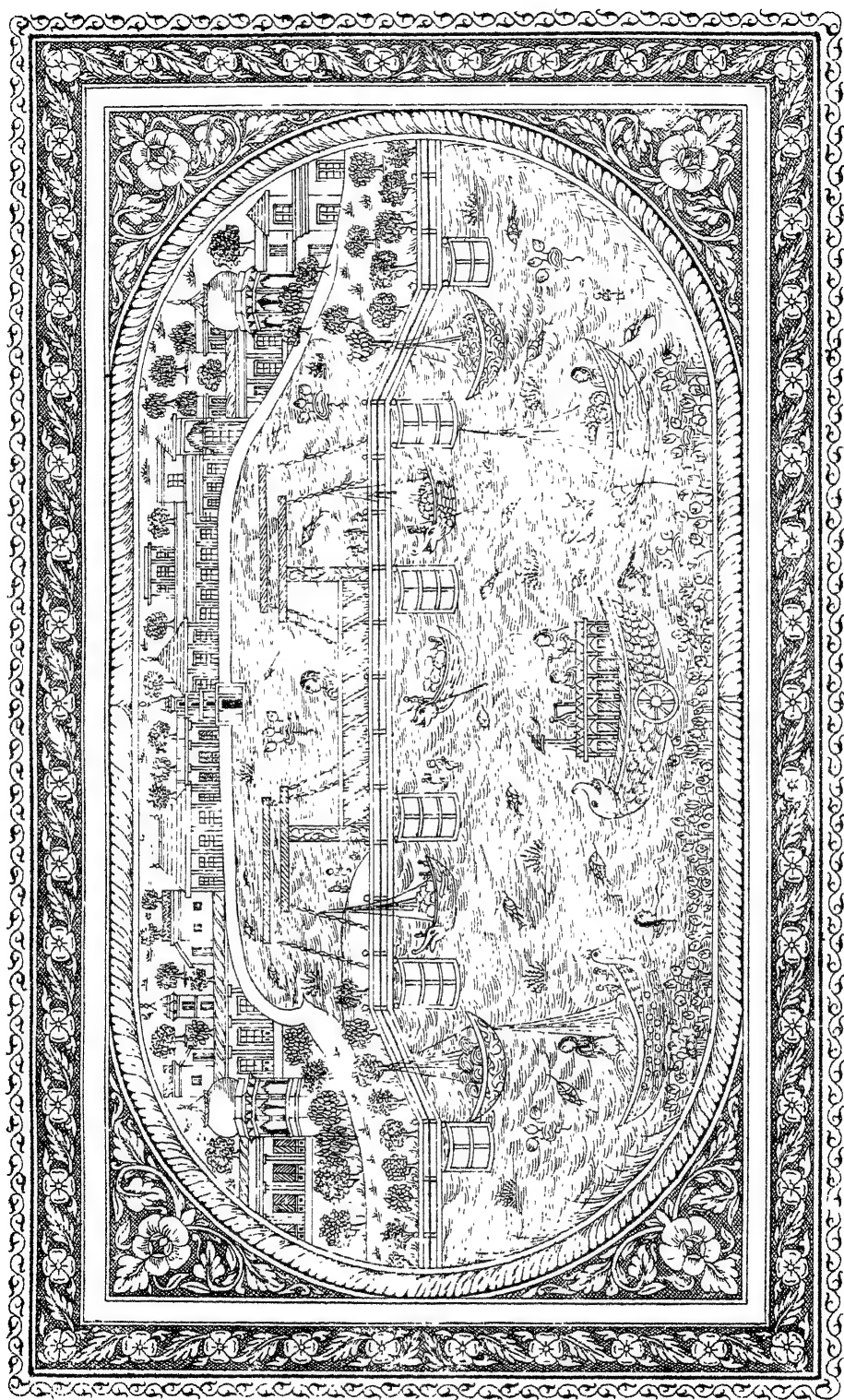
اوٹھاتی تھیں گا کر بطر فدا

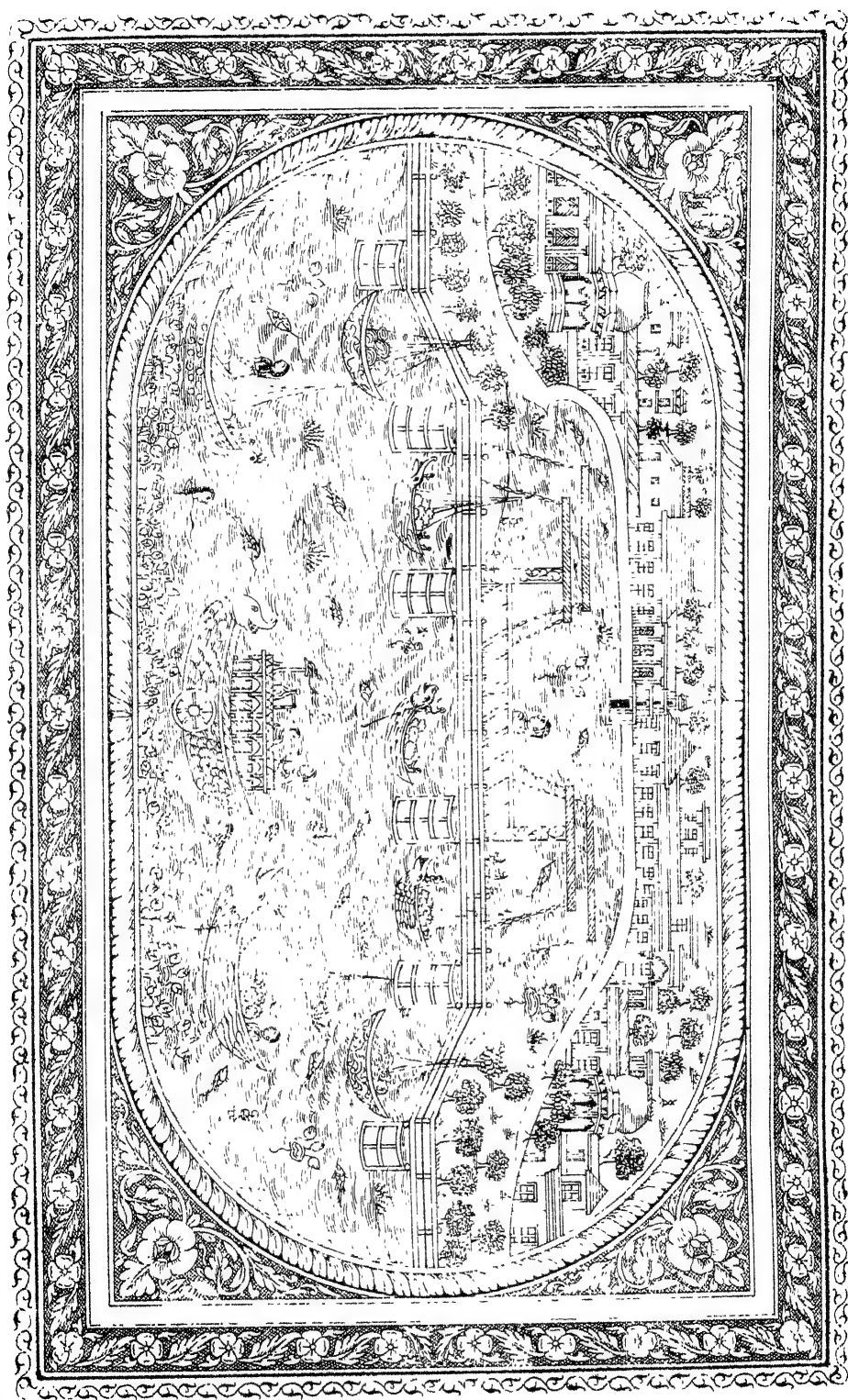
بہم نعمت زن جاتی تھیں بدین پس

چلی جاتی تھیں با ادا می عجب

تھیں انہیں عجب صنعت و خوبیاں

بہت تھی خوش آئند سب کی نام





کہین بھرتی تھی موٹنکھی دست
کہین جلیتی تھی گھڑ چڑھی خوشبت

کہین گشت کرتی تھی ماہی دہان
چڑیا جب پہ تھا ماہ سا بادبان

کہین فیل حبیب ہو کر سوار
ہنر نازک رکھتا تھا آشکار

تھی انہیں سی ہنری عجیب غریب
سجاوٹ بھی تھی لسی ہی بس عجیب

چہتا و فرشت تھی سب قمر لایکے
بند ہی سبز پردی تھی بنائے کے

کسی پتھی محل کی پوشش تمام
تھا زرد وزہی کا اوس پتہ پاک نام

کہین پر تھا سلمہ ستارہ لگا
کہین جال تھا گو کہ روکا بند با

لٹکتی تھی حلین کسی جا کے پر
وہ رنگین تھی در رنگ تھوہ تر

بچھا فرش قالین کا تھا جا بجا
گل اور بوٹا اوس کا تھا نادر بنا

عجب لالٹینین تھیں زیبا بنی

کسی میں تھی رنگین شیشی لگی

کسی میں سفید آئینہ تھا لگا

عیان ہوتی تھی جبکہ انکی ضیا

بارکش وزیب اسطرح وان

خلاصی بھی کپتان بھی وان تمام

لیبی بلی چپوی سراپا بہار

شناو بھی ملاح بھی اور کھار

کہین ہوتا تھا بیسی کاوان نکا

لگی جسا بجا تھیں پی روشنی

مربع مدور تراشے ہوئی

مصفا مجلا چمکتا ہوا

نظر آتا تھا عالم اک نور کا

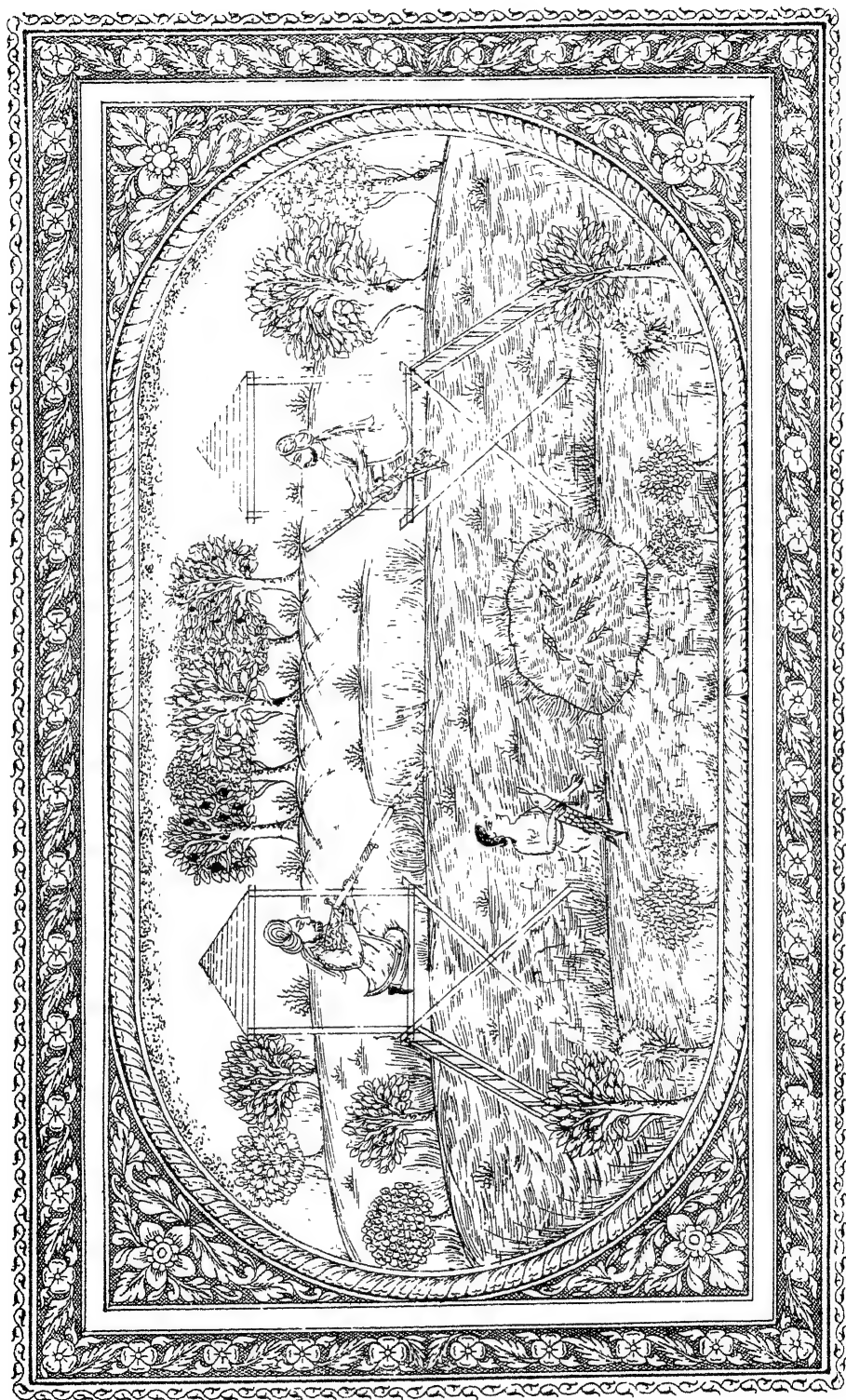
روان رہتی تھی بحر ہی کوشنیاں

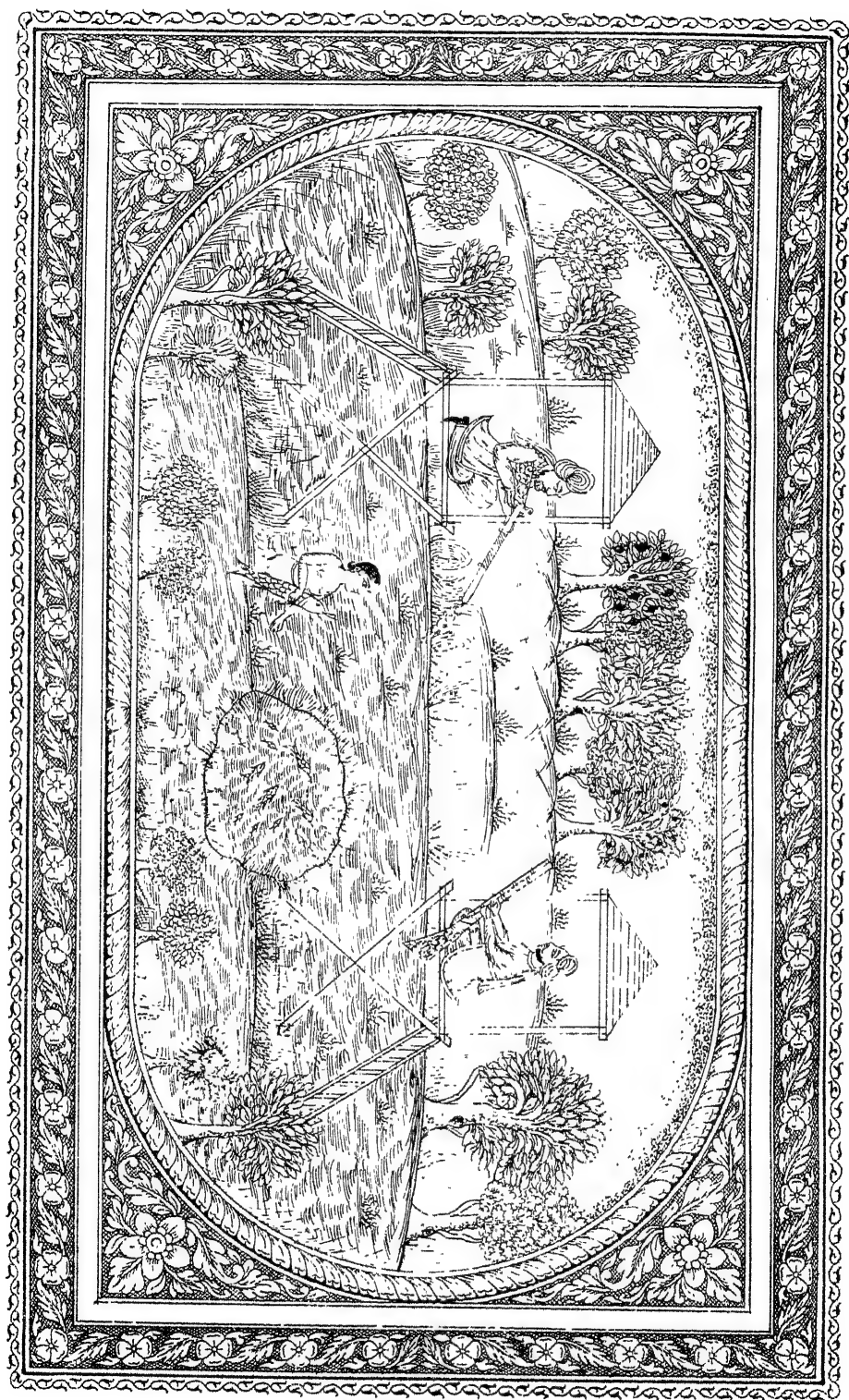
سفینہ چلائی کا کرتی تھی کام

وہاں پھرتی ملاح تھی گرم کا

ہنر اپنا کرتی تھی سب آشکا

سنگھاری لگی تھی کہین بشمار





کھین جال تھی چھینکتی ماہی گیر	تھی تیراک بھی تیرتی بی نظیر
کوئی بیٹھتا پاچی پر تھلاوہان	سنول بوندہ لیتی تھی اک جہان
کناری پہ چمناک یوں صبح شام	ہمیشہ رہا کرتی تھی دھوم دھام
مرض یوں سلاطین ہندوستان	عجب عیش و عشرت سی بہتی تھی یا
جبا ئی پسندو کو یہ سزمین	ہوی وہ یہاں پر اقامت گزین
اقامت کا رنگ اونکی جب جم گیا	کیا شانہراؤ نکویان کتخرا
بصدا رز و خستہ ترین خوبز	دین ڈولونین رجاؤن نی شاہ کو
کئی پشت تک اونکی جب نسل سی	ہوی پی بہ پی بادشہ بہند کی
پی رونق ملک ہندوستان	کیسی شہر آباد کثرت سی یان

بنی قلعه و قصر باغات بیان
بهوی و نمین تعمیر عید مکان

بهت لونی مندر اوراون کنی بجای
بنین مسجدین خوب و عالی بنای

نهایت هواهند آباوجب
هواشته از عجم تا عبر

سیانکی سلاطین صولت پناه
لکی سلطنت کرنی باعز و جا

پس موج و ترقی پیهند وستان
رهایک تا عهد شاه جهان

بس ز عهد شاه جهان اُز گیا
جهانگیری کارنگ و دلفین

بیان سلطنت بادشاه شاه جهان

کد هر اور کمان تو گیا ساقیا
پلا آکی محب کو حی جانفزا

مین پیکر اوسی خوب هون زورمند
لکمون تاکه حال شه ارجمند

جہانگیر کے بعد جو وقت بیان

یہ دستور اپنا تھا اور سن رکھا

بقصد رفاه خلائق تمام

اور اجلاس دو گھنٹہ کر کی وہاں

اور ان حاجتوں کو روکرتا تھا

ہر اک قسم کی اہل حاجت بھی ان

یہ تھا عرض سب کی کو فرمان شاہ

جو سائل ہوا نوین سی یاں آن کر

عرضداشتیں جتنی دریں خاص عام

ہوا زب اورنگ شاہ جہان

کہ پڑھ کر وظایف عہد و علا

کیا کرتا تھا ایک دربار عام

سنا کرتا تھا عرض حاجتوں ان

بعد و کرم اور بصدق و صفا

پہنچتی تھی در پیر تھی شاہان

کہ ہر خاص و عام و رعایا سپاہ

تو کہنا خبر در او سکی خبر

وہ دفتر میں پیشی کی جائیں تمام

تعمیل اس حکم شہ کے مدام

تو رہتا تھا اک عرض نگین بخت

عرض جبکہ باشوکت و عتلا

کل ارباب حاجت کو ملتا تھا با

سب امیدوار اور سب دادخواہ

اسی عرض نگین کو کرتی تھی سب

اونہیں حسب کم نہ ذوالعلا

اگرچہ یہ دستور عالی وہاں

ولی خود بھی وہ اہل عدل و سخا

ہوا کرتا تھا جبکہ دربار عام

بہت ہوشیار اور قانون دان

گملا کرتا تھا باب دولت سرا

نہیں روکتا تھا کوئی زینہ سرا

ہجوم آ کی کرتی تھی وان مثل جاہ

حوالہ عراض لب و طرب

وہ دفتر تین پیشی کی پہنچاتا تھا

تھا جاری حکم شہ کا مران

ہر اک خیر و شر کی خبر رکھتا تھا

ہرک ادنیٰ علی کا کرکی خیال تو جہی سنا تھا کل عرض حال

نمض یون بدستور ہر دن مدام کیا کرتا تھا شاہ دربار عام

یہ دربار ہو جاتا تھا ختم جب تو برخاست فرماتا تھا اوسے تب

اور آتا تھا ہر سوی دیوان خاص پی جلسہ خاص بااختصاص

وہاں ہو کی رونق فزائی مقام اہم کاموں کا کرتا تھا انتظام

وزیر دارا کین و میر دبیر پی پیشی شاہ شہنشاہ

عرائض خراطیہ قیمتی سام لی آتی تھی فورا بحسن نظام

سنا کر و نہیں شاہ کی راسی سے رقم اون پہ احکام کل کرتی تھی

پھر ایامی شاہی کی جزبہ وہ احکام مرقوم ہوتی تھی سب

تو بس صاواور سے شاہ کی

مزین منورائیں کرتی تھی

مرتب وہ یوں کر کی قانون سی

نہیں رکھتی دفترین کد م بھی تھی

یہی نظم ہر روز دست میں تھا

نہ تھا اذن اک لمحہ تاخیر کا

پی نظم ہند ایسا تھا انتظام

روان ہوتی تھی روز کاغذ تمام

حضور کی کاغذ پی انصرام

ضروری میں پاتی تھی اجراء تمام

وہ سب ڈاکخانوں سی ہو کر روان

پہنچ جاتی تھی جا بجا برق سان

غرض کارامروز امروزی ہی

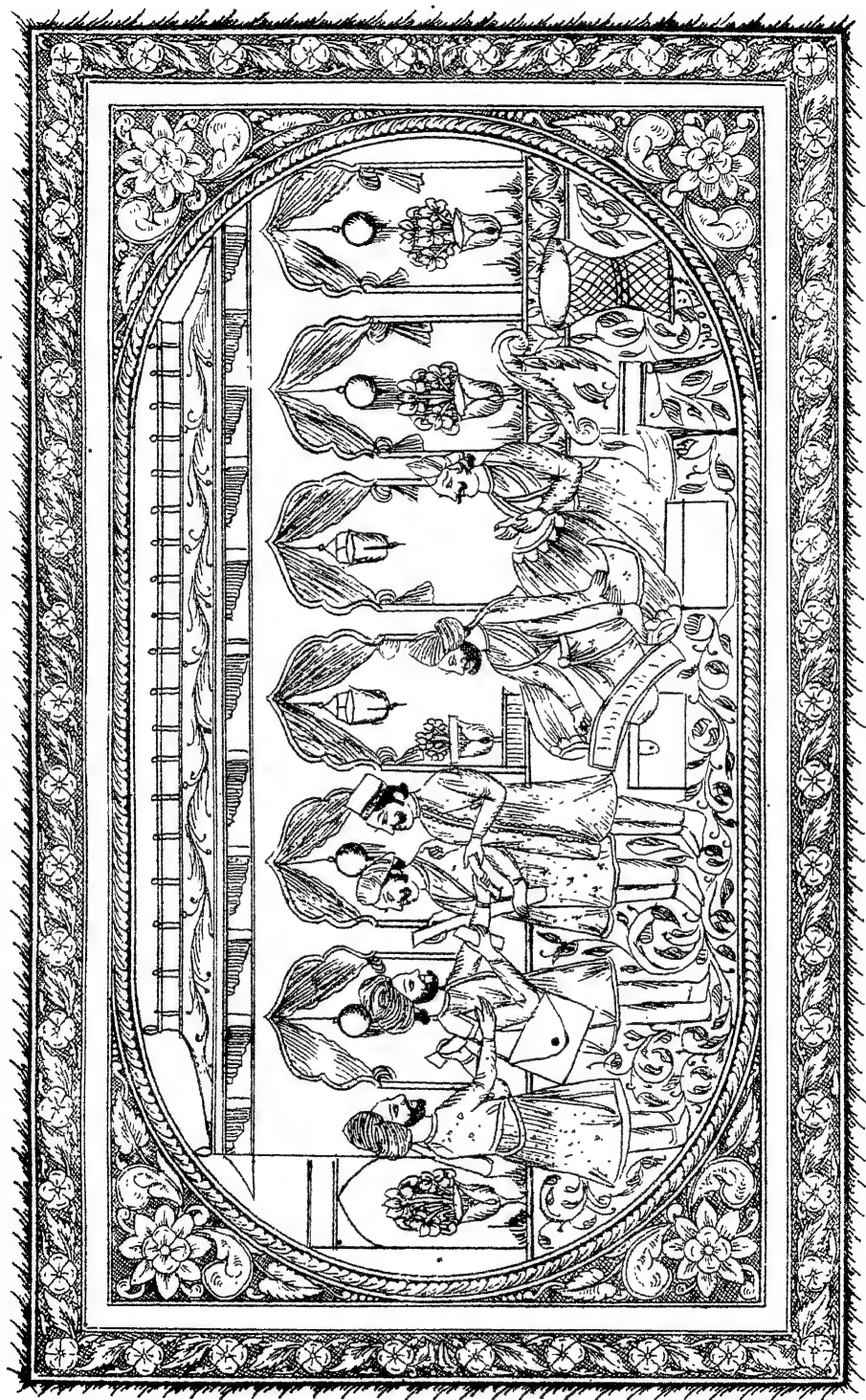
تھا انجام پاتا بسر عیب ہی

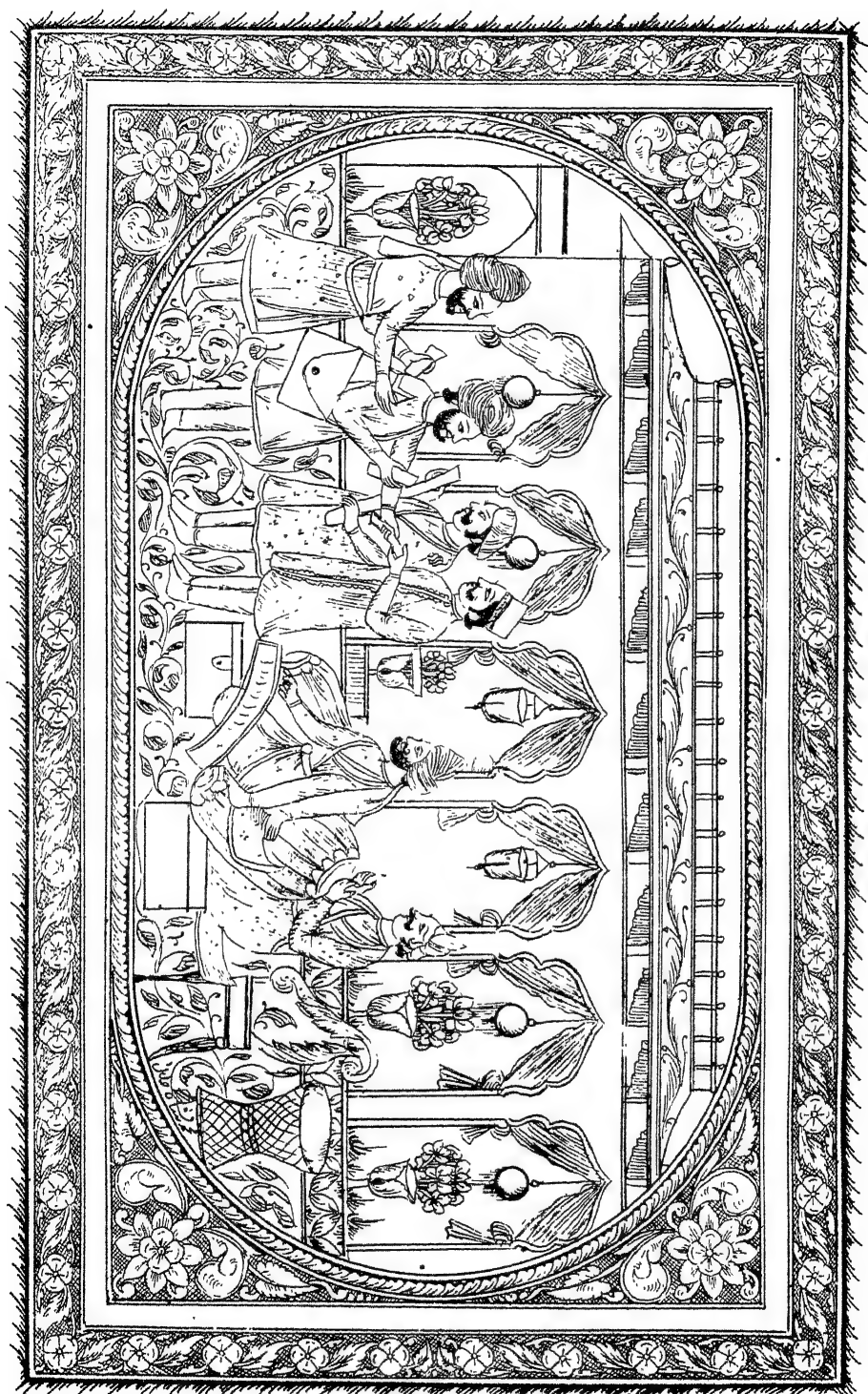
سراجم کلی ہر اک کام کا

نہیں روز فردا پہ کچھ رہتا تھا

ہر اک محکم کی کا بھی سب کا برا

اسی طرح پاتا تھا نظم و وقار





یونس کا بھی تمنا خوب نظر آتم	نہ تھا عہد و اراسی صولت میں کم
سپاہ اور رعایا می ہندوستان	نہایت تھی آسودہ اور شادمان
بآرام رہتی تھی سب بخیطر	نہ چوری کا کھٹکانہ ڈاکا کا ڈر
فریب اور کذب اور مکر و غنا	نہ اوس عہد میں کچھ سہی نہیں تھی
عدالت کا مسفق رہتا تھا باب	سناوت سہی ہر ایک تھا کامیاب
نہ حاتم کا لیٹا تھا کوئی بھی نام	کسی کو نہ تھا ڈاکر سری سی کام
کبید میں فیض سہی شاہ کے	بعیش و طرب روز و شب بہی تھی
رفاہ رعایا چہرہ و نظم	رکھ کر تا تھا خسر و نامور
زمانی میں شاہ جہان کی بیان	رہی روز و شب خوب امن بمان

رعایا کا دل رہتا تھا باغ باغ

لگی رہنی ہر گاہ خوشحال کل

بجمیعت خاطر و عروہ جاہ

غرض نظم سی ملک اری کی شاہ

بلندی ہمت ہوئی تنہا

ہوا میل جو اس طرف طبع کا

کہ نزدیک دہلی کئی کوس پر

احاطہ کئی میل کا گھیر کر

بنی گرداؤسکی بڑا اک حصار

ہر اک گھر میں جلتی تھی گہی کی چراغ

شگفتہ دل شہر ہوا مثل گل

لگا کرتی نہ رہا نہ ہی بادشاہ

ہوا مطمئن حجب لفضل الہ

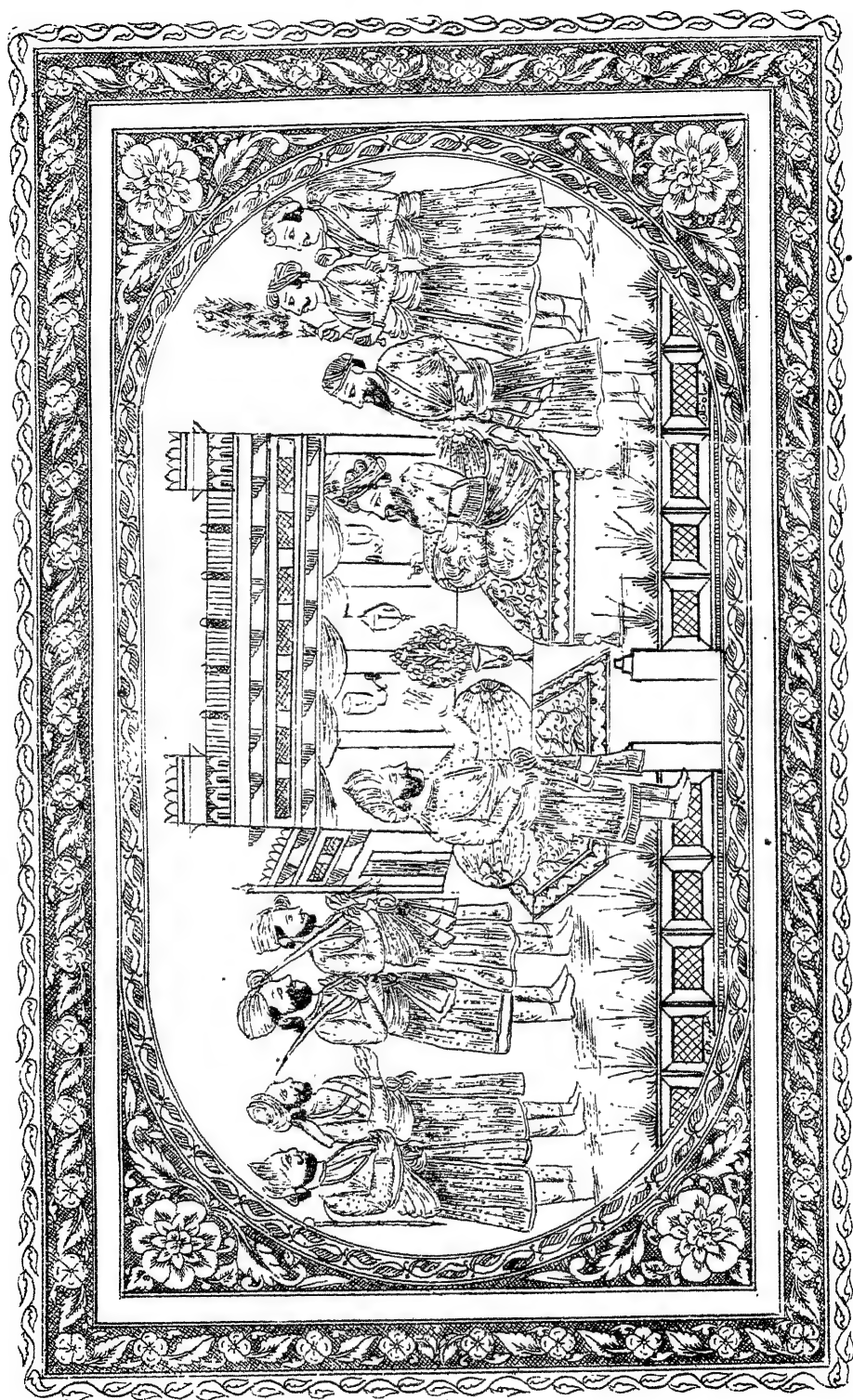
بس اک شہر عالی بسایا نیا

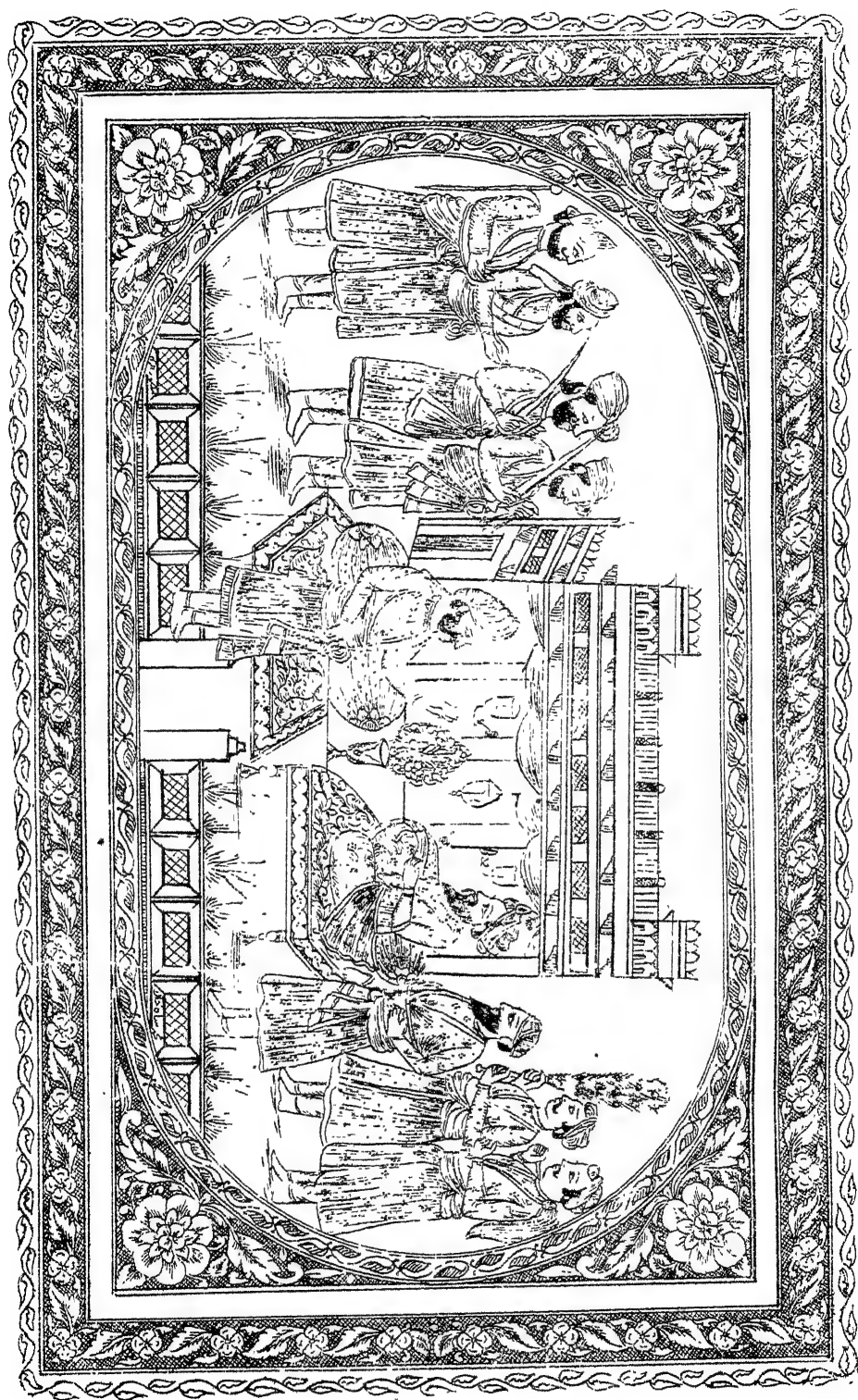
دیا حکم یون او سنے تعمیر کا

جہاں پُر فضا جاے ہو خوب تر

ہوا اک شہر آباد بس عہد تر

بہت نچتہ سنگین اور استوار





پئی امن اور حفظ باشندگان

بنی برج موقع سی ہر جای پر

رفیع اور وسیع اور بہت عالی شان

بنین تین در دازی بہرمت پر

اور اوسمین ہوگا روکا بھی اک مقام

قریب حصار ایک قلعہ بھی دان

اور ایسی بنین قصر سب دلپذیر

اور انہیں ہواک قصر شاہی بنا

صنائع ہون اوسمین بہت دلپذیر

کچھ چار سواک فصیل کمان

اور اوسمین رہیں تو پین باکر و فر

رہیں اوسمین در دازی بھی فیلبان

بہت شان و شوکت کی اور خوب

رہی تاکہ پری کا اوسمین قیام

بنی اور بنین نیز عم و مکان

کہ ہر قصر ہو طرفہ اور بی لطیفہ

بشان شکوہ اور بہت خوش نما

بدائع ہون اوسمین بہت بی نظیر

اعظمی ہرین قلعہ کی بھی جا بسا
 بیروج اور درہون چلا لے گیا
 ہون طیس باز او گندار بھی
 فریجی کی قلعہ کی اندھیری
 بتا کر تعمیر کاسا را کام
 دیا اکس قلعہ جتا کر نام

چنانچہ وہاں سب ارشاد شاہ

بنی قصر اور قلعہ اور باگاہ

تعریف عمارات

ہو اقلع طیاروہ پر شکوہ
 کہ ہر بیج او سکا تھا مانند کوہ

فصیل او کی تھی چار سو جوہنی
 سر اسرودہ کل سنگ عمر کی تھی

مصفا تھا ہر سنگ ایسا لگا
 گمان ج سپہ آئینہ نہ ہوتا تھا

تھی ہمیشہ بگ کول پر ہر گل
شگفتہ نظر آتی تھی شکل گل

چڑھیں اون پہلوئیں میں از رنگی
فرخ ابریزیں کی جو زمین سب نے

سلائی نہا متصل بر جون کے
تھی پٹی بلب دروینا بنے

وہ شفاف چکنی تھی بس اس قدر
نظر تانہ تھا چمپ پامی نظر

برامی نشانہ میان فصیل
تھی گولی کی کمی مورچوں سیل

تھی دروازی بھلی و سکی عالی تمام
گدڑ جاتا تھا جس سی ہاتھی دام

عماری بہشت اور اسکی سوار
سر موئین جہکتی تھی زین سار

پی پاسبانان شوکت نشان
تھی دروازہ زمین و لون جانب مکان

نگہ بانی کی واسطے چوکیدار
رہا کرتی تھی مستعد ہوشیار

وہ قلعہ جو تھا بس وسیع اور کوان بنامی بہت اوسکی اندر مکان

فراخی میں تھا ہر مکان اک جہان بندی میں تھا ہمسرا آسمان

پس قصر دریا کی جانب تباہ کیا تھا پانی سیر یہ انتظام

کہ ہر قصر کی پائے دیوار سی بنامی گئی گھاٹ تا بحر تھے

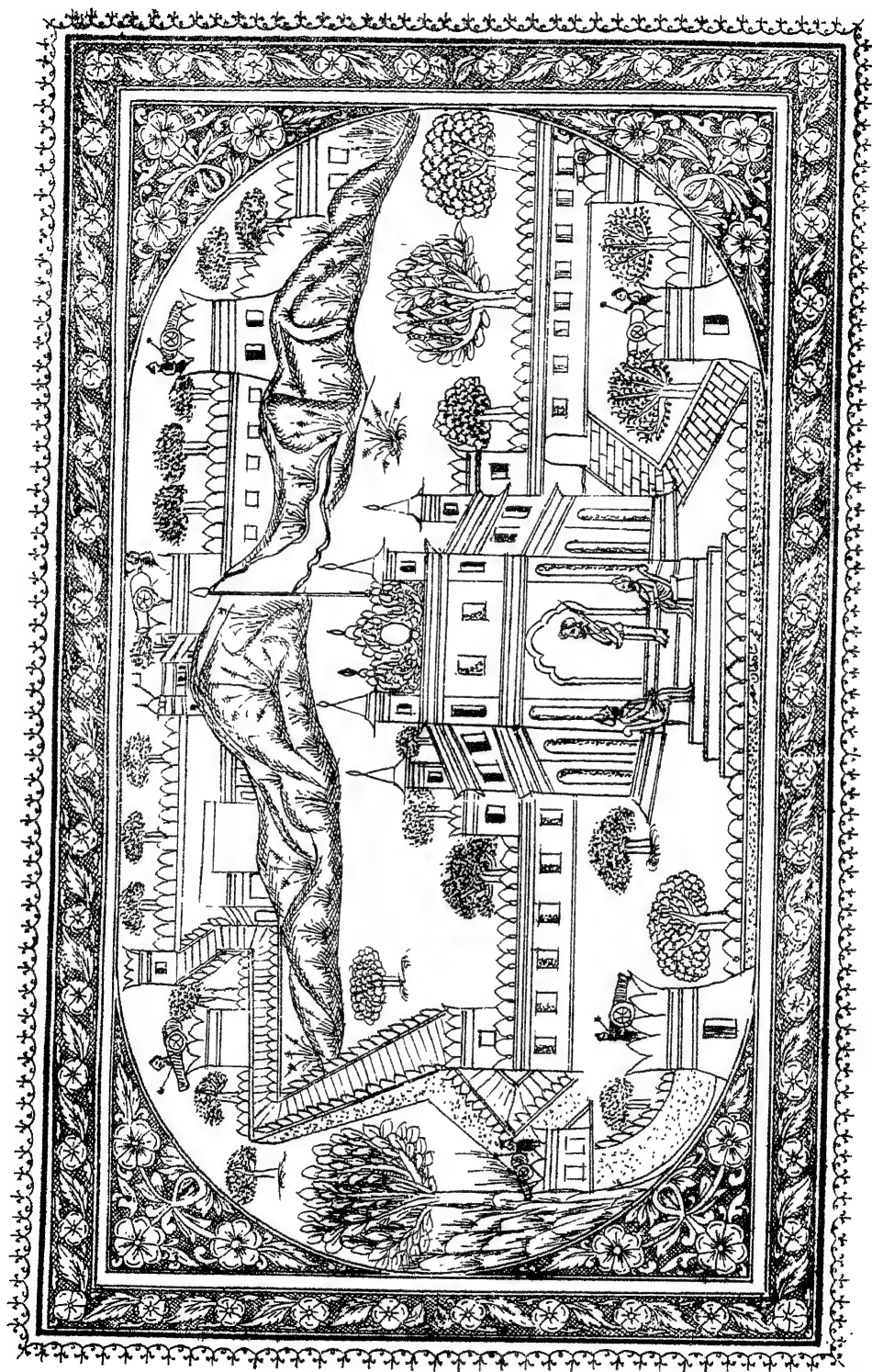
تھی کرسی ہر اک کی نہایت بلند تھا جس سی شکوہ عمارت دو چند

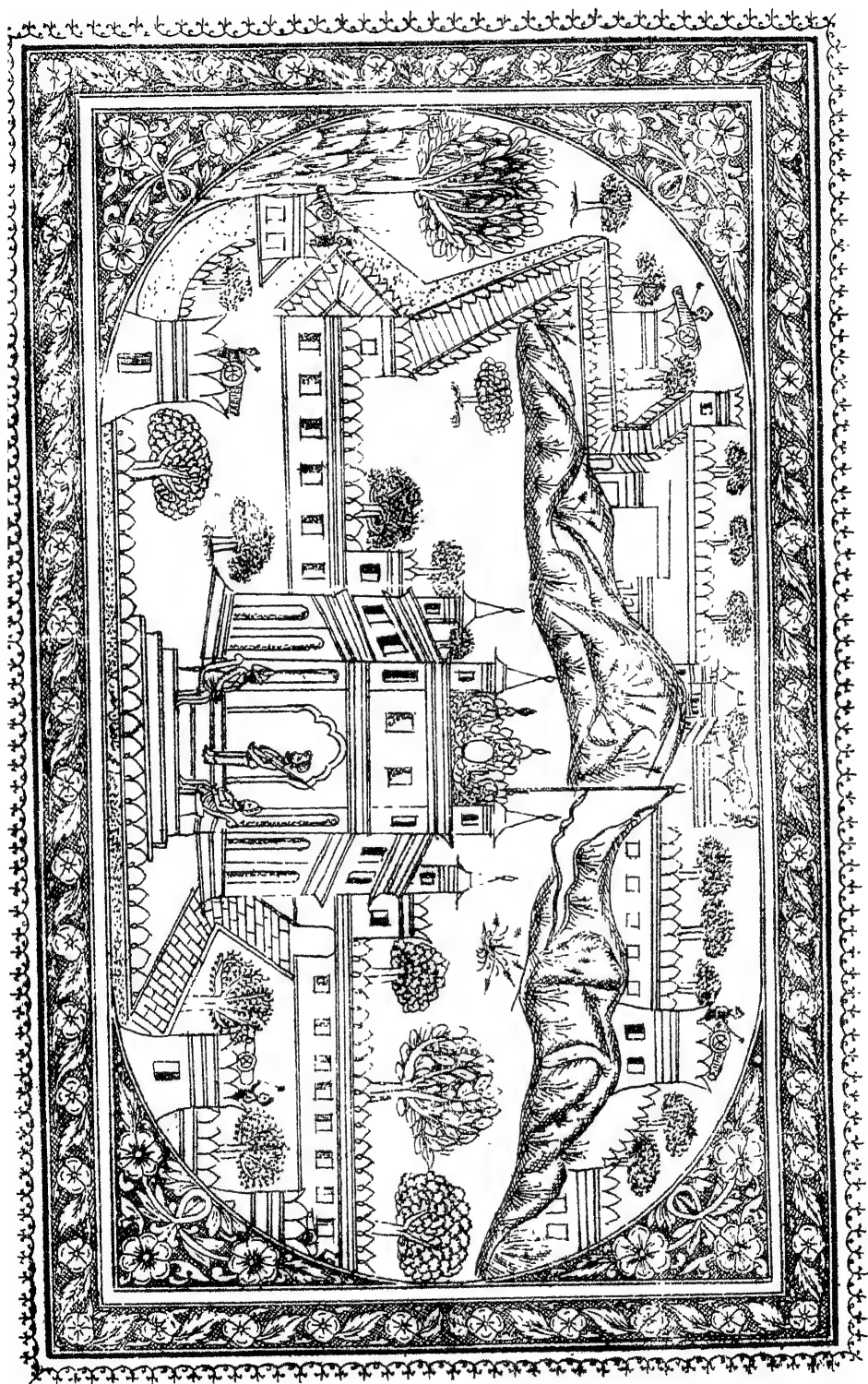
جو برآمدی سمت دریا کی تھے بصد زیب و زینت وہ تھی ستی

ضرورت تھی پردیکی جس جامی پر لگائیں وہاں جالیان خوب تر

تھیں محلوں کی رخ پر چو طیار یان صنائع کا اونکی ہی مشکل بیان

تھی دالان اور حجری کمری عجیب بنی شہ نشین تھی لصنع غریب





لگا تھا وہاں سنگ مرمر تمام تھا جادو کا سنگ موسیٰ سی کام

کوئی سادہ تھا اور کوئی نقشدار ہر اک قصر نور و تھا پڑ بہار

وہ جو خاص تھا بہر دربارِ عام تھا آئین بھی سب عمدہ نایاب کام

تراشی تھی پتھر میں وہ ہیل و گل کہ پیدا گ برگ تھیں آئین کل

وسیع ایسا تھا جسمین با انتظام بچھی رہتی تھیں لاکھ کرسی مدام

وہاں کرتا تھا شاہ و دربارِ جب امیر و وزیر اور اراکین سب

سفیران شاہان و مجسدان اور ارباب حاجت ہزاروں وہاں

سبک بارگی ہوتی تھی باریاب نہیں ہوتی تھی کچھ بھی تنگی و تاب

جو کرسی نشین تھی وہ تھی بیٹھتے چپ راست شاہ فلک جاہ کی

سوا او کی جو اور حضار تھے

وہ سب سب بستہ تھی رہی کٹری

حضور ی مین رہتی تھی با صواب

بڑی چھوٹے تا ختم دربار سب

اور اخلاق سی شہ کی حضار سب

حضور ی مین رہتی تھی با صواب

سہرا خوبون سی تھا جو یہ مکان

نہیں تنگ ل ہوتا تا کوئی دان

فرخ بخش قلب او کی تعمیر تھے

بحسن عجیب تھے ہر اک شئی بنی

بنایا اسی اس طریقہ سی تھا

تھا اور بار خاص اور ہی طرز کا

تھا جہنما کا ساحل جد بہر خوش فضا

وہاں تختہ گت تھی بنی خوش نما

جد بہر لطف دریا نظر آتا تھا

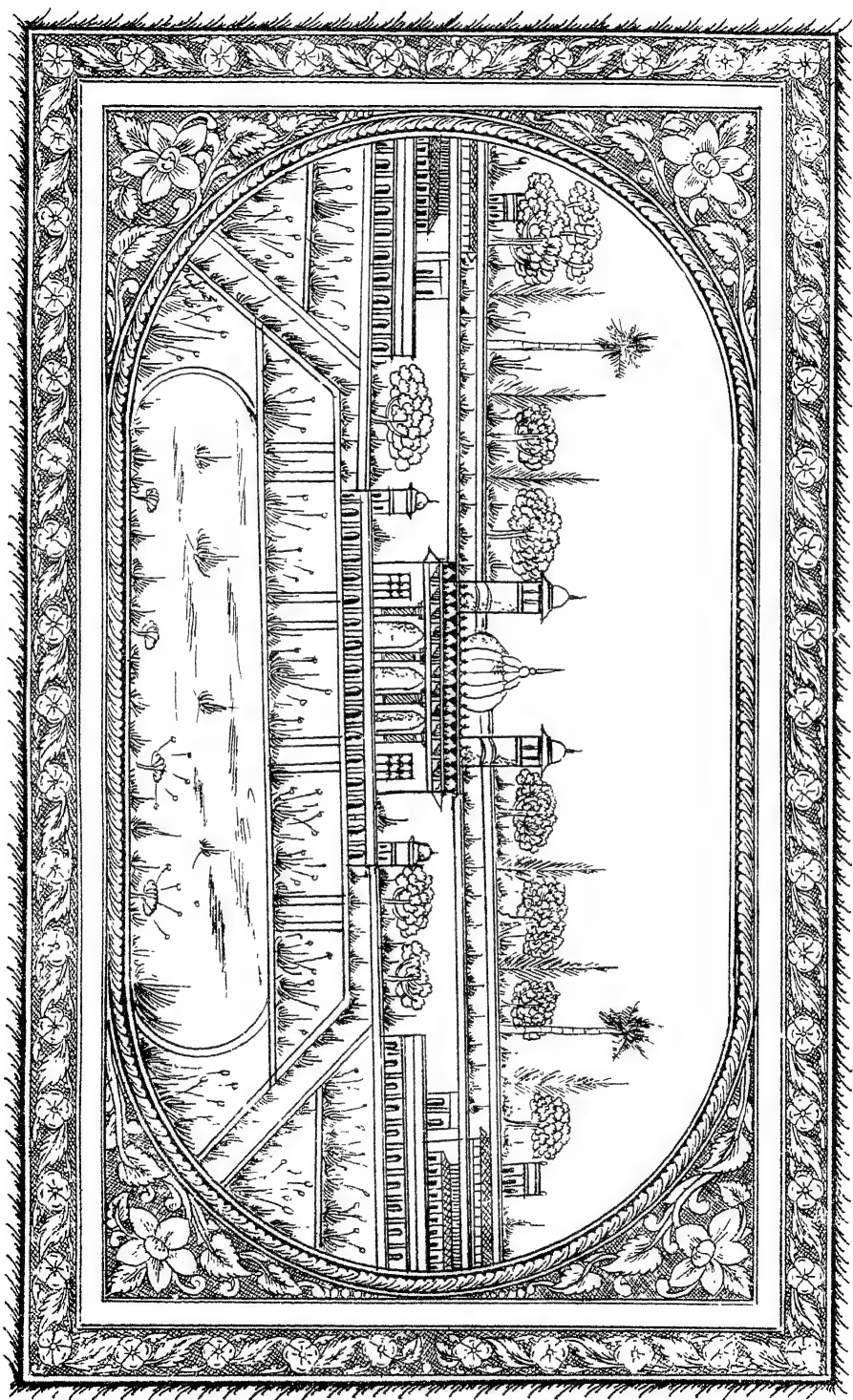
جہر و کو نکا اوس سمت کو رخ کیا

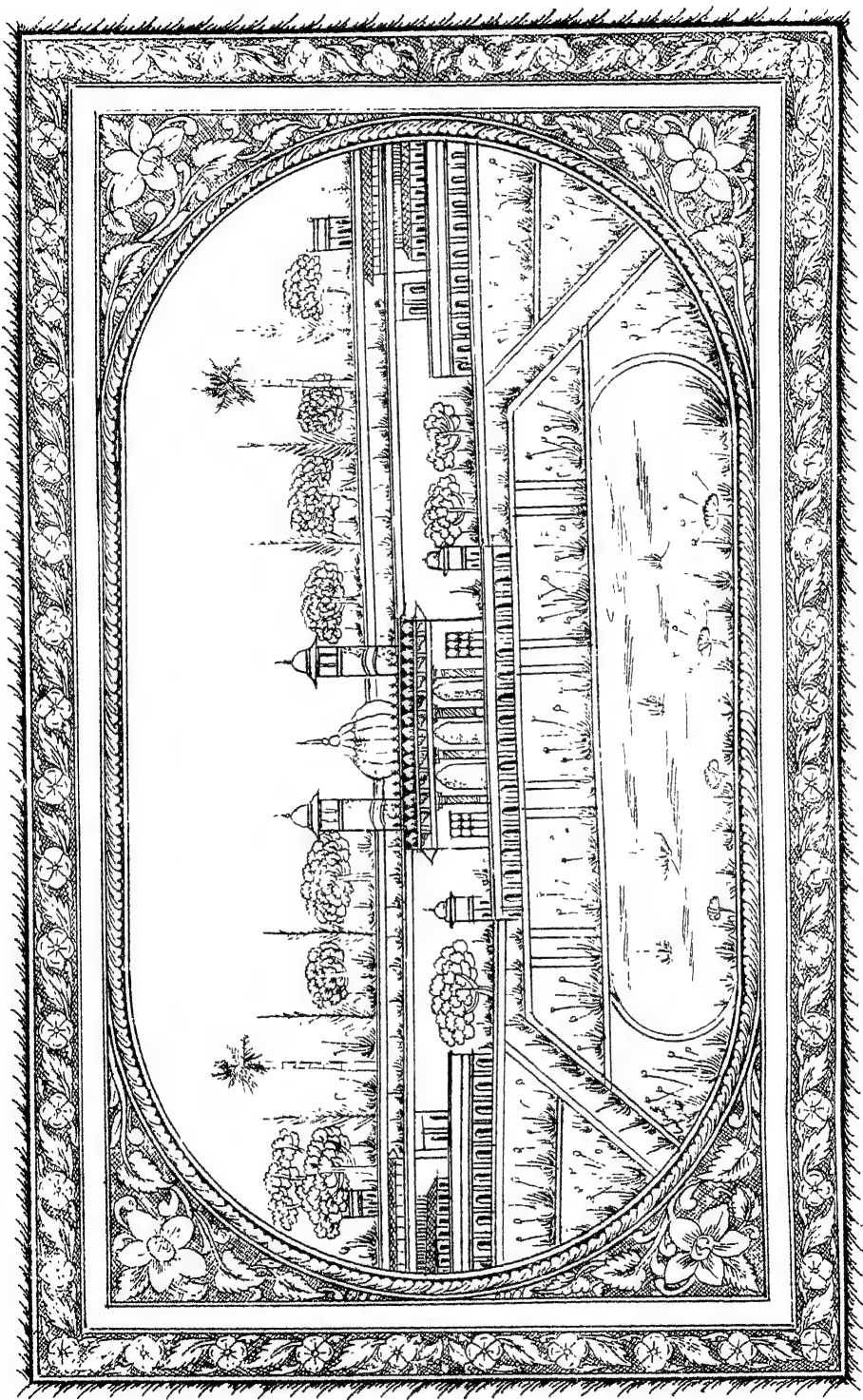
جہر و کو نہیں جو جالیان تھیں کٹی

تھی اوسین عجب بل پتے بنی

دکھاتی تھی ہر ایک طرف بہار	ہر اک بیل پتی تھی اک حسن زار
جسے کیسے جان نسیم و صبا	وہ پُر لطف آتی تھی اون سی ہوا
کہ ہو جاتی تھی محو اوسمین نگاہ	منقش بنی ایسی تھی تخت گاہ
تھی دیوار و در بھی طلا کا کرکل	جو اہر کی تھی جا بجا برگ و گل
بصد حسن اک نہر بھی کی روان	تہ تخت والاں کی در میان
کہ سیراب ہوتی تھی جس سی نظر	وہ بہتی تھی اوس لطف سی سرسبز
بانداز نادربصنع غریب	بنا ایک حمام بھی وان عجیب
کہ وہ گرم اک شمع سی رہتا تھا	کمال اوسمین صانع فی یہ تھا کھسا
اوس طرح عالی بنی تخت گاہ	بنانی نظیر الغرض قصر شاہ

براک سمت بازار بھی خوب تر	وسیع اور نچتہ بنی بناچ کر
وہ آباد پہر جلد ایسے ہوئی	کہ ہشتی کی انبار وان لگ گئے
جو ہوتا تھا خواہندہ جس چیز کا	اوسیرم وہ جستجو پاتا تھا
ہر اقلیم کی عمدہ چیزیں تمام	وہاں پاتی تھیں ہر گرجا و عمارت
عجب خوبیاں رکھتی تھی ہر دکان	زبان کر نہیں سکتی انکو بیان
بنا چاندنی چوک تھا جو وہاں	تھیں اوسیں بہت طرح کی خوبیاں
وہ آرائش و زیب کا تھا مجموعہ	کہ از شرق تا غرب تھی سوکئی ہوم
صفت میں ہر اک کوچی کی کیسی کیا	جز اسکی کہ گلزار کا رشک تھا
دکانیں بنی عمدہ تھیں سب وہاں	تھیں سنگین مثلاً دل دہان





مکانات تھی صنعتوں سی بھر
تھی دو منزلی بعض منہ منزلی

عجب شان رکھتی تھی دیواروں
تھی سقف اور کرسی بہت خوب تر

مصفا تھی آئینہ سی بیشتر
برستا تھا نور ان پہ آٹھون بہر

مکانوں کی آگے جو تھی سائیان
چمکتی تھی وہ جسملہ بلوریاں

دکانوں کی آگے تھیں سڑکیں جو دان
تھیں اونہیں بھی ہر طرح کی خوبیاں

بہت پہن تھیں اور نچتے تمام
آرام پھرتی تھی وان خاص و عام

بنی نہر تھی اوسکی ہی درمیان
عجب لطف سی بہتی تھی وہ وان

تھی جہنناسی لامی وہ نہر وان
انگا کہ بہت پیپ محکم وہاں

مکلف سی ہر اک دکاندار وان
تھا دکان میں بیٹھا شادمان

ہر اک قسم کی وان دکاندار تھے

بچھا کر سترخت زریا بساط

پس پشت ہوتا تھا تکیہ کلان

ہر اک جوہری اپنی پیش نظر

تھی زیورچی ساتھ اونکی عمدہ تمام

دکانوں پہ صرافوں کی رہتی تھے

کھلی رہتی تھی توڑونکی وان مہن

دکانوں مین بزازوں کے برملا

بہت قیمتی اور بھی کم بھیا

لشوکت دکانوں مین تھی بیٹھتے

ہر اک بیٹھتا تھا بصد انبساط

اک اعزاز رہتا تھا جس ہی عیان

جو اہر تھا رکھتا بہت خوب تر

غرض کہتی تھی از سحر تا بشام

مہیا بہت پول ہر قسم کے

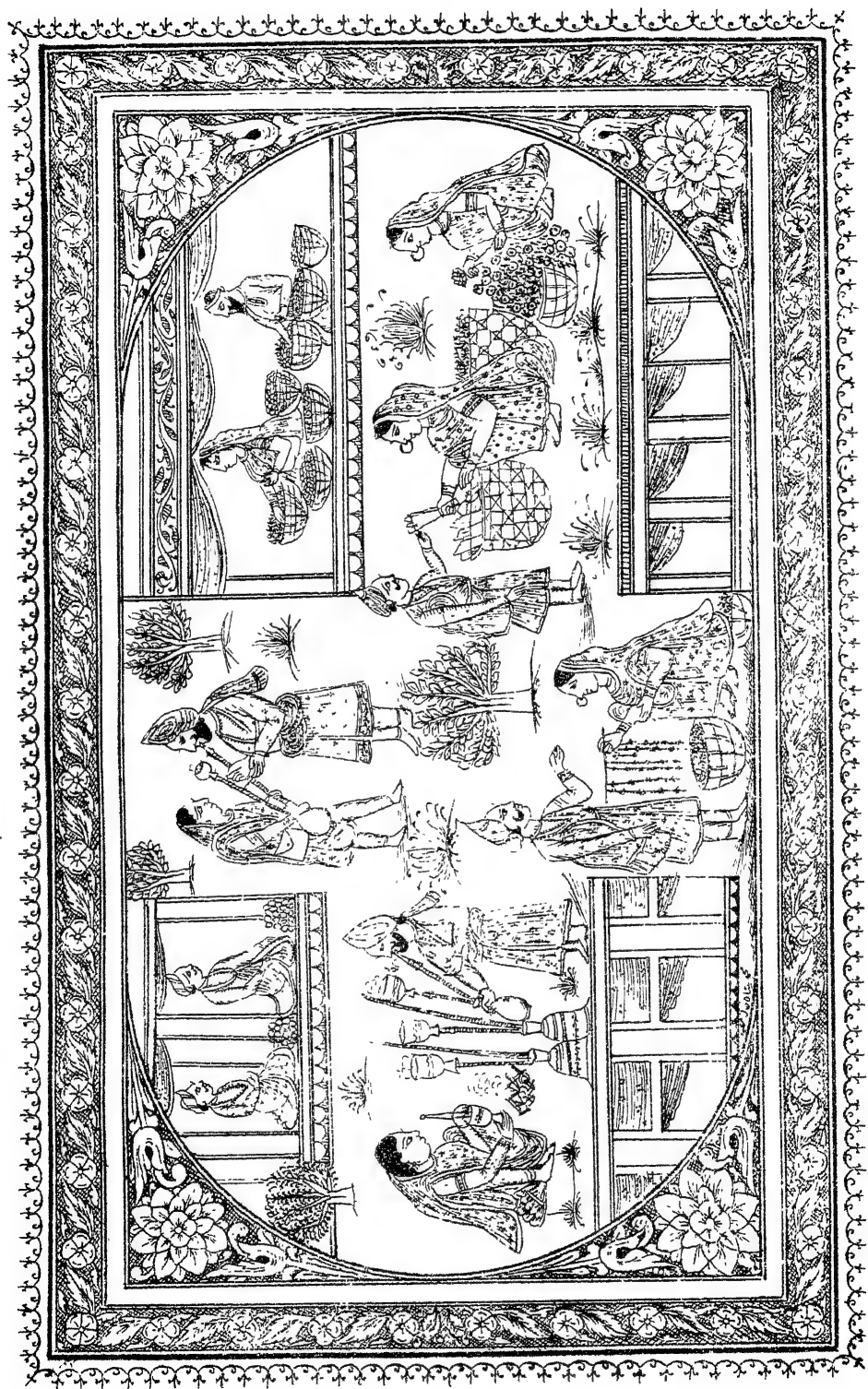
تھی بیع اونکو کرتی بہ نیکو چلن

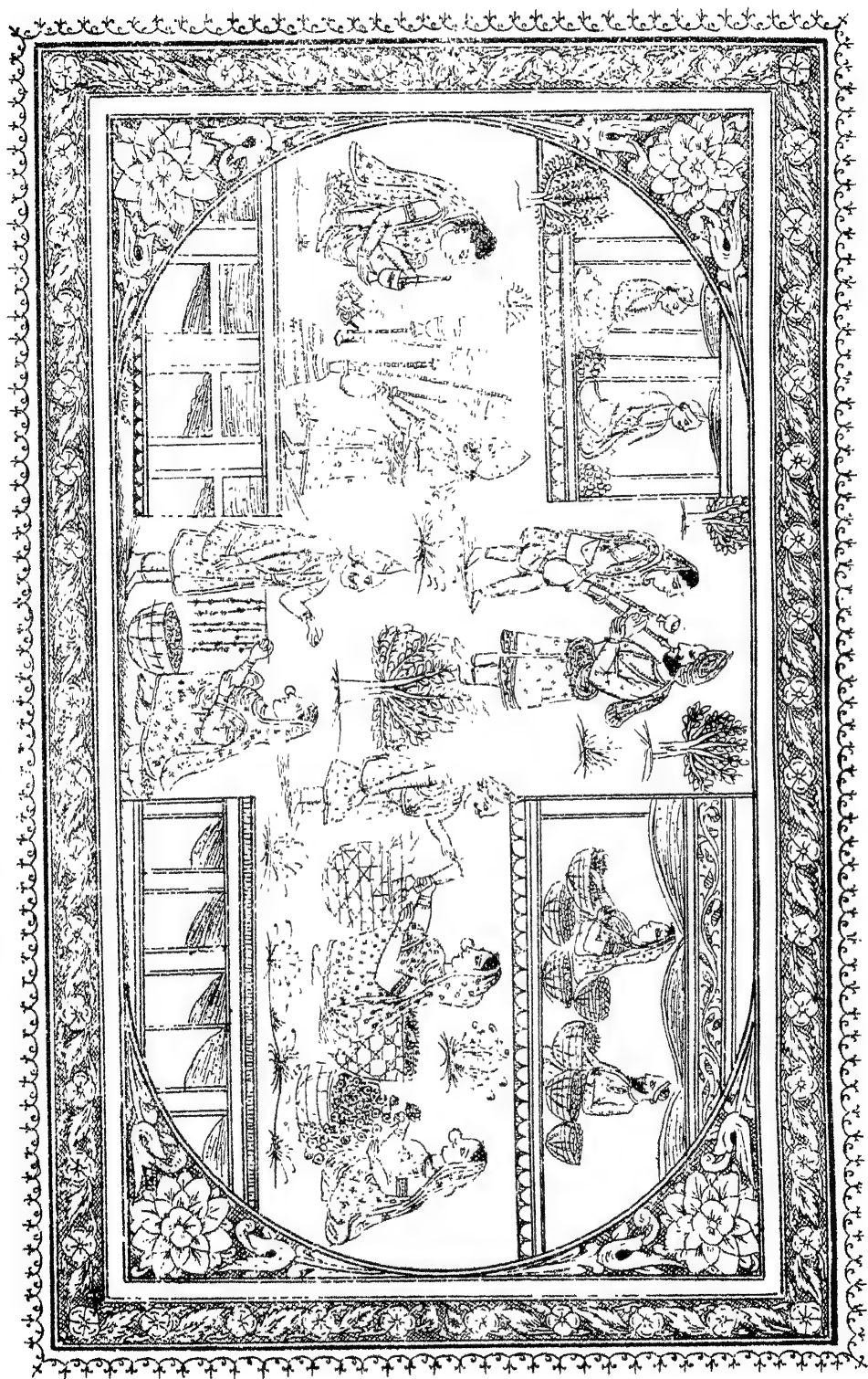
لگا رہتا انبار کی پڑی کا تھا

ہر اک قسم کا کپڑا وان ملتا تھا

حریر اور کچھ خوب اور پر نیاں	بکثرت یہ رہتی تھی زیبِ کان
تمامی کی تھان اور زلفِ بے کے	ہزاروں ہی ہر روز ان کبھی تھی
کلی اور کچھ بنت اور کرن	پہ راز تاب مثل سیلِ مین
بنارس کا یہ مال با آب تاب	بکثرت وہاں ہوتا تھا دستیاب
فرانس اور جرمن کے دوکاندار	تجارت کا جو کرتے تھے کاروبار
دکانوں کو رکھتی تھی آراستہ	بائیں و اندازِ پیارستہ
لبور اور شیشی کا سامان تمام	چنار بہتا تھا میزوں پر ان ملام
حلبی وہاں آئے پڑھیا	جو دیواروں پر تھی لگی جابجا
ہر اکشی کا عکس انہیں تھا جلوگر	بہت بڑھتا تھا اوس سی لطف نظر

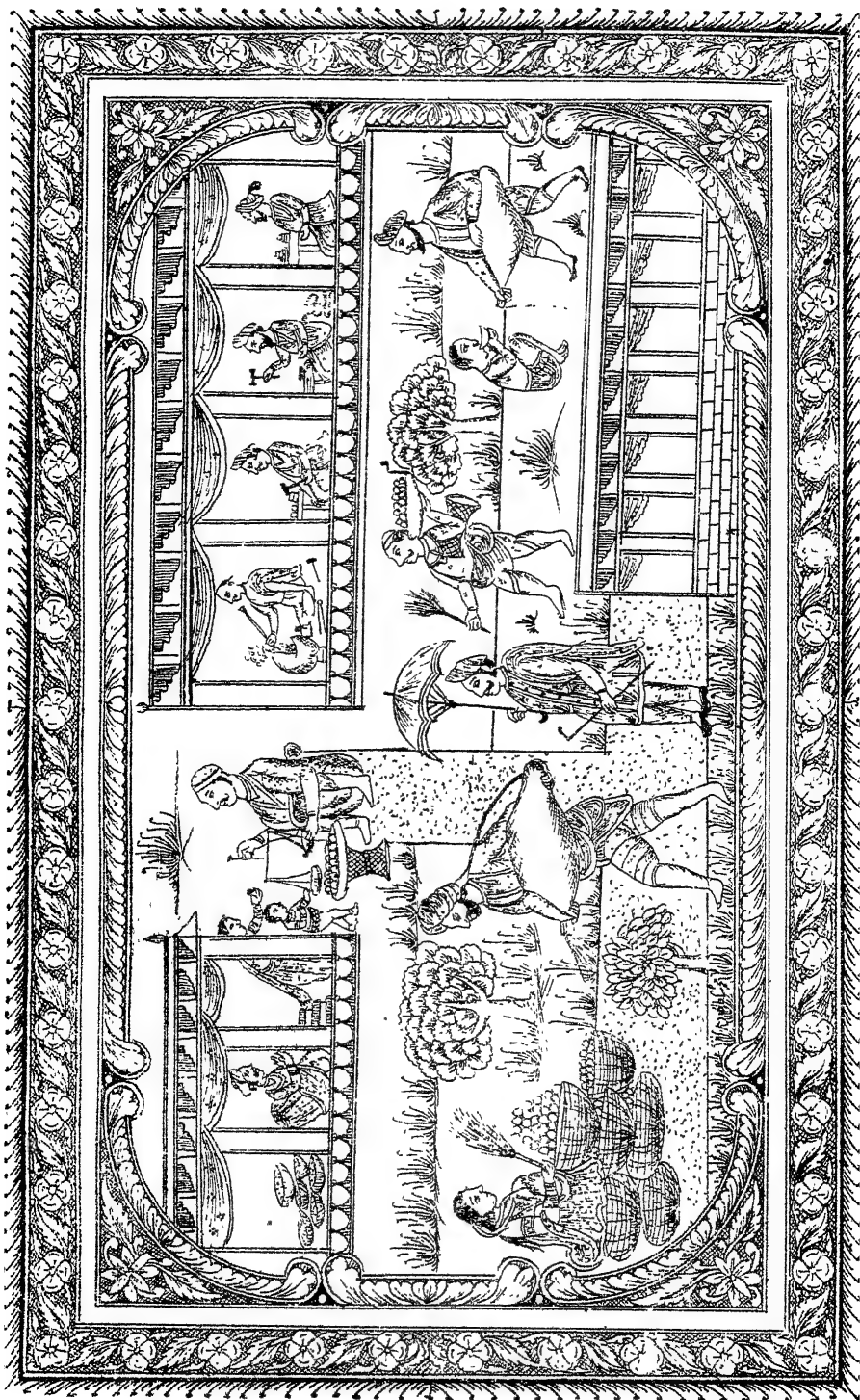
تھی ٹکڑوں کی رخ پر جو کمرون کی در	کواڑوں کی شیشہ کی تھی سرسبز
عجب نگ کی حلیمین عمدہ تر	پڑی رہتی تھیں اون پہ باکروفر
معتز تھی تجارتی تمام	بعظمت تھی کرتی تجارت کا کام
سوا اون کی ہر پیشہ ور بھی وہاں	قرینی سی رکھتی تھی اپنی دکان
تھی جس شی کی ہر ایک کان وہاں	مقابل میں تھی بساوسکی دکان
بہت خوبی کی ساتھ ان روزوب	دکانیں لگی رہتی تھیں سبکی سب
لذیذاورمزیدار شیرینیان	بنا کر سلیقے سی حلوائی وان
اونہیں تو لکڑتھا اونہیں رکھتی تھی	بشیرین کلامی تھی بھر نیچتے
جو باورچی اور نان بائی تھی وان	بہت عمدہ رکھتی تھی وہ بھی دکان

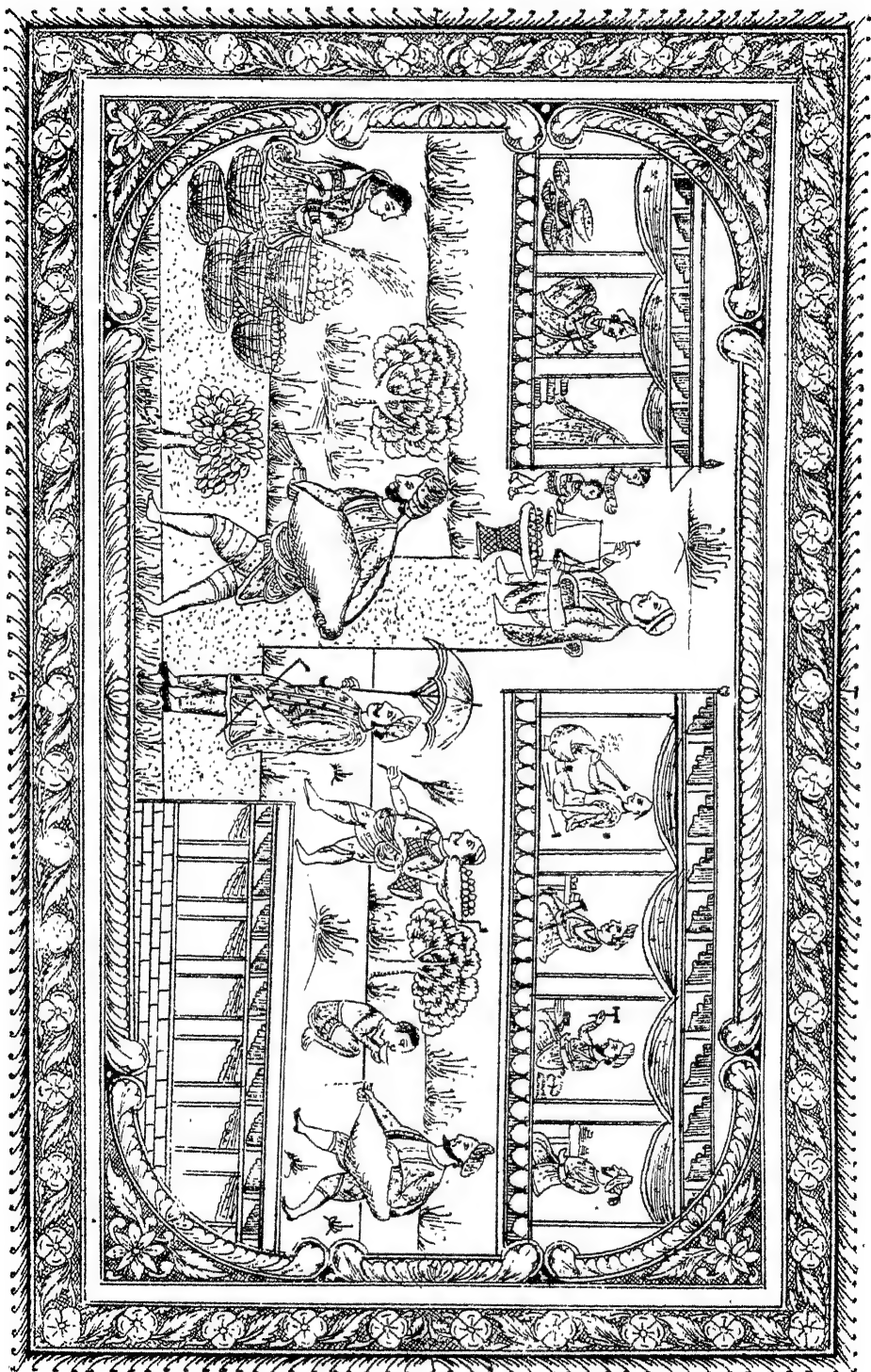




دکانو نمین کستی تھی یا اہتمام	چاکر ہر اک قسم کا وہ طعام
بہت خوش ہو اور دام دلخواہ دی	غرض یہ تھی جو کوئی کھائی اسی
پلائی تھیں بہرہ کی حقی سرا	بنا زواہ اساقینین جابجا
کہ کیسے سخی غمیتہ مشک چین	تما کو بھی حقونین وہ بھرتی تین
لی آتی تھیں عمدہ دساور کی پان	تھیں تمہونین ہی کماتی اکران
خریداروں کو دیتی تھیں ناز سی	گلوری بنا کر اک انداز سے
دکھاتی تھیں مثل حرم اک بہار	اور آکر وہاں مالین گلزار
بنالاتی تھیں یعنی وہ عشوہ بار	چمیلی کی جوہی کی سیلی کی ہار
گلون سی بنا کر لی آتی تھیں روز	اور اقسام کی زیورہ لطف روز

دکانوں پہ اونکو کجس نظام
 وہ کہتی تھیں اور بیچتی تھیں دھرم
 کیا کرتی تھی گشت ان سڑکوں پر
 بہت سودی والی اور ہر اور دھرم
 لگاتی تھی آوازی یعنی مدام
 با آواز ہر شے کا لیتی تھی نام
 خریداروں کو تاکہ ہو آگہی
 غرض یہ اوس آواز سنی لگی تھی
 ہر اک قسم کا سودا بکتا تھا وان
 کسی جانتھا ارزان کسی جاگران
 غرض وان تمیز اور سیاق کی ساتھ
 بکا کرتا ہر سودا تھا ہاتھوں ہاتھ
 سڑک کی جو طبری تھی ان صبح و شام
 لیسی بھرتی تھی سستے مشکین تمام
 وہ کرتی تھی چہر کا و وان بار بار
 رہی تو دبا اوس سی گرد و غبار
 کھڑی کھنکھتی تھی وان سقونکی
 پیاسوں کو کرتے وہ میرا تھے





طلب کرتا تھا اونیسی جوتشنہ کام
اوسی دیتی تھی آب شیرین کا جام

یہ بازار از صبح تا نصف شب
کشادہ تھا رہتا بلطف عجب

بہار بہتا تھا اشوروغل اسقدر
کہ کہتے تھے کان اخذ الحذر

کر خستہ آبِ حال بازار کا
بھہارِ گلستانِ کالوٹومرا

اٹھا کر نظر کھول کر گوشِ ہوش
بہارِ مضامینِ رنگین کا جوش

سنین اور دیکھیں سخنِ فہم کل

کہ کیا کیا اکملانی ہین نایاب گل

تعینِ گلزار

کہان ہی مرا ساقی خوشخرام
مجھی آکی دی تنہ صہبا کا جام

سرور آریگانشتہ می سے جب عیان لطف ذکر چمن ہو گاتب

بہت باغ شاہی جو تھی وان بنی عجب پُر فضا قابل دید تھی

جو گلشن تھی آراستہ جا بجا وہ سب تھے مسرت فزا دلکش

نثار و گل سی شجر تھے بھر کٹری سر و تھی باند ہی پنی پری

کھلی اوسمین تھے یا سمین نہ تر بہت عمدہ بھولون سی پُرتھی چمن

کہیں صفت بصف تازہ و خوب تر لگی جو ہی سلی کے تھی وان شجر

کہیں عشق سیجان کی سلیں بلند کہیں عمدہ گل مہندیان تختہ بند

کہیں ہوتا تھا کسی جا کپُتر صبا جنسی پاتی تھی خوشبوی تند

منکلتا تھا خوشبوی شہو کے باغ تھی سوچ مکھی شب کو مثل چراغ

بوقت سحر چکی تھاجب گلاب نکلتا تھا نظارہ کو آفتاب

دلکا کر مدن بان پُریب آن چلا تا تھا اور پردہ نکست کی بان

دلکھاتا سون بھی اپنی مہسار او داہٹ سی کرتا تھا شام آتھا

ہر اک پھول گیندی کا گلہ تھاکہ سوہک گل سی ہر اک بستہ تھا

کھلی تختی داؤدی کی تھی جہان ہر اک سمت شمشاد تھی پاسبان

جو تختی تھی خوشنماش کی جابجا تھا اونین ہر اک رنگ کا گل کھلا

وہ خوشبو جو دیتی تھی مدہ کامنی وہ کیا بھینتی بھینتی تھی بوئیدنی

سنہری کھلی تھی جو دان جعفری تھی نذر لونکی لاکھون گل شرفی

بھرا تھا شگوفوں سی کوئی چمن کہیں سیہ طلی لطف سی خندہ زن

ہر اک قسم کی دان تھی گل بیشمار

قرتبی سی تھا خوب چمپا لگا

تھی کیڑی سی لبریز جو چین

گلون کا ہوجب اسطرح ازدحام

صفائی کو گلزار کی دیکھ کر

تھیں مندی کی ترشی ہوئی ٹٹیان

تھی نوخیز سبزی کی ایسی سبھار

گہنی خوب تھی مولسرونی جھاڑ

جو وان آکی چلتی تھی ہر دم صبا

دکھاتی تھی ہر قسم اپنی سبھار

ستھا باغ او کی خوشبو سی نہکا ہوا

دکھاتی تھی وان بھونری مستان

نہ کیون ہو بکف لالہ عشرت کا جام

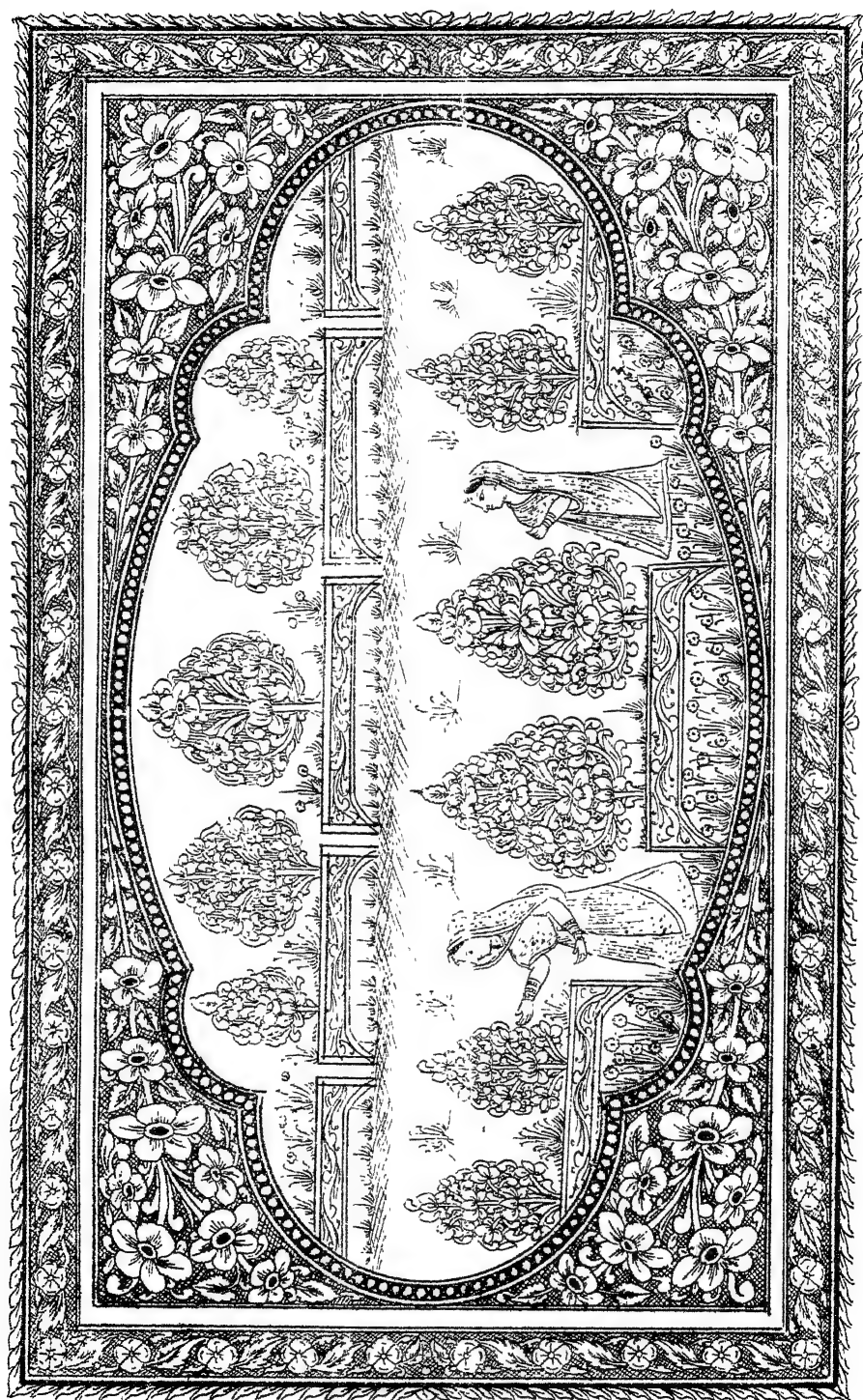
تھی زرگس صفت حیرتی ہر نظر

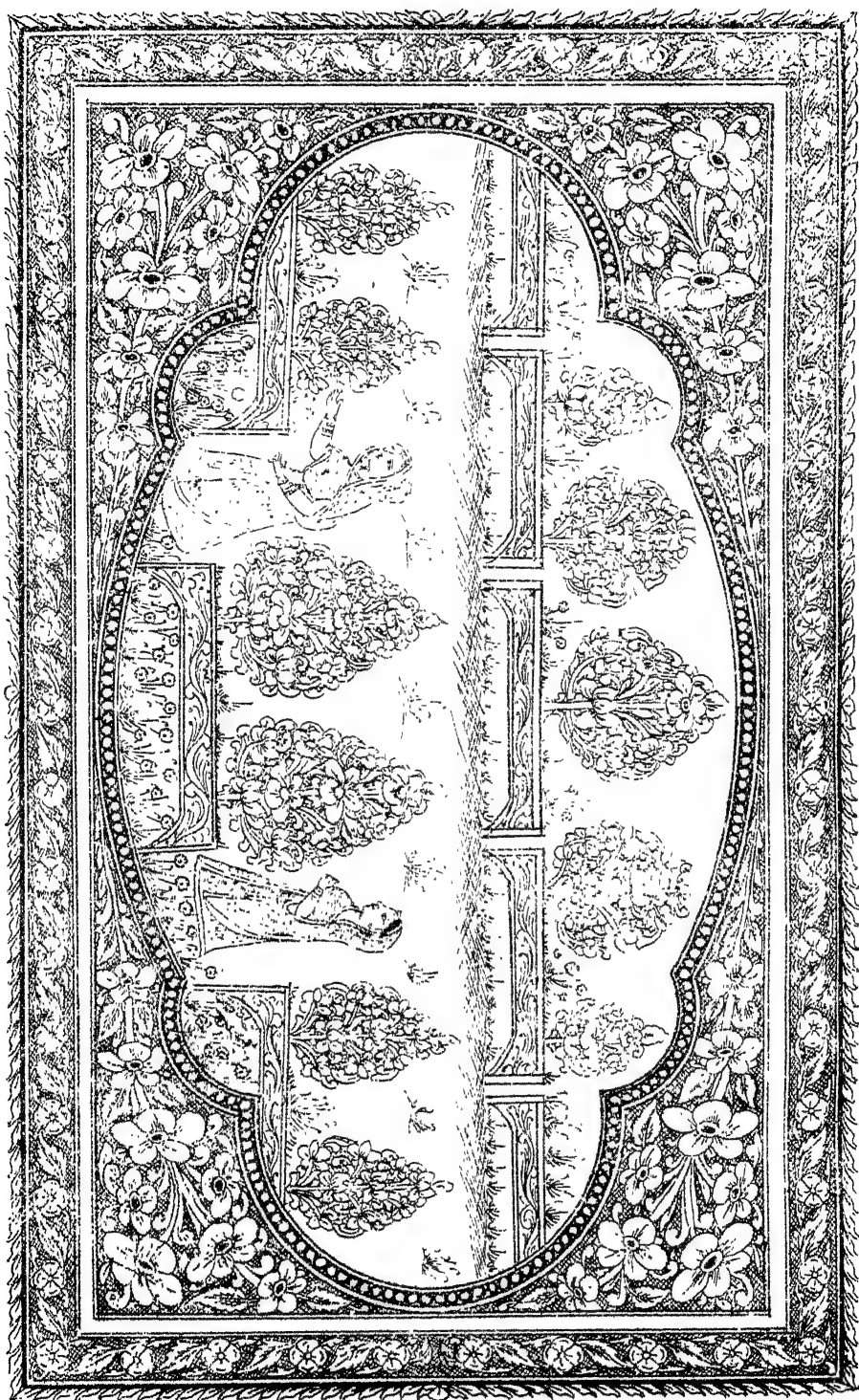
خیابانوں کی پہلو میں بستہ دن

زمرہ تھا خوبی پہ چسکی نثار

تھی کثرت سی گل کی گلوں کی ہوا

بچھا رہتا تھا فرش گل کا سدا





تھیں چمنو نکلی اندر جو دان کیا یان بھری تھیں ہری اونہیں ترکاریان

صنیلین روش کی جوتھیں دیاں مریں تھیں کیا اونسی پہلوایان

جہان کیلون کا ہو گیا تھا ہجوم وہاں رہتی تھی کیا ہی خشکی کی دہوم

لگی تھیں جہان نیبو نازگیان زمین بوس دان رہتی تھیں ڈالیاں

ترنج اور شہتوت آڑو لکاٹ لگائی تھی موقع سہی سب جہاٹ جہاٹ

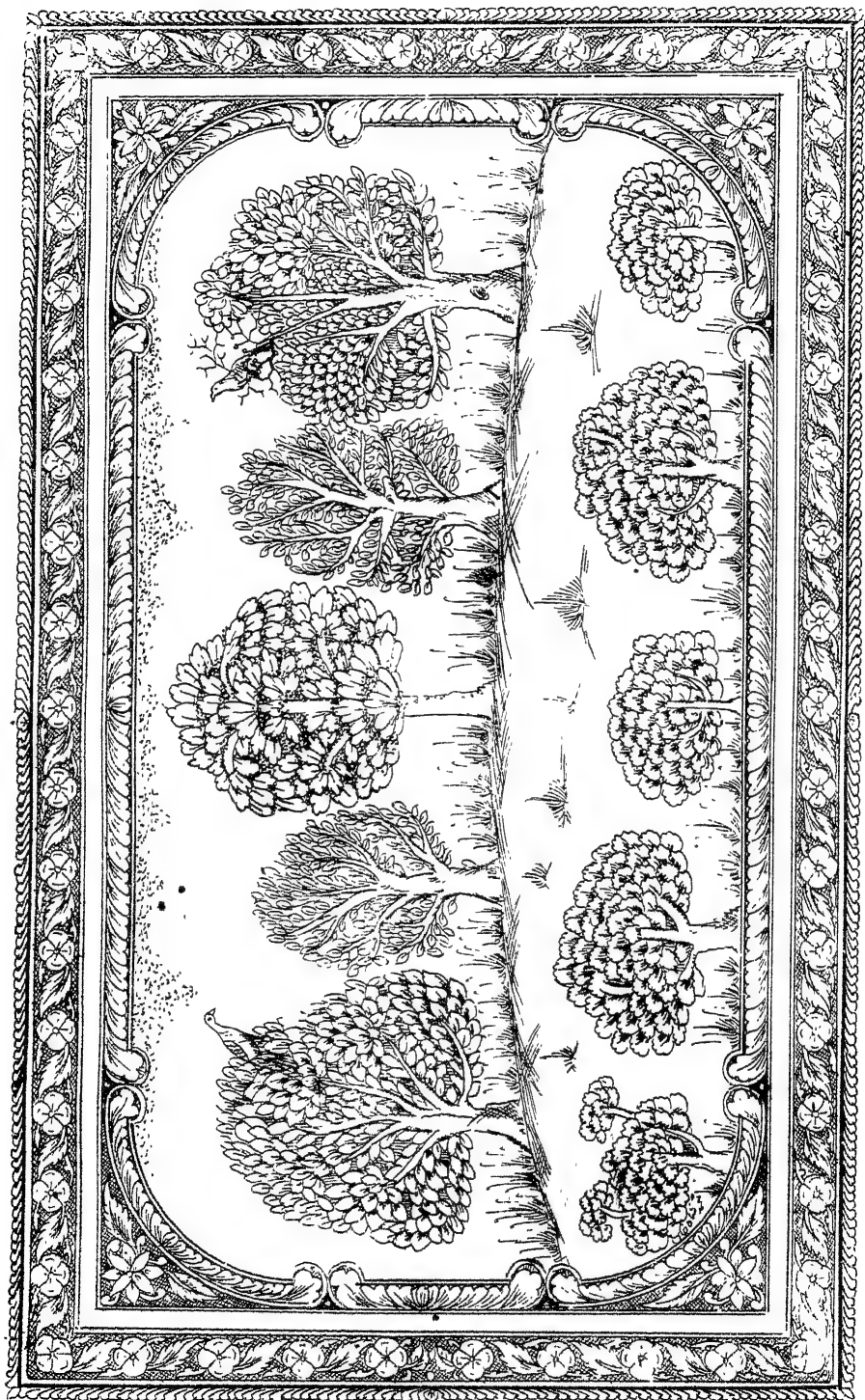
کہیں رنگتہری تھی کہیں تھی انا کہیں نخل امرود کے باردار

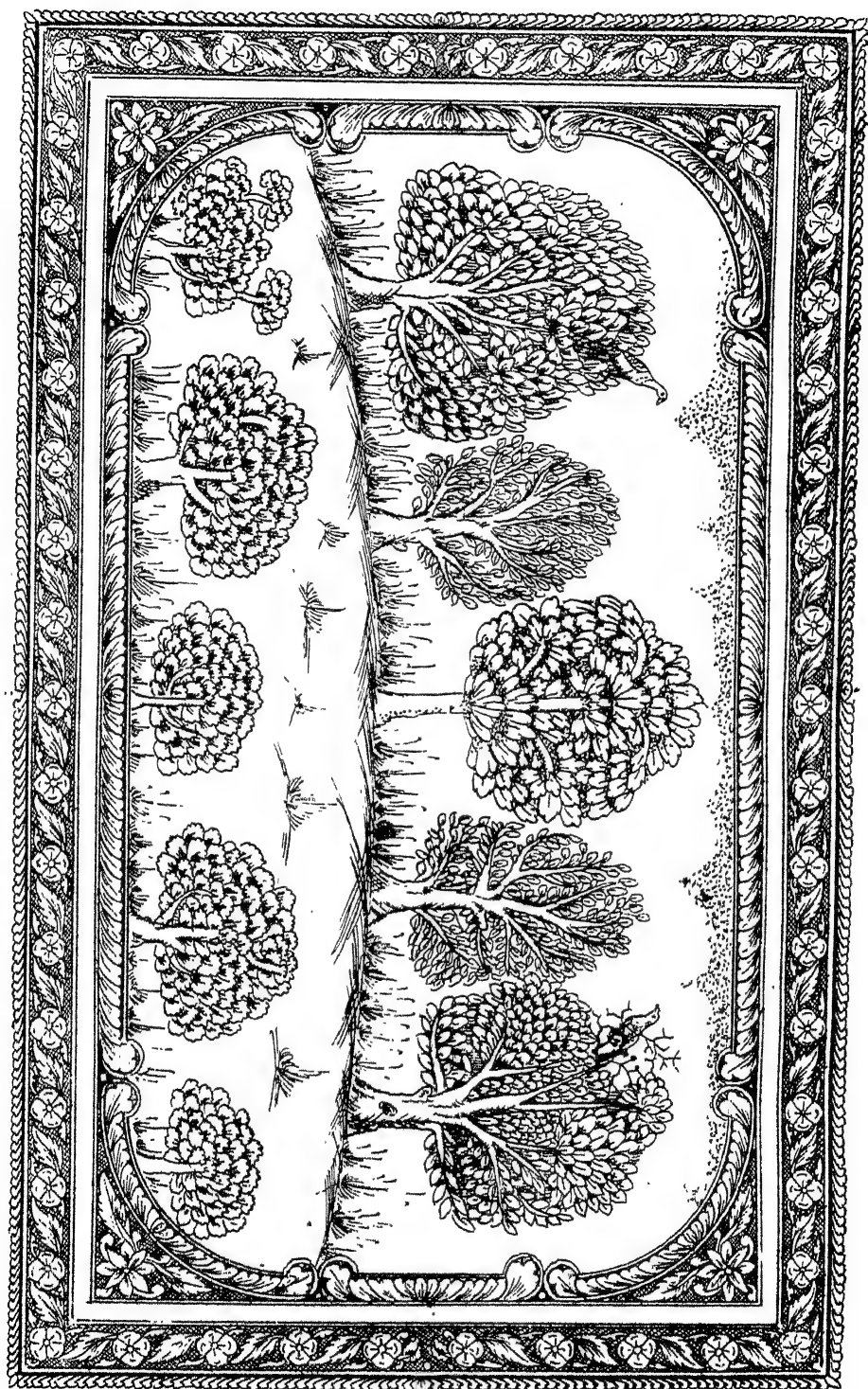
کہیں قلمی انبون کی اور تھی کے بچست رینہ لگی جہاٹ تھے

یہ لذت میں جو تھی بہت دلپذیر تھی نام اونکے بھی دلربا بنی ظہیر

تھی انجیر و سیب وہی کی شجر بہت خوش نما اور پر از شمر

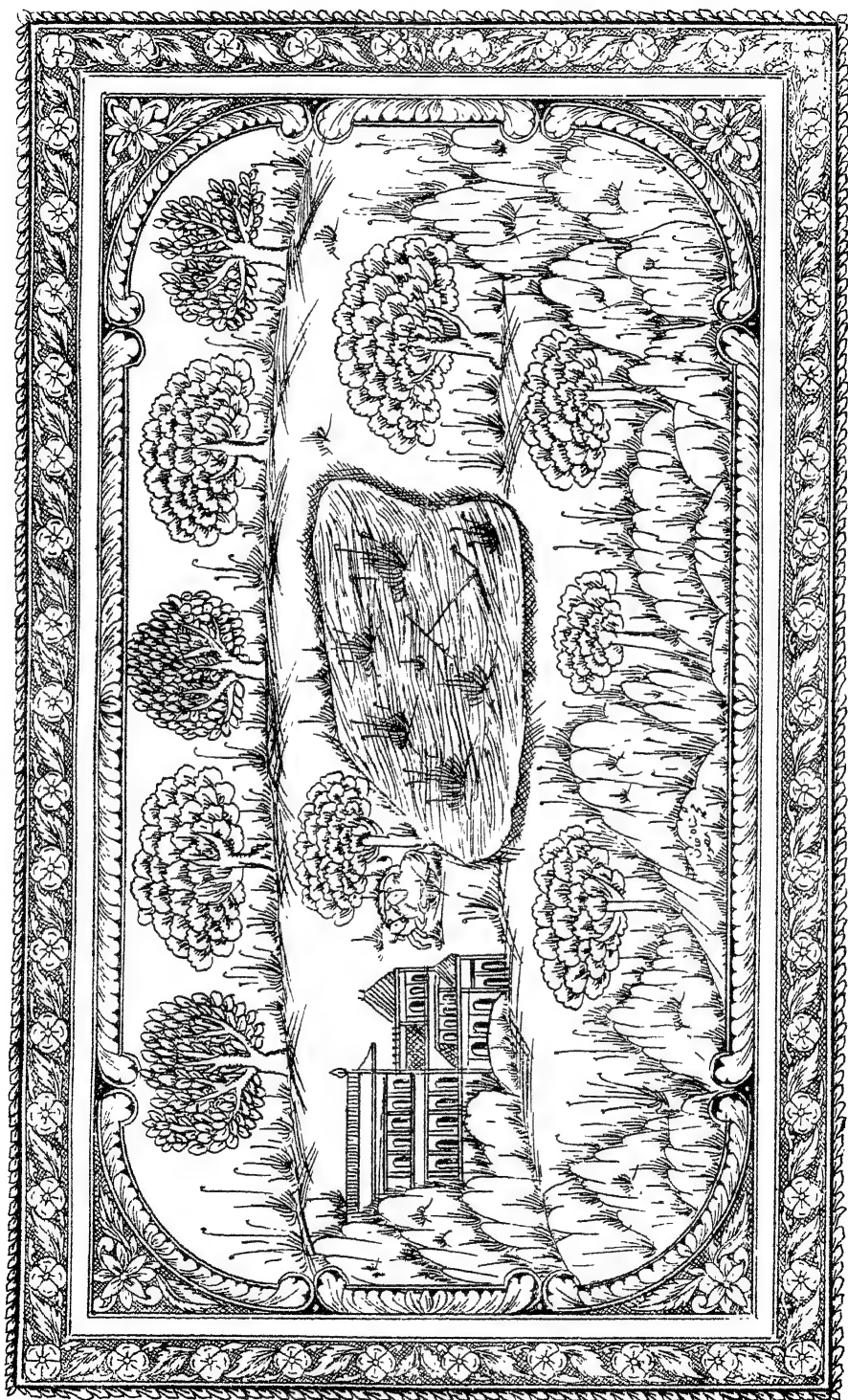
لگی کرکین اونین تھین زرد زرد	تھا ہر نخل کرک کا خوبی مین فرد
نہین جاتی تھی دھوپ ہر گز وہاں	تھین انکور کی جو گھسی ماندیاں
کہین تھی شجر شمشو نکی پہلے	کہین کیشمشو نکی تھی خوشی لگے
کہ چوٹی سی بڑھک نہ تھی جڑ شجر	پہلی ناریل کی تھی نخل اسفرد
کہ تھی رنگے اونکی تازہ نظر	تھی ایسی پہلی فالسو نکی شجر
لگی اونچی اونچی کہین پرتھی تاڑ	کہین پرتھی پونڈی بیرونکی جھاڑ
لگی تھی شجر عمدہ اقسام کی	کہین پستی اخروٹ بادام کے
پلائی تھی جاسن لطافت کا جام	لگی تھی کروندے چرونجی تمام
درختوں نے باغونکو تہا چھایا	تھی جوازو جوتری لگے چھایا

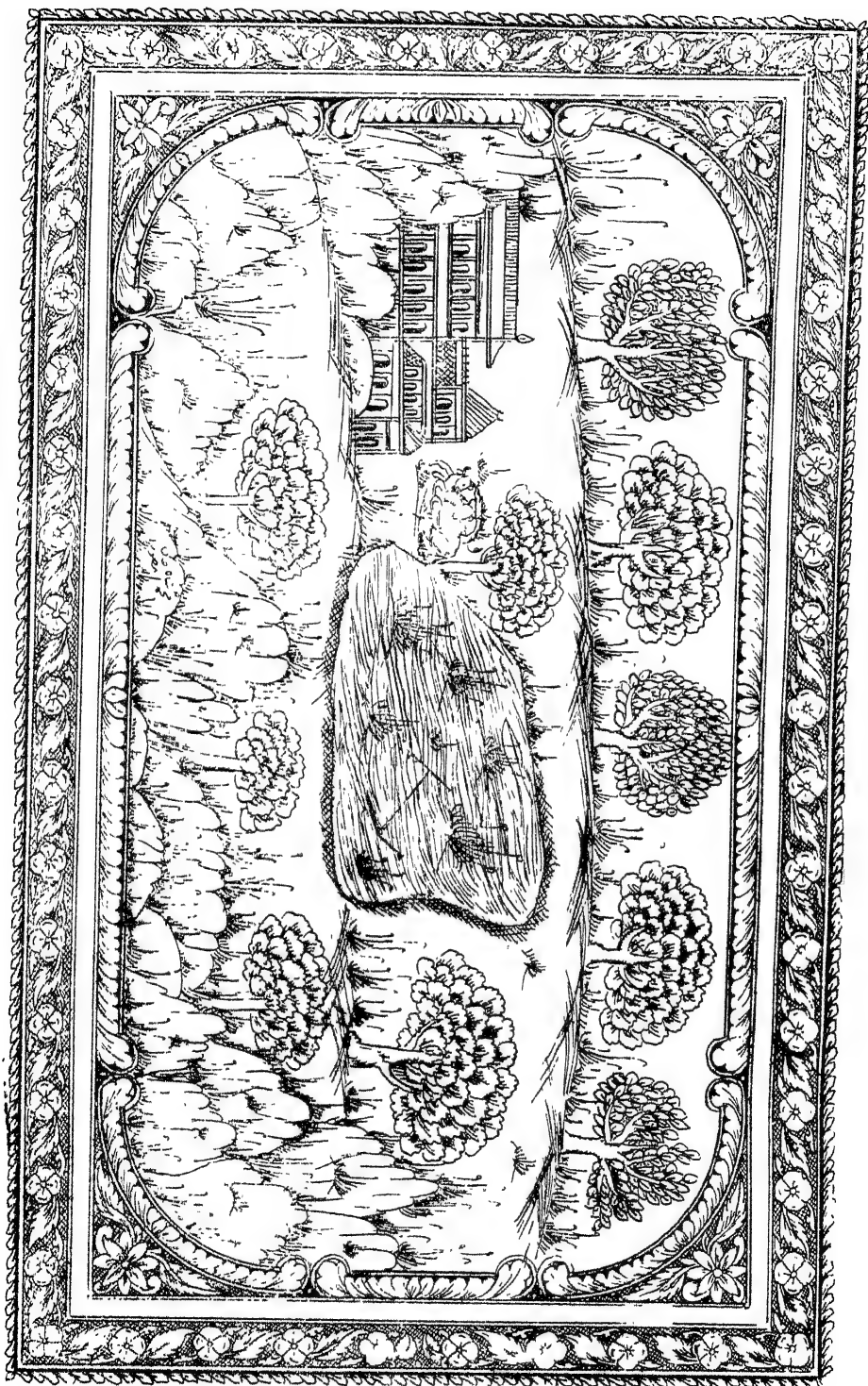




یہ تھی اونکی کیفیتِ ازدحام	پہلو نکلی ہی لکھون کمانک میں نام
بہری میوہ و گل سی تھی سبناں	تھی طائر ہی وان کی نہایت ناں
بہارِ چمن دیکھ کر ہر زمان	عنادل رہا کرتی تھیں نغمہ خوان
وہ سب ہو کی خوش کتنی تین بابا	کر دوسرے گلشن پہ تن من نثار
تھی جب سنتی بلبل کی نغمہ بکاشو	تھی بس ناچتی مست ہو ہو کی ہو
جو تھیں سرورِ قمریان جلوہ گر	یہ کہتی تھیں منقار کو کھول کر
کہ اسی طوطی تو تم ہو بیٹھی کمان	کر دوسرے گلزار اگر بیان
ہر اک برگ کا تم اولٹ کر ورق	صفاتِ چمن کا سناؤ سبق
غرض دیکھ کر اسکی عمدہ فضا	ہر اک مرغ نغمہ سرا ہوتا تھا

جب اسطرح سی باغ تاد رہوا	سجوبی وزیبائی جلوہ نما
عمارت بس عالی و دلکشا	بموقع ہوئیں اونہیں زیب بنا
بنی بنگلی او کوٹھی کسے کراں	بصد زیب و عمدہ صنایع وہاں
بنائی تھی اونہیں و نقش و نگار	کہ کہی جسی جان جوش بہار
بنا کر گل و شاخ و برگ و شجر	رنگی تھی عجب رنگونسی خوب تر
تھی دیوار و در کی جو جادریان	لگی وہاں تھی موقع سی ہی دہان
جب آب و کنی مونہ سی تہا ہوا	صندیونہیں فوراً پہنچتا تھا وہاں
جکابو جو تھی صحن میں سنگ کے	وہ آب مصفا سی پڑہتی تھے
وہ تھی حسن و خوبی میں بیش کل	بجای حباب و نمین ہی تھی گل





ہوئی ایسی تیرا روان عمر چاہ	خنک ہوتی تھی جن پہ جا کر نگاہ
کہیں عمیق ایسی تھی باوے	تھی نہ جسکی تحت الشری سی ملی
بنی گرد جو تھی کو دے مکے مکان	تھی بس خنکی سی وہ فرخ بخش جان
دہانوں پہ اونکی لگی تھی وہ چرخ	کہ چکراتا تھا دیکھ کر اونکو چرخ
ہر اک سوچوس موٹھہ جیتی تھی جو	روان آب رہتا تھا ہر سمت کو
جو موٹھو نسی کرتا تھا پانی دہان	بصد لطف ہوتا تھا ہر روان
جو گرد روش پانی بہتا تھا روان	تھی جڑ کشتی اس سی بالکل عیان
مصفا سفید اور سید ہا طویل	کہوں کہمکشان او کو یا سبیل
جو ہوتا تھا جمع آبانی دہان	چمکتی تھی تہ او کی آئینہ سان

بجای ہی ہر اک حوض کو تھی جو دان کہوں چشمہ مہر و سبتان

بنا اونکی تھی اسیلے دوشین کہ تھیں عمدہ انداز سی سبتین

میرے کوئی اور کوئی شش پہل کسی کی بنا تھی بشکل کنول

ہلالی و بیضاوی سورج مکہ نظر اونپر کہتی تھی انجم جھکے

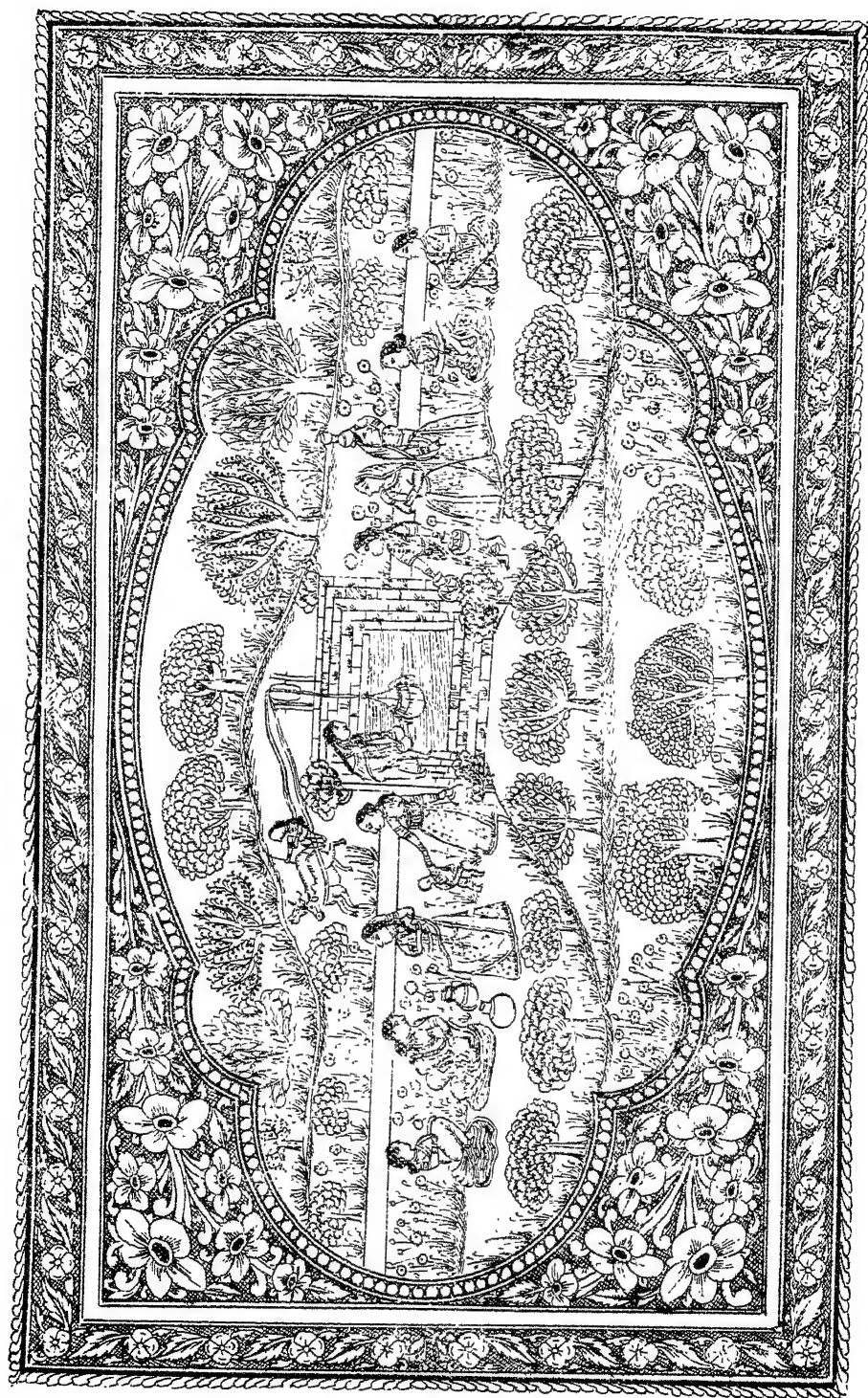
کوئی تھا مدد بھی ایسا بنا کہ کہی جسے چشمہ تہا مہر کا

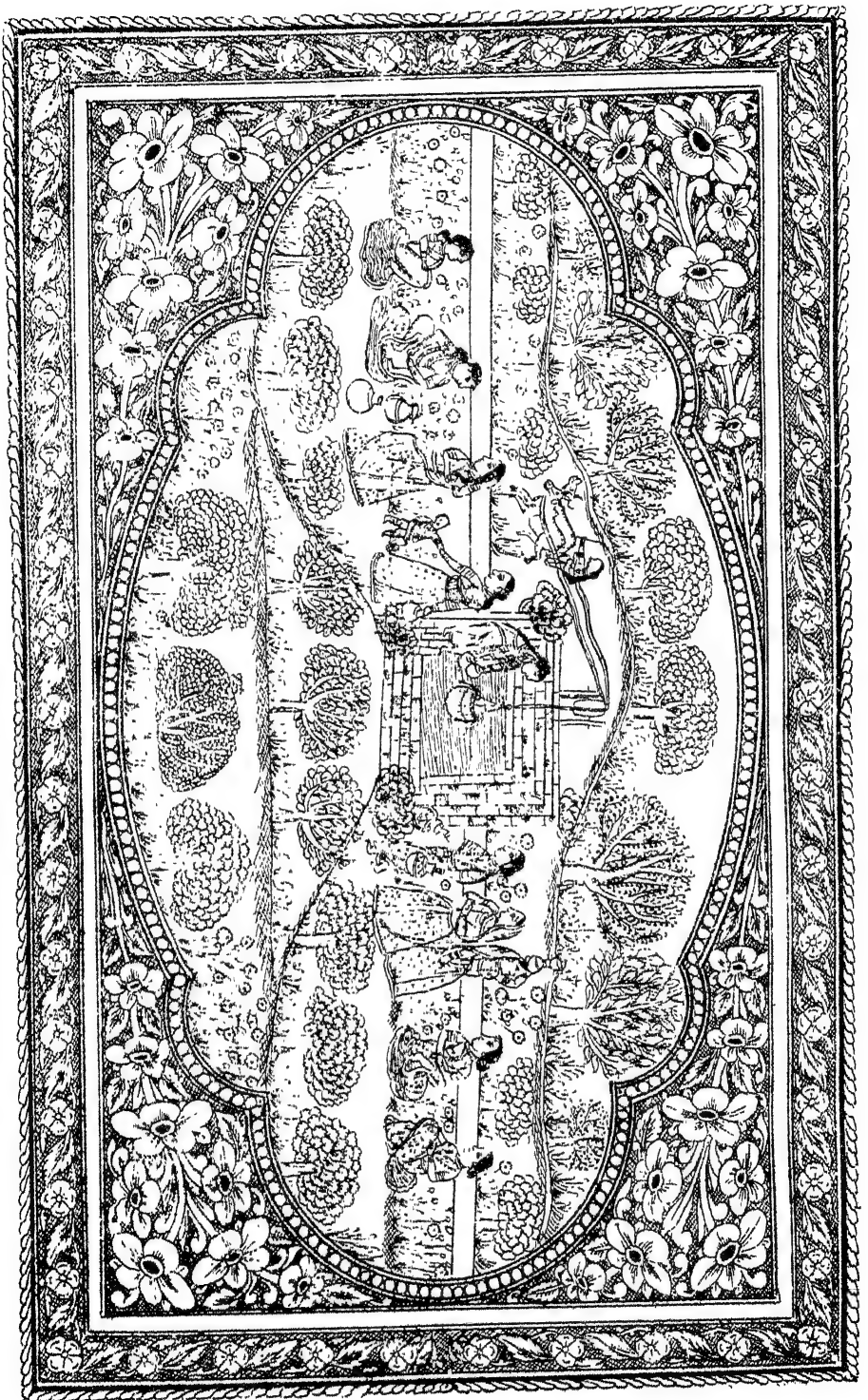
لگے انین فواری تھی بیشمار بنی تھی بہت عمدہ تر آبشار

وہاں چھپتی تھی نہر جب حوض پر تھی بوند اونس گرتی مثال گھر

روان ہوتا تھا پانی چادر کاجب ابل پڑتی تھیں نہرین پڑ ہو کی تب

پنی زیب بستان شاہی ملا رہا کرتا تھا خوب یون اہتمام





بنی تھی جو گلشن پئی بیگمات وہ کرتی تھیں سیراؤ کی دن اورا

محلا کے آگے جو صحن تھے چمن عمدہ تروان لگائی گئے

بنائی گئی پائین باغ ایسی مان کہ کہتی تھی خالق او کو باغِ جنان

بہراک نخل سپر و شاداب تھا ثمر بھی بہراک او کا نایاب تھا

کہیں تھا نظر باغِ پیش نظر بھری رتھی تھی او سمین گل و رثر

رہا کرتی تھی دان ہمیشہ بہار خزان کا گدروان نہ تھا زینہا

لکھی کیا قلم او کی خوبی کا حال زبان کر سکی کچھ بیان کیا مجال

گل و غنچہ و برگ و شاخ و شجر یہ سب تھے فروخ بخش روح و نظر

کہیں آج بچو تھی چمن میں جووان بمستی تھی بہر سو روان او روان

وہ تھا اگر دوش آب کا زور شود کہ یاد آتا تھا جس سی دریای شود

ریش جو چین کی تھی وہ صاف تی تھی خوشترنگ سرخی ہر اک پرچھی

جو بنہ رہتا اس سرخی پر او کا رنگ بس نکمہ نہیں کب جاتا تھا بیدنگ

نظر ایسا آتا تھا وان جا بجا کہ لعل اور زمرود یے تھی سجھا

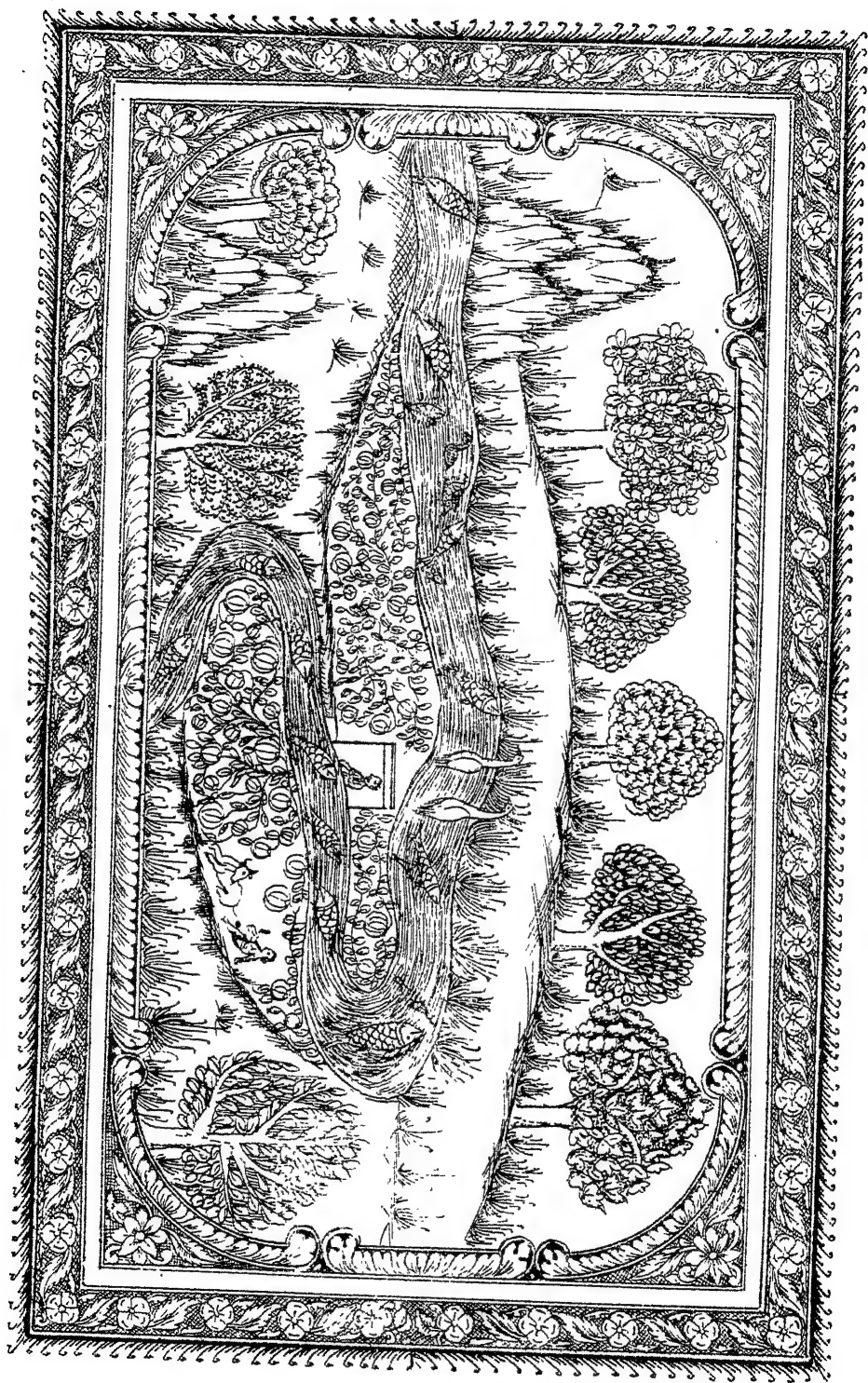
سندیلون کا چمنو کا لطف بہار کیا تھا پی حسن یون آشکار

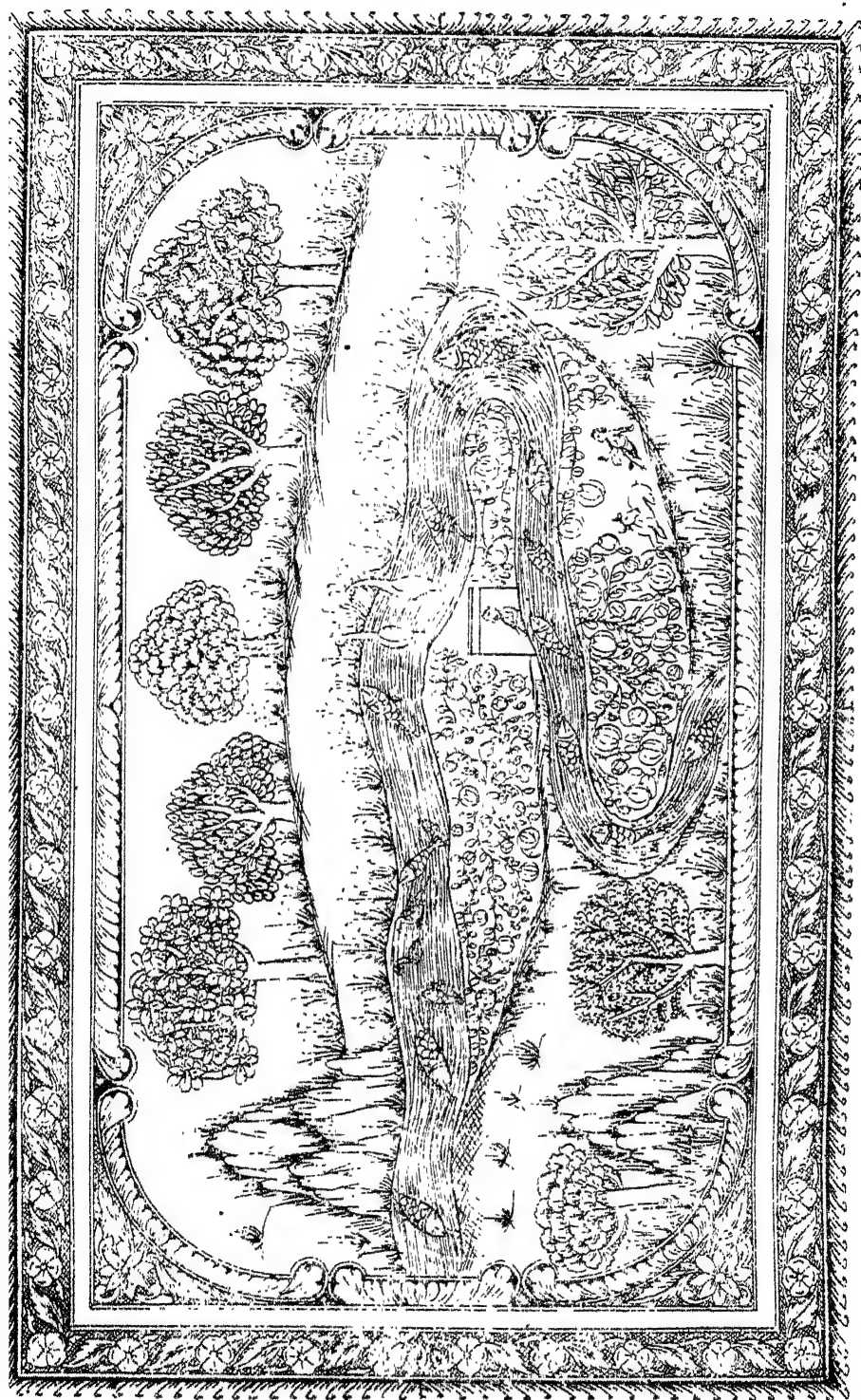
کہ موقع کو ہر اک جگہ جانچ کر لگائی تھی نایاب موزون شعر

تھا شب کو کمین اور کمین لالہ زار تھی گل مہندیون کی کسی جا قطار

ہر اک قسم کی گل کی تنختے تمام نظر آتی تھی وان شگفتہ مدام

بہت سے محافظ سلیقہ شعرا بچا لاکر رہتی تھیں مصروف کا





مستروہان جو تھی جس عمدہ پر اُسی دیتے انجام تھی خوب تر

وہاں دیکھتی بھالتی پھرتی تھیں شجرہ اور گل مالین نازنین

لیسی کھر پیاں ہاتھ میں نازسی چمن صاف کرتی تھیں اندازسی

جو تھی گولہ بندی بھی نظر لیلی پھرتی تھیں سیلچے عمدہ تر

بنا کر سندیل اور روش کو تمام مصفا بہت کر کی باہتمام

بچھاتی تھیں اسپرودہ سرخی تمام کہ جس سی زمین دکا ہوتی تھی دم

نظر کر کی اسمی تناسب پہ کام دیا تھا ہر اک کو حسن نظام

چتر چنچل اور سندرا دکاتھام دیا جنکو وان کی صفائی کا کام

تھا وان دل لگن جیت لگن جیتاں وہ کرتی تھیں اس کام کا انتظام

جماتی تہیں سرخی پسے زوہد

تھاتن سکھ کا ہنس مکھ کا کیوہا

کہیں کچھ کام رو شام رو

رہی ہر روش صاف آئینہ سنا

سمن جوہی اور چپہ اور اسی پل

تہیں گنوتی اور تارا رو پارتن

بناتی تھی پھولوں کا زیور گلاب

جو گدستہ بندی کا کرتی تھی کام

غرض تہیں رنگیلی چھیلے تمام

بناتی تہیں گل میل کی نقشی خوب

کہ بوتی تھیں ہر قسم کی وان بہا

بتا کیہ کرتی تہیں یون گفتگو

نہ اک خس بھی بیکار چوٹی بیان

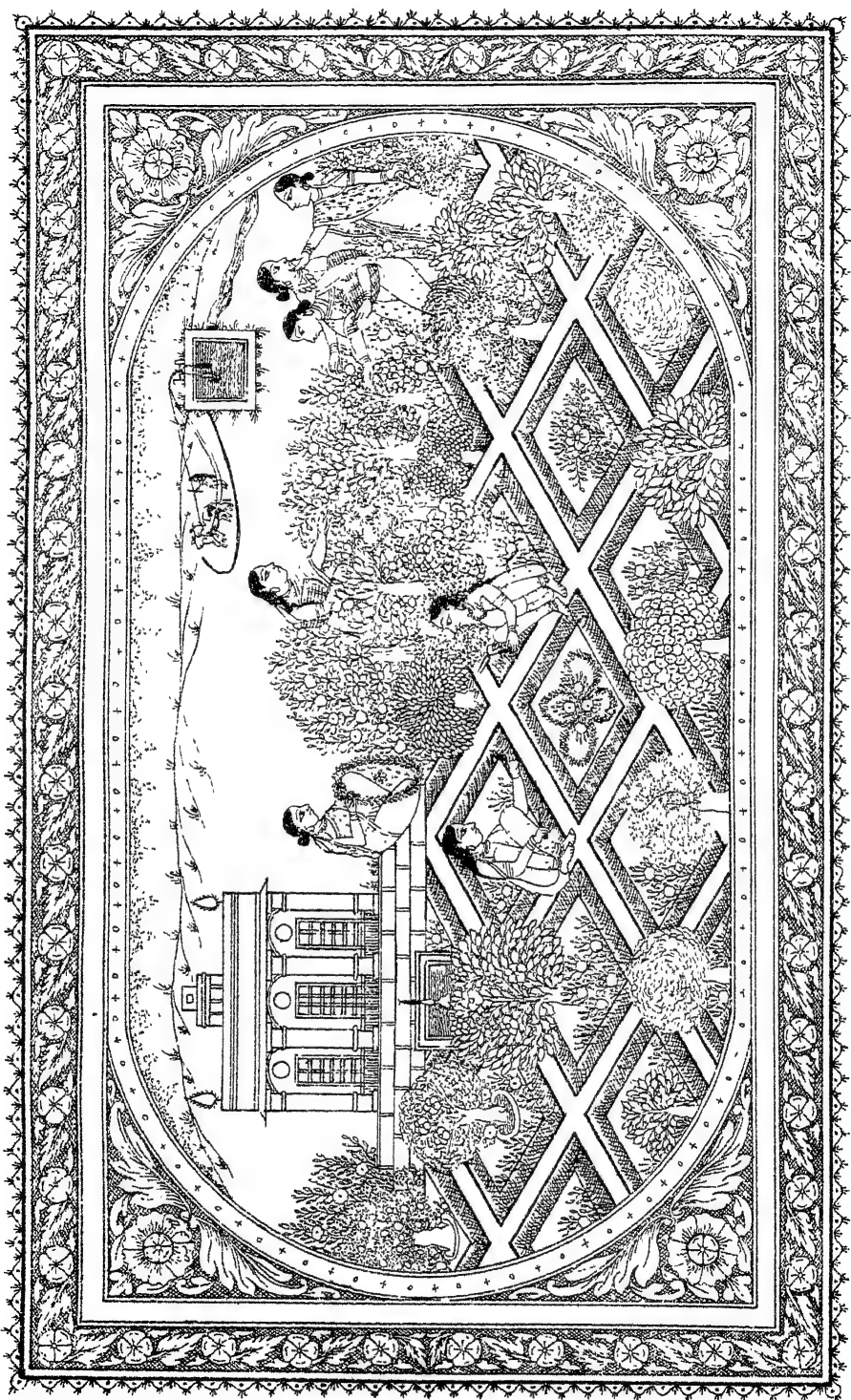
کہیں بیٹیکر تہیں بسا تی ہلیل

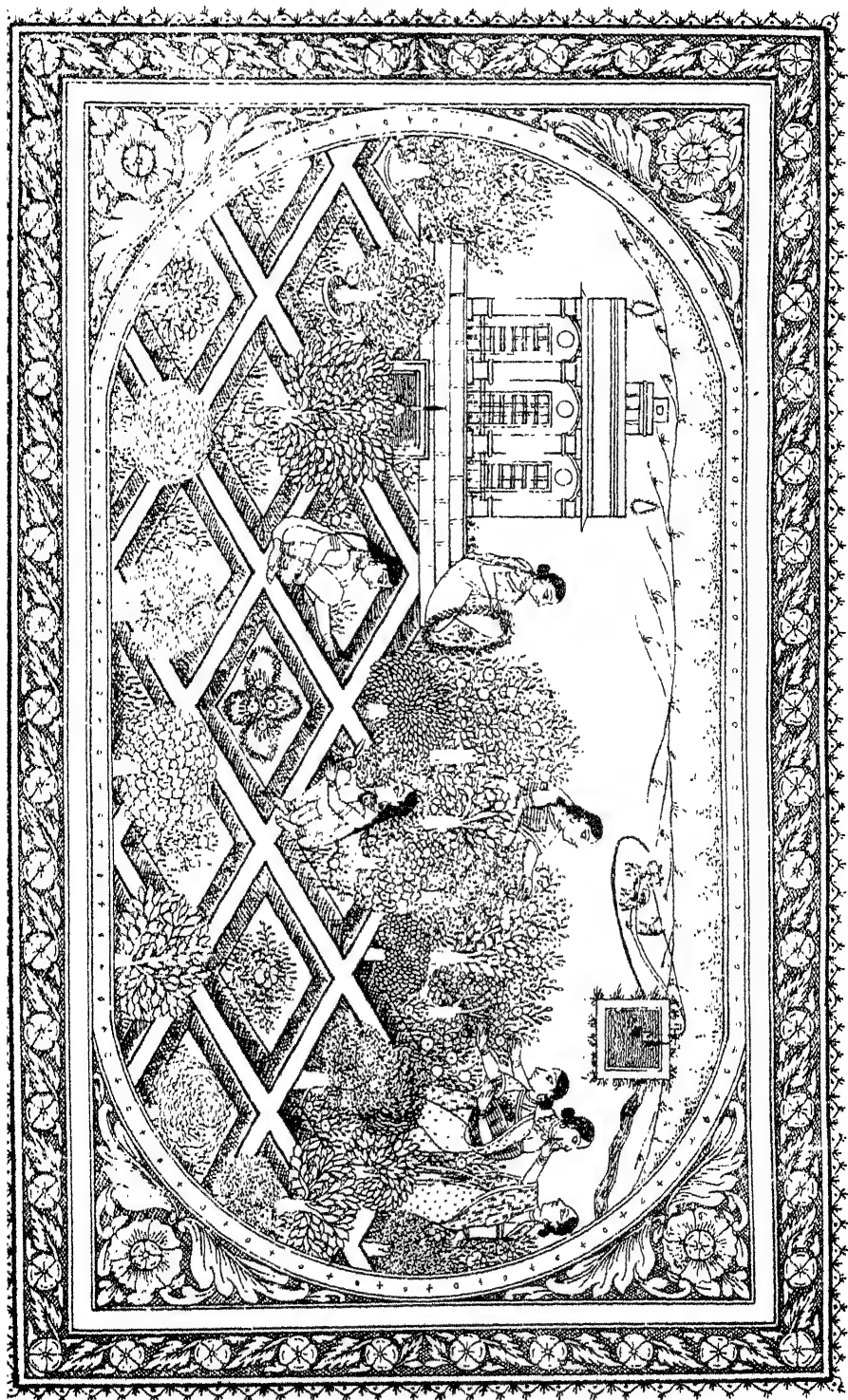
معین بگل حبیبی حسن سپین

بہت خوب اور عمدہ ولا جواب

بصد عمدگی اوس کا گیند اتھانام

جو باہم گلستان کا کرتی تہیں کام





وہ لنگوئی گمیر اور کچی ساریان

بنی اوڑھنی تھی ہر اک نازنین

ہر اک کام وان کا سلیقے کی سا

بصد زیب و زینت مثال حُلَم

ملک زادین بگین مقل

جلیسین تمام اور مغانیان

خواصین کینرین ہی تہین لستان

شمیم اور نکست نسیم اور صبا

سکھین کینگی سیوتی اور نازبو

بنی گاتیون پرتھین گلکاریان

بشیرین زبانی و خف جبین

کیا کرتی تھین ملکی سب باتون بو

سدا کرتی آراستہ تہین چمن

وہان رہتی تھین جلوہ فرماد

بعیش و طرب سیر کرتی تہین دان

عجب چھپلوں سی گشت کرتی تہین دان

تھین گلگشت کرتی بناواوا

بحسن ادا چھ تہ تہین چارو

ایسی جھولیوں میں تر و تازہ گل

پھسین دامن زلف کے آنکر

سہی سرو اور سوس او خوشنم

بہم پھرتی تہین دوڑتی کھیلتے

صنوبر قد و سبزہ ریحان بہا

لب نہر پڑھ کر شاہ امان

تہین گلنار اور زکس اور اغوان

یہ تپتی سی توڑلاتی تہین سب

غرض جملہ یہ لالہ روغنی لب

کہ تا بلبلین ہو کی ستانہ گل

ترانے سی تاکوش ہوں بہر و

لگاتی تہین گشت گلستان تمام

بناز یک دیگر کو تھی ٹھیلتے

یہ تہین سب کی سب نوجوان گلندا

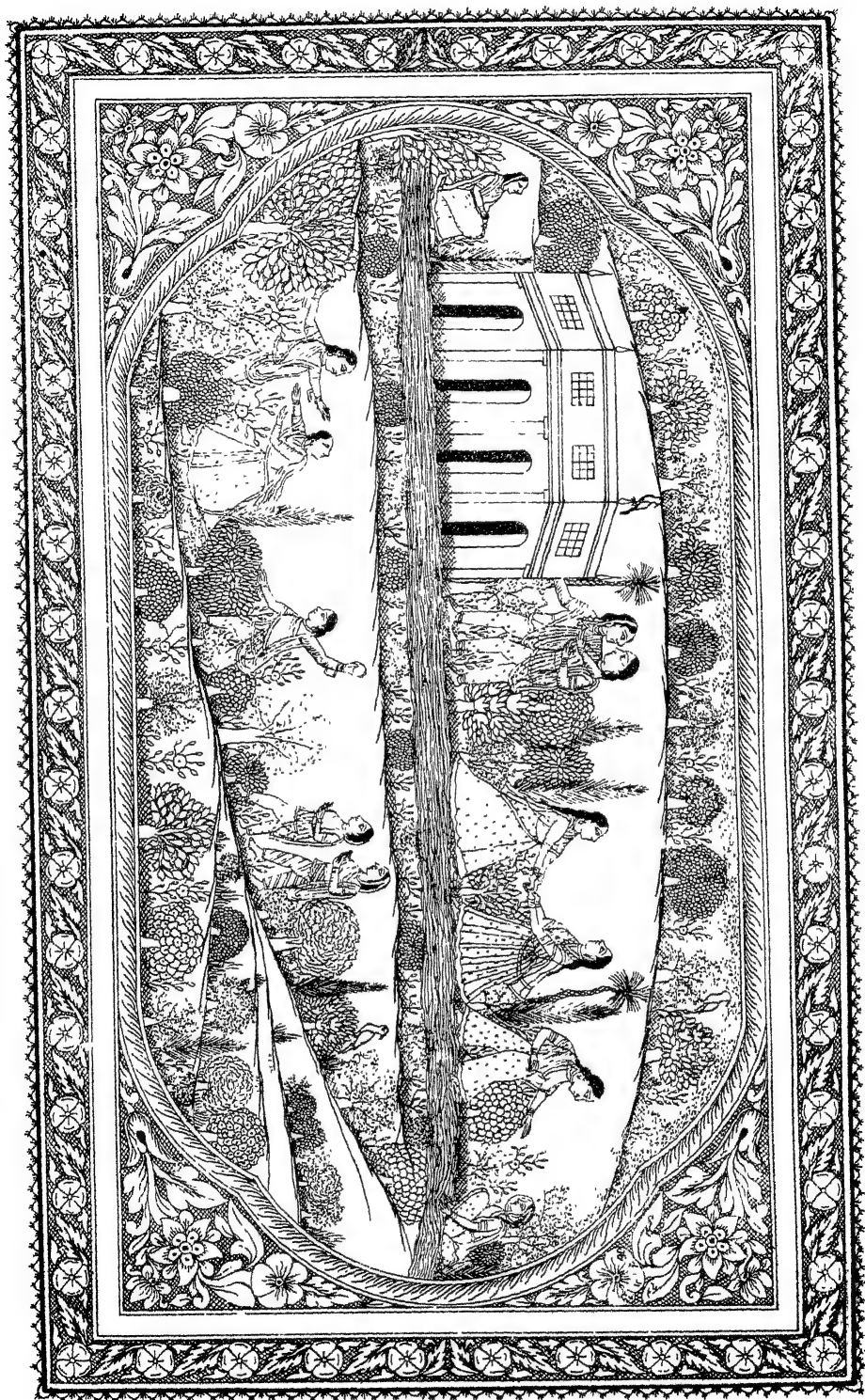
کیا کرتی تہین آب بازی دہان

پنی چیدن گل معین دہان

گل و غنچہ چیدنی باطبر

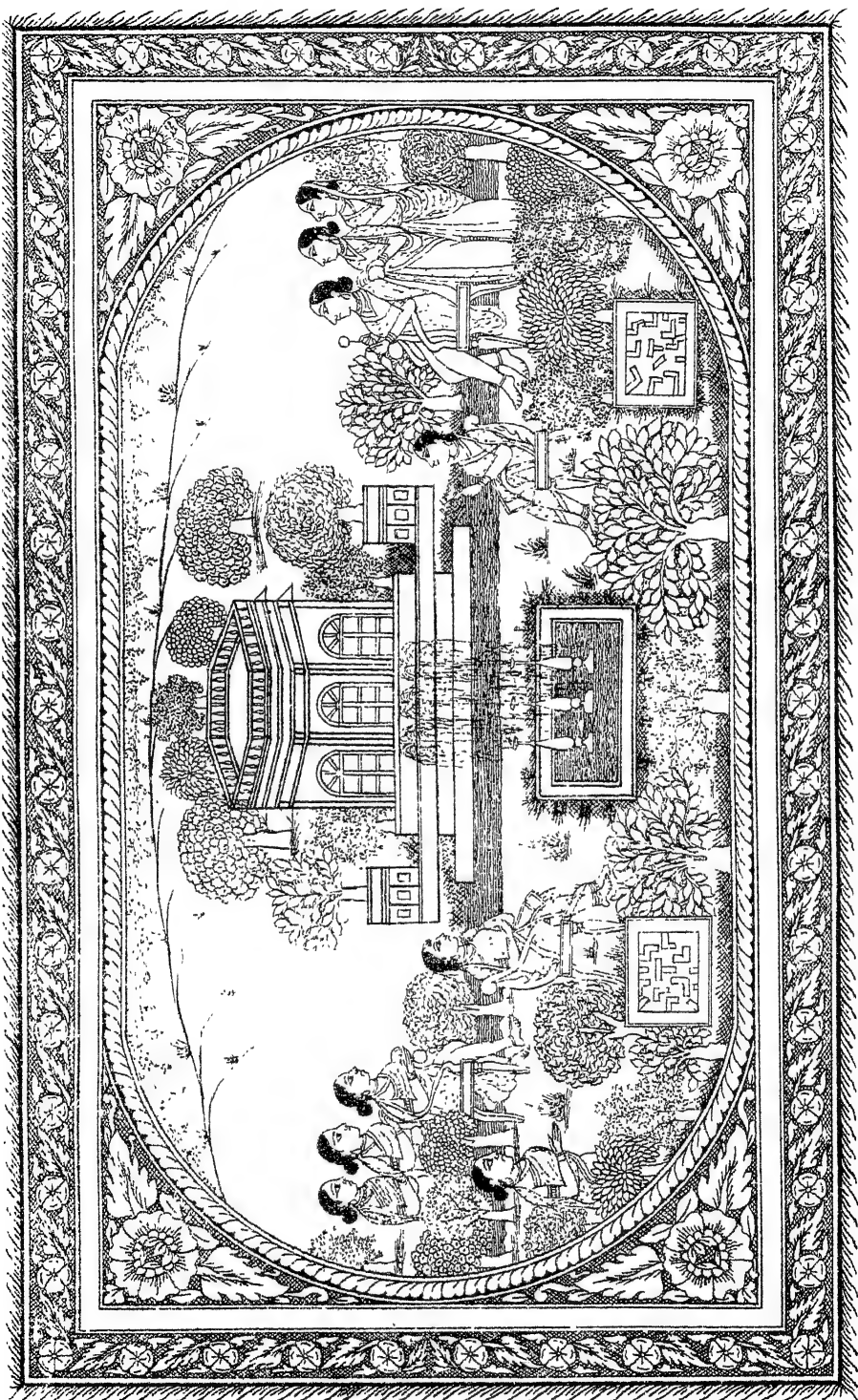
اٹھاتی تہین گلشن سی حظ عجب

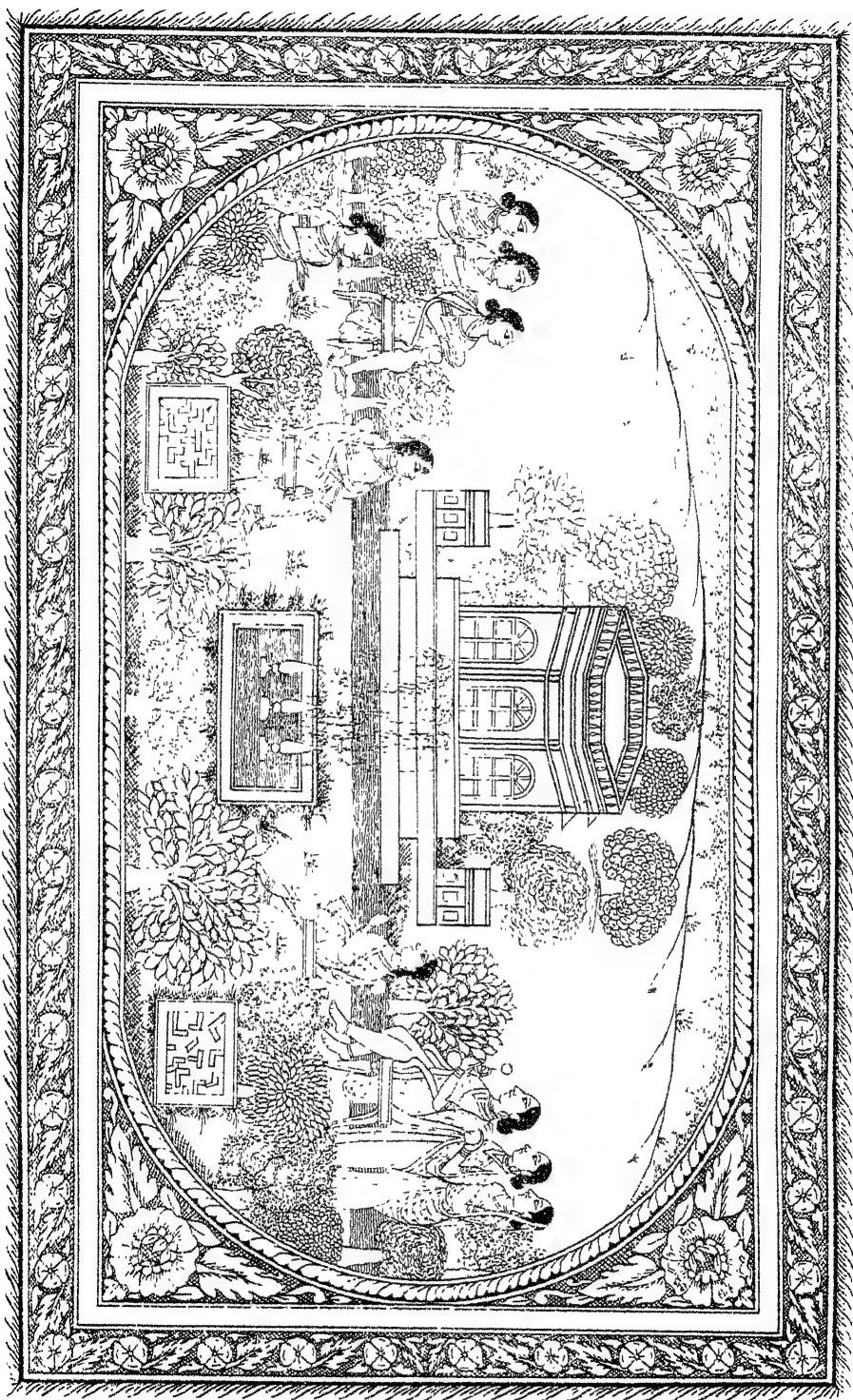




کیا کرتی تھی جلسے وہ پُربہا	جواہل مکان تھی وہاں فی وقا
ہوا کرتا تھا جشنِ عشرِ فیرا	بایجادِ خاطر وہاں نہ نیرا
شبِ ماہِ مینِ باشکوہ تمام	کوئی نہ نکارتی تھی اہ تمام
سمان چاندنی کا وہ کرتی تہ تب	کمالِ قمر کے حربِ آتی تہ شب
بسنتِ اُسمین کرتی تھی جلوہ کُنا	کوئی کر کی آرائشِ بوستان
پی جمعِ احبابِ بے قیل و قال	کوئی کر کی ساون کا دلچسپ خیال
ہو ساون کا تا خوب تر از دھام	درست اُسکا کرتی تھی سامان تمام
یہ کہتی تھی ہولی کا کھیلِ سنگِ رنگ	بفرطِ مسرت کوئی شوخ و شنگ
ہوا کرتی تھی محلوں میں روزِ شنبہ	غرض ایسی جلسیِ بعیش و طرب

رہا کرتی تھی شادخو سرم تمام	بجز عیش کی کچھ نہ تھا اودام
ہوئی شنوی جب یہاں تک رقم	تو چاہا قلم نے یہیں توڑی دم
مگر ان سمنو کی بیان سی ذرا	نہ سیری سی خاطر ہوئی آشنا
ہوئی نام جلسو کی جہدم رستم	تو دل فی کما دای ہی کیا ستم
سنا کر ہمیں السی جلسو کی نام	بیان اُسکا کیون رکستی ہونا نام
یہ شاہو کی بازی بشتو نکاحا	رقم کیون نہیں کرتی ہونو شخصہ
سین انکی بھی ہونگی عشرت فرا	سنا دو ہمیں انکو بھی برطا
ہوا اصل گوش حب یہی وال	کما میں فی لکستا ہون جلسو نکاحا
اگرچہ نہ تھا طول مدطر	ولی بیقراری دل دیکھ کر





ہوا میل باختصاص کلام
لکھون تاکہ ہون سیمین بھجی نام
کما طبع فی پہلی بی قیاس قال
رقم چاندنی کی ہو جلسی کا حال

کیفیت چاندنی

بہت جلد ای ساقی ملتے
شراب مصفا چمکتی پلا
بیابانی پلا بھکے صہباسی جام
شب مہکاتا ہو عیان اہتمام
جو دریا کی جانب سے تھی مکان
شب مہ عجیب جلسہ ہوتا تھا و ان
پہری سنگ مرمر کی قلمی تھی کل
تھی ترشی ہوئی اسپرل و گل
مصفا مجلا وہ تھی است
کہ شیشے کی گویا تھی دیوار و
چھرا و ن پہ ابرک جو تھا پڑھیا
نظر آتا تھا کیا چمکتا ہوا

درخشان تھی ذری ہر اک نقش کی
 سفیدی مین بھی تھی چمک اس قدر
 جو جلو کی اندھتین تھیں بند ہی
 لٹکتی درون پر تھی پردی عجب
 وہ قیتون کی ڈوریوں سے کچی
 پچھا فرسش زیا جو تھا جا بجا
 بچھی طاش کی فرش تھی جگمگے
 ہی جلو کی صحنونین بھی وہ بساط
 تھی نگیری زلف کے دان کچی

تھی گویا فوزان ستاری جڑی
 کہ غش کھاتی تھی چاندنی دیکر
 رو پہلی تمامی کی تھی وہ بنے
 بنا بادی کا تھا کام اون پرپ
 اور اونیں تھی سلمی کی جہی لگی
 ہر اک اونیں سی تھائی وضع کا
 اور اون پر تھی زردوزی تکی لگی
 کہ تھی جوش زن انوسی فورانشاط
 بچھونی منجر کی اونیں نیچے

لکین نقرئی چوبین تھین بشمار
 کوئی سادہ تھی ور کوئی نقشار
 تھین لنگر کی وان دوڑیاں کجھجی
 وہ ہزار کی عمدہ تھین سببے
 تھی گرداؤنکی جہاں جو عمدہ لگی
 سر اسر وہ نقیش کی تھی بنے
 تھین دریاں بہت عمدہ جوان بچے
 ہر اک اگر موی تھی فرمائی شی
 بچہ چاندن تھین صاف اور سفید
 زمین اوسے تھی شل صبح اسید
 لگایا تھا طہرہ اون پر نیا
 کہ ڈالاکھا مقیش شس کتر اہوا
 چمک اوسکی تھی فرش پر اسقدر
 کہ گویا تھی انجم گرمی ڈٹ کر
 کہی وان تھی گوشونہ وہ میر نرش
 کہ جاناں اوسکی ضیا تابعرش
 کہ مر و نگین رکھی تھین ہر طور کی
 یہ سامان کیا تھا پئی رہشنی

وہاں تھی جو دیو اگر سے لگی	ڈہلی تھی وہ اک ڈال بلور کی
تھی آونخیتہ فرشی سقفی وہ جہاڑ	چکا چونہ تھی جنکی نظرون کی آڑ
جو خالی تھی جا جھاڑونکی درمیان	تھیں لٹکائیں موقع سیوان ہانڈیا
کنول جھاڑ فافوس حقبتی تھی دان	چڑھری اون یہ کافوری تھیں بتیان
ستون ساحلون پتھی صد ہا کڑ	بہت خوب تھے لمبے پتھر چڑھی
وہ جب ہوتی روشن تھی ہوتا تھا دان	چراغان تہ آب روشن عیان
شعاعوں کی جسم بندھی تھی لڑی	تھی ہر لہریں چوٹی پہلے چڑھی
کرون روشنی کا کمانک بیان	نظر کھتی تھی روشنی کا جہان
یہ ہو چکی تھیں جب کہ طیاران	وہاں جلوہ گر ہوتی تھی مہمان

جب آتی تھی بن بن کی ہر مہ لقا

تھیں سب ماہ روسیمبر گلبدن

وہ سب تین چھبیلی حسین طرصار

وہ کرتی تھیں بانو کا چھلے بناؤ

شب مصفت موحی کہتی ہر نچ

سیاہ و دراز اور باریک مو

سیاہی میں اونکی وہ ہوتی تھی آب

بلای دل جان تھی گیسو کی بل

بکھر کر چوسنے پہ زلف آتی تھی

عجب رنگ ہوتا تھا وان نرم کا

ادار کہتی تھیں قاتل اور بانکین

کیا کرتی تھیں سب بلا کا سنگا

کہ افسر بنادل کا ہے یہ بناؤ

ہی وصف اسیلے اونکا لکھنا ضرور

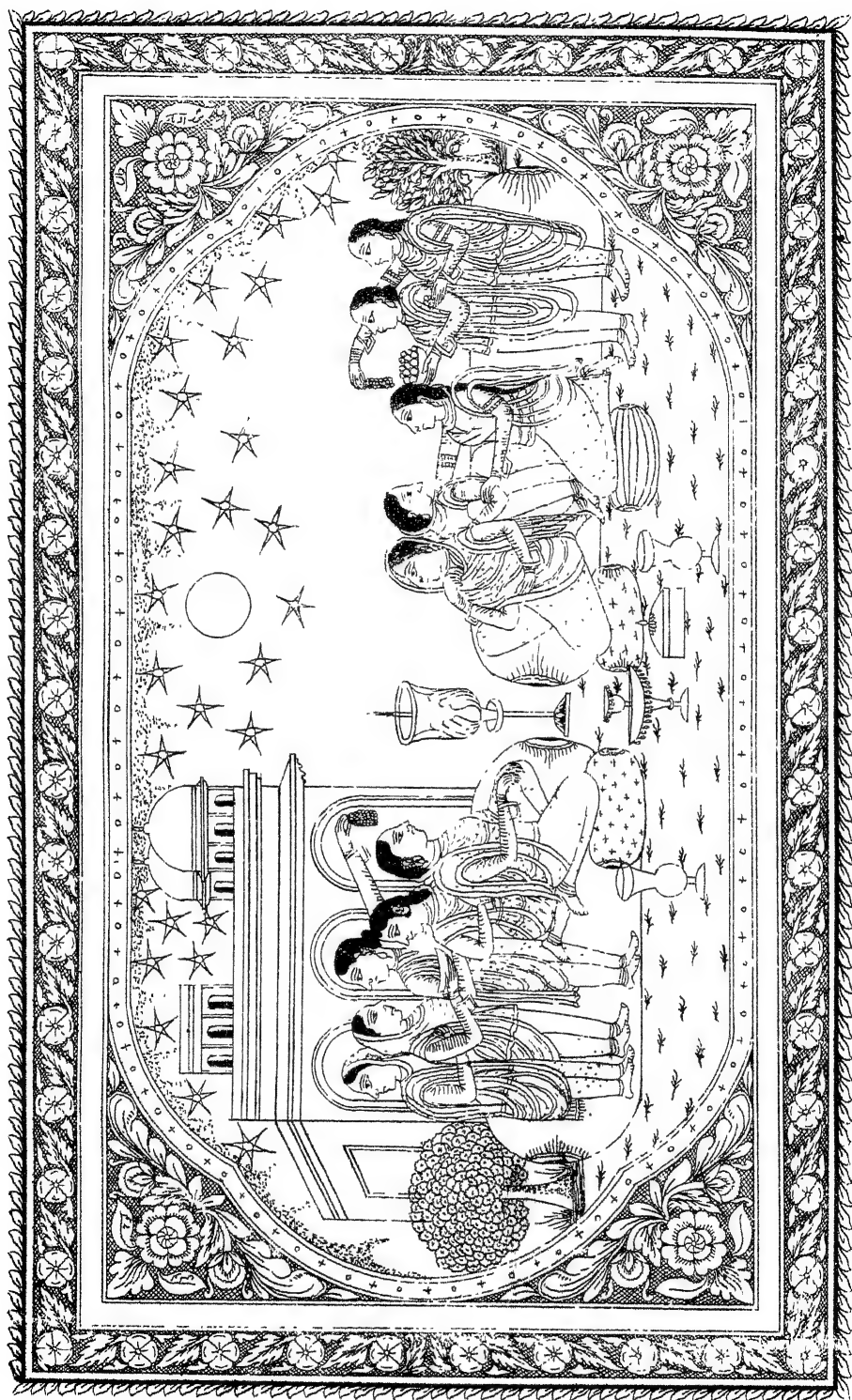
چکلتے گھنی چکینی اور شکوہ

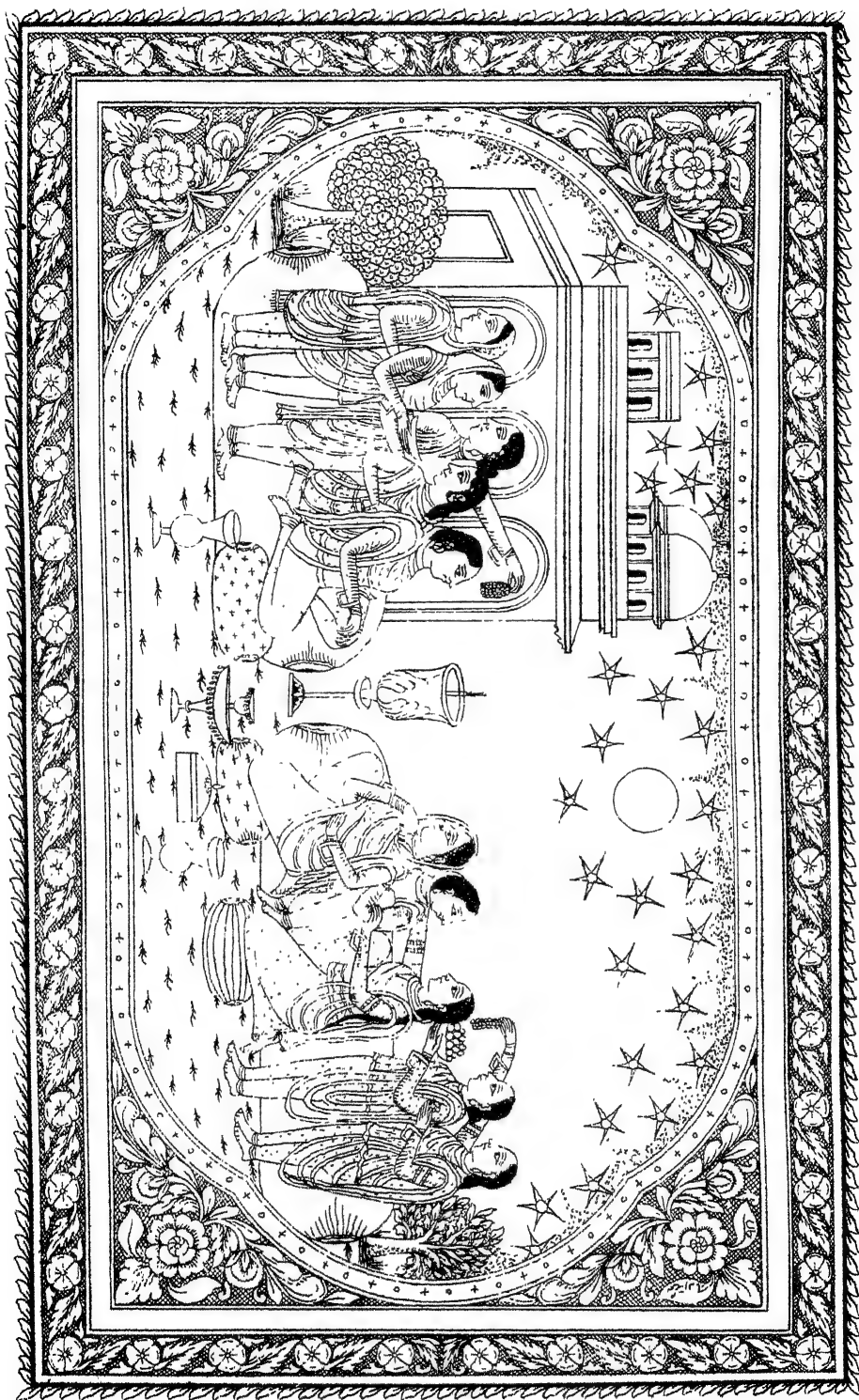
شب مہ کی شرابی تھی غنسی تاب

لنگنتی تھی بری بھی کیا بر محل

شب مہ خجل اوس سی ہو جاتی تھی

اور اونہیں تھی افشانی ایسی جہلک
 تھی گویا ستاروں کی شب میں چمک
 عجب چوٹی جوڑوں کا تھا طرز و رنگ
 نمایان تھا ہر ایک سی طرفہ ڈھنگ
 کسی کی تھی چوٹی چٹائی نما
 بڑے تاکر بلکہ تا ساق پا
 گوند ہی چوٹی تھی صاف اور دریا
 تھا موبانٹ پچی کا او سمین پڑا
 جو موبانٹ تھا تقری وان پڑا
 بند ہی تھی جو پچ جوڑی سو تھی
 تھا مارسیہ کیچلی مین چھپا
 ہی کنگی بھی کیا کوئی عمدہ فنون
 جو اہر نگار اونہیں شانی لگے
 بند ہی چوٹی جوڑی تھی بس تنگ و
 کہ کالی کو بس گانس لیتی ہی یوں
 تھیں پوشا کین عمدہ مکلف دست
 بھری تھی جوڑوں میں مقیشی تار
 تھی گویا صفت کمکشان آشکا





کوئی جوڑا بہنی تھی وان ڈاک کا
 کسی کی تھی پوشاک نے دوزی مل
 ہر اک فرط خوبی سی تھے دلربا
 لگی جھپکی جہوم سرون پر تھی جو
 وہ ہیر و نکی ٹیکی تھی زریحہ بین
 تھی ماتھون پہ ٹیکو نکی اسی جہک
 بھری مانگ میں تھی در شاہوار
 نتھین جو چمکتی تھیں رخساروں پر
 تھی گوہر کی پتون سی پُرسی گوش

نمایان تھی جس سی بدن کی ضیا
 اور اوپر تھی سلمی ستار و نکی گل
 لباس اور زیور بھی نایاب تھا
 ثریا سی بہت راہنیں جان تو
 کہ تھی مطلع محبسے ز مین
 دم صبح زہرہ کی جیسے چمک
 تھی یا نصف شب میں سحر انگا
 بہم گویا تھی مشتری اور
 جنہیں دیکھ کر دل کی ڈرتی تھی ہوش

تھی کانو نمین وہ بالی و جہالی بھی
 تھی ہر جوک جسکی ترپ برق کی
 تھی جو مکی کرن ہول ماہی مگر
 نہایت ہی پرزب اور عمدہ تر
 گلوین گلوین تھی تابدار
 پڑی موتیوں کی تھی سینون پہنا
 بندہ ہی تھی وہ پرزب چمپا کلی
 بڑی ہار تھی دوش سی تامیان
 کئی دیکھ کر جسکی ہو سیکلی
 تھی گنگن بھی اور پونچی دستی کڑی
 اسید طرح زنار اور بد ہیان
 ستارہ نما اونمیں بہری جسطر
 تھی بازو پہ چو بند اور نونگے
 ننگ اونمیں تھی مثل کو اکب لگے
 تھی چلی انگوٹھی جوا سزنگا
 دکھاتی تھی کیا انگلیو نمین بہا
 تھی پازیب توڑی ہٹری زیب یا
 چمک اور صد احسن کی تھی دلربا

لگی گھیتلو نہیں تھی گمو نگر و تسم
تھا کفشو نکی پتون پن خوش زر کا کام

اونہیں ہنپی تھی پائین ہر نازنین
یوں سنگھری ہوئی سر سے پاتک تہین

غضب کی اداسی وہ جلتی تہین چال
دل ناظرین کرتی تہین پائمال

غرض یوں سنگار اپنا کر کی دین
بہم ہوتی تہین جملہ مسند نشین

بہر آپسین کر کی چل سب کے سب
تہین مصروف ہوتی بلہو و لعب

کوئی گوئی کی گیند اٹھا کر وہاں
جلاتی تھی بہیم سوئے آسمان

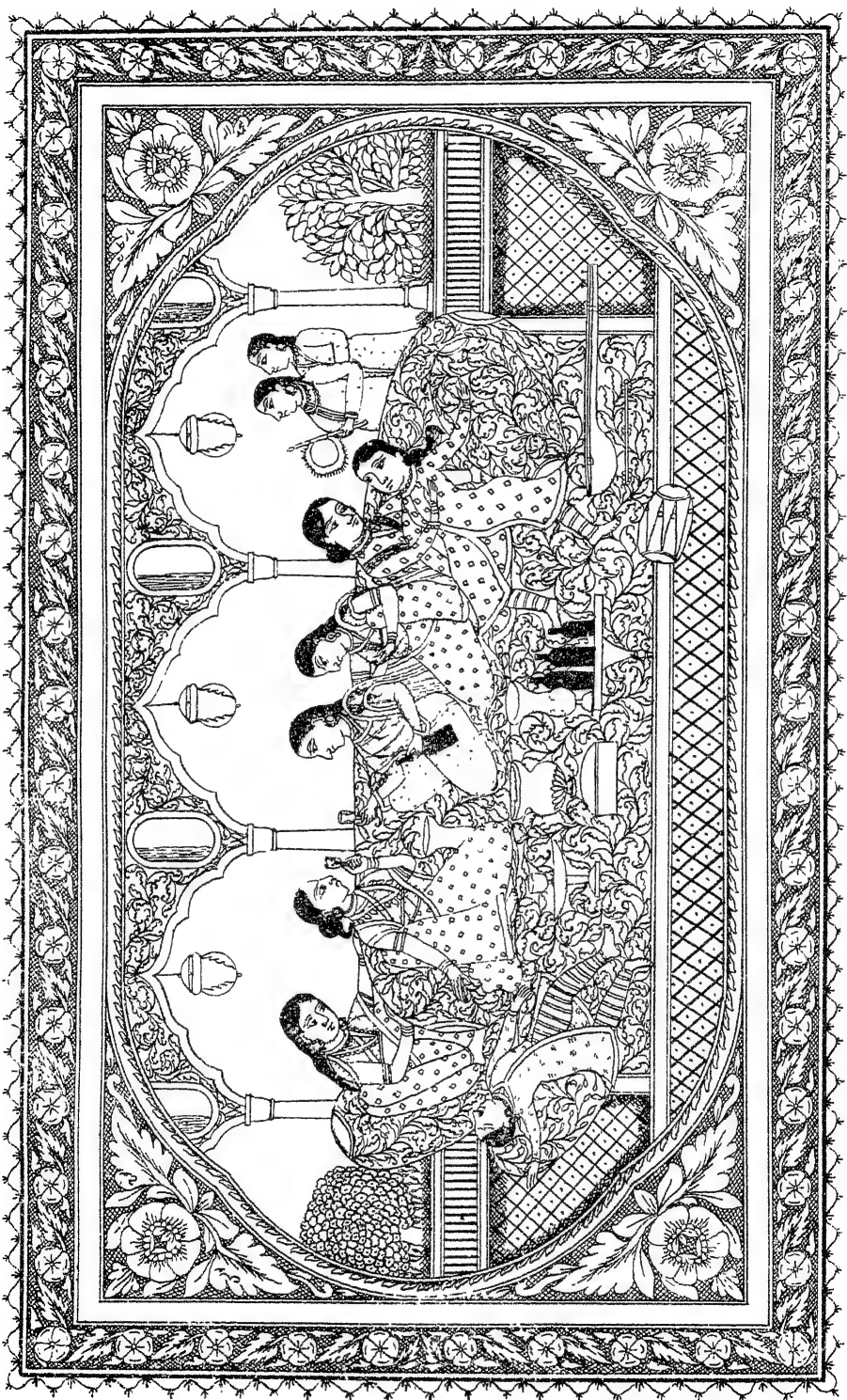
کوئی شوخی سی گیند کو تاک کر
کیکی تھی بس مارتی سینہ پر

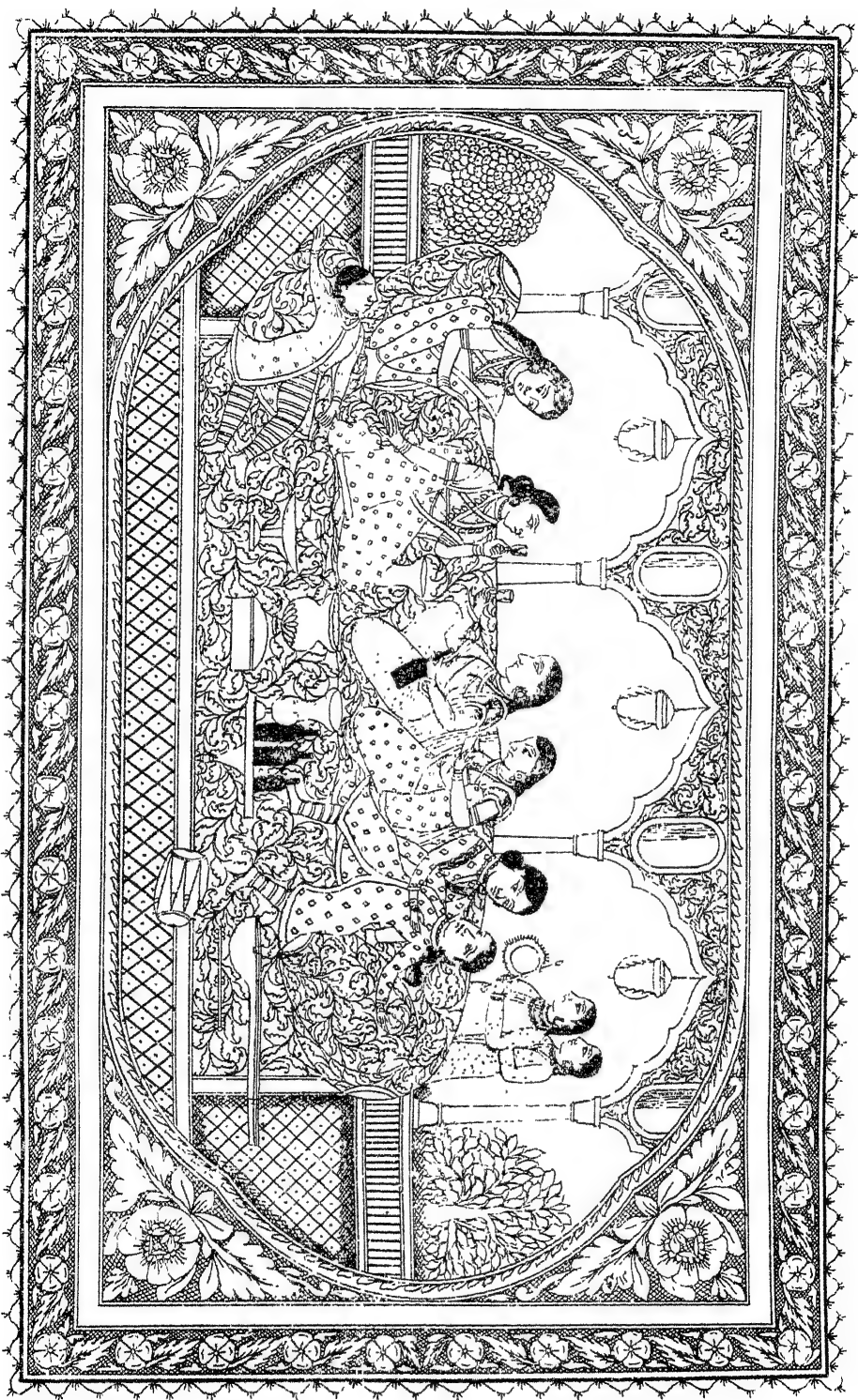
کوئی اسطرح گیند دیتی تھے مار
کہ ہوتا تھا کھلکر گلے کا وہ مار

کوئی گو دین بہر کی مقیشی گل
ہر اک سمت پھینکی تھی جو بست ل

کوئی لیکے مقیش کتر اہوا	اوڑا تی تھی ہر ہونا زاد
مقرض جو اڑتا تھا مقیش و ان	کو اکب کا ہوتا تھا اسپر گمان
غرض سب زہ خورشید رویہ	باین خوبیان چاندنی دیکھ کر
ہوئیں خوب خوشوقت و مخلوط جب	رہیں تاسحر محو ہو و لعب
یہ بہا یا سمان جب شب ماہ کا	تو اک مہ لقانی یہ سب کما
کہ اک اور جلسہ بھی ہو گا بیان	کسی روز با ساز عشرت فشان
بسنتی سمان او سمن ہو گا عیان	قلوب اُس سی ہونگی بہت شادمان
چمن ہو گا اس جشن سی پربار	کرینگے بسنت اُسین سب گلزار

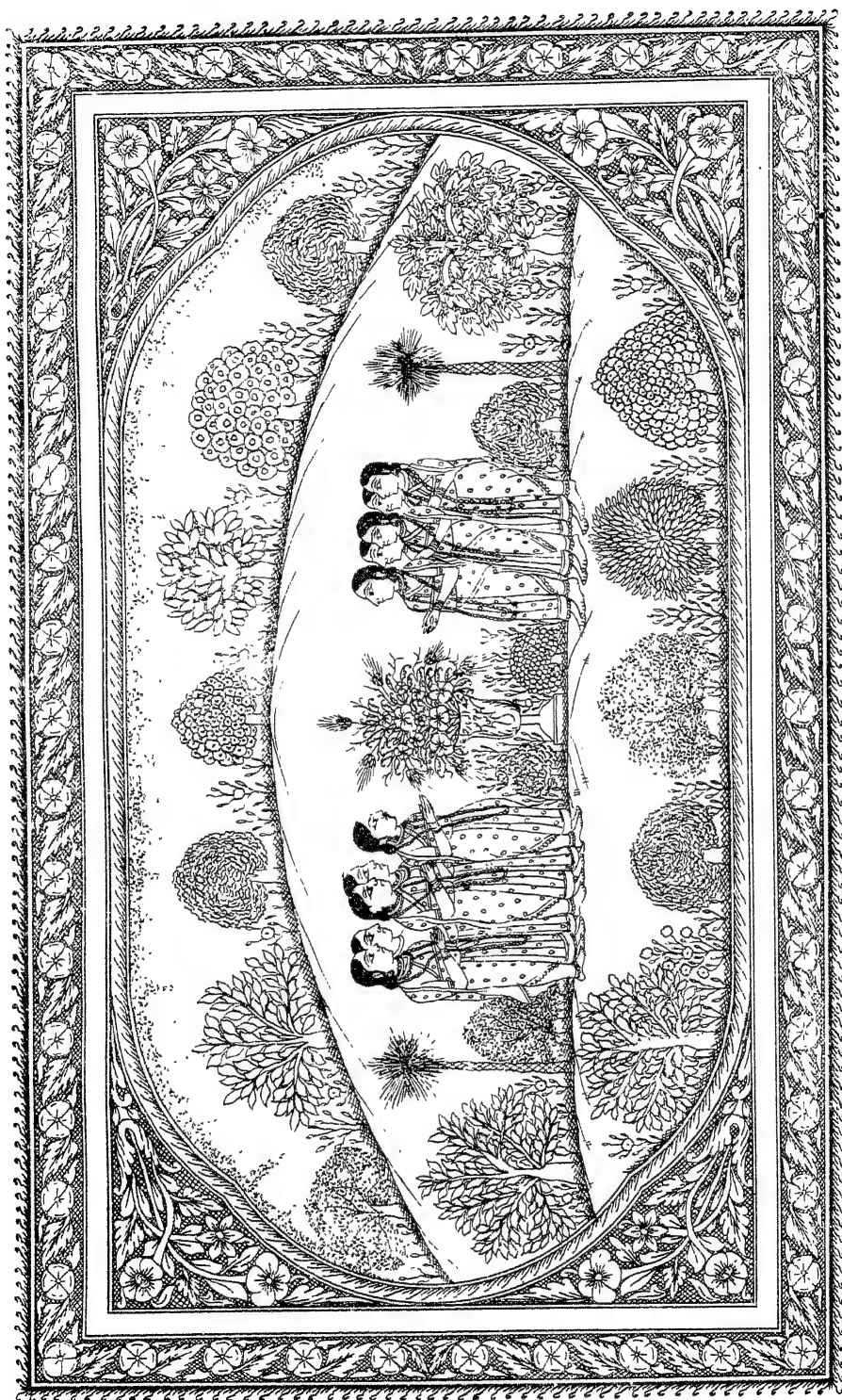
بہار بسنت

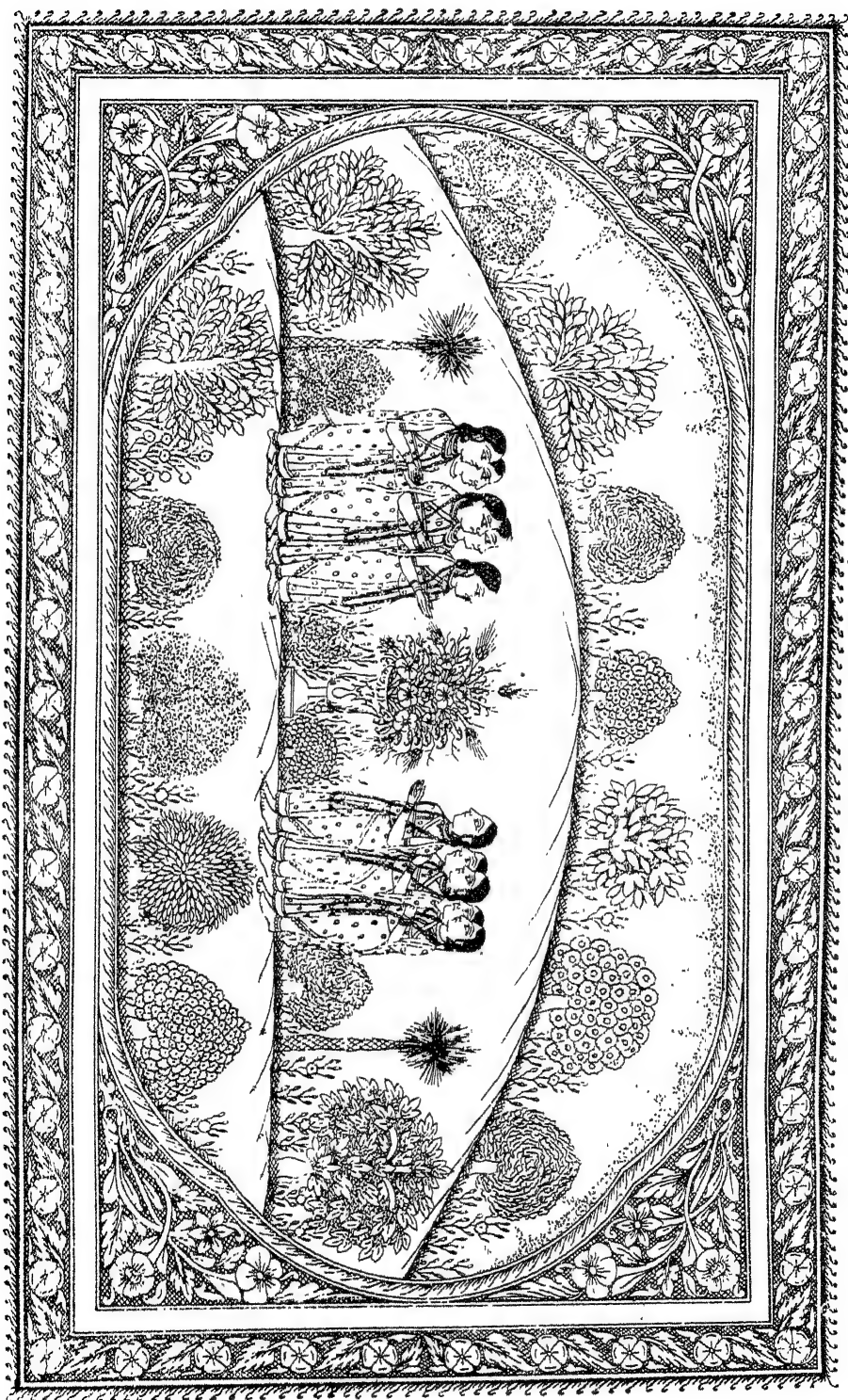




لے دو رہا را گیا سا قیا
 ہی آراستہ بزم عشرت فزا
 بہو صہبای گلگون کا دور تلب
 بسنت کی ہوتی ہی یان باریا
 ہی گلشن دین او قصرین از دھام
 بسنتی سمان کی ہی یان بزم دھام
 بڑی شان و شوکت سی ہر اک مقام
 سبھا تھاپی جشن با انتظام
 تھی یہ بزم جس قصرین جلوہ گر
 طلا کار تھی او سکی دیوار دور
 سنہری تمامی کا وان فرش تھا
 تھی چھت بھی لگی عمدہ اور ضیا
 مشجری پر زیب ہر سقف تھے
 جسی دیکھا کہ جینپتی تھی پری
 تھی جہاں بھی کیا بادی کی لگی
 کرن جسی سوچ کی ہو جگمگی
 پی روشنی سقف میں جہاں وان
 تھی آویزان کپڑا جی سبے لگان

سنہری تھین بلیونکی کل مانڈیان	درخشان تھین سببہ خوشیدیں
پڑی تھی جو پڑی درون پر تمام	وہ تھی زردا طلس کی پڑ تمام
تھا بستان سراوان جو پیش نظر	اور اوسین تھی جتنی شمع اور شجر
طلا کی درق اون بچسپید تھی	وہ ساری شجر گویا تھی نور کی
صبا کی جینائی سی لہتی تھی گل	مہ و مہر آسا چمکتی تھے کل
چمن کی خیابانوں پر جا بجا	بہما فرش زلفیت و کمناں تھا
اور اون پر لگانی تھی جو سائبان	مشجر کی تھی باعجب عروشان
سنہری وہ چوبون پہ استاد تھی	تھی زرتار کی ڈور یونسی کچی
گلو نسی تہا لبریز ہر اک چمن	عنادل بھی تھی ہر طرف نغمہ زن





ہر اک قسم کی پھول تھی بیشمار	صندیل و درویش تھی ہر اک پرکار
کسی جا کہلی زرد داودی تھی	گل اشرفی کی تھی جدول کچی
تھی گیندی کی تختی شگفتہ جہان	نظر عفران زارا آتا ہوا ان
کہین یا سمن زرد اور جعفری	گل غنچہ سی خوب پرزب تھی
ہر اک گل تھا مثل رخ و لبران	ہر اک غنچہ تھا جیسی نوکادہ ان
یون جبے بے قصور چین کا تمام	ہوا بہر چین بسنت انتظام
ملک زاد یونکی بصد احتشام	ہوئی آمد آمد کی چھ مہم دم
ہر اک کی سواری کا رنگ ایک تھا	کہ تھا تختہ زعفرانی کمال
حشم اور خدم اور سب خاص و عام	تھی پوشاکین پہنی بسنتی تمام

ہر اک کی علاقہ کی دیکھا ڈھنگ جدا یعنی تھار دی کا اور رنگ

عسہری کوئی چھپی کوئی زرد کئی زینت تن تھی زن اور زن

جو پشاکین ہنی تھیں شہزادیاں تھی ہر شہر کی طرزاؤسی عیان

پنکر ہر اک قسم کے سیرن دکھاتی تھی چھپاپنی ہر گلبن

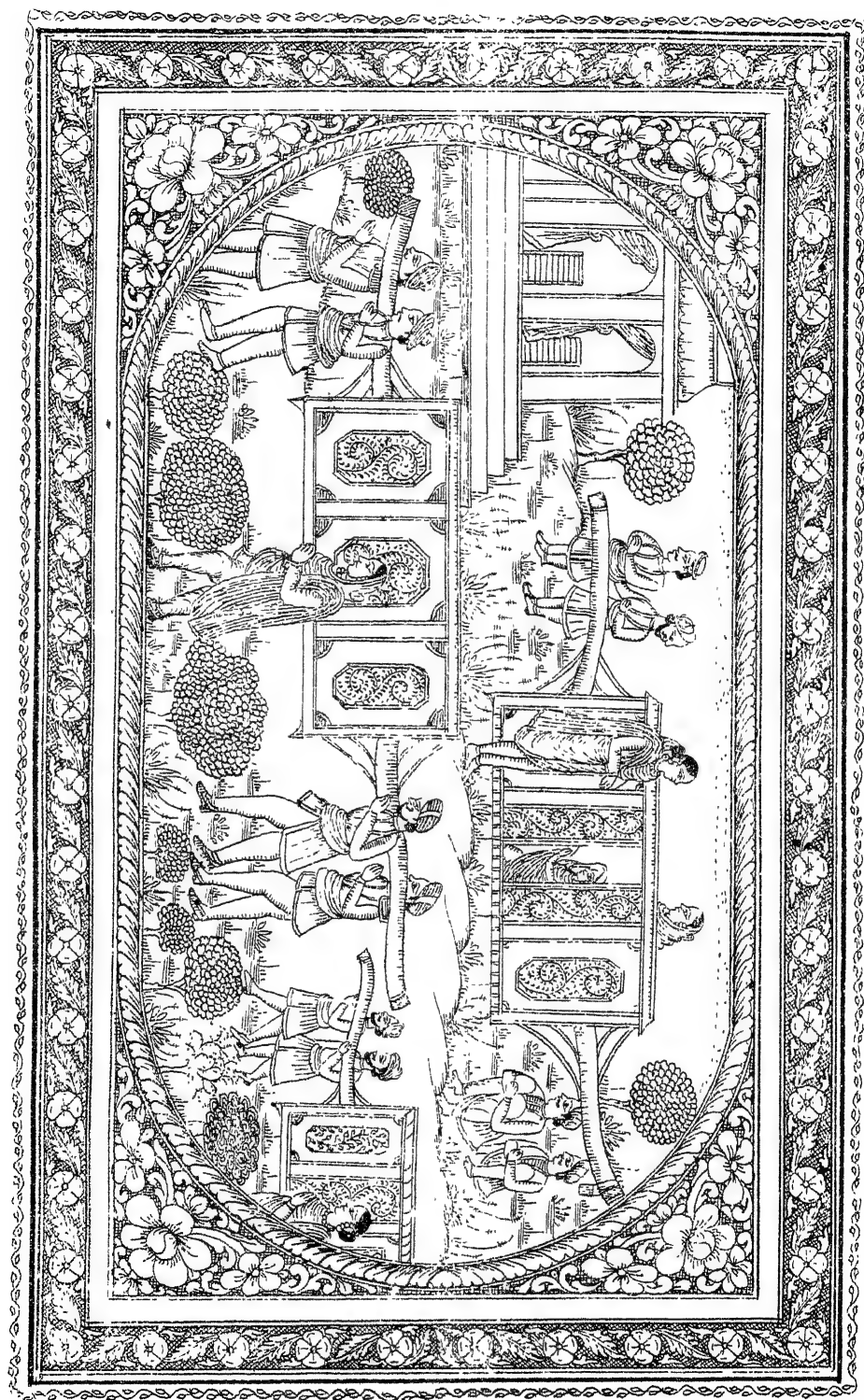
کوئی پھنی پاجامہ تھی چوڑی آفتو سی انگر کھی کی اوپر بہار

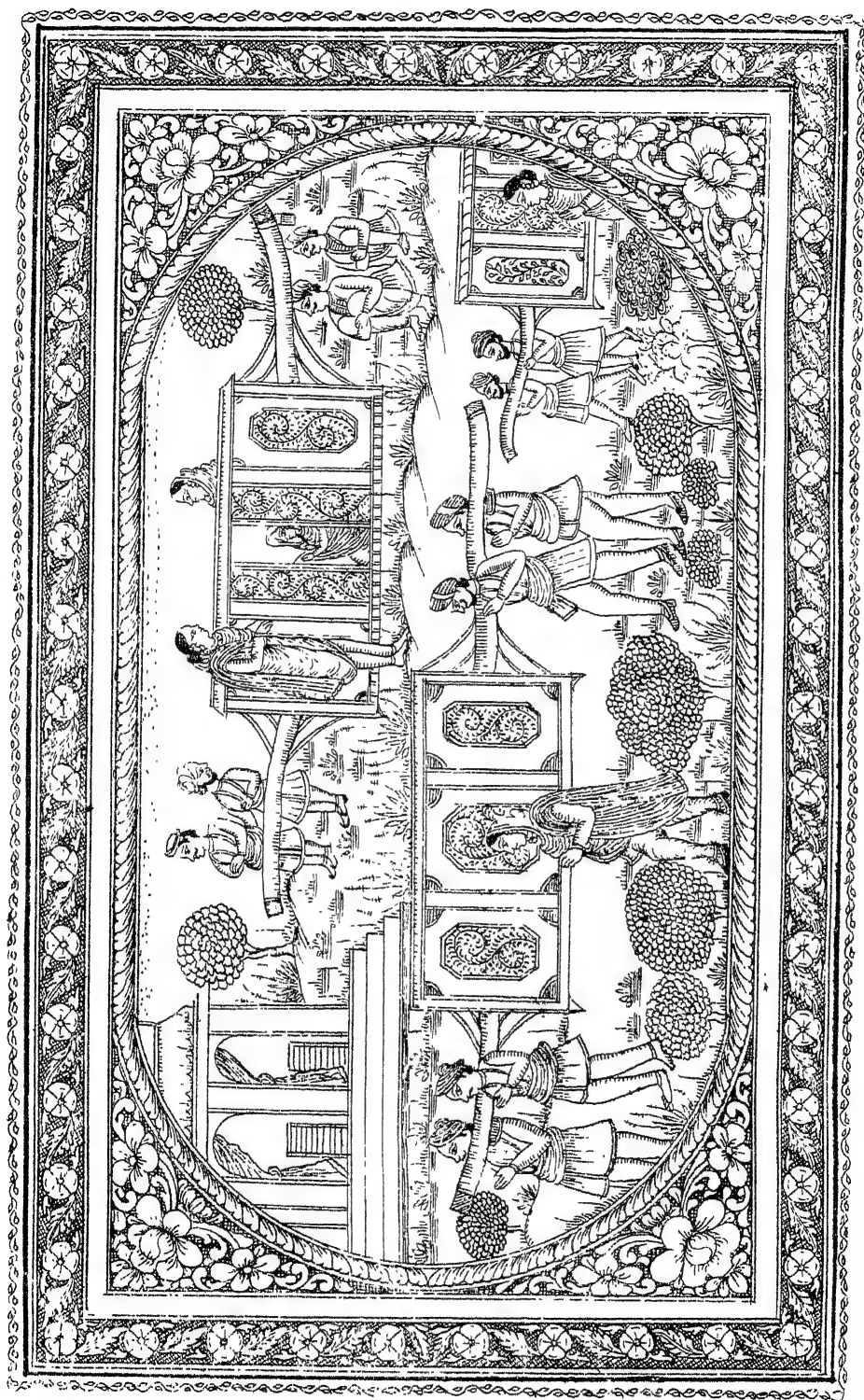
درازا استینوں کی وہ کرتیاں کہ ان اور کوئی ہون انسی نہاں

اور اون پر ڈوپی عارضی طویل اداسی تینا ڈوہر جین و جیل

غزری سی کوئی کئی تھی بناؤ لٹک مین بھی و سکی تھانا اور بہاؤ

وہ جاگٹ وہ کرتی جو تھی ٹانگ عیان اوس سی تھی صفا تنگی دمک





تھی جھوٹی دھڑی پڑی کانڈ ہونیر

تھی باریک بھی ایسی وہ سرسبز

کہ عکس بدن آتا تناسب نظر

نظر اونس جاتی تھی بلکہ گزر

بس اوڑھی ہوئی اونکو ہر دربار

عیان کرتی تھی تمکنت و ادا

اٹھائی ہوئی اور سنبھالی ہوئی

کف نازنین سی پڑی پانچے

اداسی وہ چلتی تھیں البی چال

دکھاتی ہوئی اپنا جاہ و جمال

مکلف لباس اور بہت وضعا

تین ہین ہوئی گل و رشک بہا

پی زیب زیور بھی سترابیا

جو کھنی تھی ہر مہر و شش دربار

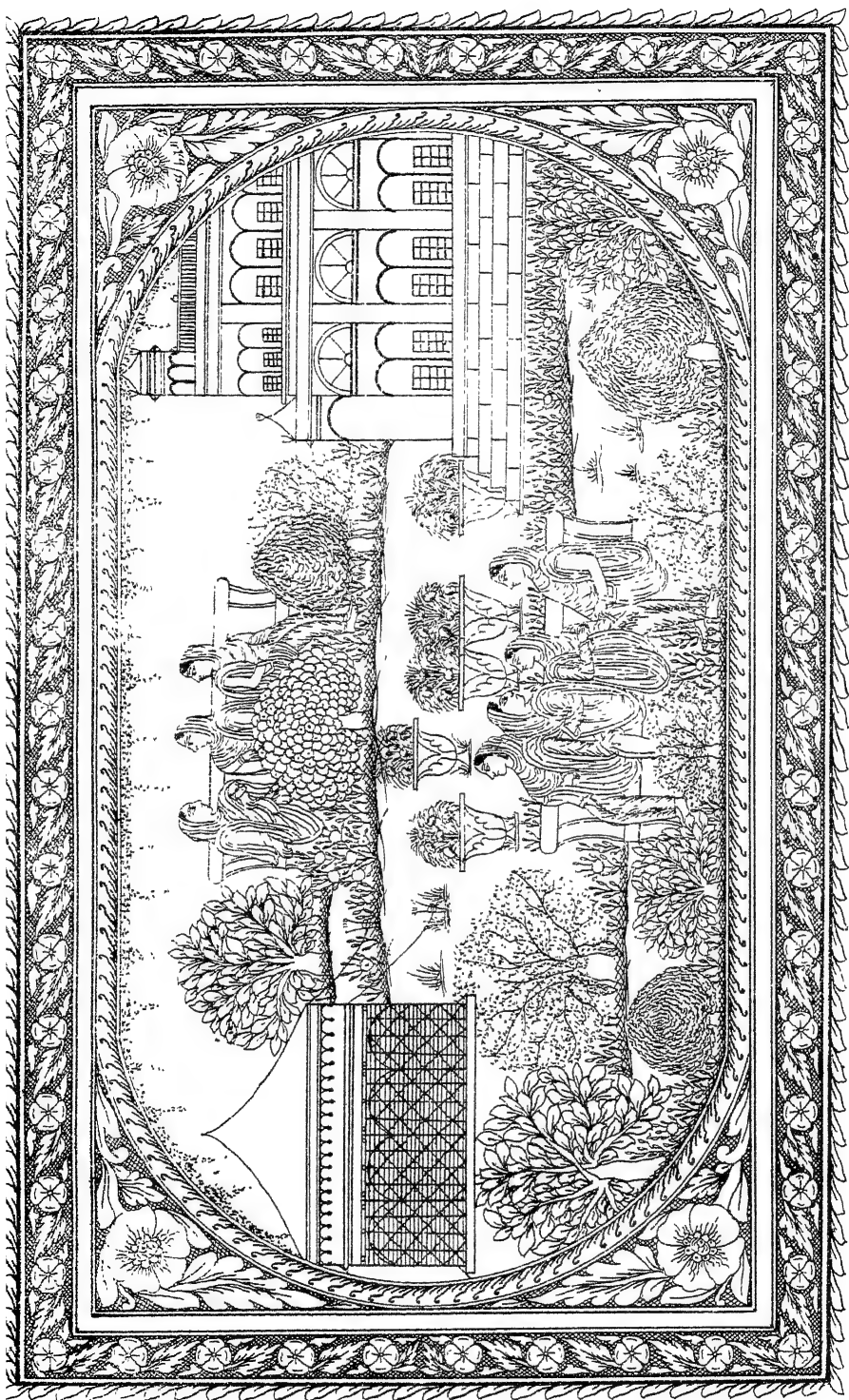
وہ تھا گل سنہرے چمکتا ہوا

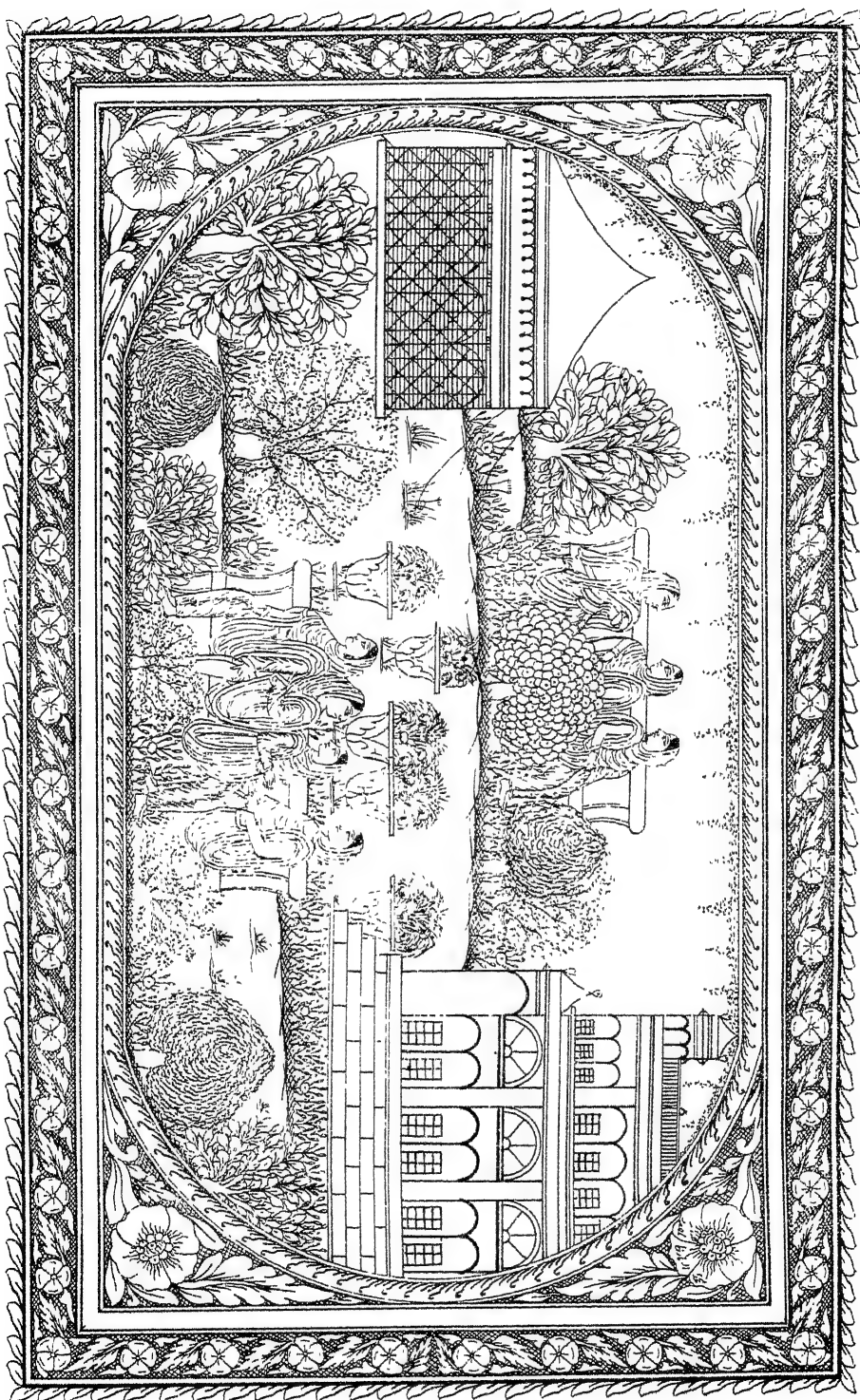
ہر اک عمدہ تر اور نوط زہتا

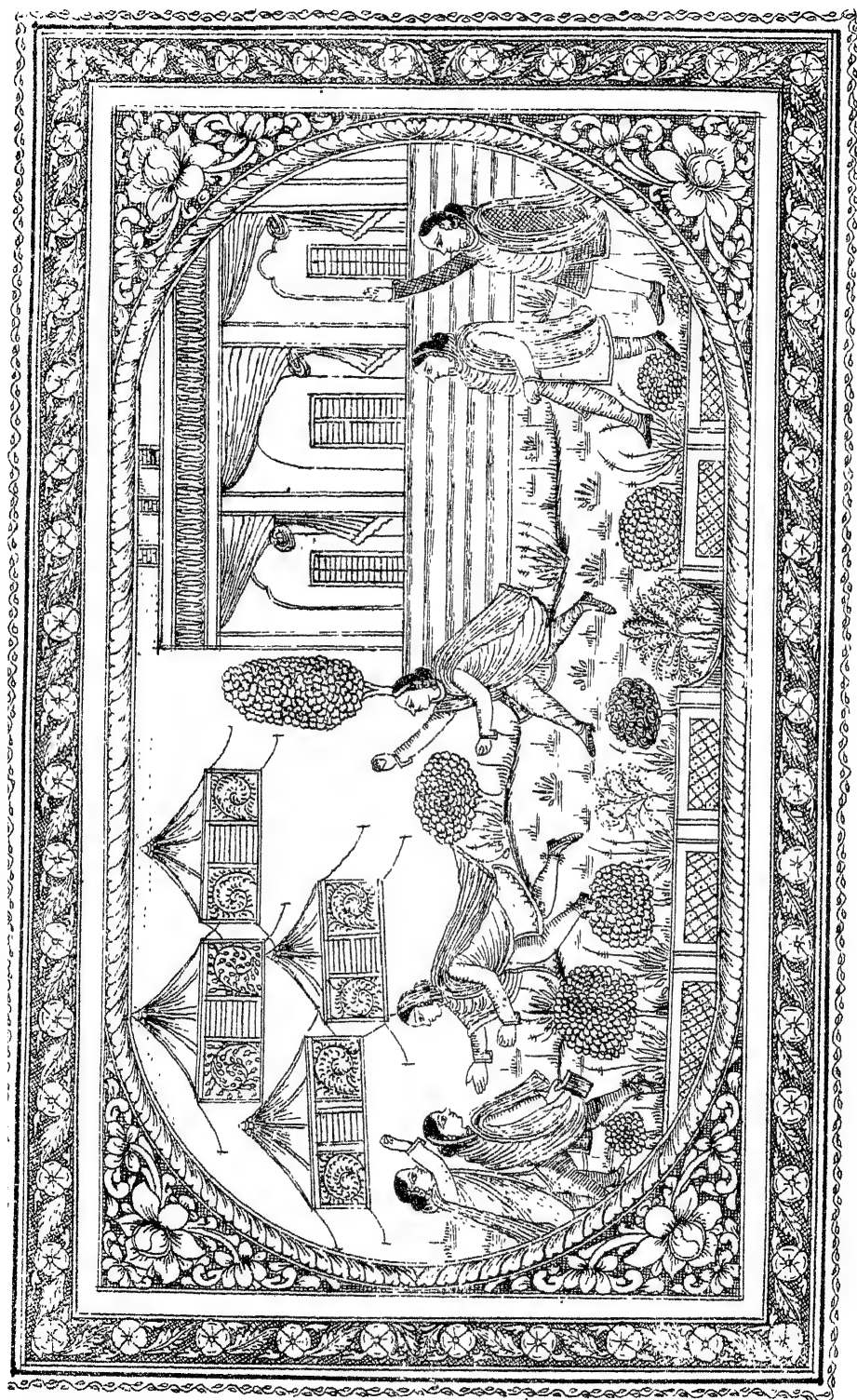
ملک زلویان تھیں جو صفا جمال

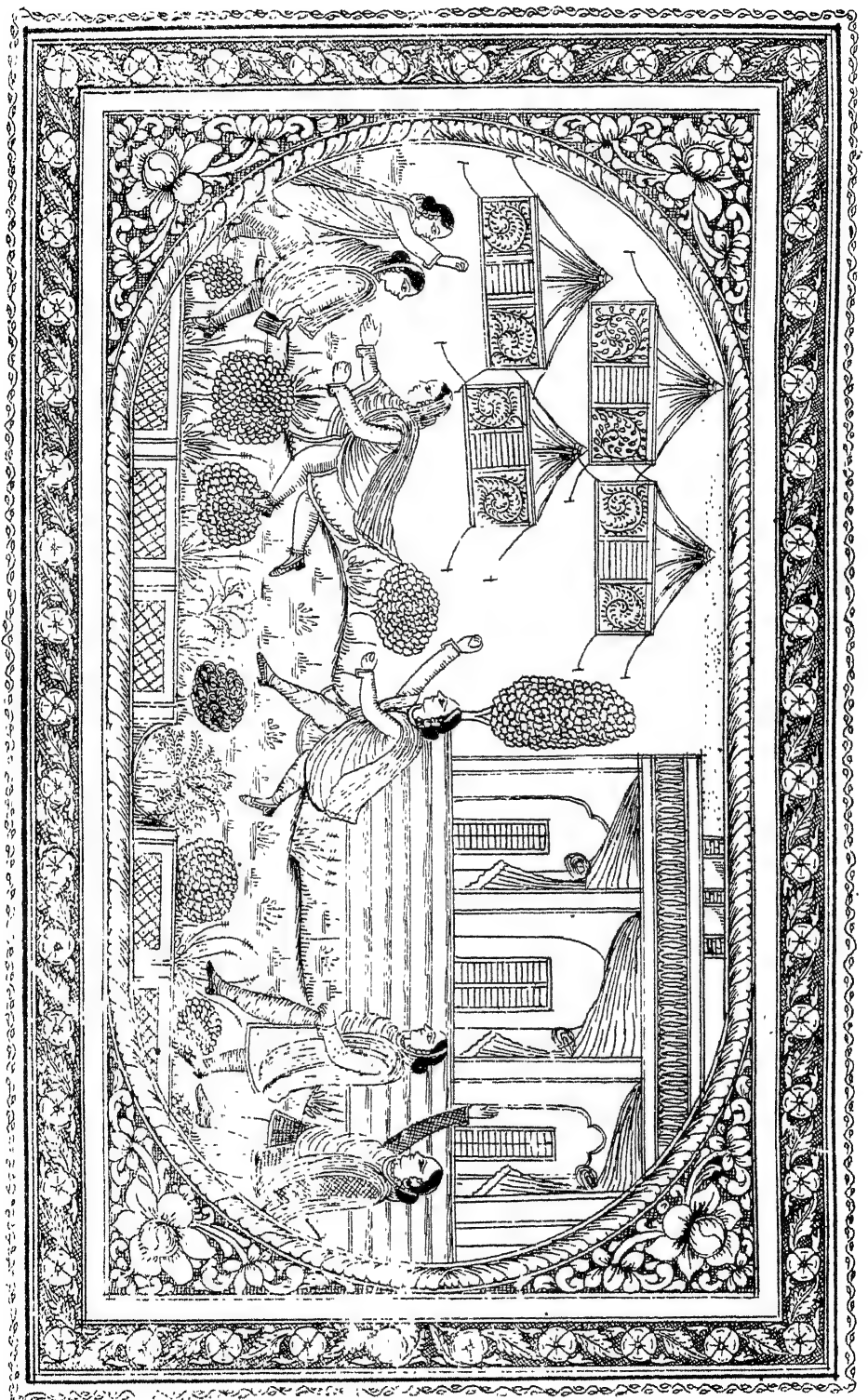
نفیس المزاج اور نازک خیال

وہ ہنپی تہین کل گستاہ کھراج کا	جو تھا کچی کاری کا عمدہ بنا
جلیسین انیسین مصاحب کنیز	خواص اور مغلا نیان با تمیز
تہین گلچہر غنچہ دہن لالہ نام	اور اوکا تہا زیو ط لائی تمام
غرض خوب بن ٹہن کی سرخا صغام	ہوئین باغ میں جمع اگر تمام
بلہو و لعبا و بعیش طبر	لگین کرنی سیر چرن کے سب
جہان شامیانی کچی تھی وہاں	ہوا اچھلی دنکو عجائب سمان
بچھ تھین جہان کو نچین اور کرسیاں	وہاں جا کی ٹیچھین وہ سریشاں
جمی بزم عشرت وہاں چرچیب	لگی چھلین ہونی عجیب غریب
مخاطبے نی ہو کی سوی چین	لگی دیکھنے آ بجوی چین



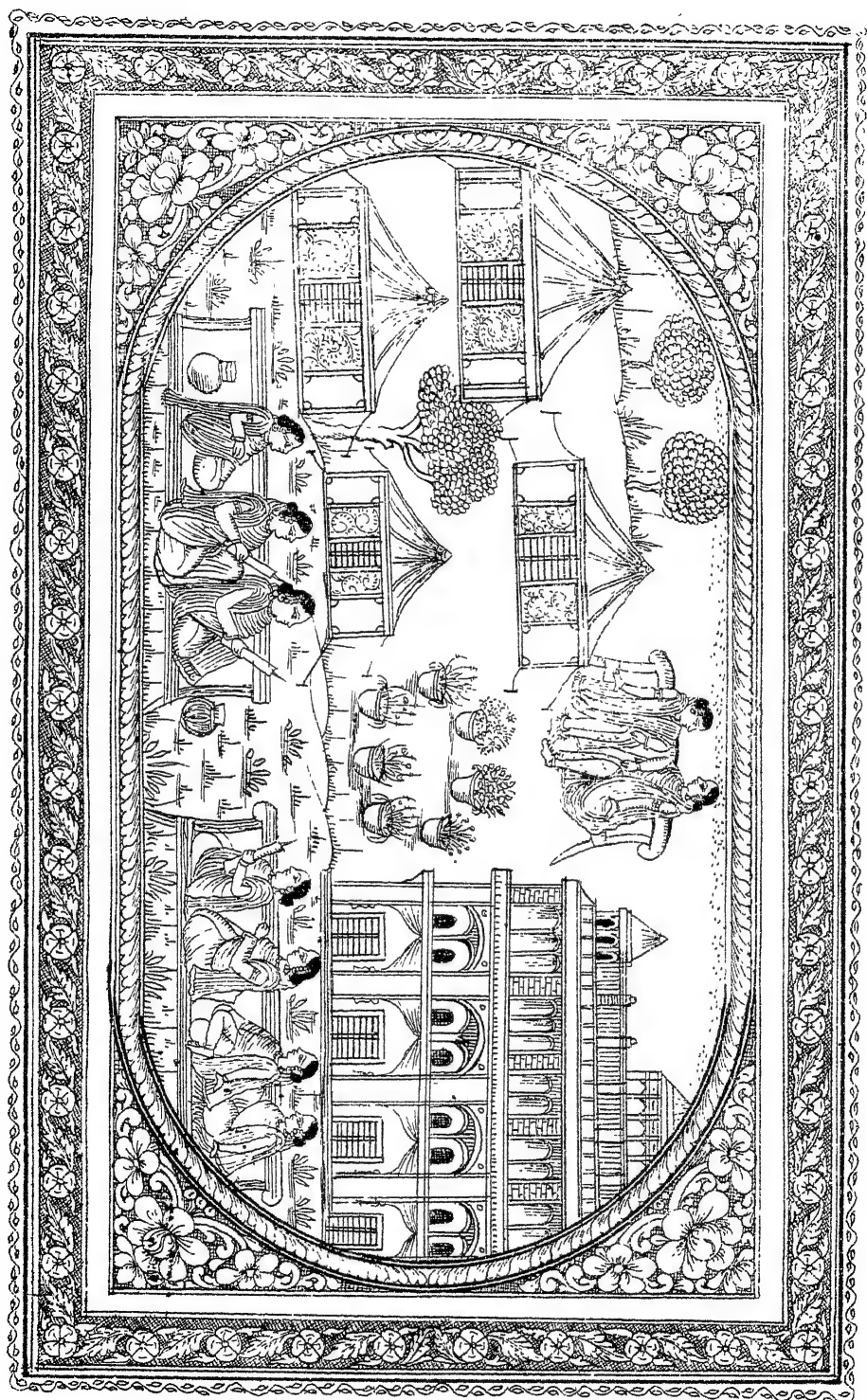


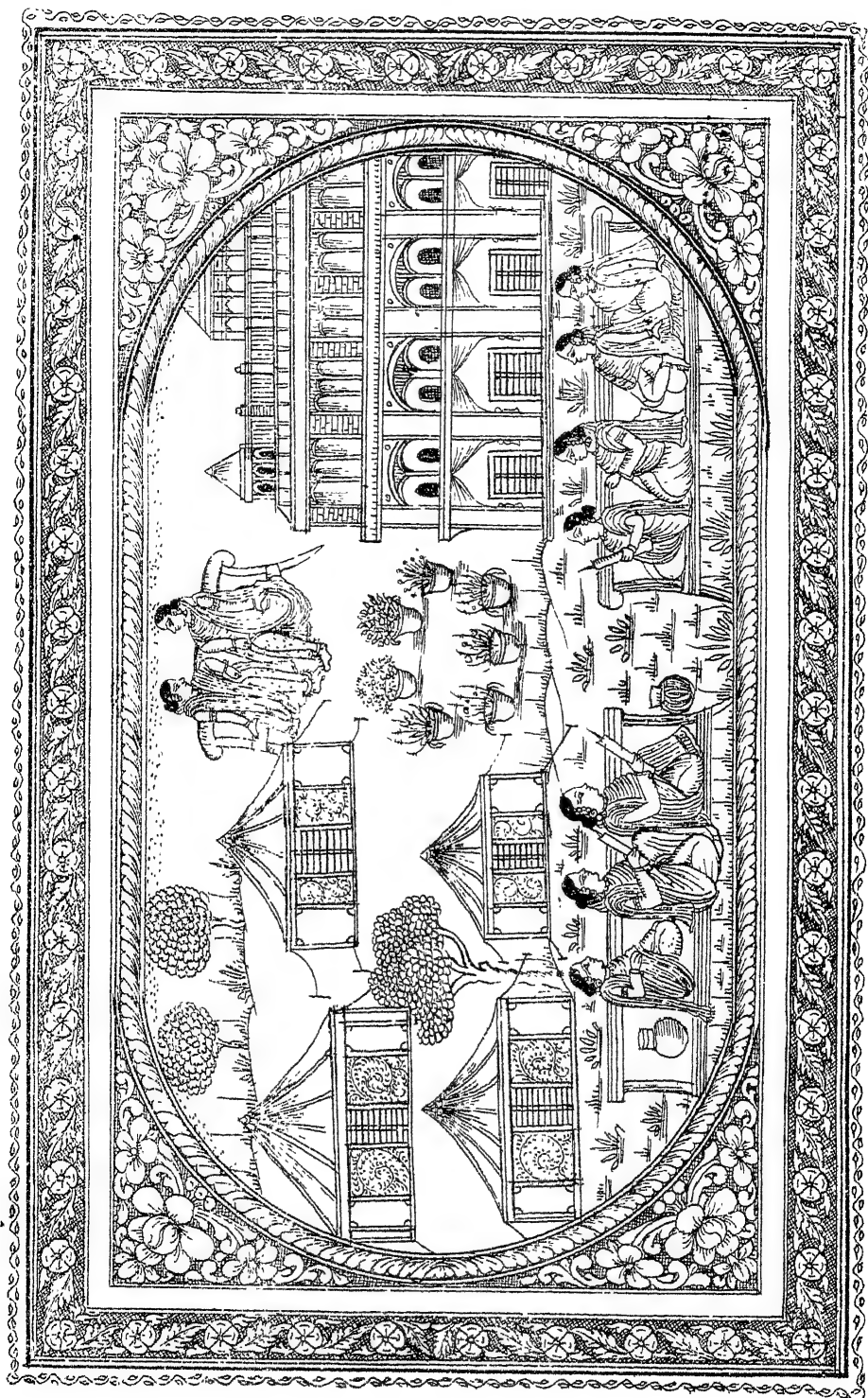




وہاں چادر آب جو چٹتی تھی
 ہر اک نگ کی برگ گل توڑ کر
 انہیں چادر آب پر پینک کر
 کوئی گیند اٹھی کھیلتی وان کٹری
 ہنسے کرنی پڑھی کسی کوئی
 مقابل میں آگے دو تین چار
 بیانی وہ دیتی تھیں گیندوں کی ما
 غرض وان اسی طرح دو تین روز
 ہوا ختم جب جشن یہ پڑھا
 تو لہراتی خاطر تھی ہر ایک کی
 چمن سی کوئی لاتی تھی گوجر
 ہنسائی تھی گلارہ یونکو بیش تر
 کوئی گنبد کی چوٹ سی گر پڑی
 جھپٹ کر گر کر کیو سنہالی کوئی
 رخ اور سینے کو تاک کر بار بار
 نہیں لٹی دیتی تھیں دم زینما
 رہا شغل اور جلسہ دلفروز
 تو شہزادی شہزادیان با وقار

پی مشورت بیٹھے بانسبساط
 کرین تاکہ اک اور جشن نشاط
 غرض متفق ہو گئی اسپسب
 کہ آج جشن ہو لی کا ہو باطرب
 کرین اسیلے شاہ سی عرض سب
 کہ ہو لی کا سامان ملی ہو کو آب
 بس اس رای پر کر کی سرتفاق
 گئی اپنی قصرون میں باشتیاق
 ہو اصبح جب شاہِ خاؤر طلوع
 سوی قصر شاہی ہوئی سب جو ع
 حضور میں حاضر ہوئی جوب سب
 تو صفت باندیکہ اور دستار ب
 یہ کی عرض سب نے کہ اسی والا جا
 ہی ہو لی کی دل میں بہتا ہو چا
 یہ فی فصل گرما کی آب ابتدا
 ہو ہو لی کا سامان ہو کو عطا
 تمنا ہی خانہ زادوں کی ہی
 کہ یہ جشن ہو جان شاہ سے



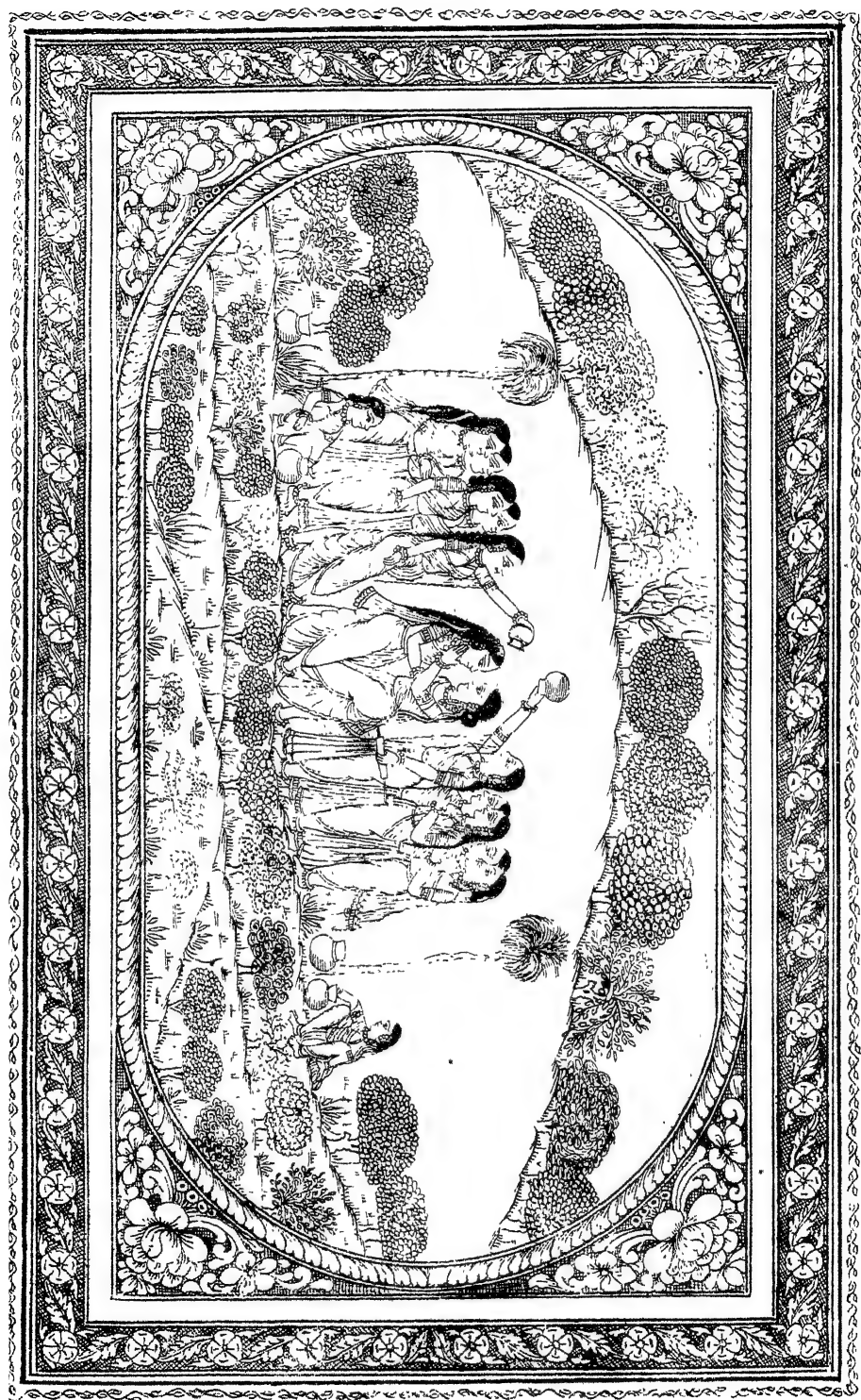


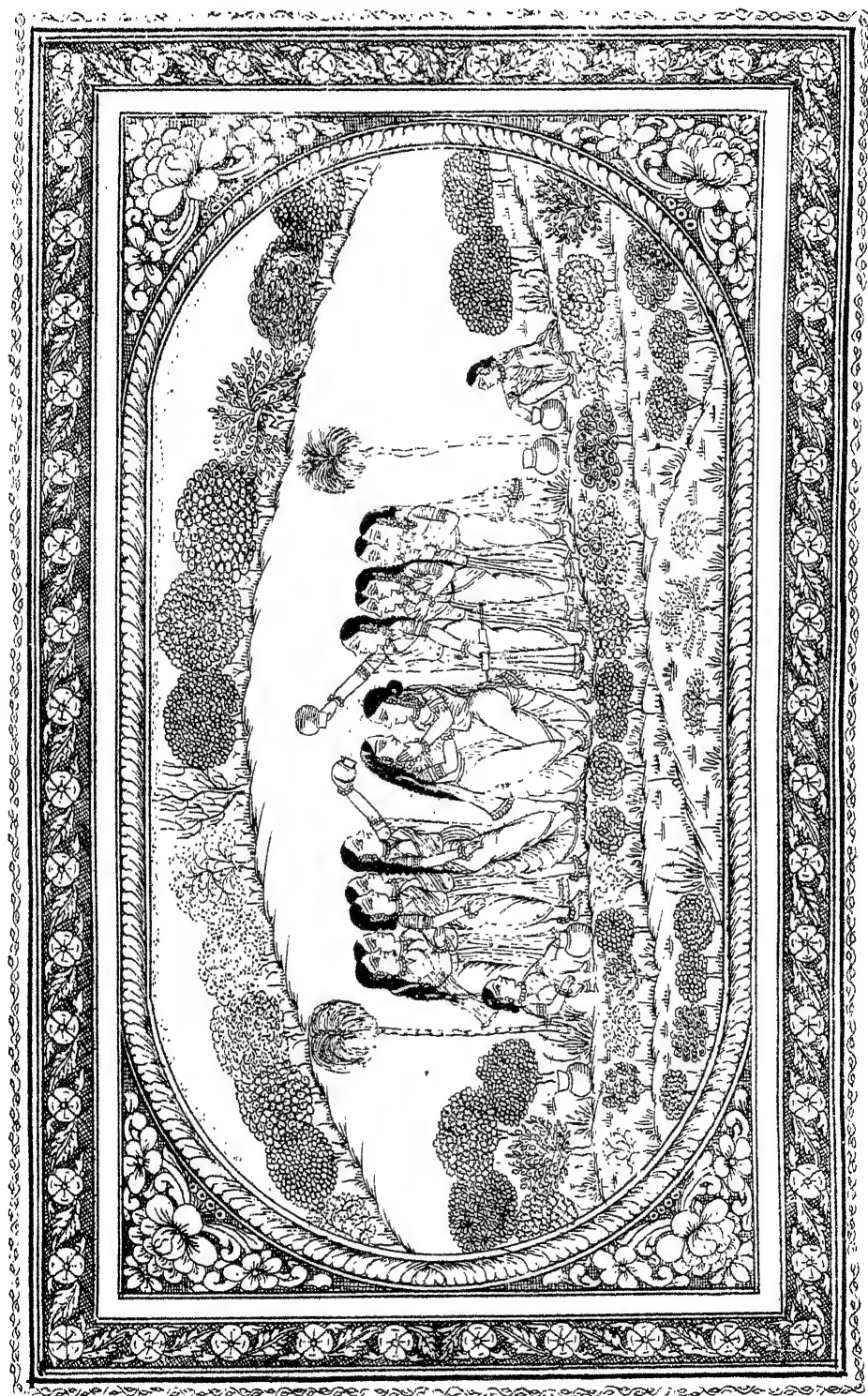
با عزا از ہم تا کہ یہ جلسہ آب	عنایات شہ سی کرین ملکی سب
بہ طر خوشی ہولی ہم کھیکر	نکالین خوشی دل کی ہر طور پر
یہ نکر ہوئی ختم می شاہ کو	کہا خوب سامان ہولی کالو
یہ فرما کے منشی کو بلوایا	ہر اک منتظم کو بھیج لکھو ادیا
کہ شہزادیان اور شہزادی سب	سمان ہولی کا دیکھینگے باطرب
ہو کتر سے سامان اسکا تمام	کہ تا کھیلین وہ رنگ با احتشام

سمان ہولی کا

ہو اب ساقی صہبائی حمر کا دو	کہ ہی جلوہ جشن نگین کا دو
ہوا ہندین زور گرما کاجب	ہوئی جشن ہولی کی طیاری تب

چیشن ایک ہفتی کا پایا تار
 ہوئی سسکی دل سبکی باغ و بہار
 ہوا حکم تزیین گلزار کا
 سر انجام ہوئی کا ہوئی لگا
 میان چنہامی عشرت ناز
 تھی میدان جو خوب تر دکشا
 پنی رنگ بازی بکثرت وہاں
 لگی خمی اور شامیانی کلان
 گلستان میں ان جبقہ رقص تھے
 کیا اونکو لب زیرہ رنگ سے
 کسی میں شہاب کسی میں تنگ
 کسی میں ہزار عفران کا تارنگ
 کوئی رنگ سی ٹیسو کی تہا بہرا
 کسی میں بہر رنگ رنگاری تہا
 تہا صندل بھی سپر یون ان کھلا
 گلاب اور کیوڑہ تھا جسمین ملا
 تین نازین بلوری بھی وان شیا
 بہری آب صندل سی ورتا بار
 وہ سونکی خوان اور دپنی کی تہا
 دختان تھی جو ماہ و خور کی مثال

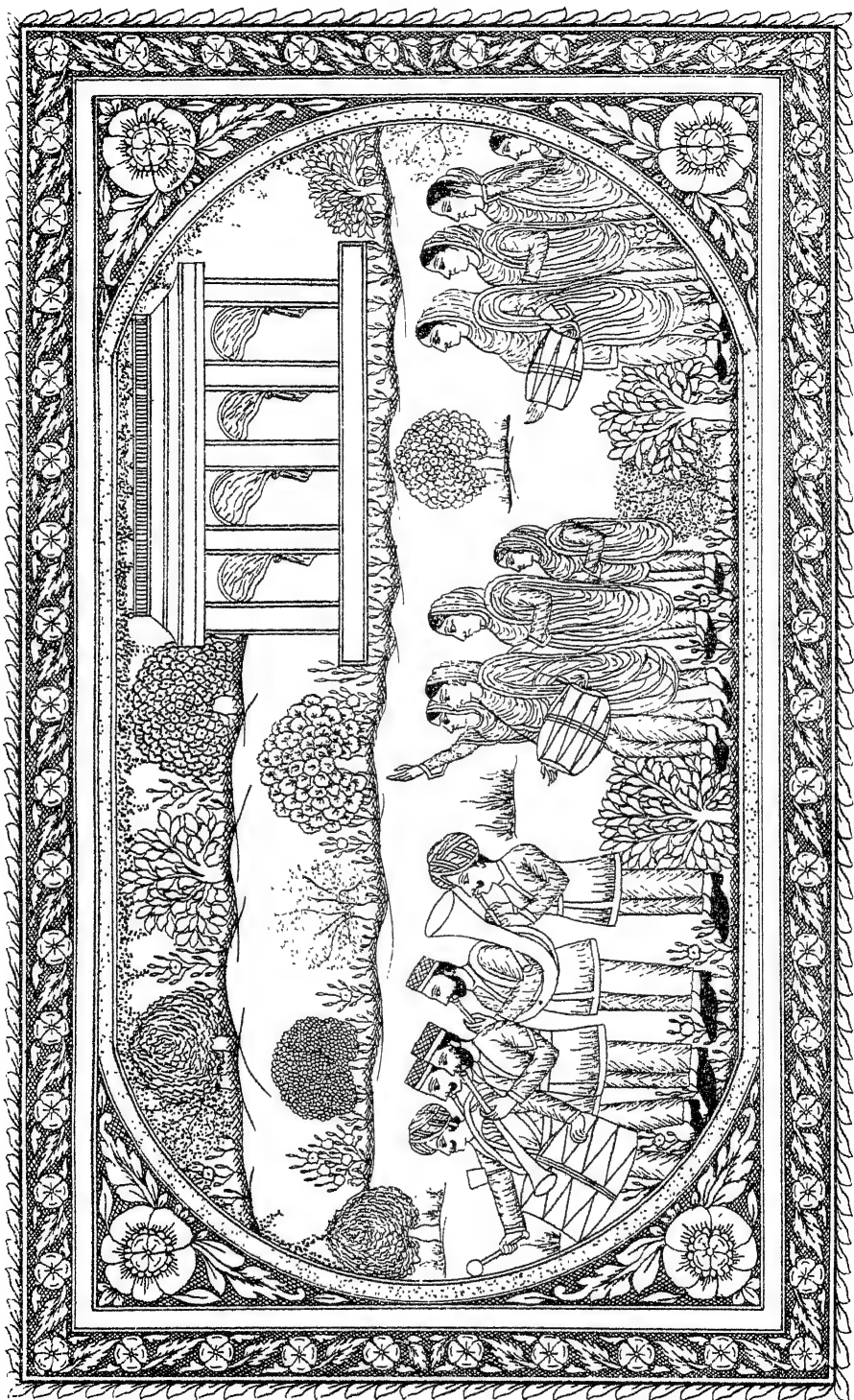


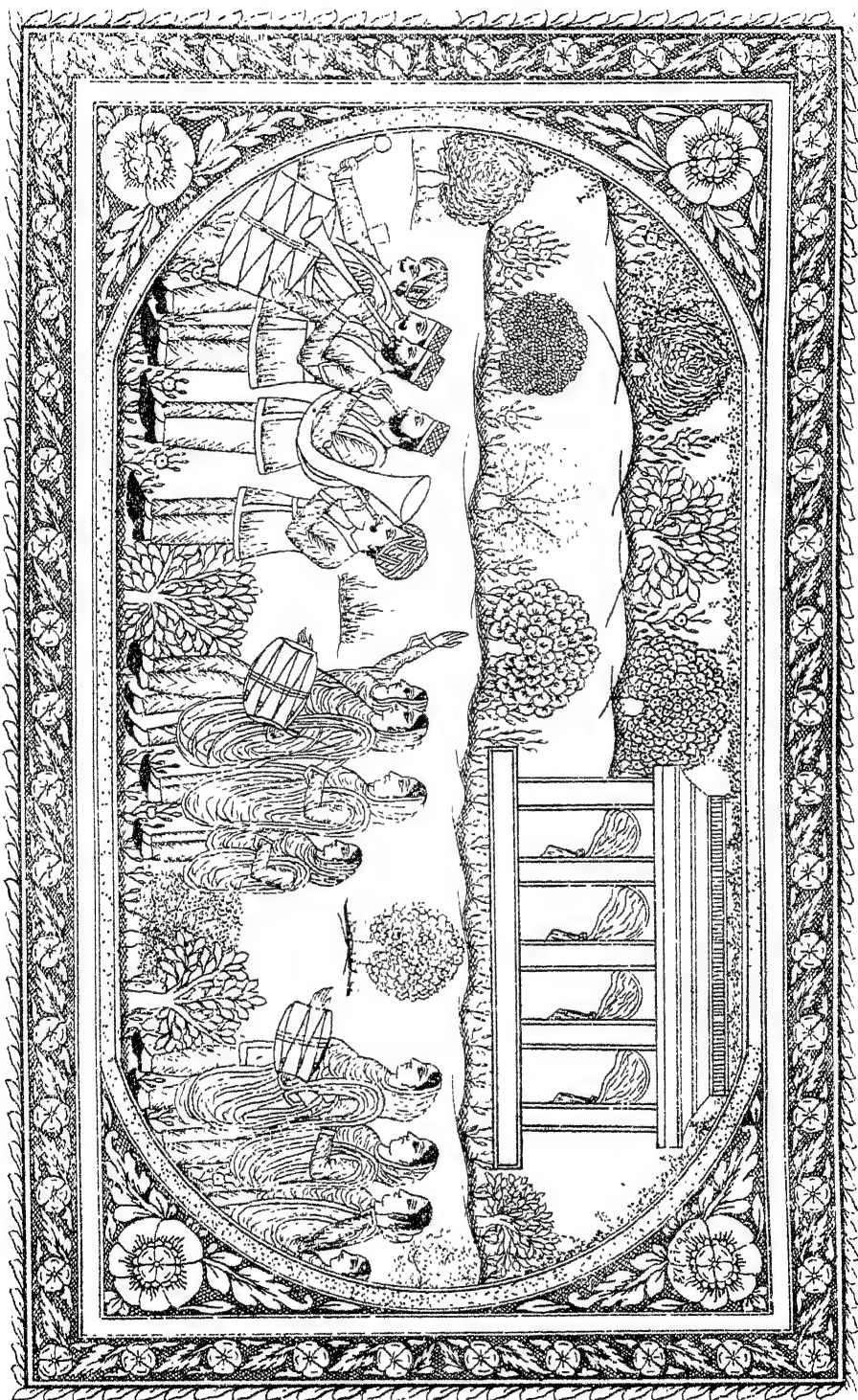


نہایت لبالب تھا اونکین ہر ا
 تھی شہزادوں شہزادیوں کی لیے
 سوا اونکی جو مردوزن اور تھی
 تھیں اونکی لی جو کہ بچکاریاں
 طلای و سین مرصع نگار
 دہن سی جو اونکی نکلتی تھی دہار
 دو دہاری سہ دہاری وہ اون پر چڑھی
 منقش مطلا و مالیدہ کار
 یہ سامان شاہانہ جب ہو چکا
 اراکین اقارب عزیزوں کی یان
 عبیر اور ابرک گلال اگر بجا
 دُر و لعل بچکاریوں میں جڑے
 ہوا خواہ شہزادی شہزادوں کی
 وہ حسب مراتب تین اچرستان
 بنی تھیں ہر اک قسم کی بشمار
 بھگو کر لباسوںسی ہوتی تھی پار
 کہ دہاروں کی ہم پلہ تھی تیر کی
 لگائی ہزاری ہی تھی زوردار
 تو پھر کھیل کادن مصت رہا
 پی اذن فردین گئیں زرفشان

ہوا کھیل کار و حیب رونما
 زن و مرد سب اور صغیر و کبیر
 جو وقت آگیا رنگ بازی کا لون
 سفید و شرف جوڑے تمام
 وہ بہر کی بچکاری میں خوب رنگ
 ہر اک کی سر و سینہ کو تاک کر
 مقابل کو اکدم میں ہر سیمبر
 ہر اک رنگ سی ہو کی ترسیر بن
 اور اوس جامہ تر پہ اوڑ کر کشیر
 بس و سدم ہر اک پیر بن ہوتا تھا

تو گلزار میں جمع مجمع ہوا
 ہوئی اپنی اپنی جگہ جامی گیر
 ہوئی ایک رنگ اس میں خود و کلان
 ہوئی ترسب اندام ہر لالہ فام
 لکین ماری ہر طرف بید رنگ
 چلاتی تھی بچکاری ہر شوخ تر
 بگودیتی تھی پاؤں سی تاہر
 نظر اتار لکین تھا مثل حمن
 جب آ کی پڑتا تھا ابرک عبیر
 عجب تابدار اور ہمکا ہوا





گلال اوڑکی جب سوی گردون گیا بنا ایک یا قوتی گردون نیا
 تھی بو چاروہ قمقمونکی وہاں کہ پوشیدہ ہو جاتا تھا آسمان
 جما رنگ جب رنگبازی کا لون ہوا ہر کہہ و مہ بہت شادمان
 صد امین باجی کی جسم سے تو مستے دل ہو گئی چو گئے
 اور او سپر یہ نغمہ کا دان رنگ تھا کہ پیسہ روحوان اور چوٹا پڑا
 ہر اک عالم جب دین مجھوتا ہر اک سمت تھی واہ وا کی صدا
 جو کہتی تین زہرہ سی بڑی ہر ہنر وہ میرا شنین غول کو باند ہکر
 بہ انداز دیدی کی ڈھولک تپال سُری صد اوتسی با صد کمال
 بہت ہوئیں کافی کماج کے وہاں گائیں بانسٹا دیلے
 بس اک ہفتہ کامل باہن ہوم نام رہا جشن عشرت بصد احتشاک

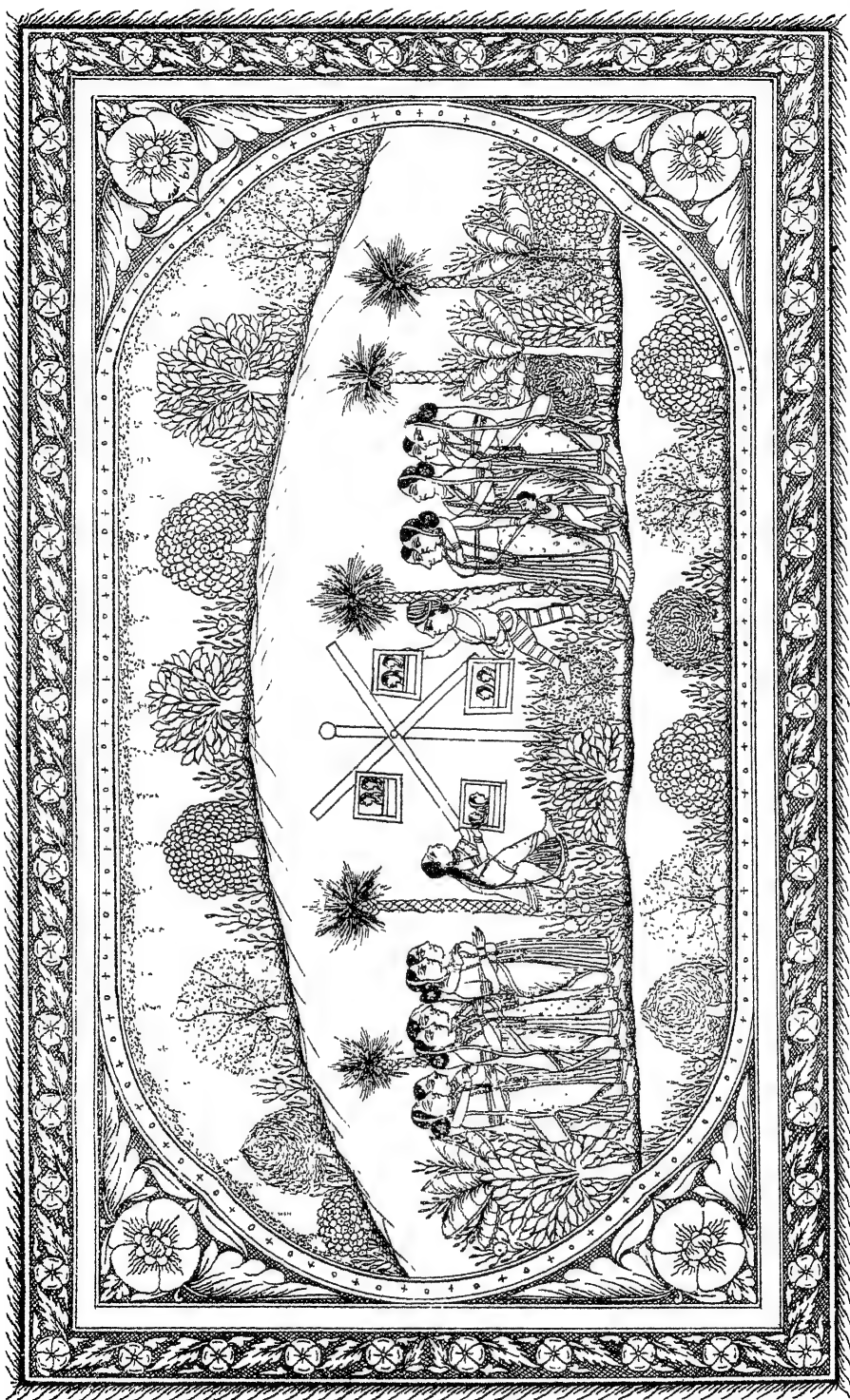
گزرب گے ساتن بہنہتی کی
 اور آسودہ وہ سب ہوئی کیسی
 بٹین خلعتین جانب شاہ سی
 بہت عمدہ اور ساتھ لہ عزیزی
 تھی سپین ظروف اور چکریان
 طلاکار و نو طرز عظمیت نشان
 موافق ہر اک شخص کی تہی کی
 عنایت ہوئی جانب شاہ سی
 عنایات شہ سی ہر اک خوش ہوا
 ہوئی ساتھ خلعت کے جو یہ عطا
 یہ حبش رنگین بخوبی تمام
 بصد خرمی پاچکا اختتام
 اوی بزم رنگین میں سب نے کہا
 نہیں سیر اس سی بھی مل ہوا
 یہ ہی خواہش دل کہ کراور سامان
 کرین ملکی شہزادی شہزادیان
 یہ ہوئی لگا مشورہ پر وہاں
 کہ بارش میں ساؤ کا ہووی سامان
 مگر آب ہو سامان اور کا طلب
 بحسن ادب شاہ بگیم سی سب

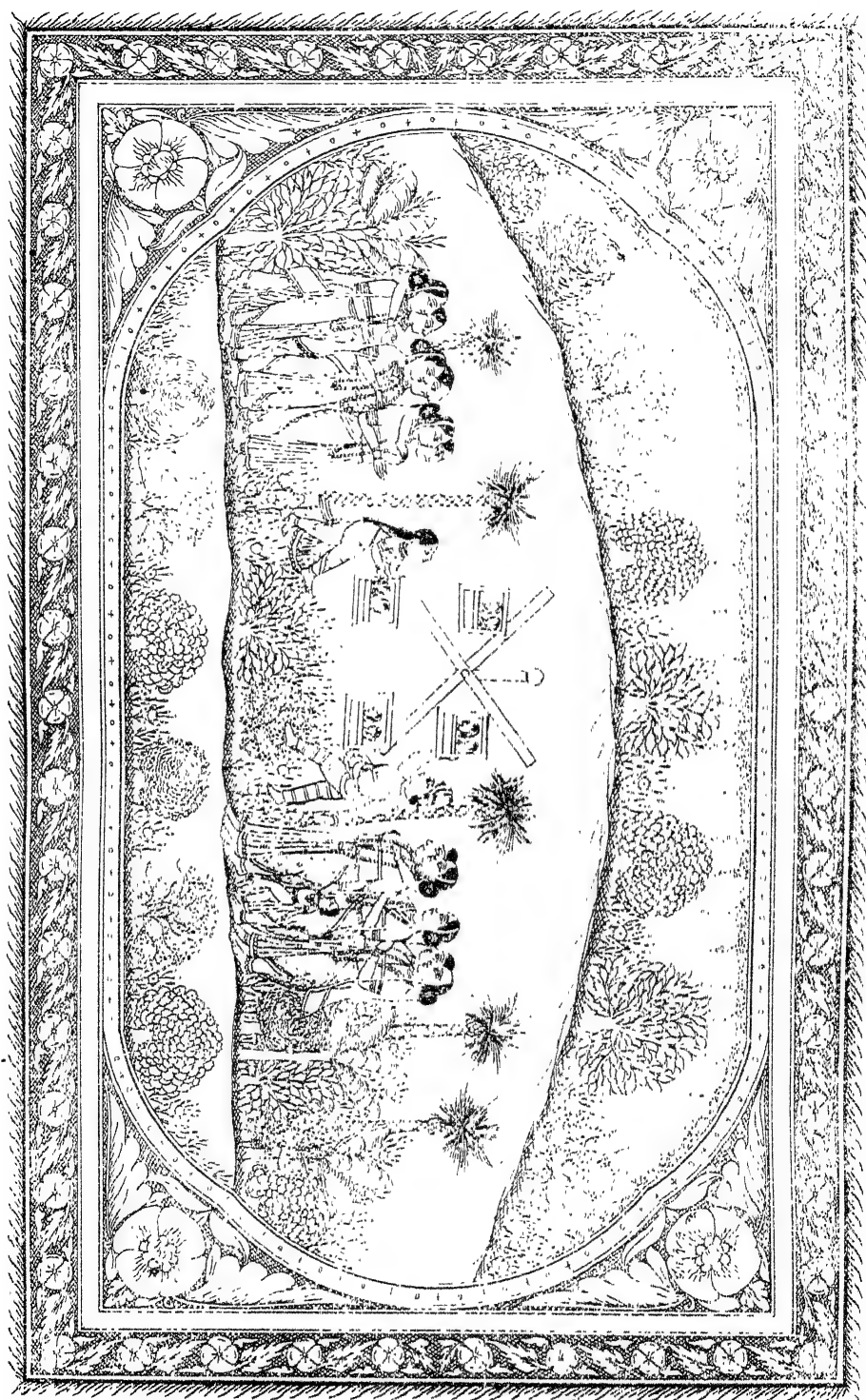
چلین اور گزارش کرین انوسی ب
 اور او سکی ابھی سی ہون طیاران
 یہ آپسین جب مشورہ ہو چکا
 پرائی حضوری میں سیکم کی سب
 پس از کونش کر کی نہی نظر
 یہ کی عرض سنے کہ امی ما جان
 تمنا ہماری یہ پوری ہو اب
 ہو سامان اسکا ابھی سی عطا
 یہ عجب رض حال نکاس بن لیا
 بہت خوب تر ہی کیا جا ہی
 کہ ساؤ نکا سامان عنایت ہو اب
 کہ اسین بھی ہی لطف احش شان
 ہر اک شادمان دانسی خست ہو
 با داب شاہانہ و باطبر
 بصد عجب زہر ہاتھ کو جوڑ کر
 رہین آپ قائم بحفظ و امان
 کرین جلسہ اس سال ساؤ نکا سب
 کہ تا خوب ہو نظم اس جشن کا
 تو بیگم نے پھر مگر اگر کس
 اس وقت آب ہمسی لیجائے

یہ فرما کی بلوایا داروغہ کو
 کما جلد سامان ساون کا ہو
 اوسی دن سی باجاہ و شمت نہان
 لکین ہونی ساون کی طیاران

سمان ساون کا

ہو آب ساقیادری کا وہ ڈھنگ
 کہ ساون کی جلسی کا جم جانی رنگ
 عیان آج ساون کا پہلا ہی روز
 ہی گلزارین مجمع و دف روز
 ہی ہر سمت سامان عشرت فرا
 بآئین شاہانہ جلوہ نما
 طلاکار جہولی کی کہم تابدار
 روش پرکڑی چار سو بیشمار
 تھی رستی جو ہو لونین مضبوط تر
 ملا اونین تہا ریشم اور تار تر
 جو تھین پریان جو لونکی دریان
 ستین مینائی اور مے صع وہان
 میان چمن تھی شجر جوڑے
 تھی شاخونین انکی بھی جہولی پڑے





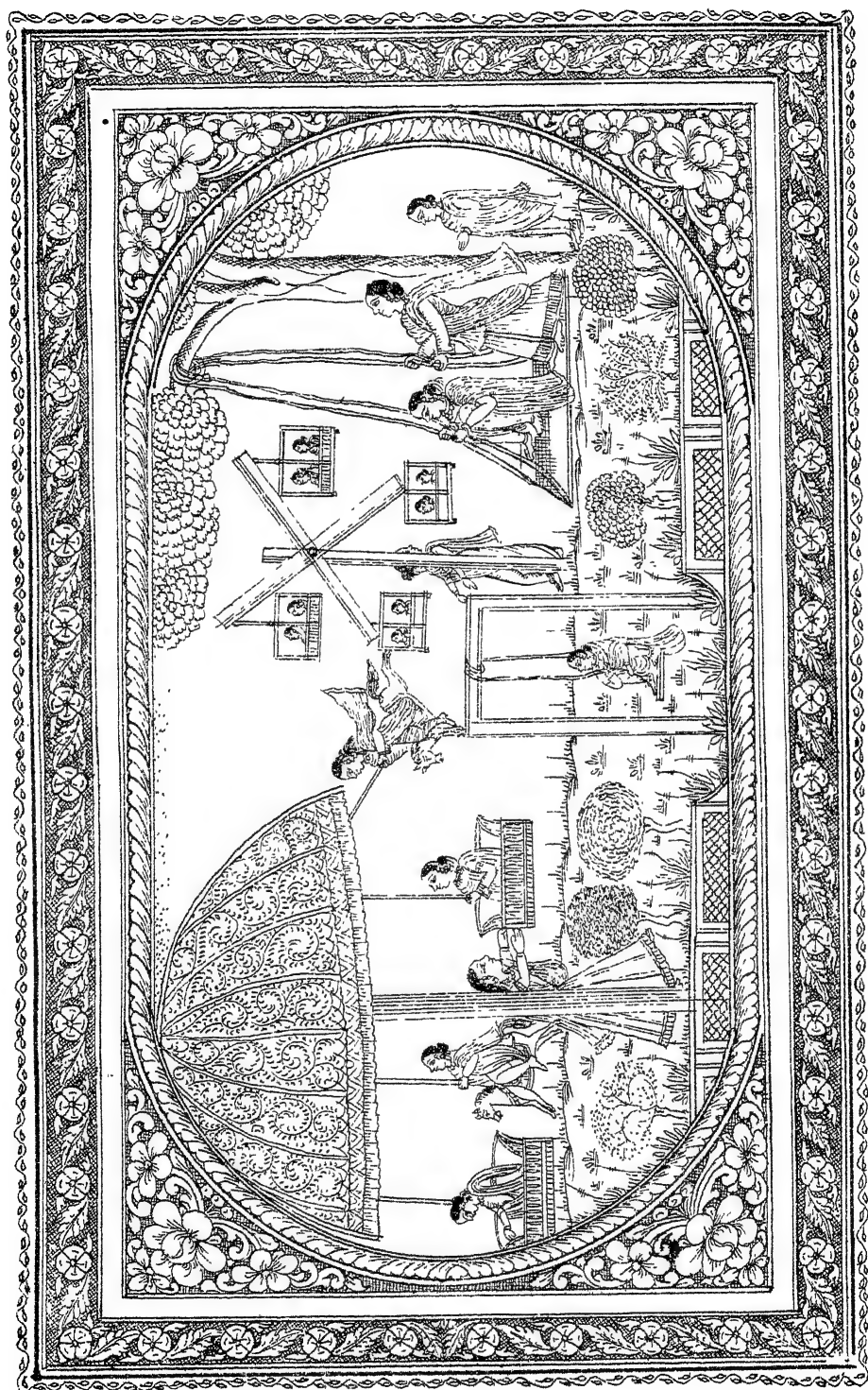
بہت دور گردون بھی تھی ان گرد
 جو صورت میں مانند گردون کی تھی
 جو چمنو نہیں وان صحن تھی دلکشا
 ہندولی تھی اونچین گڑی جا بجا
 وہ تھی سبکی سبب صندل و رجا
 اور آراستہ دست کاری تھی
 ہندو لونچین وہ مخملی فرش تھا
 گل نقلی پر تھا گمان اصل کا
 تھی سامان بھی ہر قسم کو ان کی
 کڑ باؤ اک طرف تھی بکثرت چڑھا
 کہیں چای نوشی کا اسباب تھا
 قزینی سی میزوں کی اوپر سجا
 ہر اک میوہ فصلی بھی تر شاہوا
 تھے بلوری قابون میں رکھا ہوا
 چینین میزوں پر تھیں وہ قابین تھیں
 بیان اونکی لذت کا کہو سطح
 جو شیریں تھا او سمین حلاوت میں تھا
 جو میخوش تھا دیتا تھامی کی فرح
 شکر بلکہ لعل تباں سے بڑھا

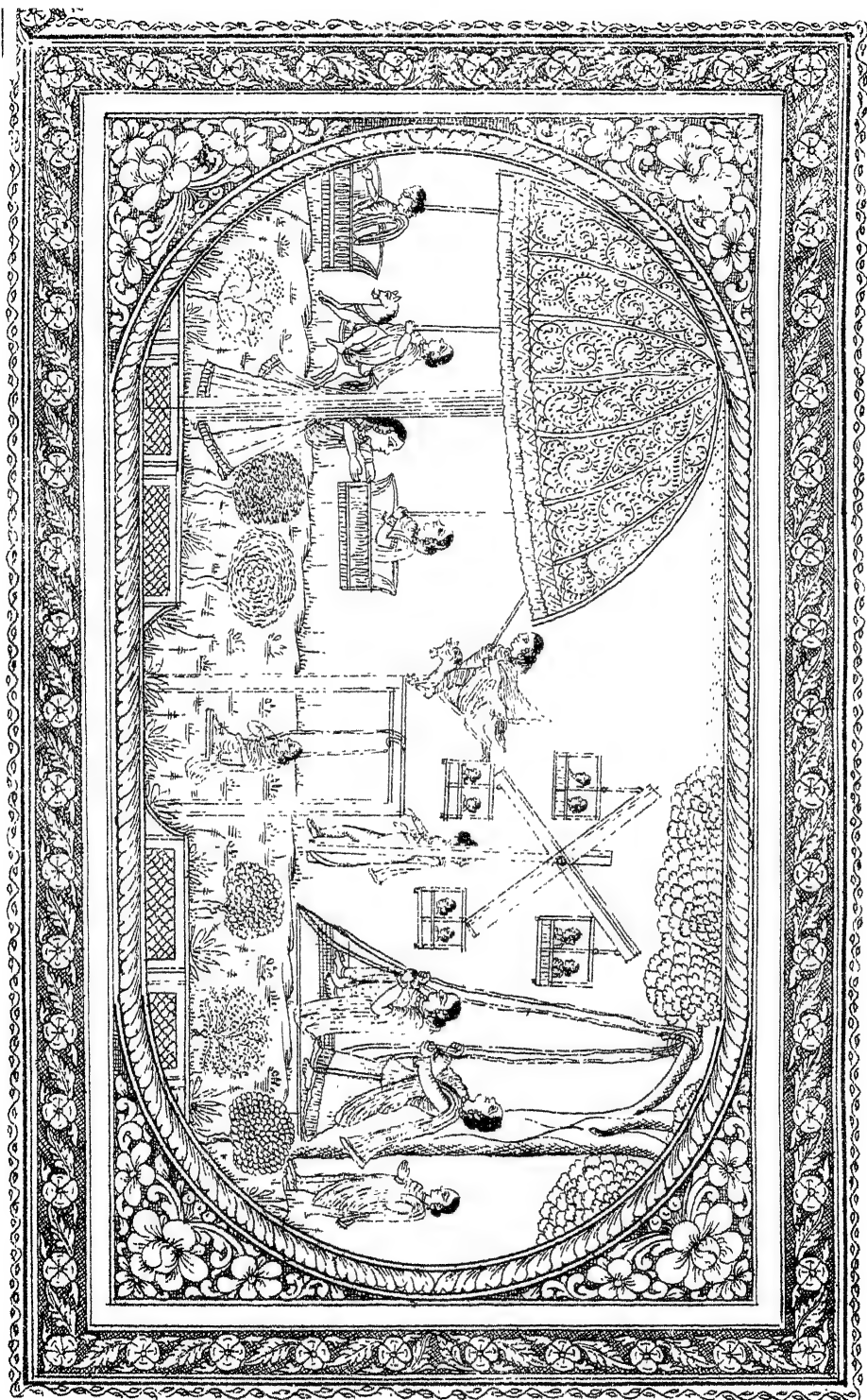
یہ طیاریاں باغ میں جب تمام
 سجاہ و شہم پہر ملکر ادا یان
 ہوئیں زیب بخش آ کی با صدوقا
 وہ پوشاکیں رنگین تہیں زیب بدن
 پرستار تاکا و نکلی ہر ایک تھے
 جو تھیں اونہیں کم عمر اور جہین
 بہت گہری رنگت کی و شمع رنگ
 جو تہیں دور بین اور نازک خیال
 سبک رنگ تھلی و نکلی پوشاک کے
 غرض تھا ہر اک رنگ ان دلبر

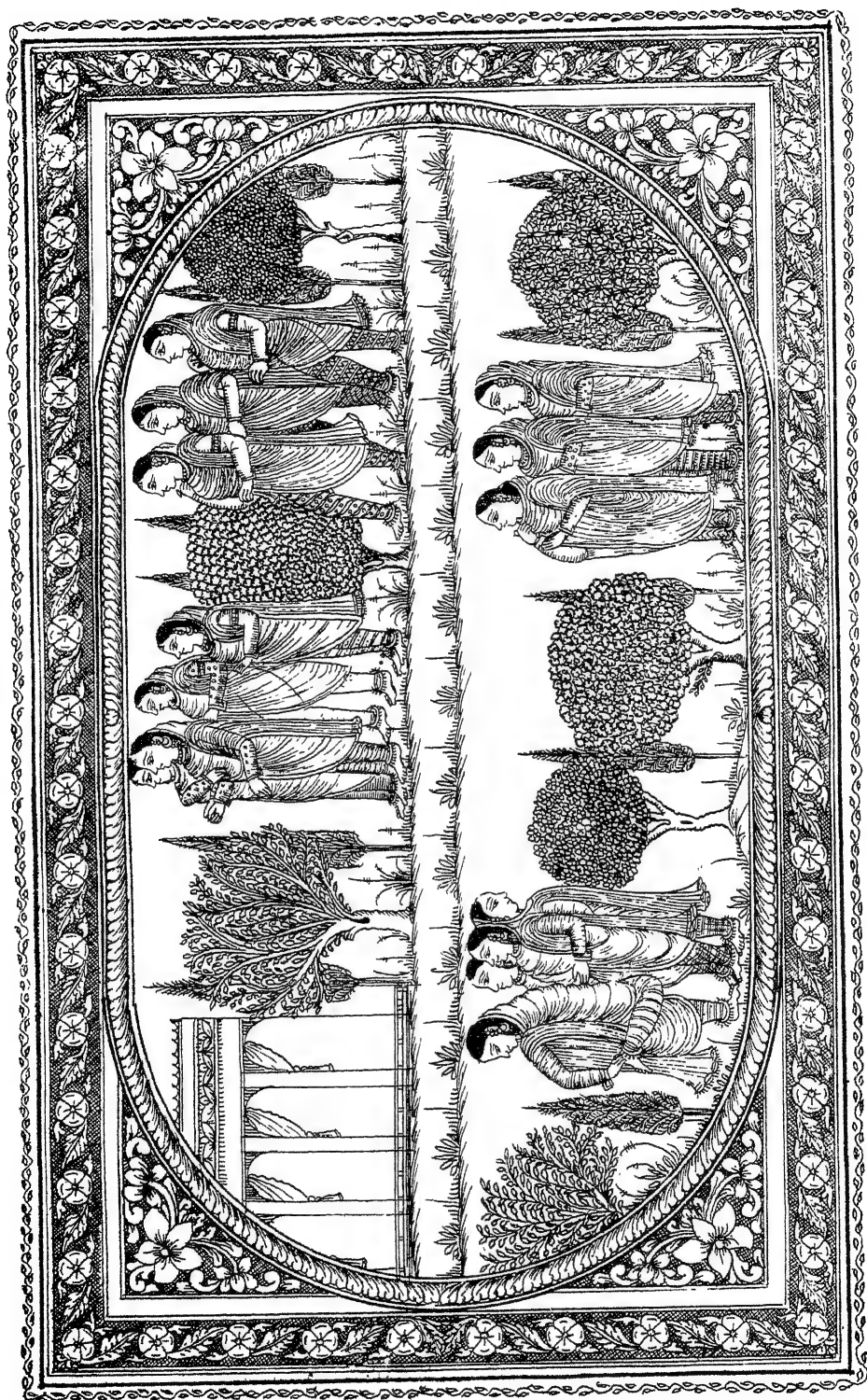
بہت خوبی سی پاجکین انصرام
 لصد زیب و زینت پی سیروان
 ہوئی باغ کی اون سی دونی بہا
 جنہیں حسن کہتا تھا رشک چمن
 لباس عروسانہ پہنی ہوئے
 می نو جوانی سے سرشار تہیں
 تہیں پوشاکیں پہنی ہوئی چست و تنگ
 نفیس الطراز اور اہل جمال
 تھی عطر سمن اور گل سی بسی
 دکھاتا تھا ہر پیر من اک ادا

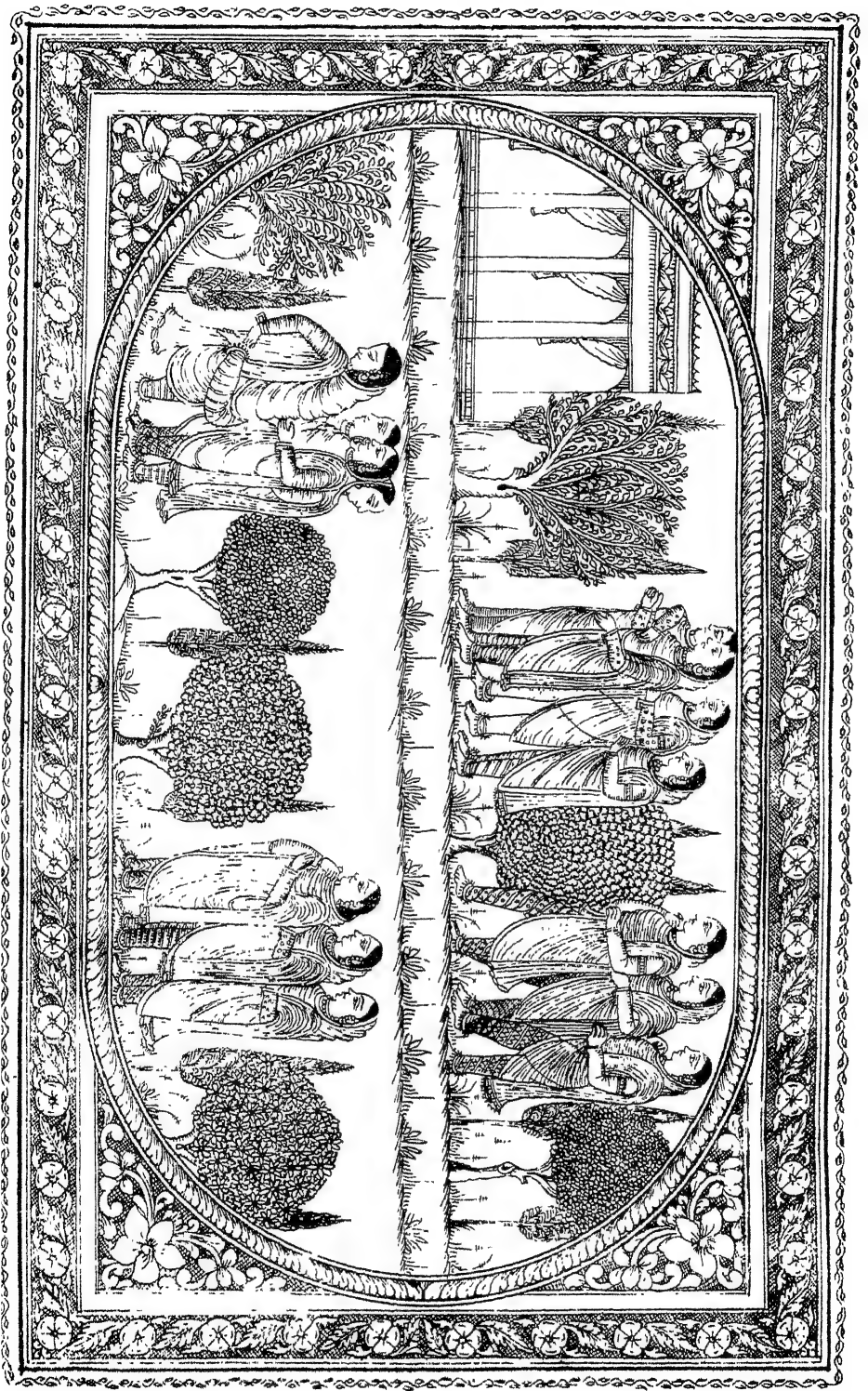
بیان اونکی خوبی کا کیا ہو کے
 تھی نارنجی اور چنپئی آتش
 عجب حسن پیدا تھا ہر رنگ سے
 تھی شفقتی کوئی اور کوئی کاسنی
 تھی دہانی پیازی کپاسی کوئی
 گلانی تھی سیبی تھی آبی کوئی
 سنہری بسنتی تھی اور گیندی
 تھی عباسی اور پستی گل انار
 تھی شفا لہو اور سردی سرخ وزر
 جو تھیں دخترین کمسنین نوجوان
 ہر نوع آراستہ ہو کی سب
 وہ پر چمکی دو چار ساعت نہان
 تھی جہولی ہنڈولی جہان نصبان
 لکین کرنی گلگشت باغ طرب
 پئی فرحت دل تفریح کسان
 ہوئیں آنکر جمع سب شادمان

لگی جہولنی جہولا ہر اک پری	بسبب بند و بچوش خاطر
کھنکھو کا جہان جہولا استادہ تہا	گئین دور گردان کئی دلربا
کئی دلربا وان گئین جہولنی	درختونین آویزان جو جہولنی تھی
ہنڈولونمین جا بیٹھیں خوش باغ	کئی اور گچہر عالی دماغ
ہوئین جلوہ گرد و دوسر و روان	ہر اک پالنی مین ہنڈولی کی دان
اونون نی کیا دور گردون پسند	جو تھیں شوخ اور اہل طبع بلند
بص عشوہ وغرہ و انبساط	بصد شوخی و ناز و فطرت انشاد
کھڑی ہو کی کوئی کوئی بیٹھ کر	ہر اک جہولا تھی جہولتی بیخاطر
بلند اور پست اور گردش نما	عجب لطف تھا جہولنکی دور کا
کہ عالم تھا زیر و زبر گویا سب	وہ تھی آمد و رفت او کی غضب









وہ تہادور گردون کا چکر بند با	کہ چرخ او کے چکر سی چکراتا تھا
ہنڈولی تہ وبالا ہوتی تھی جب	بگما ہوئی ہوتی تھی حالت عجب
سوی لوج ہوتا تھا جین وان	و کما تا تھا طر فہ چک برق سان
وہ جب سمت پستی کی جھکجاتا تھا	ستارہ او تر نا نظر آتا تھا
تماہر اک جگہ الغرض از دحام	تھی گانی بجانی کی بھی ہوم ہام
وہ میرا سنین گائین کس بیان	جو نغمہ سر ای میں تھیں زہرہ سان
کٹری ہو کی صفت بستہ و بال نظام	تھیں وان مٹی جھولوئی جھولوئی تمام
وہ پنچم کی سربانڈ ہر ایک با	بہم ملکی گاتی تھیں ساون ملہا
تھی ٹیپ اور مکر کی کہلی اور ہنڈ	اوی سُرین ہر اک ادا کرتی تھی

سمان اسطرح کا غرض وان بندہ
 زمین ساری سب بڑی تھی پربا
 اکھاڑہ وہ گویا کہ اندر کا تھا
 کھلی گل تھی ہر اک طرف نشیما
 تہا ابرسیہ و شفق جو عیان
 دکھاتا تھا ہر اک عجب لطیف وان
 پڑا تھا جو عکس شفق پہ لون پر
 تھی برگ اذنی سب مثل اوراق
 اور اوس چرچک برق کی باربا
 جو تھی لوتی بر سبزہ زار
 تہا رنگین جو ٹونسی حسن مشکا
 تھی کانو نسی ہوتی بلطف مشنا
 درختون پہ طاؤس تھی جلوہ گر
 کہیں پر پیہ کی پی پی کا شور
 کہتے تھی بالہجہ خوب تر
 کہیں کوئل کرتی تھی کو کو زور

غرض اُن دنون باغ کا ہر مقام	فرح بخش و عشرت فراہماتام
ہر اک سو ہر اک جانیا تھا سامان	تھی مست می عیش پیر و جوان
نشاط و خوشی سی سرو کا تھا	ارم کا نمونہ نمودار تھا
غرض ایک ہفتہ وہاں پر تمام	رہا جشن سا و نکایون با نظام
بفضل خدا بعد اس جشن کے	ہوئی شاد بخواست کل باغ
عیان ہو چکی سب بہار سخن	ہی منظور اب اختصار سخن
جو لکھنا تھا سب لکھ چکا بس قلم	خرد اور انصاف دیکھیں رقم
خرد گر کہے آفرین محربا	قلم کو میری ہی نہایت سجا
بہت لوگ طالب ہیں ای تاجو	ہیں مشتاق اسکی ہزاروں نظر

صد آتی ہی ہر طرف سے ہی کہ کیا خوب یہ تنہوی ہی لکھی

ہر اک قسم خوبی کا کر کی خیال زمین و زمان کا لکھا خوب حال

ستا و نکابر جو کا افلاک کا ہی احوال اسمین مفصل لکھا

ہر اک شے کی اوصاف یکجا کیی دل و فکر فی اور قلم نے لکھی

کیا فکر فی اسمین جو اہتمام کہی دیتا ہی او کو حسن نظام

یقین ہی کہ ارباب فہم و تمیز کرین قدر اور دلسی رکبین عزیز

سمند قلم کی عثمان رکنتی ہے ہوا جملہ میدان مطلب کا طے

بفضل خدا خامہ فکر نے صنایع ہین اسمین نمایان کیے

روان ہو کی میدان قرطاس پر کیا حسن صدق البیان جاوہر

یہ صدق البیان شنوی دلپزیر

الہی طفیل نبی بشیر

سنی جب یہ شیریں سخن منظر

ہو مقبول قلب صغیر کبیر

ع نوطیع کی اسکی تانچ ہوی

رقم ہو چکی یہ تو اب شنوی

قطع تاریخ

بنی شنوی جس سی صدق البیان

کیا بی کم و کاست مضمون رقم

لکھی تاجور نے یہ تاریخ سال

ہی یک رنگ تصنیف شاہ جہان

۱۰۳۱ھ

بالتحریر

قطعات تاریخ طبع شنوی فصاحت عنوان بلاغت
نشان موسوم به صدق البیان گزاینده خوانین و

الاکین و شاعر ریاست بجهوپال

قطعات تاریخ طبع از عمده مخدرات زمان زبده خوانین دوران نازش

عفت مشرف دولسن صاحبه تخلص به ثروت بانوی نیکبختی

میان صدر محمدخان صاحب سلمه الله تعالی بنیسه نظیر الدوله

نواب جهانگیر محمدخان صاحب در مغفور برادر اوف حضرت میر کار علی دام قبا

سرکار کی شنوی چپی ہی ہر دل کی کلی کلی کسلی ہی

انداز نرالا طرز انوکھا تازہ ہی روش ادائیگی ہی

گر جو رہے یہ تو وہ پری ہی	دلچسپ سخن لطیف مضمون
اعجاز ہے یا یہ شاعری ہی	کہتا ہی جو دیکتا ہے اسکو
یہ چیز مگر کچھ اور ہی ہی	یون مثنویان ہونین ہزار دن
بیشمل یہ مثنوی ہونی ہی	ایسی ہونی آج تک نہ ہوگی
شعرون میں کچھ ایسی دہری ہی	ہر فرد بشر ہی دل ہی شیدا
بس نام اسی کا شاعری ہی	ماشاء اللہ چشم بدور
کیا خوب دلا یہ مثنوی ہی	ثروت کہو دل سی طبع کا سا

۱۳۱۰ھ

قطعہ تاریخ انتاج انکار شمع بزم لالت ماہ برج سیادت سخنوز بیشل و
 سہیم بیان میر نور الحسن خان صاحب متخلص بن کلیم اللہ العظیم

فرزند کبیر جناب نواب الہاجہ امیر الملک سیّد محمد صدیق حسن خان

صاحب بہار طاب اللہ ذراہ و جعل الجنۃ مشاۃ ماووا

حضور تاجور شاہ جہان مین خداوند جہان ہوش و فرہنگ

ہی انکی وسعت ہمت کی لگی سلاطین جہان کا قافیہ تنگ

جو دیکھی آپ کا میدان اقبال تو پائی ہمت تیمور ہو لنگ

اگر بار ہے انکی در کا چاکر ہمایون بھی ہی کافنی ساہنگ

گہراک قطرہ آب انکی نزدیک جواہر انکی آگے ریزہ سنگ

فقط یادِ خدایہی فخران کا نہایت نسبت شاہی سی ہی تنگ

فراز علم و عرفان تاج ان کا طراز جہاں و سامان انکا اورنگ

عجب یہ شنوی نایاب لکھی	سخنورد میکرجکو ہونی دنگ
بہا گلشن کشمیر و فرخار	نکا خاندانی و از رنگ
جمال عیشوہ ہر رنگ افسون	کمال جلوہ صد حسن نیزنگ
خوش آوازان معنی بکمان	قلم سرکار کا ہی گرم آہنگ
کسی روزی ہی یہ اندازِ طرز	یُسسر ہی کسی یرنگ یہ ڈہنگ
سواد لفظ اور انوارِ معنی	بہم کجا بہن گو یاروم اور رنگ
جو دیکھے مینے یہ مضمون نگین	لکھی تانچ اسکی نظم گزنگ

قطعہ تانچ رختہ قلم اختر برج بختیاری نوگل گلشن بکامگاری
 سلالہ انباء رسول کریم میان میر علی حسن خان صاحب متخلص سلیم

سلام اللہ العلیہم و آلہم
 سید محمد صدیق حسن خان صاحب دُرُغِ
 اللہ و جاتہ علیہم

لکھی چشم بدور سرکاری	عجب دلکش و جانفزا شنوی
گل تازہ بہین یا مضامین نو	یہ باغ لطافت سے ہر اشنوی
دلاویزی طرزِ تالیف سے	بنی شوخ شیریں ادا شنوی
جو پوچھا کہ ہر لہو شین آج کو	وہین دل فی بڑا لکڑا شنوی
صفت اسکی او میں یہ اچھی کہی	کجا میر امنہ اور کجا شنوی
جوابات اس میں ہی وہی مین مین	ہی ہر شنوی سے جدا شنوی
یہ صدق البیان سی آئینہ ہی	ہی آئینہ حق منسا شنوی

هر اک بیت کا اسکی ہی زمین گھر ہی اک چیز نام خدا شنوی
 کہا مجھی اتف نی یوں سال طبع ہی بی شبہ یہ دلکش شنوی
 ۱۳۱۰ھ

قطعہ تاریخ چکیہ خامہ آملہ خوان ریاست جو شہر شیرلیاقت مجمع
 اصناف فضائل میان عاقل مخیران صاحب متخلص عاقل سلمہ

تعالیٰ برادر عمر اوسر کار عالیہ ام قبالا

کیا قرب ہوئی نادر کتاب جسکی اوصاف نکوین بی شمار
 چشم دل سی و سکو گردین فرا جان دل ہل سخن کردین شمار
 لکھو عاقل اسکا سال طبع پون کوکب برج سعادت آشکار
 ۱۳۱۱ھ

قطعہ تاریخ نتیجہ طبع وقاد دہن نقاد خجستہ خواصہ حسین

متوطن لکھنؤ خسر پورہ میان میر علی حسن خان صاحب سلمہ بہ

فدا کیوں نہ واسپہ جان جان ہی شاہ جہاندار کی شنوی

کوئی مجھے پوچھی تو میں کیوں ہی راحت دل زار کی شنوی

سخن ہی چمن زار اہل سخن بہار اس چمن زار کی شنوی

تعب یہی ایسی خوبی کی ساتھ بہت جلد طیار کی شنوی

لکھا طبع کا اسکی طالب نے سال ہی مقبول سب کا کی شنوی

قطعہ تاریخ از معدن طبع مرجع محاصرہ معنوی سید الشہیدین ضیا

لکھنوی ختن کو چاک میان میر علی حسن خان صاحب سلمہ اندھا

شہ والا گھر عالی نژادی رسم زرد شنوی خوب زیبا

بہارستان گلزار معانی | نگارستان نیرنگ تماشا

دلہ از بہر سال طبع علوی | بجفت از خوشدلی تسخیر دہا
۱۳۱۰ھ

قطعات تاریخ بقالب طبع ریختہ سخنور نامی بیاسی دلی مشہور مانہ

آموزگار یگانہ ماہر فن سخن مولوی محمد حسن صاحب حسن

بلگرامی متوسل بایست احسن اللہ الیہ

حضرت سرکاری یہ مثنوی | لکھ کی جب کی عزت افزائی ہند

دل فی احسن گہا تاریخ سال | لکھ بہار باغ زیبائی ہند
۱۳۱۰ھ

قطعات تاریخ از رشحات قلم جادو رقم معدن خوش بیانی مخزن

شیو از بانی ہر لغیر نزو خاطر انیس اس حیم صاحب متخلص بن نفس

منصہم تقریبات سلمہ اللہ تعالیٰ

غش ہی ال سپرگاہین لوٹین لکھی ہی سکرانی کیا شنوی

ہی کر امت یا تصفیر نہو کوئی جادو ہی نہ ٹونا شنوی

کُتب گیا آنکھو نین اسکا لفظ بنگلی آنکھون کا تار شنوی

پہول ہین یا تازہ تر اشعار ہین گلشن بیچارہ یاشنوی

کیون نشیم چون طبع آقا کو سیا جوش مضمون سی ہی دریاشنوی

جسکو دیکھو دل سی رکتا ہی عزیز ہی ہر اک دل کی تمنا شنوی

دابی پرتی ہین غل میں یون آ شاعرون کا دل ہی گویا شنوی

دلین گھر اسکا ہی آنکھو نین جگہ کچھ عجیب شی ہی یہ عمدہ شنوی

طبع کی تاریخ اسکی کفنیں

الایق تحسین ہی زیریاشنوی
۳۱۰ ہجری

دیگر

چہپ گئی ہی شنوی سرکاری

شاعر و تلمو سنا ہون نوید

ہر زبان پر ہی مبارکباد آج

آج گھر گھر ہی سرور جشن عید

امی سخن سنجویہ ہی دہنوی

لطف ہے جس کا غلام خرید

بیت بیت اسکی ہی قصہ مختصر

حسن مین سرور داوڑ غوبی مین حید

طبع کی تاریخ ہی کہدویس

ہی یہ طوفان شنوی شایان مدید

ن
قطعات تاریخ از بلن خیالیہانی سخنور ممتاز شاعر سحر طراز بر مہر سخنوار

مقدمہ الجیش منشی محمد شاہ میر خان صاحب متخلص لعیش

منشی ڈیوڑھی خاص کرا عالیہ اقبالہا

صاحب تخت و تاج شہزادان	کہ انہیں خوش رکھی خدامی عجیب
سنکے آوازہ کرم ان کا	جاگ اٹھی بہت ہرین خفہ نصیب
نو کر ادنیٰ ہی انکی جو ہرین ہین	بہتر و تر و شریف و نجیب
درد و استے انکی ہو کی غنی	زر لٹا تا گیا ہر ایک غریب
انکی خاکت ہم ہی محلِ بصر	متفق اسپہین حکیم و طبیب
یہ جوان تاجور کی شنوی ہے	اسکی لکوش ہی طرز خوش تر
نام صدق البیان ہی سکا خوب	خوبیان اسمین ہرین عجیب و غریب
اسکی تاج عیش نی یہ لکھی	شنوی ہے یہ بمیشان عجیب

دیکر منہ

سرکاری کسی ہی یہ طرفہ شنوی	مصروف اسکی صوف میں خاص علم
اللہ ری فروغ مضامین کہ بیت بیت	پُر نور مثل بیت شرف لاکلام ہے
بین السطور اور سوا سطور سی	ظاہر ہی یہ کہ صبح کی پہلو میں شام ہے
حسن و جمال شاہد معنی کو دیکھ کر	کستی بہن اہل دید کہ ماہ تمام ہے
کلمایہ میں مصرعہ تانچ سال غمش	صدق البیان یہ ہی کہ فیض دوام ہے

۱۳۱۰ھ

منہ

سرکار عالیہ فی کسی شنوی یہ خوب	ہی اسکی صوف میں شعر کی زبان لال
صورتی معنوی ہے پیتانچ اسکی غمش	صدق البیان کلام کی تیر ٹوس میں سا

۱۳۱۰ھ

من

ہے ناو طبع زاد تا جو رہ

نہ کہیے اگر کسی اعجازت بھی

کہ موصیے تہانچ اعمش

عجب نیزک مضمون شنوی ہے

مہر سحر و افسون شنوی ہے

تعالیٰ امد ہمایون شنوی ہے
۱۳۱۰ ہجری

من

کسی ہی حضتہ شاہ جہان نی شنوی ہے

کہ جو اس مین مضامین مین ہر سب شک جہا مین

تعجب اسکی سن مین ہی تو سال اعمش یون لکھد

عجب صدق البیان ہی یہ جو صدق اشعار مین
۱۳۱۰ ہ

من

ہین تاجور ستارہ ہندو کی طبع زار
یہ شنوی ہی نادر و نایاب بی بہا
تاریخ سال سکی لکھی ہی عیش نے
صدق البیان شنوی ہی کیا دیکشا
۱۳۱۰ھ

من

لکھی حضورنی ہی کیا خوشنوی یہ
ہی بیت اسکی ہر اک حرفت فراود
ہاتف نی سال سکا یہ عیش کیا
یہ شنوی طرفہ ہی بی بہا و دیکشا
۱۳۱۰ھ

قطعات تاریخ از تاج فکرسا صاحب ہرن و ذکا علی بند عرا
مضامین غریب محمد محمود خان المتخلص بہ عجیب صوبہ ار
کمپنی تاج محل خلف ارشد منشی محمد شاہ بیرخان صاحب عیش

تلمیذ منشی محمد عبدالعزیز عزیزی

فلک قدر جسم رتبہ شاہ جہان سپہ کرم قردان داوگر

جوان دولت و نجات باداد و دین بلند آستان نازش جاہ فر

عدالت سی او سکی ہر اک شاد دل سخاوت سے او سکی جہان بہر دور

طرہی فدا سے او سکی شان سخن ہوئی عہد میں او سکی قدر ہنر

لکھی اُس نے کیا خوب بیہ نوی کہ ہر لفظ جگہ ہے کی گنا گہر

مستانت عیان او سکی اشعار سی فصاحت فدا او سکی آیات پر

فروغ مضامین روشن سے ماند تجلانی خورشید و نور قمر

لکھی میں نے تاریخ فضلی عجیب منور کلام شہر تا چور

مس

لکھی حضور علیؑ فی شنو می اسی کہ ختنی کیجی تعریف او کی سبے ہجا
عجیب فکر تہی نمکبو سنین جہی کہ استیلاش میں سر آشنائی زانو ہتا
سروش غیب نے ناگاہ کان میں میر ہمہ پسند گلستان بہ پیشال کہا
۱۳۱۰ھ

قطعات تاریخ از چمن آرائی الفاظ و معانی فارس مضامین خوش
بیانی منشی سید جمیل احمد جمیل سہبانی حصار اللہ مایہ نماہ المانی

اہلکار و فترا نشاء

یطبع جزاء حضرت شاہ جہان کی ہی کیون آپ کو نہ کہینچی بہت دور تہی
سہ کار کی نگاہ پڑی ہی جو بار بار کیسی ہوئی ہی نوزی محم ثور نوی

مضمون چلبلی معن تو پر کرون لوط
نظارہ بیقصور ہی معذرتی

آنکھ نہیں شمع طور کا جاں لکائی
لوگوں کو دیکھنی ہو بنو منظور

اشعارنی جو لوک کی لی دین جہی
کرتی ہی خوب شبنہ و ساطور

دیکھی جو کوئی دیدل سی تو کہ اٹھی
دل سرور آنکھوں کا ہے نور

منظوم ہی اگر چہ پی کی پہ بعد طبع
تقسیم ہو کی گوہر نشو و نما

یار فروغ پاکی زمانہ کی آنکھ میں
خوشیہ سی زیادہ ہو مشہور

لکھیہ سال طبع اسکا پری طلعت جمیل
لاریب سن جلوہ سی ہی نور

۱۳۱۰ھ

من

حضرت تاجور کی تصنیف
مطبوع انام ہی مقرر

تاج جمیل طبع کی لکھ
تاج کلام ہی مقدر
۱۳۱۰ھ

منہ

جمیل اس شنوی کی کیا صفت ہو
بھری ہی کوٹ کر شونہ بیان کی
لکھی یہ طبع کی تاج میں نے
ہی طرفہ شنوی شاہ جہان کی
۱۳۱۰ھ

منہ

دل بہاتی ہی زمانہ کا جمیل
شہر یار دادگر کی شنوی
سال تصنیف کا لکھنا چاہی
بی بدل ہے تاجور کی شنوی
۱۳۰۹ھ

قطعہ تاریخ شہرہ افکار بلند عنز حنیفستان خوشمقالی یوسف
نازکنیالی منشی محمد عبدالعزیز عزیز بہوپالی پشیدست منشی و بکاری

ڈیوڑھی خاص سلمہ اللہ تعالیٰ

اسی برج و شاہنچمان شیر فیضی
شاہد کشتِ خشک امیدِ جہان ہوئی

اقبال تیرا حق فی ازل سی کیا بلند
دولت تری دوم کو پیدِ جوان ہوئی

دارا کو تجھ سانید و اقبال کب ملا
نو شاہِ تجھ سی جاہِ دینِ ہر گمان ہوئی

تو فی ہزاروں فیض کی دریا بہا دینی
گر بہت زبیدی نہ رکھ ان ہوئی

لبِ خردہ گیر کج کی حسانِ تیر بنی
حُسا کو عطا تری مہر و بان ہوئی

ہمست تیری کر ہی کی چوڑا ہر لکھام
ہرگز کہی نہ سعی تری رایگان ہوئی

رتیبہ بڑا کر کلام کا تجھ سی زمانہ دین
نامِ خدا زینِ سخن آسمان ہوئی

کیا خوب شنوی یہ لکھی تھی خبسی سیر
فرحتِ فرائی خاطرِ غمیدگان ہوئی

اسدی آب رنگ کہ اک اک بیت پیکر
صدقی بہارتازہ صد گلستان ہونی

بیشل سہی کہین تو بجا ہی کہ بالیقین
یکتا جلال حسن میں دیستان ہونی

تاریخ ہی عزیز نسبی اسکی لاجواب
مقبول خاص علم یہ صدق البیان ہونی
۱۳۱۰

قطعہ تاریخ از تاریخ طبع مستقیم سید محمد عبدالسلیم متخلص بہ سلیم بخشی

ڈیوڑھی خاص سرکار عالیہ ام قبا لہا

لکھنؤ حضرت تاجورنی سلیم

بین چیدہ مضامین معانی نفیس

جہان اسر کا طالب ہر خجہ امان ہی خلق

دلادیز واقع میں ہی یہ کتاب

نہی نور افشانی کلک شاہ

تجلی سی ہر نقطہ ہے آفتاب

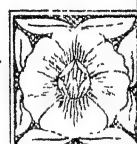
خدا سی شب و نهمی پیر دعا به واسثنوی سی جهان فیضیاب

اگر طبع کا سال چاهو سلیم کهوشنوی کرامت مآب
۱۳۱۰ هـ

قطعه تاریخ رقمزده محید عبدالعلیم خان بخشی سید محمد



عبدالرحیم خان صاحب مرحوم مغفوا



بهت این شنوی شاه جهان خرمی خیزند دست انگیز

سال تاج عیلم خسته کرد تحریر عجب حیرت خیز
۱۳۱۰ هـ

قطعه تاریخ طبع از سید محمد عبدالحکیم کمینه فرزند بخشی سید محمد



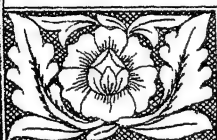
عبدالرحیم خان صاحب مرحوم



چمب گشت شنوی سکار که نیامد نظیر او بوضوح

سال تصنیف او چو شد مطلوب گفت یافت بمن که نغمه روح
 ۱۳۰۹ هـ

قطعه تاریخ از منشی محمد امدادی خوشنویس ملازم در سلیمانیه



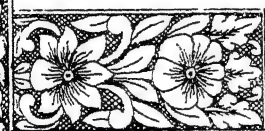
ریاست بهوپال



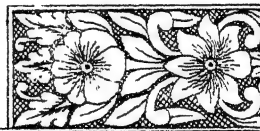
جو کوئی ایک بار ہی سُنِ شبنوی تو عمر بھر وہ شوق میں سنی کی جان

سرکار باوقارنی ہر ایک شعر میں حق یہی بہر دیا ہی مزہ کوٹ کوٹ کے
 ۱۳۰۹ هـ

قطعه تاریخ از محمد شمشاد علی زبیر منشی احمد علی متوطن بہوپال



سلمہ ربہ



اسکو جو سنتا ہی کرتا ہی پسند رای او کی بالیقین معقول ہی

اس سی ثابت ہو گیا شمشاد کو شنوی سرکار کی مقبول ہی
 ۱۳۱۰ هـ

قطعه تاریخ از سخن خوش بیان محمد صفر علی خان نایب روم

باغ نشاط افزا سلمه سد تعالی

نکیون شاد ہوں آج چوٹی بڑی	کہ کسطح مسرور ہوں خاص عام
ہر اک لہری سبرایہ اطرب	ہی ہر اک بان پر خوشی کا کلام
زمانہ ہی نازان مباحی جہان	کوئی مبتہج ہی کوئی شاد کام
مرئی لین بھی ہی مسرت کا جوش	خوشی کی ہی اس گہرین بنی ہونم نام
چہی آج سرکار کی شنوی	ہی موقع طرب کا خوشی کا مقام
مطاع خلائق مطیع خدا	وہ شاہ جہان بیگم نیکنام
وہ نوشاہیست و منیزہ شکوہ	فرنگیس جاہ و ہما احتشام

گلستانِ اقبال کی تانہ گل سپہریا سیکے ماہ تمام

ہنرمند ذیجاہ والا گھر خدیو کرم پیشہ عالمی مقام

خداوی اوسی جاہ اسکن دری ملی عرضہ علیہ السلام

بدانیش ہون اوسکی غم سی ہلاک رہیں خیر خواہ اوسکی سبشاد کام

نمونہ اک اوسکی ذکاوت کا ہے یہی شنوئی دلپسند انام

ہر اک شعر پوٹے ہشاعری ہر اک مصرعہ ترغیش ہی کلام

ستاروں کی نقطہ بین ہی روشنی دوا رہیں حرفوں کی ماہ تمام

معانی والفاظ سب یک قلم فصاحت تاج بلاغت نظام

غضب کے دلاویز الفاظ بہین مسخر کیے لیتی بہین دل تمام

بیان کی کہی دیتی ہی ہستی کہ موزون بہ صدق البیان اسکا نام

سوا اسکے وصف اسکا کین کیا کہوں کلام اپنی شہ کا ہی شاہ کلام

لکھا ملک قصہ رنی دلچسپاں خدا کی قسم ہی یہ دیکھش کلام
۱۳۱۰ھ

قطعہ تاج از شاعر فصاحت ست گاہ محمد فضل اللہ ابن حکیم محمد

عماد الحسن صاحب سلمہ لہ تعالیٰ

تصنیف شہ جہان شوکت کیا خوب یہ شنوی چپی ہی

سچ تو یہ ہے کہ ایک عالم سوجان سی اسکا مشتری ہی

بندش ہے نئی نالی مضمون تحریرین کمیسی دلبری ہی

شوخی واداد اور ہامی ہر لفظ میں کوٹ کر کچھ ہی

نقطہ ہی کہ خال روئی خوبان ہی سطر کہ کاکل پری ہی

اندیشہ عقل بین کمان وہ مضمون مین جو اسکی برتری ہی

حافظ فی لکھی یہ اسکی تاریخ کیا خوب دلائی شنوی ہی
۱۰۳۱ ہجری

قطع تاریخ از مقبول نیک بد محمد حسن لیسیر محمد حسن داروغہ

متخلص بہ احمد سلمہ اللہ الصمد

دیدہ دل سی سیر کر اسکی دلکش نسخہ مفضاحت ہی

سال تصنیف عرض کر احمد شوی جلوہ گاہ جیت ہی
۱۳۰۹

منہ

لکھی اس شنوی نو کا جواب شعہ گرونی کا جسکو دعویٰ ہے

بلبل طبع فی کہے تاریخ
 مثنوی بوستان معنی ہی
 ۱۳۱۰ھ

قطعہ تاریخ از صاحب طبع شیخ محمد عبداللطیف خان لطیف سپہ

محمد اسطوخان متوسل است سلام اللہ تعالیٰ

لکھی اپنی سکرانی لطیف
 بہت خوب نام خدا مثنوی

نہ دیکھی کہیں اور نہ ایسی شئی
 ہی ہمیشہ صل علی مثنوی

ہیں سب اس میں جو خوبیاں چاہیں
 کہے گا کوئی اور کیا مثنوی

ہی تاریخ بھی کیا چمکتی ہوئی
 تجلی سے ہی مہ بقا مثنوی
 ۱۳۱۰ھ

قطعہ تاریخ از ثمرات فکر احمد بن تاریخ طبع بلبل زبانی سنچ کیتا مثنوی محمد

صابرین مسوانی متخلص بہ قصبانائب حکیم نیابت وزارت

دیوانی سلمہ اللہ تعالیٰ

لکھی ہی شنوی سرکاری صدق البیان ہے
 فصاحت آج جس پر شیفۃ مفتون بلاغت ہے
 کلام تاجور تاج کلام سے دل نہو کیونکر
 دُر شہوار مضمون سے سخن کی زیر زینت ہے
 چلی آتے ہیں لپٹیں بوے گلہائے مضامین کی
 فلک سے بھی کہیں اونچا دماغ موج نکھیرے
 نہیں ہوتی نظر سیر اس سخن سی اہل بنیش کی
 ندیدون کی طرح آنکھوں کو نظارہ کی حسرت ہے

بہارِ نظم کی مین اک ادا پر سوچیں قہر
 اسی سے آنکھیں ٹھنڈی ہتی ہر ل میں طرے
 کشش فی خامہ کی وہ کہینچ دی ہی شکل حرفوں کی
 کہ مثل اُنہ نظارہ سے مانی کو حیرت ہے
 بھرے ہر مین بہرستان سخن کیفیتیں اس میں
 نہیں ہر دائرے حرفوں کی دور جامِ عشرت ہے
 ٹپکتا ہی مذاق شاعری شیریں بیانی سی
 چمٹ جاتے ہر لب باہم بیان میں یہ جلاوت ہے
 سوا خطِ بیاض صفحہ پر کرتا ہے شان اپنی

صباحت جسکو گھیرے ہی یہ وہ حسن ملاحت ہے
 بہرا ہے کوٹ کر شوخی کا عالم لفظ و معنی میں
 بہناتا ہے دل و دیدہ کو یہ مضمون کی حالت میں
 نظر آتا ہے بیتوں میں تماشا حور کی گھر کا
 جو مصرعہ ہے نگاہوں میں پری کا قدر و قامت ہے
 بہن اک اک لفظ کے معنی سے سو سو شوخیان پیدا
 تصوف کا ہی نازک مسئلہ وحدت میں کثرت ہے
 نہیں پہونچا ہی دغ ہے اچوتی یہ ضامین ہیں
 پسند طبع جد ہے طبیعت میں یہ جو دے

ورق ہین شنوی کے یا صبحون کی رخ روشن
 چہوئی کیلے ہوئی جاتی ہین یہ رنگ لطافت سے
 عجب ناز کنیالی ہے عجب باریک مضمون ہین
 نزاکت مین لطافت سے لطافت مین نزاکت سے
 دلون مین چٹکیان لیتے ہین وہ پہلو مین شعر و سخن
 اوہارون پر ہے جوش فکر جو بن پر طبیعت سے
 دہن کو سونگہ لومیری مہاکے تازہ پہلوں کی
 مشام جان مہکے عجب فیضان مدح سے
 سواذ خط سے آنکھیں کرتے ہین اہل نظر روشن

یہ حرفون کی سیاہی سرِ مہر چشم بصر سے
 نہیں ہے ثنوی سر ہی معجونِ مُقَّح کا
 ہوئی ہے روح کو نفسِ حاصِل دل کو فزح سے
 صفت میں ثنوی کی لطف کے مضمون نہ ہاتھ آئی
 گلہ ہی نہ کر کا مجھ کو طبیعت کے شکایہ سے
 صبا تاریخ ہے صدقِ البیان کی شاہِ عادل
 کہیں کیوں سج و جاد واسکو اعجاز و کرامت سے

۱۰۳۱ھ

منہ

بجھ ابد کہ خستم و طبع گردید
 ہمایون ثنوی نادرِ اشعار

شده صدق البیان صورتگر صدق
 نزار و کذب ازین معنی سوکار
 بجز خوبی سخن نازشگر آمد
 ز طرز خویش نیسانی نباید
 گل مضمون همه نکست فروشت
 شده هر بیت خود دکان عطا
 فصاحت با سخن در گرم جوشی است
 بلاغت را از معنی لطف درکار
 گل افشانی نموده خامه منکر
 شده هر شعر رنگین رشک گلزار
 ز فیض حبله روشن بیانی
 سخن شد مطلع مهر پر انوار

صبا تا اینجا این نادر کتاب است

کلام شوق افزای پاک گفتار

قطعه تاج ریخته خامه زگی بخش شام جان فصاحت
 منشی محمد شاکر حسین رسولی متخاص به نکمت فرزند
 منشی محمد صابر حسین صبا سلیبه

بجده الله کلام تاجور را	جهان گوید بین تاج الکلام است
سخن شازنده جاوید ازین نظم	بپر داز خودش معجز نظام است
سرخ و میکش تاج رخ مضمون	که اوج فکر عالی مقام است
تراکت آفرین نظم دل آویز	طر از خامه نازک خرام است
فصاحت از سخن ارزندگی یافت	بلاغت مایه دار احترام است
به نیزنگ مقبول جاودانه	فسون پرداز گوش خاص عالم است

به گلشن بوی گل یامی بجام است

تو گوئی در سخن رنگ معانی

برائی صید دل هر حرف دامت

سوا نقطه دار و لطف دانه

کلام شریف بدان شاه کلام است
۱۳۱۰

بسال طبع نکمت گفت هاتف

قطعه تاریخ نیتیج طبع سراپا چودت جناب مولانا محمد عباس

المتخلصین رفعت منصب دار ریاست بجهوپال



سرهما الله عن الاله وال



طبع شد صدق البیان تاجو

از نوازش شماس رب داورگر

والی بجهوپال گردون احترام

حضرت شاه جهان بیگم بنام

تاج فرق کشور هندوستان

بهم چرخ شهر یاری بیگان

در سخا و جود و آتش به عیدل سحر بندیش چون بهینو سلسبیل

و ده چه زینیا شنوی فرموده است ز لوق نظم سخن افزوده است

تا وز بیا و صبا وقت سحر تا بر آید از صدف تابان گهر

باد بر اورنگ شاهی شادمان تاجور شاه جهان عالی مکان

سبال طبع نظم رقت گفته است لعل و یاقوت و زمر و سفید است

بشنوید ای شاعران پر نهر شنوی و الا جناب تاجور
۱۳۱۰ هـ

قطعه تاریخ از محمد قادر علیخان لدر جهان صفوی مر حرم ختم

مطیع منیع سلام اگر به توسل یاست به پوپال

پیدا بمکوساتی شراب طهور که دل مین سرورانی لکنه نمون

مجھے گوہے شوق شرابِ زلال
ہر گناہ کا حرام و حلال

تصوف کے نشیمن ہوں چوڑے
نہیں طالبِ خم و انگور میں

پلا فیلسوفوں کو آبِ حرام
کہ صوفی کو کیا فیلسوفی کا کام

جو تو پیش آتا ہی دھوکے کی ساتھ
اٹھاتا ہوں میں بھی تری می سی تہ

کمان تو کمانِ خلد کی جامِ نور
کمان تو فی پانیِ شرابِ طہور

اٹھا کہ تو اپنی پُرانی شراب
میں پیتا ہوں شاہِ جہانی شراب

ہر کسے ہی مری سامنی نظمِ پاک
کہ خاک او سکی اگی ہی صہبا تاک

ہر اک لفظ کا دائرہ جامِ نور
معانی میں کیفیتِ شرابِ طہور

عجب تنوی ہی وہ صدقِ لبیان
کہ ہی رستی ہی ہر اگل بیان

ہر اک موسم ہند کا ہی بیان	تہوار اوسمین ہین ہندوؤں کی عیان
فصاحت بلاغت کی وہ جان ہے	گہٹے منظوم کی کان ہے
کہہ دیر سب اس بات کے ہین گوہ	کلام شہان ہی کلاموں کا شاہ
یہی مثنوی خدیو زمان	سپہدار بھوپال شاہ جہان
سناو سے جسکے غنی خاص عام	عدالت کے آباؤ کشور تمام
ادھر تال حکم چرخ رفیع	اودھر خسر و خاور اوس کا مطیع
سخن سی نمایاں حسد پروری	ہر اک با سے عین دانشوری
ہے تاقیامت وہ فیروز بخت	کبھی اوس سی خالی نہ تاج و تخت
جو وہ مثنوی چھاپنے کے لیے	ہوئی مرحمت مجھ کو سرکار سے

ہو اچھکے امثال میں افتخار
 فلک پر اچھپالی کلاہِ وقار
 دہین حیاتِ خدمت پر باندھی کر
 بجالایا حکمِ شہِ دادگر
 کیا عمدہ کاتب کی جانبِ جوع
 کہ ہو جاے کاپی کا لکھنا شروع
 مصحح بھی تصحیح کے واسطے
 معین اویس وقت سے کر دیے
 مصروف رہ کر کیا ہوشیار
 برای تصاویر نقش و نگار
 کتاب سے اوسکی سنجھا نفیس
 ہوئی جب سبکہ دہشی خوشنویس
 اور اوس سب کی تصحیح بھی ہو گئی
 پریس اوسکے چھپنے کو چھانٹ لی
 پریسوں کی نوکر جو تھی کاروان
 جمادین اونیون نے دہین کا بیان
 پروف اونکی لیکر بصرہ اہتمام
 کیا مصلح سنگ نے اپنا کام

پرسیون پہ جب بعد اصلاح سنگ چھپی شنوی خوب با آب رنگ

یہ تاریخ سوچھی زرو سبھی چھپی ضاف سرکار کی شنوی
۱۳۱۰ھ

از تصنیف ناصر علی خان ناصر ولد احمد خان صوفی مرحوم

نہوں اسکی کیون مدح خوان اہل شوق کہ سب شاعر و نکی ہی جان شنوی

نہیں ممکن اسکی صفت کر سکوں کہان یہ زبان اور کہان شنوی

بلاغت کو سمجھوں اگر ایک شہر مقابل ہی اوکی جہان شنوی

مضامین کی فہمت کو دیکھوں اگر تو ہے ساتوان آسمان شنوی

عجب بیل بوٹی سی آراستہ تر و تازہ ہی بوستان شنوی

تصاویر خوبی میں ہیں بی نظیر ہی از رنگ مانی کی جان شنوی

نہیں اسکا ممکن کسی سی جواب	یہ لاثانی ہے بی گمان ثنوی
بیان ہند کی ہوسمون کا جو ہے	دکھاتی ہی کیا کیا سامان ثنوی
کتاہین تو نموزون ہوئیں سیکڑو	مگر اس مزے کی کمان ثنوی
لکھا حال سچا جو سرکار نے	ہوئی خوب صدق البیان ثنوی
ہو اسال تصنیف از روی جاہ	ہے معیار شاہ جہان ثنوی

۱۳۱۰ھ

ایضاً

کہی خوب سرکاری ثنوی	کہ شیدا ہے جب کا ہر اک خاص و عام
وہ سرکار والاہین شاہ جہان	کہ ہے جس کے دربان کا نام غلام
سخاوت میں ہیں آپ اپنی نظیر	شجاعت میں کیا ہیں وہ لاکھ نام

جہانِ خوانِ احسانِ گلہی ذلّہ خواہ

نہیں فخرِ دولت پہ اونکو ذرا

جہانِ بینِ نظرِ بوجھتے بھی نہیں

عقیل و فہیم و زکی و حسیق

فصاحت کا آوازہ ہی چار سو

ترقی ہو ہر روز اقبال میں

جو دشمن ہوں اُنکی رہیں با خیال

چھپی شنوئی ایسی بآبِ تاب

ہر اک لفظ میں ایک فترِ نہان

ہو افضیابِ دُنِ سی عالمِ تمام

سدا ہی خدا کی عبادت کے کام

کمان اور کس وقت تھا جرمِ کاجا

شہنشاہِ باعدل ذوالِ اخشا

بلاغت کا شہرِ مہیاں انا

وہ قائم رہیں تابر و زقیام

جو بہنِ دوست اونکے رہیں شام

نہیں کرتی چشمِ مہِ جہرِ کام

ہر اک حرف میں اک حکایتِ تمام

کمان تھا سخن کا یہ نظم و نسق کیا خوب بے کار فی انتظام
حقیقت میں سب سچ ہی جو کہیں رکھا خوب صدق البیان اس کا نام

یہ تاریخ ناصر نے راجھی کی

نئی راہ کا خسروانہ کلام
۱۳۱۰ھ

بالنہ ککیر



تصحیح اصطلاحات ثنوی صدق الی بیان

نمبر	م	ع	ص	م	ع	ن
۳	۲	۲	رسید پیشت	۱	۴	۵۶
۵	۲	۴	لعل	۱	۵	۶۱
۱۰	۱	۳	دو نیم	۱	۵	۶۲
۱۲	۱	۴	عزیزت	۲	۱	۶۵
۳۳	۲	۲	دو داتون	۲	۵	۶۹
۳۴	۱	۲	بن مین بن	۲	۴	۷۰
۳۴	۲	۳	بهر پور پیل	۱	۴	۷۲
۵۳	۱	۲	سوزی	۱	۱	۷۸
۵۴	۲	۴	نسب لال	۲	۵	۸۰

صحنہ	غلط	۱	۲	۳	صحنہ	غلط	۱	۲	۳
دیوالی دن	دیوالی کی دن	۱۴۹	۴	۲	دیوالی دن	دیوالی کی دن	۱۴۹	۴	۲
اڈھون پو	سپردن پو	۱۵۳	۹	۲	اڈھون پو	سپردن پو	۱۵۳	۹	۲
سمان دوسرا	سمان تیسرا	۱۵۹	۲	۲	سمان دوسرا	سمان تیسرا	۱۵۹	۲	۲
اس سبب شکل	اسی شکل	۱۹۶	۸	۲	اس سبب شکل	اسی شکل	۱۹۶	۸	۲
سہرین مٹھلین	سہرین مٹھلین	۲۰۹	۷	۱	سہرین مٹھلین	سہرین مٹھلین	۲۰۹	۷	۱
دھشیرین	دھشیرینی	۲۱۶	۸	۱	دھشیرین	دھشیرینی	۲۱۶	۸	۱
لکین پٹین	لکین پٹین	۲۲۱	۴	۲	لکین پٹین	لکین پٹین	۲۲۱	۴	۲
ہر اک	ہر ایک	۲۴۶	۶	۱	ہر اک	ہر ایک	۲۴۶	۶	۱
غلط تانی	غلط تانی	۱۲۷	۵	۱	غلط تانی	غلط تانی	۱۲۷	۵	۱

